شرف التواریخ

جلد سوم حصہ دوم

سید شریف احمد شرافت نوشاہی

پ ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۵ء — ت ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء

ادارہ معارف نوشاہیہ

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

تذکرہ مشائخ قادریہ نوشاہیہ

شریف التواریخ

جلد سوم

الموسوم بہ

تذکرۃ النوشاہیہ

حصہ دوازدہم ملقب بہ

طوالع الاظفار

تالیف

سید شریف احمد شرافت نوشاہی

پ ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء ○ ف ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

ادارہ معارف نوشاہیہ ○ ساہن پال شریف
گجرات۔پاکستان

Marfat.com
Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب — شریف التواریخ جلد سوم موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ

حصہ دوازدہم ملقب بہ طوالع الاظفار

مصنف — سید شریف احمد شرافت نوشاہی سجادہ نشین دربار نوشاہی ساہنپال شریف

سالِ تصنیف — ۱۳۹۶ھ ہجری، ۱۹۷۶ء عیسوی

ناشر — ادارہ معارف نوشاہیہ۔ ساہن پال شریف

مطبع — مطبعۃ المکتبۃ العلمیۃ لاہور

تعداد — ۵۰۰ بار اوّل

130506

تقطیع — ۱۸ × ۲۳ / ۸

خطّاط — بخطِ مصنّف

تاریخ طبع ونشر — محرم الحرام ۱۴۰۵ھ / اکتوبر ۱۹۸۴

صفحات — ۴۰۰

قیمت — ۵۰/= روپے

ملنے کے پتے

ادارہ معارفِ نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ضلع گجرات

ادارہ معارفِ نوشاہیہ، مکان نمبر ۱ مری سٹریٹ نمبر ۶ شالامار ٹاؤن لاہور

ادارہ معارفِ نوشاہیہ، نوشاہی منزل محمدی پارک، راجگڑھ لاہور

رضا پبلی کیشنز، بازار داتا صاحب لاہور

قاری محمد اسلم سلیم، نوشاہی منزل بازار نوشہ پیر پیراں منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ

حکیم قدرت اللہ اقبال، نوشاہی منزل ۸۹ بی غلام محمد آباد فیصل آباد

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تشکر

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کی رحمت بے بہا اور نوازشات بیکراں کا شکریہ ادا کرنے کیلئے کونسے الفاظ استعمال کروں اور کہاں سے ڈھونڈ کے لاؤں جو اس مہربان و کریم غفور و رحیم نے اپنے محبوب پاک صاحب لولاک رحمت مجسم تاجدار عرب و عجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے الطاف و اکرام کے طفیل ہمارے حال زار پر فرمائی ہیں اور ہم ناقص و ہیچ میرز انسانوں کو اپنی رحمت تامہ کے زیر پرواور محبوب پاک عالیجناب سید ولد آدم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نگاہ شفقت کے پرتو میں اتنے بڑے عظیم اور اہم بلکہ مشکل اور دشوار کام سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ کتاب شریف التواریخ کی ضخامت سے کون واقف نہیں اور پھر طباعت و اشاعت کے کاموں کی دشواریاں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں اور صرف ایک جلد سوم کے بارہ حصوں کی طباعت کوئی معمولی کام نہ تھا اور جس وقت ہم نے سال ۱۹۸۴ کے شروع میں دوسرے حصہ کی طباعت کے وقت یہ عہد کیا تھا کہ ہم بفضلہ ہر ماہ ایک حصہ منظر پر لانے کی کوشش کریں گے اور اس طرح ادھر سال رواں ۱۹۸۴ اپنی آخری دھوپ چھاؤں سے گذر رہا ہوگا اور ادھر شریف التواریخ طباعت کے تمام مراحل طے کرکے اپنی منزل پا چکی ہوگی اور قارئین کرام حضرت شرافت مرحوم کے اس شہپارۂ عظیم سے اپنی آنکھوں کو روشن اور تشنگی کو دور کر رہے ہوں گے لیکن اس سارے کام کا دار و مدار رحمت رحمان اور فیض نظر سلطان دو جہان پر مبنی تھا اور ہمیں معلوم تھا کہ بجز تائید صمدی اور بے مدد جناب احمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ مشکل حل نہیں ہو سکتی اور روئے امید آئینہ تمنا میں جلوہ گر نہیں ہو سکتا پس اللہ تعالیٰ جل و علیٰ نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان کرم سے ہم بے بضاعتوں کو تقویت عطا فرمائی اور فی الحقیقت اپنے خزانہ غیب سے ہی ایسے سامان مہیا فرمائے کہ ہمیں کسی مقام پر کوئی بھی مرحلہ دشوار نظر نہ آیا۔ اس کام میں سب سے بڑی رکاوٹ رقم کی فراہمی میں واقع ہو سکتی تھی لیکن رب کریم نے اس کام کیلئے سارا بندوبست اپنے پاس سے فرما دیا اور کچھ ایسے اسباب بن گئے اور کچھ ایسے احباب مل گئے جنہوں نے دل کھول کر رقوم عطا فرمائیں اور ان کے ہاتھوں میں ذرا بھر جنبش نہ آئی اور نہ ان کے چہروں پر ذرا سی شکن واقع ہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے انکے ہاتھوں کو وہ وسعت اور دلوں کو وہ فراخی عطا فرمائی کہ انہوں نے ہماری امیدوں سے بڑھ کر اس کام میں حصہ لیا۔ ان سب احباب کا ذکر میں وقتاً فوقتاً کتاب کے مختلف حصص میں کرتا رہا ہوں یہاں میں بطور سپاس بخشش صمدی صرف اتنا تذکرہ کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ رب کریم نے اپنے فضل سے میرے عزیز القدر دوست حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی غلام محمد آباد فیصل آباد کو یوں سیر دل دیا کہ اس نے اس کتاب کیلئے مبلغ چھتیس ہزار روپے (۳۶۰۰۰) اپنی گرہ سے دئے اور انکی معرفت انکے دوست حکیم محمد اعظم فیصل آباد نے مبلغ دس ہزار روپے (۱۰۰۰۰) دئے۔ اس کے علاوہ رب کریم نے اپنے فضل خاص سے حضرت مؤلف کتاب مرحوم جناب سید شریف احمد شرافت نوشاہی صاحب کے بعد آپکے خاندان عالی سے نوشاہی سلسلۃ الذہب کا در مکنون آپکا برادرزادہ سید رضا اللہ شاہ عارف نوشاہی ہمیں ایک ایسا مینار نور عطا کر دیا کہ میرے خیال کے مطابق یہ نوشاہی خانوادہ کی انتہائی خوش قسمتی ہے کہ انہیں اس صاحبزادہ کی شکل و صورت میں ایک عظیم نوشاہی مفکر چلتا پھرتا نظر آ رہا ہے اور وہ دن دور نہیں جب یہ عالی قدر صاحبزادہ

Marfat.com
Marfat.com

سپہرِ نوشاہیت کو اپنی خاندانی وجاہت روایات اور آفتابِ علوم کی روشنی سے منور کردیگا صاحبزادہ عالی قدر نے کتاب کی ترتیب و آرائش میں گہری دلچسپی لی اور ہزاروں روپے کی مالی امداد اپنی جیبِ خاص سے دی اور کتاب کے نکاس میں بہت ہی دلچسپی لی جس سے کتاب کی کافی مالی معاونت ہوئی اور حضرتِ شرافت مرحوم کے صاحبزادگانِ عالی منزلت سید ریاض الحسن نوشاہی اور سید سعید الظفر نوشاہی ہر دو نے بڑی دلجمعی سے کتاب کی سرپرستی فرمائی اور چھوٹے صاحبزادہ عالی مقام سید سعید الظفر نوشاہی نے تو ہزار ہا روپیہ اپنی جیبِ خاص سے کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں خرچ کیا ان کے علاوہ حضرتِ مؤلف مرحوم کے خواہر زادہ سید خضر حیات عباسی نوشاہی نے کتاب کے تقریباً ہر حصہ کی خوبصورت اور رنگین تاریخیں نکال کر کتاب کے حسن کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اب جبکہ کتاب شریف التواریخ اپنی تمام و کمال خوبیوں کے ساتھ ہر سہ مجلدات کے مکمل حصص میں قارئین کرام کے پیشِ نظر ہے اور ۱۹۸۴ کو ابھی اپنے اڑھائی ماہ کے صبح و شام دیکھنے باقی ہیں یہ درحقیقت سید شرافت مرحوم کی کرامت اور فضلِ کردگار کارساز ہے اور ادارہ معارف نوشاہیہ ان انعاماتِ الٰہیہ کے سامنے شکرانہ میں سربسجود ہے اور محبوبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انعامات و نوازشات کے سامنے جبینِ عقیدت جھکائے ہوئے ہے اور درج بالا اور باقی تمام معطی حضرات اور معاونین کا شکرگذار ہے۔ ربِ کریم ان لوگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے ہاتھوں کو فراخی اور دلوں کو عالی حوصلگی عطا فرمائے

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

حضرتِ خضر نوشاہی صاحب جن کا ذکر اوپر آچکا ہے نے تکمیلِ کتاب پر درج ذیل تاریخیں نکالی ہیں۔

بسمہٖ تعالیٰ

حضرت علامہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی کی معرکۃ الآرا تصنیف شریف التواریخ

کو جو بالفاظِ دگر کتابِ شرافت ہے اگر زائر کے دل کی گہرائی سے دیکھا جائے تو یہ ایک درسِ مغفرت ہے
(۱۹۸۴ء) (۱۴۰۴ھ + ۱)

الحمد للہ کہ تکمیلِ طباعتِ کتاب کے تمام مراحل بہ کوششِ جنابِ عارف نوشاہی و بسعیٔ بلیغ محمد لطیف
(۱۹۸۴ء) (۱۴۰۵ھ)

بلکہ بسعیٔ بلیغ محمد لطیف زار نوشاہی و بتعاونِ حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی صاحب و دعا اخلاصِ محمد موسیٰ حکیم امرتسری
(۱۹۸۴ء) (۱۹۸۴ء) (۱۹۸۴ء)

بحسن و خوبی طے ہو گئے اور یہ سفینہ اپنی منزلِ مقصود کو پہنچا اور یہ بلاشبہ ظہورِ کرامتِ پیر نوشاہِ عالیجاہ پیرِ بے نظیر ہے
(۱۹۸۴ء)

سید خضر نوشاہی نے دو عدد پنجابی تاریخیں بھی نکالی ہیں جو میں نے نظم کرلی ہیں۔

(۱۴۰۵ھ) (۱۴۰۵ھ)

احوال اذکار نوشاہیاں دے مرے پیر شرافت پیر لکھے
نوشاہیاں خاک لیندیاں نوں چا عرش دی چوٹی تے رکھیا
اسیں زار خداوند عالم دے دربار تے ادبوں جھک جائیے

کیا روشن سورج چن ورگے کیا سوہنے بدر منیر لکھے
اینہاں گنج بخش دے خادماں دے حالات ایوں پرتاثیر لکھے
جس کرم نئیں ساڈی قسمت وچ ایہ عالم فاضل پیر لکھے

نوشاہی منزل محمدی پارک راجگڑھ لاہور
دوشنبہ ۵ محرم الحرام ۱۴۰۵ یکم اکتوبر ۱۹۸۴ء

محمد لطیف زار نوشاہی
خطیب جامع غوثیہ راجگڑھ۔ لاہور نمبر ۱

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آخر

شریف التواریخ کی تصنیف و تالیف کا کام ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء میں شروع ہوا اور ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء میں ختم ہوا۔ اس کی طباعت و اشاعت کی ابتداء ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء میں ہوئی اور آج ماہ محرم ۱۴۰۵ھ/ اکتوبر ۱۹۸۴ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی ہے۔ اس طرح کتاب کی تصنیف و تالیف پر تینتالیس سال لگے اور اس کی طباعت کا کام محض پانچ سال میں مکمل ہو گیا۔ یہ تفاوت ایک طرف انسانی مغز کی تحقیق کی دھیمی رفتار اور احتیاط کا مظہر ہے اور دوسری طرف انہی بشری تحقیقات کے نتیجے میں وجود میں آنے والی ٹیکنالوجی کی برق رفتاری کا ترجمان ہے۔ سائنسی تخلیق و تحقیق کا یہ پہلو بے شک قابل ستائش ہے جس نے انسان (جن میں مصنفین اور ناشرین بھی شامل ہیں) کے لئے اتنی سہولتیں فراہم کر دی ہیں۔

شریف التواریخ کی تصنیف و تالیف کے ۴۳ سال اور طباعت کے ۵ سال اپنی اپنی جگہ پر خود تاریخ کا ایک باب ہیں۔ ضلع گجرات کے ایک دور افتادہ گاؤں (ساہن پال شریف) سے ایک تیس سالہ جوان اپنے خاندان (نوشاہیہ) کی صدیوں پر محیط تاریخ مرتب کرنے اٹھتا ہے۔ نہ اس کے پاس وسائل ہیں۔ نہ اس کی معاونت کے لئے کوئی اکیڈمی ہے۔ وہ گھر سے نکلتا ہے سفر کی تمام سمتیں گجرات شہر سے کھلتی ہیں اور وہاں تک پہنچنے کے لئے پہلے وہ بارہ پندرہ میل پیدل چل کر ڈنگہ وال قصبہ تک پہنچتے ہیں اور وہاں سے تانگہ پر سوار ہو کر گجرات تک پہنچتے ہیں اور وہاں سے اگلی منزل کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ زیادہ تر دیہات ہی ان کی منزل مقصود ہوتے اور وہاں تک پہنچنے کے لئے کوسوں پیدل چلنا پڑتا۔ واپسی کے سفر پر کتابوں کی گٹھریوں کا بوجھ الگ ہوتا۔ اس راہ پیمائی اور آبلہ پائی کی تفصیل شریف التواریخ کے مصنف کے روزناموں اور سفرناموں میں رقم ہوئی ہے۔ بعض لوگوں نے کتابیں دکھائیں، بعض نے چھپائیں۔ جنہوں نے دکھائیں ان کے

Marfat.com
Marfat.com

آبا و اجداد کے چہرے شریف التواریخ کے آئینے میں نظر آتے ہیں جنہوں نے چھپائیں ان کے اسلاف کے چہروں پر گمنامی کا غبار پڑ گیا۔

شریف التواریخ کی تصنیف و تالیف کے ۴۳ سال دراصل مصنف کے ۴۳ سالوں میں ایک قریہ سے دوسرے قریہ، ایک خانقاہ سے دوسری خانقاہ، ایک کتب خانہ سے دوسرے کتب خانہ اور ایک خرابہ سے دوسرے خرابہ تک سفر کے حاصل کی متشکل داستان ہے۔ انہوں نے سجادہ نشینوں، پروفیسروں اور اعلیٰ پائے کے دانشوروں سے لے کر دیہاتوں کے بڑے بوڑھوں، نسابوں اور میراثیوں تک سے مطلوبہ مواد حاصل کیا کہ تاریخ کے منتشر اوراق اسی طرح جمع کئے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے اپنوں سے چھوٹوں سے اخذ و اکتساب کے لئے کبھی اپنی خاندانی بزرگی کے "احساس برتری" کو رکاوٹ بننے نہیں دیا اور نہ کالج اور یونیورسٹی کے کتب خانوں میں جاتے ہوئے یا "جدت زدہ دانشوروں" سے معلومات حاصل کرتے ہوئے اپنی دیہاتی وضع قطع اور سادہ لباس سے "احساس کمتری" کا شکار ہوئے۔ وہ جیسے عام زندگی میں تھے ویسے ہی اُن اداروں میں لوگوں کے پاس جاتے اور وہی سادگی اُن کی کتابوں میں بھی جھلکتی ہے۔

انہوں نے اپنی تصنیفی سرگرمیوں کیلئے لاہور کو اپنا مستقر بہت بعد میں بنایا یعنی ۱۹۶۵ء میں۔ لیکن یہ اس لئے نہیں تھا کہ ان کے رہن سہن میں کوئی تبدیلی آگئی تھی بلکہ اس لئے تھا کہ اس دوران میں انہیں لاہور کے کتب خانوں میں سلسلۂ نوشاہیہ کے متعلق ایسا مواد دستیاب ہوا تھا جس پر تحقیق کے لئے ان کا لاہور کو اپنا مرکز بنانا ضروری تھا۔ لیکن لاہور میں بھی ان کا وہی رہن سہن تھا جو ساہن پال میں تھا۔ وہ اسی طرز زندگی کے ساتھ ملنے کیلئے آنیوالے امریکی، ایرانی اور پاکستانی دانشمندوں کے ساتھ نشست رکھتے اور وہ اس سے متاثر ہوتے۔ امریکی مشرق شناس رچرڈ ایم ایٹن نے ہندوستان، پاکستان اور ایران میں خانقاہوں کا قریب سے مطالعہ کیا ہے (بیجاپور کے صوفیہ پر اُن کی کتاب معرکے کی چیز ہے) اور انہیں معلوم ہے کہ اب خانقاہوں میں کیا ہو رہا ہے اور سجادہ نشینوں کا مطمع نظر کیا رہ گیا ہے۔ شریف التواریخ کے مصنف کے بارے میں اس امریکی کا یہ تجزیہ دیگر سجادہ نشینوں کے لئے گو تلخ ہے مگر ہمارے مصنفِ ممدوح کے بارے میں حقیقت پر مبنی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

Marfat.com
Marfat.com

"برصغیر کے دوسرے سجادہ نشینوں کے برعکس جو امیر اور زمینوں کے
مالک بن گئے ہیں اور روحانی اور عرفانی اقدار کو نظر انداز کر بیٹھے ہیں،
سید شرافت نے پنجاب کی اسلامی اور عرفانی روائت کی نشوونما کی ہے"
(تعارف اعجاز التواریخ مطبوعہ ۱۹۷۶ء)

شریف التواریخ کے لئے مواد کی فراہمی کا ۴۳ سالہ دور متعدد مطلوبہ کتب و رسائل کی اوّل تا آخر ہاتھ سے نقل کرنے کی مشقت کا دور ہے۔ اس دور میں ایک موقع ایسا بھی آیا کہ مصنف کو بیس گھنٹے تک مسلسل ایک جگہ پر بیٹھ کر مستعار لی گئی کتاب کی نقل تیار کرنا پڑی (یہ واقعہ "چہار بہار" مرتبہ شیخ محمد ہاشم تھرپالوی کی نقل نویسی کے سلسلے میں پیش آیا)

شریف التواریخ کی تیاری کا ۴۳ سالہ دور روزگار کی دھول میں لپٹے ہوئے اور کیڑوں کے کھائے ہوئے قلمی نسخوں کا لفظ لفظ پڑھنے اور منتشر اوراق کو احتیاط کے ساتھ ترتیب وار رکھنے کا دور ہے۔ اس دیدہ ریزی کا رفتہ رفتہ اثر یہ ہوا کہ مصنف کی زندگی کے آخری دو تین سال بینائی کمزوری میں گذرے۔ وہ عام لوگوں کو مشکل (اور نزدیک سے) پہچان پاتے۔ ایسے تمام لوگوں کی پہچان کے لئے وہ اُن کا نام اور ولدیت پوچھتے اور ساتھ ہی کہہ دیتے کہ اس استفسار سے وہ برا نہ منائیں۔ ان آخری سالوں میں کتاب پڑھنے کا طریقہ یہ رہا کہ عینک تو وہ پہلے ہی لگاتے تھے۔ اب کتاب کے اوپر محدب شیشہ بھی رکھ لیتے۔ لکھنے کا طریقہ یہ ہوگیا کہ خود کہا کرتے تھے کہ ساری عمر لکھنے کا جو تجربہ رہا ہے اسی کے بل بوتے پر لکھ دیتا ہوں ورنہ کاغذ پر اپنے حروف نہیں دیکھتا۔ بینائی کے ضعف کی اس صورت حال پر وہ ناخوش اور قدرے مایوس تھے۔ دسمبر ۱۹۸۲ء میں مجھ سے افسردگی کے ساتھ کہا "نظر پچھادے گئی اے" یعنی بینائی ساتھ چھوڑتی جارہی ہے۔

شریف التواریخ کی تالیف و تصنیف کے ۴۳ سال مصنف کی ساتھ مختلف زمان و مکان کے لوگوں کی بہترین معاونت و معاشرت اور بدترین معاندت اور معارضت کی تاریخ ہے۔ شرفا اور خیرخواہوں نے کتاب کی تصنیف میں مدد دینے کے لئے اپنے سینے بھی کھولے اور کتب خانوں کے دروازے بھی۔ مصنف کی مہمان داری بھی کی اور خاطر داری بھی۔ مگر بدخواہوں اور حاسدوں نے کتاب کی تالیف میں روڑے اٹکانے کے لئے نہ صرف کتابیں نہ دکھائیں اور ہونے والے

Marfat.com
Marfat.com

کام کی زبانی اور تحریری مخالفت کی بلکہ ایک گروہ نے ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ میں مصنف کی حقیقت نویسی پر اُن کو جان سے ختم کر دینے کا سوء قصد بھی کیا۔ یہ محض خدا تعالیٰ کی پناہ تھی کہ مصنف کسی قسم کی جسمانی گزند کھائے بغیر ان علم دشمنوں کے نرغے سے سلامت نکل آئے۔ میں جو زندگی کے اس سیاہ ترین دن میں مصنف کے ساتھ (بلکہ حملہ کی زد میں) تھا سوچتا ہوں کہ کیا انسان ابھی اتنا متمدّن اور متحمّل مزاج نہیں ہوا کہ وہ اپنے کسی منفی عمل کے بارے میں دوسروں کی زبان سے سچ سُن سکے۔ کیا حقیقت گوئی کی سزا روشنی کے اس دور میں بھی جان لینا ہے؟؟؟ جب مصنف سے اس روح فرسا سانحہ کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے کہا گیا تو اُن کی زبان پر قرآن مجید کی یہ آیت تھی۔ واذا خاطبہم الجاھلون قالوا سلاما۔ جب جاہل لوگ اُن سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو (خدا کے بندے) سلام کہتے ہیں۔

شریف التواریخ کی طباعت کی ۵ سالہ مدت کا اہم ترین واقعہ بلکہ سانحہ پہلی اور دوسری جلد کی طباعت کے بعد مصنف کا وفات پا جانا ہے (۲۲ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ/ ۴، جولائی ۱۹۸۳) یہ سانحہ ہم سب کے لئے ذہنی طور پر متاثر کن ضرور تھا اور نہایت غم انگیز تھا مگر شریف التواریخ کی طباعت و اشاعت کا اہتمام کرنے والوں نے اس المیہ کو اپنی ہمت اور عزم پر اثر انداز ہونے نہیں دیا۔ مصنف کی وفات کے بعد پندرہ مہینوں کے اندر اندر شریف التواریخ کی تیسری جلد کے بارہ حصوں کی طباعت اسی عزم راسخ کا نتیجہ ہے۔ اگر یہی کام مصنف کی زندگی میں ہو چکا ہوتا تو خوشی کے باعث ان کی زندگی میں مزید اضافہ ہو جاتا مگر کاتب تقدیر نے ایسے ہی لکھا تھا۔

اسی مقام پر شریف التواریخ کی طباعت و اشاعت کا اہتمام کرنے والوں کا شکریہ ادا کرنا بھی واجب ہے۔

۱۔ محترم مولانا محمد لطیف زار نوشاہی زیدعزہ (لاہور) جو اس کتاب کی طباعت میں ہمیں بھی ساتھ لئے پھرتے رہے۔ باقی لوگ کتاب کے ایک حصہ کی طباعت کی منصوبہ بندی کر رہے ہوتے تھے تو وہ دو حصوں کو بیک وقت چھاپ کر سب کے سامنے رکھ دیتے۔ اب ان کی عمر ۰ سال کے قریب ہے مگر سلسلۂ نوشاہیہ کی روحانیت نے انہیں جوانوں سے زیادہ متحرک اور فعال بنا رکھا ہے۔ تیسری جلد کے پانچ حصے چھپ چکے تھے کہ مصنفِ مرحوم کے پرانے معاند رُوپ بدل

Marfat.com
Marfat.com

کر آئے اور مولانا زار صاحب کو مالی تحریص و ترغیب دے کر کتاب کی اشاعت سے الگ رہنے کا مشورہ دیا مگر مولانا زار صاحب کے پائے استقامت میں لغزش نہ آئی ـــــ میں یہ جزئیات اس لئے لکھ رہا ہوں کہ لوگوں کو ان مشکلات کا اندازہ ہو سکے جو اس کتاب کی تصنیف اور اشاعت کے دوران میں درپیش رہی ہیں۔

۲۔ محترم صاحبزادہ سید سعید الظفر نوشاہی خلف الرشید حضرت شرافت مرحوم (لاہور) جو کتاب کے مسودات فراہم کرنے، اشاعت کا انتظام کرنے والوں کے درمیان رابطہ قائم کرنے اور مالی معاونت میں سرگرم رہے۔

۳۔ محترم حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی (فیصل آباد) جن کا اس کتاب کی اشاعت میں سب سے زیادہ مالی حصہ ہے اور اُن کا یہ حسنِ عمل دوسروں کے لئے بھی نمونہ بنا رہا اور لوگ مالی اعانت کے لئے آگے بڑھتے رہے۔

۴۔ محترم قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی (مریدکے) جن کی اخلاص مندی کا ذکر مصنف مرحوم نے اپنے وصیت نامہ میں بھی فرمایا ہے۔ قاری صاحب نہ صرف کتاب کی طباعت کے فنی امور نمٹانے میں ہاتھ بٹاتے رہے بلکہ اس کے لئے سرمایہ بھی فراہم کرتے رہے۔

۵۔ وہ تمام حضرات بھی شکریے کے مستحق ہیں جو کتاب کے ہر حصہ کی طباعت کے وقت برضا و رغبت زرِ نقد دیتے رہے۔ ان تمام احباب کے نام متعلقہ حصوں میں اسی وقت شکریے کے ساتھ درج کئے جاتے رہے ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اس ضخیم کتاب کی اتنی سرعت کے ساتھ طباعت روحانی، مالی اور جدید ٹیکنالوجی کے مشترکہ تصرفات کا نتیجہ ہے۔

زیرِ نظر حصہ

محال ہے کہ شریف التواریخ کے اس آخری حصہ کے بارے میں کچھ کہے بغیر آگے گذر جائیں۔

یہ حصہ دو ابواب پر مشتمل ہے؛

پہلا باب نوشاہی بزرگوں کے حالات پر مشتمل ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

دوسرا باب مصنف کے غیر نوشاہی احباب کا تذکرہ ہے اور ان کے ساتھ مصنف کے تعلقات کی نوعیت کا پتہ دیتا ہے۔ یہ باب جتنا آج اہم ہے اس سے کہیں زیادہ افادیت اس کی مستقبل میں ہوگی۔ یہ حصہ مصنف کے علمی اور روحانی تعلقات اور مشرب کی وسعت کا پتہ دیتا ہے۔ مصنف خود حنفی المذہب مسلمان تھے مگر ان کے روابط دیگر مذاہب اسلام کے لوگوں سے بھی قائم تھے اور وہ ان لوگوں کے پاس جاتے تھے یا وہ لوگ ان کے پاس آتے تھے۔ اس سعہ صدر اور روشن فکری کے بغیر اکتسابِ علم و فضل ممکن نہیں اور اس کتاب کی تصنیف میں مصنف کے مشرب کی وسعت کا بہت دخل ہے۔

مستقبل کا منصوبہ

حضرت شرافت نوشاہی کی زندگی میں ان کی کتب کی اشاعت کی جو تحریک شروع ہوئی تھی وہ صرف شریف التواریخ کی طباعت واشاعت تک محدود نہیں ہے۔ البتہ شریف التواریخ کی طباعت ترجیحی بنیادوں پر ہوئی۔ ادارۂ معارفِ نوشاہیہ مصنف مرحوم کی دیگر تصانیف کی اشاعت کا اہتمام بھی کرے گا۔ شریف التواریخ کے ساتھ ساتھ ادارہ نے یہ کتابیں بھی شائع کر دی ہیں؛

۱۔ بہ یاد شرافت نوشاہی؛ یعنی حضرت شرافت نوشاہی کی یاد میں ان کے احوال و آثار پر فارسی کتابچہ۔

۲۔ چہار بہار مع خزائن الاسرار۔ چہار بہار حضرت نوشہ گنج بخش کے ملفوظات ہیں جن کا اردو ترجمہ حضرت شرافت نوشاہی نے کیا تھا۔

اب مستقبل قریب میں ان کتب کی اشاعت پیش نظر ہے؛

۱۔ تاریخ عباسی تصنیف حضرت شرافت نوشاہی

۲۔ شریف التواریخ کی تینوں جلدوں میں مذکور افراد کا طبقاتی اشاریہ۔ جو حضرت مصنف کے بھانجے صاحبزادہ سید شفیق الرحمان نوشاہی مرتب کر رہے ہیں۔ ان جلدوں میں مذکور کتب اور اماکن کا بھی اشاریہ مرتب کرنے کی ضرورت ہے جس سے کتاب کی افادیت بڑھ جائے گی۔ خدا ہمارے مقاصد کی تکمیل کرے اور مصنف مرحوم کی روح کو شاد کرے۔

سید عارف نوشاہی

Marfat.com
Marfat.com

فہرست مضامین

کتاب طوالع الاظفار، حصہ دوازدہم از تذکرۃ النوشاہیہ کہ جلد سوم
است از کتاب شریف التواریخ

تصنیف

سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی ساہنپالوی عفی عنہ۔

	مقدمہ	۲
	الف	۳
۱	سید احمد شاہ ۔ سری نگر	"
	اولاد	۵
	یار طریقت	"
۲	سائیں احمد دین ۔ گکھڑ چیمہ	۵
	گکھڑ کی آبادی کا ذکر	"
۳	میاں ارشد علی قریشی ۔ خانپوری	۶
	دستخط	۵
۴	سید اکبر شاہ خوارزمی ۔ کوٹ میر	۵
	نسب نامہ	"
	مادری نسب نامہ	۵
	اخلاق و عادات	"
	اولاد	"

Marfat.com
Marfat.com

تاریخ وفات ۶

قطعہ تاریخ ۶

بیعت ″

۵ میاں اللہ بخش ۔ بچیکے ۷

مدفن ۷

۶ میاں اللہ دتا ۔ اوجلہ والہ ۰

دستخط ۰

۷ شیخ اللہ دین مجذوب ۸

۸ میاں امام الدین درزی لاہوری ۸

ب ۹

۹ سید برکت علی شاہ بھواڑی ″

تقریظ رسالہ طریق السالکین ۰

۱۰ سید بہادر شاہ حسینی بھاکری ۱۰

اجازت قصیدہ و زیارت غوثیہ ″

تصنیف ۱۱

پ ۶

۱۱ بابا پیر شاہ فیروز پوری ″

ث ۱۲

۱۲ بابا ثابت شاہ ۰

۱۳ بابا ثابت شاہ مجذوب کوٹ نکہ ″

کرامات ۱۳

Marfat.com
Marfat.com

	نلا وا ہگہ کو دعا	۱۳
	اجرائے لنگر	"
	فقر کے متعلق مقولہ	۱۴
	یارانِ طریقت	"
	وفات	"

ج

۱۴	مولوی جان محمد ڈھکانوالہ	"
	شعر خوانی	"
	کمالات	۱۵
	مکتوب مولانا تحسین	"
	غزل	"
	اولاد	۱۷
	وفات	"
۱۵	میاں جیوا بھڑوالہ	"

چ

۱۶	سائیں چپ شاہ جھرانوالہ	"
	وفات	۱۹
	رسمِ چہلم	"
۱۷	سائیں چپ شاہ کونگروالہ	"
	وفات	"
۱۸	پنڈت چندربھان لاہوری	۲۰
		"
		"

Marfat.com
Marfat.com

	تصنیف	۲۰
	وفات	〃
۱۹	چوہڑ ل	۲۱
	مکتوب	〃
	ح	〃
۲۰	سائیں حاکم علی کھرل - راہ والی	〃
	وفات	〃
۲۱	حجرہ والے شاہ صاحب ترتیوری	۲۲
۲۲	بابا حضوری شاہ - گھمن کلاں	〃
	خ	۲۳
۲۳	خانقاہ شاہراہ	〃
۲۴	فقیر خدا بخش پنیادری	〃
	وفات	۲۵
۲۵	شاہ خرم سیدنگری	〃
	ذکر آبادی سیدنگر	〃
۲۶	میاں خیران شاہ جھنگی گلاب شاہ والہ	۲۶
	د	۲۷
۲۷	میاں دانا گنجاہی	〃
	ملمع	〃
۲۸	دربار نوری	۲۸
۲۹	خلیفہ دسوندھی	〃

Marfat.com
Marfat.com

	کتابت	۲۸
۳۰	بابا دسوندھی شاہ لدھیانوی	۳۰
	شجرۂ فقرائے دسوندھی شاہ	″
۳۱	بابا دینے شاہ مجذوب جالندھری	″
	یارانِ طریقت	۳۱
	وفات	″
	قطعہ تاریخ وفات	″
	ر	″
۳۲	میاں روشن دین غوث پوری	″
	اشتباہ	۳۲
	ز	″
۳۳	سائیں زمان شاہ نوشہروی	″
	وفات	″
	س	″
۳۴	بابا سندو فقیر بھیکے والہ	″
۳۵	حکیم سردار علی رحسن چوبنگی	۳۳
۳۶	شیخ سعد اللہ	″
۳۷	مولانا سکندر شاہ کاتب بھیکے	″
۳۸	میاں سلطان محمود فاضلکا والہ	۳۴
	واقعہ عجیب	″

Marfat.com
Marfat.com

ش ۳۵

۳۹ میاں شرف الدین فاروقی "

قطعہ تاریخ وفات "

۴۰ سائیں شوکت علی بابکوالی "

ص ۳۶

۴۱ حافظ صادق پشاوری "

شاگردان رشید ۳۷

وفات "

ع "

۴۲ عائشہ بی بی نوشہرویہ "

تاریخ وفات "

قطعہ تاریخ "

۴۳ پیر عبد اللہ شاہ دولا قصوری ۳۸

ارشادات "

یاران طریقت ۳۹

وفات ۴۰

مدفن "

تعمیر روضہ "

تحریرات روضہ "

عرس ۴۱

۴۴ میاں عبد الکریم پشاوری "

Marfat.com
Marfat.com

دستخط	۴۱
انتساب	۰
۴۵ سید علاء الدین شاہ قادری حیدرآبادی	۴۲
مکتوب	"
غ	۴۳
۴۶ مرزا غلام حسین گجراتی	۰
نسب نامہ	"
گجرات میں سکونت	"
تحریری یادگار	۴۴
اولاد	۰
تاریخ وفات	۰
ف	۰
۴۷ فاطمہ بی بی منچریہ	"
اولاد	۴۵
وفات	۰
قطعہ تاریخ	۰
۴۸ سائیں فضل دین رحمانی۔ راہ والی	"
وفات	۰
ق	"
۴۹ چوہدری قادر بخش بھٹی تلونڈی والہ	"
سکونت و تعمیر روضہ نوشہ	۰

Marfat.com
Marfat.com

	وکالت سرکار	۴۶
۵۰	میاں قربان علی نابھوی	"
۵۱	بابا قطب شاہ داڑھی والہ	"
	ک	۴۷
۵۲	مُلّا کالے شاہ	"
	مکتوب	"
	اشتباہ	"
۵۳	پیر کمال شاہ لاہوری	۴۸
	تکیہ لالو سائیں	"
	گ	"
۵۴	بابا گلاب شاہ مجذوب رسولنگری	"
	رسول نگر میں تشریف لانا	"
	غوثِ وقت کی ملاقات	۴۹
	بابا صاحب کا ڈیرہ	"
	رسول نگر کی آبادی کا تذکرہ	۵۰
	عادات و اطوار	۵۴
	عملیت	"
	ترکِ دنیا	"
	ایک مرید کو صاف کرنا	۵۵
	ایک مرید کا فیض سلب کرنا	"
	ایک مجرم کی رہائی کی خبر دینا	"

Marfat.com
Marfat.com

	کھانے کا معمول	۵۵
	تبرکات	۵۶
	یاران طریقت	"
	تاریخ وفات	"
	میلہ گلاب شاہ	"
	قطعہ تاریخ	۵۷
	رسنہ	"
	جنہ	۵۸
۵۵	بابا گورا نوتا مجذوب ۔ ٹھٹھہ عالیہ والہ	"
	ابتدائی حالات	"
	شہرت بابا	"
	اسلامی نام	،
	اسلامی ثبوت	۵۹
	کرامات	"
	کشف	"
	جذامی کا تندرست ہونا	۶۰
	بابا فتح محمد کو دعا	"
	ایک کمہار کو دعا	"
	مقدمہ میں فتح حاصل ہونا	"
	سید شرافت کو دعا	"
	معترفین کمال	۶۱

Marfat.com
Marfat.com

اعلیٰ حضرت نوشاہی کا ارشاد ۶۱

یاران طریقت ۶۲

تاریخ وفات "

ل "

۵۶ سید لال شاہ "

۵۷ لالہ معتم لاہوری ۶۳

م ۶۴

۵۸ سید محبت علی شاہ دیپالپوری "

وفات "

یار طریقت "

۵۹ حافظ مولوی محمد بخش جالندہری "

۶۰ میاں محمد سلیم گجراتی ۶۵

ولادت "

اولاد "

وفات "

۶۱ بابا محمد شاہ بیریں والہ "

۶۲ سید حافظ محمد شاہ ہمدانی خیرپوری "

ولادت ۶۶

تعلیم "

عبادت "

خیرپور جانا "

Marfat.com
Marfat.com

	اراضی خریدنا	٦٦
	قصور آنا	"
	خواجہ خدا بخش سے تعلقات	"
	مخدوم صاحب بخاری کا مسخر ہونا	٦٧
	تحریرات	"
	شادی	"
	اولاد	"
	وفات	٦٨
٦٣	مرزا محمد علی گجراتی	"
	اولاد	"
	وفات	"
٦٤	سید محمود شاہ عرف بلاق شاہ ہمدانی خیرپوری	"
	ولادت	٦٩
	بھائیوں میں محبت	"
	ادب	"
	عبادت	"
	اخلاق	"
	ممبر کمیٹی ہونا	٧٠
	مسلمان کی مدد کرنا	"
	شادی	٧١
	اولاد	"

Marfat.com
Marfat.com

	یارانِ طریقت	۷۱
	وفات	"
	قطعہ تاریخ	"
	قطعہ دیگر	۷۲
	دیگر	"
	دیگر	"
	دیگر	۷۳
	بندہ	"
۶۵	میاں مراد بخش بھڑوالہ	"
	بیعنامہ زمین	"
	اقرارنامہ	۷۴
	مکتوب	۷۵
	اولاد	"
۶۶	میاں مقیم گجراتی	"
	ولادت	"
	وفات	"
۶۷	میر شاہ فقیر لاہوری	۷۶
	ن	۷۷
۶۸	میاں نصیر احمد پشاوری	"
	والد	۷۸
	ولادت۔ تعلیم	"

Marfat.com
Marfat.com

تدریس	۷۸
تعمیر مسجد	"
تصانیف	۷۹
کتب خانہ	"
نوشاہی ہونا	"
تحقیق حق کا جذبہ	۸۰
فتوائے نویسی	۸۱
شعر گوئی	"
اولاد	"
شاگردانِ رشید	۸۲
وفات	۸۳
قطعہ تاریخ	۸۴
مادہ ہائے تاریخ	"
۴۹ میاں نور جمال گجراتی	"
ولادت	"
عبادت	"
اولاد	"
وفات	"
۵۰ مرزا نور علی گجراتی	۸۵
اولاد	"
وفات	"

Marfat.com
Marfat.com

۷۱ میاں نور محمد گجراتی ۸۵
ولادت ″
اولاد ″
وفات ″
۷۲ نوشاہی بزرگ غوث پوری ۸۶
۷۳ نوشاہی جماعت ″
۷۴ نوشاہی لوگ ۸۷
و ″
۷۵ والدہ مولوی محمد دین فاروقی رسول نگری ″
اولاد ″
وفات ″
قطعہ تاریخ ″
۷۶ میاں دودھا یا کنگ والہ ۸۸
۷۷ دولہ شاہ دودھرانی ۸۹
۷۸ میاں ولی محمد خوادی خیرپوری ۹۰
زیارت نبوی ″
ھ ″
۷۹ مولانا سید نجم شاہ ہمدانی خیرپوری ″
نسب نامہ ″
ولادت ۹۱
تعلیم ″

Marfat.com
Marfat.com

بیعت	۹۱
عبادت	"
خیرپور میں ورود	"
والد صاحب کی مراسلت	"
فیضانِ کثیر	۹۲
مرشد صاحب کی نصیحت	"
کرامات	"
ایک مرید کو زیارتِ نبوی کرانا	"
ایک شخص کو مقدمہ سے رہا کرنا	"
کتابوں کا شوق	۹۳
مشائخ کی آپ سے عقیدت	"
تحریرات	۹۴
دستخط	"
تبرکات	"
اولاد	۹۵
یارانِ طریقت	٥
وفات	"

ی ۹۶

۸۰ یادگار تحریر	"

انتساب	۹۷

Marfat.com
Marfat.com

الف

نمبر	نام	تفصیل	صفحہ
			٩٧
١	ابراہیم	میاں ابراہیم نقشبندی امام مسجد دو نیالوالی ۔ شیخوپورہ	〃
٢	ابراہیم	مولانا محمد ابراہیم قادری امام مسجد نوشہرہ شریف ۔ گجرات	〃
٣	احسان	مولانا احسان الحق المعروف احسان دانش ۔ لاہور	٩٩
٤	احسن	باباجی سائیں محمد احسن نقشبندی ۔ سنگرانہ ۔ گجرات	١٠٠
٥	احمد	تاریخ وفات مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری ۔ لاہور	١١٢ ١١٣
٦	احمد بخش	خلیفہ احمد بخش ۔ خلیفہ دربار گیلانیہ اچ شریف بہاولپور	〃
٧	احمد حسین	مولوی احمد حسین خوشنویس عادلگڑھی ۔ وسن پورہ ۔ لاہور	١١٤
٨	احمد حسین	مولوی احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری پروفیسر ۔ گجرات	〃
٩	احمد حسین	مولانا احمد حسین قاری	١١٥
١٠	احمد دین	مولوی حافظ احمد دین اہلحدیث گکھڑ چیمہ ۔ گوجرانوالہ	〃
١١	احمد سعید	مولانا سید احمد سعید کاظمی امروہوی ملتانی	〃
١٢	احمد شاہ	سید احمد شاہ خوارزمی معین الدین پوری ۔ طارق آباد ملتان	١١٦
١٣	احمد شاہ	سید احمد شاہ مشہدی ۔ خونی بھٹیاں شیخوپورہ	〃
١٤	احمد علی	مولوی احمد علی قادری (دیوبندی) خطیب جامع شیرانوالہ لاہور	〃
١٥	احمد کمال	شیخ احمد کمال مدنی	〃
١٦	احمد نواز	ملک احمد نواز ۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری ۔ لاہور	١١٧
١٧	احمد یار	مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی ۔ گجرات	〃
١٨	ادریس	محمد ادریس	١١٨
١٩	اسلم	مولوی سید محمد اسلم خطیب جامع مسجد شرقی گکھڑ والہ گوجرانوالہ	〃
٢٠	اسمٰعیل	مولوی محمد اسمٰعیل واعظ ۔ چکوال ۔ جہلم	〃

Marfat.com
Marfat.com

۲۱	اسمٰعیل شاہ	سید اسمٰعیل شاہ بخاری چشتی صابری۔ بجھسین۔ لاہور	۱۱۸
۲۲	اسمٰعیل شاہ	سید اسمٰعیل شاہ نقشبندی۔ کرنانوالہ۔ ساہی وال	۱۱۹
۲۳	اشفاق احمد	اشفاق احمد خاں (تلقین شاہ) ڈائرکٹر مرکزی اردو بورڈ۔ گلبرگ۔ لاہور	〃
۲۴	اقبال	علامہ اقبال احمد فاروقی۔ ایم۔ اے۔ لاہور	〃
۲۵	اقبال	حکیم سید اقبال حسین۔ پسرور۔ سیالکوٹ	۱۲۱
۲۶	اقبال	خان محمد اقبال جاوید ایم۔ اے چک ۱۹۹ گ ب۔ لائلپور	〃
۲۷	اقبال	مولانا محمد اقبال مجددی۔ پروفیسر شاہ حسین کالج لاہور	〃
		پیدائش	〃
		والدین	〃
		تعلیم	۱۲۲
		بیعت	〃
		اساتذہ	〃
		ملازمت	۱۲۳
		شغل	〃
		دارالمورخین	۱۲۴
		تالیفات	〃
۲۸	اقبال	پروفیسر محمد اقبال ملک ایم۔ اے۔ گورنمنٹ کالج راولپنڈی	۱۲۶
		تصانیف	〃
۲۹	اکبر	سید اکبر شاہ بخاری نقشبندی۔ ساکن کلابل۔ شیخوپورہ	۱۲۷
۳۰	اکبر	چوہدری اکبر علی ذیلدار۔ چک مانوکلاں۔ گجرات	〃

Marfat.com
Marfat.com

۳۱	اکبر علی شاہ	سید اکبر علی شاہ [ذاکر شیعہ] ڈھوک کلاں ۔ گجرات	۱۲۷
۳۲	اکرام	شیخ محمد اکرام ۔ نگران ماہنامہ المعارف لاہور	"
۳۳	اکرم	حاجی شیخ محمد اکرم ۔ مینیجر نیشنل بینک ۔ قصور	"
۳۴	اکرم	مولوی محمد اکرم نیکو آنہ ۔ چرنڈ ۔ گجرات	۱۲۸
۳۵	اکرم	مولوی قاضی محمد اکرم قطبی سہروردی ملتان	"
۳۶	النجا	مولوی حاجی محمد النجا خطیب جامع مسجد ونیدوالہ ۔ گوجرانوالہ	۱۲۹
۳۷	الطاف	رانا محمد الطاف ۔ لاہور	"
۳۸	اللہ بخش	مولانا حکیم اللہ بخش اسد نظامی کھنگے والہ ۔ ملتان	"
۳۹	اللہ داد	میاں اللہ داد نقشبندی ۔ کوہلوالہ ۔ گوجرانوالہ	۱۳۰
۴۰	اللہ داد	میاں اللہ داد عرف تلاں نقشبندی ۔ چک ۵م ۔ گجرات	"
۴۱	امام الدین	مولانا امام الدین قادری ۔ کوٹلی لوہاراں ۔ سیالکوٹ	"
۴۲	امام شاہ	سید امام شاہ خوارزمی ۔ چک ھوبا ۔ لائل پور	۱۳۱
۴۳	امان اللہ	مولوی امان اللہ ۔ جھیورانوالی ۔ گجرات	"
۴۴	امیر حسین	سید امیر حسین ۔ ڈیرہ غازیخان	"
۴۵	امیر حسین	سید امیر حسین (شیعہ) ڈھوک نتھانی ۔ گجرات	"
۴۶	امیر شاہ	مولوی سید امیر شاہ گیلانی قادری پشاور	"
۴۷	امیر علی	سید امیر علی چشتی نظامی	۱۳۲
۴۸	امین	مولانا قاضی محمد امین فاروقی خطیب جامع مسجد شیخوپورہ	"
۴۹	انور	مولانا انور حسین نفیس رقم ۔ لاہور	۱۳۳
۵۰	ایوب	محمد ایوب خاں ۔ پیانرہ روڈ ۔ لاہور	"
۵۱	ایوب	پروفیسر محمد ایوب قادری ۔ اردو کالج کراچی	"

Marfat.com
Marfat.com

تصنیفات ۱۳۵

ترجمات "

مرثیات و مخمسات "

ب

۱۳۶

۵۲ بجایا — خلیفہ اللہ بجایا خاں مجاور دربار گیلانیہ اوچ شریف "

۵۳ بختیار — میاں بختیار رنگریز۔ دو شیانوالی چک ۴۹ شیخوپورہ "

۵۴ برکت علی — ملّاں برکت علی راجپوت۔ بھیانوالہ کلاں شیخوپورہ "

۵۵ بشیر — سائیں بشیر احمد المعروف سادھو سداری سکھنے والہ، گوجرانوالہ ۱۳۷

۵۶ بشیر — سید بشیر حسین گیلانی۔ مرنگ۔ لاہور "

تصانیف "

۵۷ بشیر — الحاج بشیر حسین ناظم ایم۔ اے بشر فیور، شیخوپورہ ۱۳۸

تصانیف "

۵۸ بنھ — سائیں بنی فقیر مجذوب۔ اوچ شریف۔ بہاول پور "

۵۹ بوٹا — میاں محمد بوٹا شاعر۔ گجرات ۱۳۹

۶۰ بوستان — میاں بوستان قادری۔ میانہ موہڑہ۔ راولپنڈی "

۶۱ بہار شاہ — سید بہار شاہ بخاری چشتی۔ چک $\frac{۶۹۶}{۳۸}$ گ ب۔ لائل پور ۱۴۰

پ

"

۶۲ پروین — مس پروین ایم۔ اے۔ لاہور "

ت

"

۶۳ تجمل حسین — پروفیسر تجمل حسین، زمیندار کالج گجرات "

Marfat.com
Marfat.com

	ث		۱۴۱
۶۴	ثناء اللہ	مولانا ثناء اللہ (اہلحدیث) امرتسری۔ سرگودھا	〃
	ج		۱۴۳
۶۵	جلال	میاں جلال اویسی۔ میاں رحیماں۔ گوجرانوالہ	۰
۶۶	جلال	میاں جلال گوندل چشتی نظامی شمساری۔ گجرات	۱۴۴
۶۷	جلال دین	میاں جلال دین اویسی۔ بھالیہ۔ گجرات	۰
۶۸	جلال شاہ	سید جلال شاہ (شیعہ) ڈھوک شہانی۔ گجرات	۱۴۵
۶۹	جلال شاہ	مولانا سید جلال شاہ مشہدی نقشبندی بھکھی۔ گجرات	۰
۷۰	جماعت علی شاہ	مولانا سید حافظ جماعت علی شاہ شیرازی نقشبندی محدث۔ علی پور سیداں۔ سیالکوٹ	۰
۷۱	جمیل احمد	صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی۔ شرقپور۔ شیخوپورہ	۱۴۶
۷۲	جندوڈہ شاہ	سید جندوڈہ شاہ مدنی۔ احمد پور شرقیہ۔ بہاولپور	۱۴۷
۷۳	جوت علی	سائیں جوت علی قادری۔ قلعہ دیدار سنگھ۔ گوجرانوالہ	۰
	چ		۰
۷۴	چراغ	مولوی محمد چراغ (دیوبندی) گوجرانوالہ	۰
۷۵	چراغ	مولوی حکیم محمد چراغ خوشنویس (اہلحدیث) لاہور	۱۴۸
	ح		۰
۷۶	حاجی احمد	مولوی حاجی احمد چشتی نظامی امام مسجد۔ مانگٹ۔ گجرات	〃
۷۷	حاجی احمد	مولوی حاجی احمد امام مسجد چک ۸۴۔ ملتان	۰
۷۸	حاکم شاہ	مولوی حافظ سید حاکم شاہ خوارزمی۔ ٹوپہ عثمان۔ گجرات	۱۴۹
۷۹	حامد حسین	پروفیسر سید حامد حسین۔ گجرات	۰

Marfat.com
Marfat.com

۸۰	حسن	مولوی محمد حسن قریشی - لاہور	۱۴۹
۸۱	حسن علی	ملک حسن علی بی۔ اے (علیگ) شرقپور، شیخوپورہ	″
۸۲	حسن علی	سید حسن علی شاہ گیلانی چشتی صابری	۱۵۰
۸۳	حسین	مولوی محمد حسین امام مسجد رام گڑھ۔ گوجرانوالہ	″
۸۴	حسین	آقای محمد حسین تسبیحی ایرانی۔ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان۔ راولپنڈی۔ اسلام آباد	″
		تعلیم	۱۵۶
		اساتذہ کے نام	۱۵۷
		مختلف زبانوں سے واقفیت	۱۵۸
		شادی و اولاد	″
		حلقۂ احباب	″
		مشاغل	″
		سکونت	۱۵۹
		تصنیفات	″
		مقالات	۱۶۰
		طباعت کے موجود کتب	۱۶۱
		جن سیمناروں میں شرکت کی	″
		مکتوب	۱۶۲
۸۵	حسین	مولوی محمد حسین چشتی صابری۔ امین آباد۔ گوجرانوالہ	۱۶۳
۸۶	حسین	مسٹر حسین شہید سہروردی	۱۶۴

Marfat.com
Marfat.com

۸۷	حسین	مولوی حکیم محمد حسین کھوکھر۔ قصور پورہ۔ لاہور	۱۶۴
۸۸	حسین	مولانا محمد حسین خوشنویس مبارک رقم۔ حاد نگر ۔ گوجرانوالہ	"
۸۹	حسین	ڈاکٹر سید محمد حسین	۱۶۵
۹۰	حسین	مولانا سید حافظ محمد حسین شیرازی نقشبندی۔ علی پور سیداں	"
۹۱	حسین	سائیں حسین علی۔ سوہاوالہ۔ گوجرانوالہ	۱۶۶
۹۲	حسین	حکیم سید حسین علی شاہ چشتی نظامی چھنی چوہڑا۔ گوجرانوالہ	"
۹۳	حشمت علی	مولانا حشمت علی بریلوی	"
۹۴	حضور بخش	سید حضور بخش شاہ۔ گنج شکرانی بہاول پور	"
۹۵	حضور بخش	پیر حضور بخش شاہ قریشی چشتی نظامی۔ قریشی والہ ملتان	"
۹۶	حفیظ	حفیظ جالندھری	۱۶۷
۹۷	حکم دین	سائیں حکم دین قادری۔ رحمان پورہ۔ لاہور	۱۶۸
۹۸	حیدر شاہ	پیر حیدر شاہ گیلانی۔ جھوراتوالی۔ گجرات	"
۹۹	حیدر شاہ	پیر حیدر شاہ نقشبندی کرتو میڈوری۔ شیخوپورہ	"
		خ	۱۷۰
۱۰۰	خادم حسین	سید خادم حسین ڈویژنل سپروائزر۔ جمیل روڈ۔ لاہور	"
۱۰۱	خادم حسین	سید پیر خادم حسین کرمانی قادری۔ بشیر گڑھ۔ لاہور	"
۱۰۲	خالد	مولانا خالد بزمی پروفیسر اسلامیہ کالج۔ لاہور	۱۷۱
۱۰۳	خدا بخش	مولوی خدا بخش چشتی صابری۔ ایمن آباد۔ گوجرانوالہ	"
		د	"
۱۰۴	دایا	سائیں دایا چشتی صابری۔ دونیاوالی چک ۹ ۔ شیخوپورہ	"
۱۰۵	دائم	میاں دائم اقبال دائم قادری۔ داتو۔ گجرات	۱۷۲

130506

Marfat.com
Marfat.com

۱۰۶	درویش علی	مولوی سید حافظ درویش علی - خونی بھٹیاں شیخوپورہ	۱۷۳
۱۰۷	دلبر حسین	پیر دلبر حسین نقشبندی - چورہ - کیمبل پور	۱۷۴
۱۰۸	دلیپ سنگھ	بابا دلیپ سنگھ درویش قادری	״
۱۰۹	دوست علی	حکیم میاں دوست علی (اہلحدیث) امام مسجد خالق پور - گوجرانوالہ	۱۷۵
۱۱۰	دیدار علی	مولانا سید دیدار علی شاہ مشہدی الوری قادری - لاہور	״

ذ

۱۷۶

۱۱۱	ذوالفقار	مولوی سید حافظ ذوالفقار علی شاہ بخاری (شیعہ) جلالپور جٹاں	״

ر

۱۷۷

۱۱۲	رچرڈ	ڈاکٹر رچرڈ - ایم - ایس - پروفیسر یونیورسٹی - امریکہ	״
۱۱۳	رحمت بی بی	رحمت بی بی نقشبندی تھلیسرانوالہ - گجرات	۱۸۵
۱۱۴	رحمت علی	صوفی رحمت علی درایٹر نقشبندی - چک صوبا - لائل پور	״
۱۱۵	رحیم بخش	میاں رحیم بخش قادری - پانڈو کے فو - گوجرانوالہ	۱۸۶
۱۱۶	رکن الدین	میاں رکن الدین امام مسجد دایانوالی چک ۱۷ شیخوپورہ	״
۱۱۷	رکھی	بی بی اللہ رکھی مجذوبہ - بیرور - سیالکوٹ	״
۱۱۸	رمضان	مرزا محمد رمضان پروفیسر گورنمنٹ کالج - لاہور	۱۸۷
۱۱۹	رمضان	میاں محمد رمضان قادری - کی اصحابانوالی چک ۴۰ ضلع شیخوپورہ	״

ز

۱۲۰	زبیر احمد	صاحبزادہ میاں زبیر احمد قادری سجادہ نشین داتا صاحب لاہور	״
		سیاسی سرگرمیاں	״
		دینی سرگرمیاں	۱۸۸
۱۲۱	زمان	چوہدری محمد زمان قوم بھوپن - کوٹ سلیم - گوجرانوالہ	۱۹۰

Marfat.com
Marfat.com

۱۲۲	زین العابدین	سید زین العابدین۔ مکی۔	۱۹۰
۱۲۳	زین العابدین	سید غلام زین العابدین شاہ مدارالمہام دربار گیلانیہ قادریہ اوچ شریف بہاولپور	۱۹۱
		س	〃
۱۲۴	سبط الحسن	سید سبط الحسن ضیغم۔ کرشن نگر لاہور۔ اودھ بار۔ اخبارات کی ادارت	۱۹۲
		تصنیفات	٥
۱۲۵	سبط حسن	ڈاکٹر سید سبط حسن رضوی پروفیسر گورنمنٹ کالج راولپنڈی	۱۹۳
۱۲۶	ستاں	بی بی ست بھرائی المعروف ستاں۔ دو نیا نوالی شیخوپورہ	〃
۱۲۷	سراج دین	مولوی سراج دین امام مسجد سوئیہ۔ گجرات	۱۹۴
۱۲۸	سردار احمد	مولانا سردار احمد چشتی قادری محدث۔ لائل پور	〃
		تصانیف	۱۹۵
۱۲۹	سردار شاہ	سید سردار شاہ۔ ڈھوک تھمانی۔ گجرات	〃
۱۳۰	سردار علی	ڈاکٹر سردار علی لودھرا۔ چک موبانہ لائل پور	〃
۱۳۱	سردار محمد	مسٹر سردار محمد پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور	〃
۱۳۲	سرور	مسٹر غلام سرور پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور	〃
۱۳۳	سرور	ڈاکٹر راجہ غلام سرور پی۔ ایچ۔ ڈی۔ تالس۔ جہلم	۱۹۶
		تصنیفات	۱۹۷
۱۳۴	سرور	شیخ محمد سرور مدیر ماہنامہ المعارف لاہور	۱۹۸
۱۳۵	سرور	سید سرور حسین شاہ مصری۔ بھیانوالہ خورد۔ شیخوپورہ	〃
۱۳۶	سعید	قاضی محمد سعید نقشبندی۔ پیر کوٹ متصل گکھڑ۔ گوجرانوالہ	〃

Marfat.com
Marfat.com

۱۳۷	سعید	مولوی محمد سعید نقشبندی خطیب جامع مسجد داتا صاحب۔ لاہور	۱۹۸
۱۳۸	سفیر اختر	سفیر اختر راہی ایم۔ اے پروفیسر شعبہ تاریخ گورنمنٹ کالج مری	"
		تصنیفات	۱۹۹
۱۳۹	سلام اللہ	مولانا محمد سلام اللہ شائق۔ چک عمر۔ گجرات	"
		شعر گوئی	۲۰۰
		فی البدیہہ گوئی	"
		تاریخ گوئی	۲۰۱
۱۴۰	سلطان احمد	میاں سلطان احمد امام مسجد جاجووال۔ گجرات	"
۱۴۱	سلیم	پروفیسر محمد سلیم۔ لاہور	"
۱۴۲	سلیمان	مولانا سید سلیمان ندوی	"
		تصنیفات	۲۰۲
۱۴۳	سوہنرا	حکیم محمد سوہنرا۔ اوچ شریف۔ بہاول پور	۲۰۳
۱۴۴	شید احمد	مولانا شید احمد حنفی۔ جوکالیاں۔ گجرات	"
۱۴۵	شید احمد	پیر شید احمد نقشبندی۔ جورہ۔ کیمبل پور	۲۰۴
۱۴۶	شید محمد	میاں شید محمد قادری۔ محلہ احمد پورہ۔ گوجرانوالہ	"
		ش	۲۰۵
۱۴۷	شاہ پیر	سید شاہ پیر۔ کوٹلہ تارڑ۔ گوجرانوالہ	"
۱۴۸	شبیر	مولانا سید شبیر حسین شاہ بخاری نقشبندی۔ چک صوبا لال پور	"
۱۴۹	شبیر	ماسٹر سید شبیر شاہ ترمذی۔ داؤ۔ گجرات	"
۱۵۰	شجاع الدین	شجاع الدین پروفیسر دیال سنگھ کالج۔ لاہور	۲۰۶
۱۵۱	شریف	میاں محمد شریف امام مسجد ڈھل متصل پھالیہ۔ گجرات	"

Marfat.com
Marfat.com

۱۵۲	شریف	مولانا محمد شریف نقشبندی رضوی۔ کوٹلی لوہاراں۔ سیالکوٹ	۲۰۶
		تصانیف	۲۰۷
۱۵۳	شریف	الحاج مولوی محمد شریف نوری قادری چکوڑدی۔ راوی روڈ لاہور	〃
		تصنیفات	۲۰۸
۱۵۴	شریف	مولوی محمد شریف خطیب جامع مسجد مڑ چک ۲/۱۴ شیخوپورہ	〃
۱۵۵	شریف	میاں محمد شریف خوشنویس کریال ورکاں۔ گوجرانوالہ	〃
۱۵۶	شفیق	ڈاکٹر محمد شفیق۔ میانوالی	〃
۱۵۷	شمس الدین	مولوی شمس الدین تاجر کتب نادرہ۔ زیر مسلم مسجد۔ لاہور	〃
۱۵۸	شمس الدین	مخدوم سید شمس الدین تامن گیلانی۔ اوچ شریف۔ بہاولپور	۲۰۹
۱۵۹	شوکت حسین	مخدوم سید شوکت حسین گیلانی سجادہ نشین ملتان	۲۱۰
۱۶۰	شہباز	پروفیسر شہباز ملک۔ سلطان پورہ روڈ۔ لاہور چیئرمین شعبہ پنجابی۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور	〃
۱۶۱	شہسوار	پیر شہسوار چشتی نظامی۔ جگنہ۔ گوجرانوالہ	〃
۱۶۲	شیر محمد	میاں شیر محمد نقشبندی۔ شرقپور۔ شیخوپورہ	۲۱۱
		ص	۲۱۲
۱۶۳	صابر علی	سید صابر علی بخاری۔ رتووال۔ گجرات	〃
۱۶۴	صادق	مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق قادری۔ زینت المساجد گوجرانوالہ	〃
		تصنیفات	۲۱۳
۱۶۵	صادق	صوفی میر محمد صادق قادری شاہین ٹیلرنگ ہاؤس۔ گجرات	〃
۱۶۶	صادق	مولوی محمد صادق کاتب امام مسجد پیر کوٹ۔ گکھڑ۔ گوجرانوالہ	〃
۱۶۷	صالح	صوفی صالح محمد نقشبندی قصور پورہ۔ لاہور	〃

Marfat.com
Marfat.com

۱۶۸	صالح	پیر صالح محمد۔ میترانوالی۔ سیالکوٹ	۲۱۳
۱۶۹	صدیق	مولوی حکیم محمد صدیق فاروقی نقشبندی۔ کوٹ رکھا۔ گوجرانوالہ	"
		تصنیفات	۲۱۴
۱۷۰	صدیق	میاں محمد صدیق نعت خوان۔ پیر محل۔ لائل پور	"
۱۷۱	صفدر	مولوی سید صفدر شاہ (مودودی مشرب) چنوالہ۔ گجرات	"
		ض	۲۱۵
۱۷۲	ضیاء الدین	مولانا ضیاء الدین صدر شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی حیدرآباد	"
۱۷۳	ضیاء الدین	شیخ ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدینہ طیبہ	"
۱۷۴	ضیاء اللہ	مولوی ضیاء اللہ۔ جھبورانوالی۔ گجرات	"
۱۷۵	ضیاء اللہ	حکیم ضیاء اللہ۔ گڑھی شاہ دولہ۔ گجرات	۲۱۶
		ط	"
۱۷۶	طفیل محمد	مولانا طفیل محمد گوہر ملسیانی۔ صادق آباد۔ رحیم یار خان	"
		ظ	۲۱۷
۱۷۷	ظریف	مولوی محمد ظریف۔ رچا شریف گیلانی۔ بہاول پور	"
۱۷۸	ظریف	مولانا حکیم محمد ظریف انصاری۔ خوشاب شریف	"
۱۷۹	ظہور الدین	مولوی ظہور الدین حنفی سیدسے۔ گجرات	۲۱۸
۱۸۰	ظہور الدین	ڈاکٹر ظہور الدین احمد۔ لاہور	"
۱۸۱	ظہور شاہ	مولانا پیر ظہور شاہ قادری۔ جلالپور جٹاں۔ گجرات	۲۱۹
		تصنیفات	"
		ع	۲۲۰
۱۸۲	عاشق	پیر عاشق حسین نقشبندی سرہندی۔ مرڈ چک ۲۲ شیخوپورہ	"

Marfat.com
Marfat.com

۱۸۳	عاشق	رائی عاشق حسین سرخوش۔ بدوکے گوسایاں۔ گوجرانوالہ	۲۲۰
۱۸۴	عالم شاہ	سید عالم شاہ تصور ہاشمی نعت خواں	"
۱۸۵	عبدالحق	مولانا حکیم عبدالحق عبد چشتی نظامی میر لانوالی۔ گوجرانوالہ	"
		ارشادات	۲۲۱
		تصانیف	۲۲۳
		مکاتیب	"
۱۸۶	عبدالحکیم	ماسٹر عبدالحکیم۔ چورنڈ۔ گجرات	۲۲۴
۱۸۷	عبدالحکیم	مولانا عبدالحکیم شرف قادری مرزاپوری۔ لاہور	۲۲۵
		تصنیفات	۲۲۶
۱۸۸	عبدالحکیم	مولوی عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری۔ لاہور	"
۱۸۹	عبدالرحمن	میاں حکیم عبدالرحمن چشتی چنچل۔ شیخوپورہ	"
۱۹۰	عبدالرحمن	مولوی عبدالرحمن فیروزپوری	"
۱۹۱	عبدالرحمن	مولوی عبدالرحمن امام مسجد گکھڑ چیمہ۔ گوجرانوالہ	۲۲۷
۱۹۲	عبدالرشید	خواجہ عبدالرشید کرنل کراچی والے۔ انچارج میو ہسپتال لاہور	"
۱۹۳	عبدالرشید	مولانا عبدالرشید خوشنویس محبوب رقم عادلگڑھو۔ گوجرانوالہ	"
۱۹۴	عبدالرشید	میاں عبدالرشید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پھالیہ۔ گجرات	۲۲۸
۱۹۵	عبدالعزیز	قاضی عبدالعزیز تبسم قریشی۔ رتی۔ گجرات	"
۱۹۶	عبدالعزیز	مولوی عبدالعزیز چشتی نظامی۔ میر لانوالی۔ گوجرانوالہ	۲۲۹
۱۹۷	عبدالغفار	مولوی عبدالغفار خلیفہ پیران گیلانی۔ ملتان	۲۳۰
۱۹۸	عبدالغفار	سید پیر عبدالغفار شاہ کشمیری۔ تکیہ سادھواں۔ لاہور	"
۱۹۹	عبدالغفور	میاں عبدالغفور کاتب۔ گکھڑ۔ گوجرانوالہ	"

Marfat.com
Marfat.com

۲۰۰ عبدالغفور — مولانا عبدالغفور چشتی نظامی ہزاروی ۔ وزیر آباد گوجرانوالہ — ۲۳۱

۲۰۱ عبدالغنی — مولوی عبدالغنی ناظم نقشبندی امام مسجد جھیورانوالی ۔ گجرات — ۲۳۲

۲۰۲ عبدالغنی — مولوی عبدالغنی نائج ۔ جہنڈ یبتی یار محمد قنبیس ۔ بہاول پور — "

۲۰۳ عبدالکریم — مولوی عبدالکریم کاتب نقشبندی ۔ عادلگڑھ ۔ گوجرانوالہ — ۲۳۳

۲۰۴ عبداللہ — میاں عبداللہ امام مسجد غربی بھیانوالہ کلاں ۔ شیخوپورہ — ۲۳۴

۲۰۵ عبداللہ — میاں عبداللہ امام مسجد غربی ۔ خالق پور ۔ گوجرانوالہ — "

۲۰۶ عبداللہ — میاں عبداللہ امام مسجد خونی بھٹیال ۔ شیخوپورہ — "

۲۰۷ عبداللہ — مولوی عبداللہ مدرس ۔ بھالیہ ۔ گجرات — "

۲۰۸ عبداللہ — منشی محمد عبداللہ اسلم قریشی ممبر ڈیالوی پوسٹ ماسٹر اوچ شریف ۔ بہاول پور — "

۲۰۹ عبداللہ — مولوی حافظ عبداللہ چشتی نظامی امام مسجد عادلگڑھ ۔ شیخوپورہ — ۲۳۵

۲۱۰ عبداللہ — مولانا محمد عبداللہ سلیمانی خطیب جامع مسجد کنجاہ ۔ گجرات — ۲۳۶

۲۱۱ عبداللہ — مولانا محمد عبداللہ عبدی خوشنویس کوٹ وارث ۔ گوجرانوالہ — "

۲۱۲ عبداللہ — مولانا سید عبداللہ شاہ خوارزمی امام مسجد جہلم والہ ۔ گوجرانوالہ — ۲۳۷
مذاکرہ علمیہ — "

۲۱۳ عبدالمالک — علامہ ابوالبرکات عبدالمالک عرف علامہ صادقی رئیس اعظم کھوڑی ۔ ضلع گجرات ۔ شیر بال ریاست بہاول پور — ۲۳۸

تصنیفات — ۲۳۹

۲۱۴ عبدالمجید — چوہدری عبدالمجید تارڑ ۔ کوٹ ستار ۔ گجرات

۲۱۵ عبدالمنان — مولانا حافظ عبدالمنان محدث (اہلحدیث) وزیر آباد ۔ گوجرانوالہ

Marfat.com
Marfat.com

۲۱۶	عبدالنبی	مولانا قاضی عبدالنبی کوکب گجراتی۔ لاہور	۲۴۰
		تالیفات	۲۴۱
		وفات	۲۴۲
۲۱۷	عبدالواحد	مولوی عبدالواحد (اہلحدیث) گوجرانوالہ	۲۴۳
۲۱۸	عطاء اللہ	ڈاکٹر عطاء اللہ پروفیسر طبیہ کالج لاہور	"
۲۱۹	عطاء اللہ	مولوی سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ ناگڑیاں۔ گجرات	"
۲۲۰	عطاء الٰہی	میاں عطاء الٰہی امام مسجد ڈھعب چیمہ۔ گوجرانوالہ	"
۲۲۱	عطاء الٰہی	مولوی عطاء الٰہی قریشی امام مسجد ابوالفتح والی گوجرانوالہ	۲۴۴
۲۲۲	عطاء محمد	مولوی عطا محمد۔ الرٹ۔ سیالکوٹ	"
۲۲۳	علم الدین	پروفیسر علم الدین سالک۔ وائس پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور	۲۴۵
۲۲۴	علم الدین	حافظ علم الدین قادری۔ رسول نگر۔ گوجرانوالہ	"
۲۲۵	علی اکبر	ڈاکٹر سید علی اکبر جعفری ایرانی۔ مدیر مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان راولپنڈی	"
		تصانیف	۲۴۶
۲۲۶	علی	مولوی علی الحائری [شیعہ مجتہد پنجاب] وشن پورہ۔ لاہور	"
۲۲۷	علی محمد	میاں علی محمد خاں چشتی نظامی بسی والے۔ پاکپتن	"
		تصانیف	۲۴۷
۲۲۸	عمر	حکیم میاں عمر الدین چشتی نظامی۔ دنوشیانوالی ۲۹ شیخوپورہ	"
۲۲۹	عمر	سید عمر شاہ [شیعہ] کیدھر۔ گجرات	"
۲۳۰	عمر	مولانا محمد عمر نقشبندی۔ اچھرہ۔ لاہور	۲۴۸
		تصنیفات	۲۴۹

Marfat.com
Marfat.com

۲۳۱ عمر — صاحبزادہ پیر محمد عمر نقشبندی، بیربل، سرگودھا ۲۴۹

۲۳۲ عنایت اللہ — مولوی حافظ عنایت اللہ اثری صدر انجمن اہلحدیث گجرات ۲۵۰

تصنیفات ۲۵۱

۲۳۳ عنایت اللہ — مولانا محمد عنایت اللہ، کوٹ وارث، گوجرانوالہ ۲۵۳

۲۳۴ عین الحق — مسٹر عین الحق فریدکوٹی، گنج مغلپورہ، لاہور 〃

غ ۲۵۴

۲۳۵ غلام احمد — حافظ غلام احمد سوہاوہ، گجرات 〃

۲۳۶ غلام احمد — میاں غلام احمد وڈو امام مسجد پانڈوکے نو، گوجرانوالہ 〃

۲۳۷ غلام احمد — مولوی غلام احمد امام مسجد بنویہ، گجرات 〃

۲۳۸ غلام احمد — خان غلام احمد خاں پٹھان 〃

۲۳۹ غلام احمد — مولوی غلام احمد اختر (مرزائی) اوچ شریف بہاولپور ۲۵۵

۲۴۰ غلام اللہ — میاں غلام اللہ نقشبندی، شرقپور، شیخوپورہ ۲۵۶

۲۴۱ غلام جیلانی — مخدوم غلام جیلانی پروفیسر اورینٹل کالج لاہور 〃

۲۴۲ غلام حسن — حاجی میاں غلام حسن چشتی نظامی، بکہ دلہ، شیخوپورہ ۲۵۷

۲۴۳ غلام حسین — میاں غلام حسین شاعر کیلیانوالہ، گوجرانوالہ 〃

۲۴۴ غلام حسین — مولانا غلام حسین نقشبندی، بنبھل، گجرات 〃

۲۴۵ غلام حیدر — سائیں غلام حیدر سجادہ دربار مستان شاہ سوہدرہ، گوجرانوالہ ۲۵۸

۲۴۶ غلام دستگیر — مولانا پیر غلام دستگیر نامی قریشی لاہوری 〃

تصنیفات ۲۵۹

۲۴۷ غلام دین — مولانا غلام دین چکوڑوی خطیب جامع مسجد انجمن شیدا لاہور 〃

۲۴۸ غلام رسول — مولانا غلام رسول مدرس دارالعلوم حنفیہ، گجرات 〃

Marfat.com
Marfat.com

۲۴۹	غلام رسول	مولانا غلام رسول بہاولپوری خطیب جامع مسجد گیلانی اوچ شریف	۲۶۰
۲۵۰	غلام رسول	مولوی غلام رسول مخدوم چشتی نظامی امام مسجد چھنی لک۔ گوجرانوالہ	"
۲۵۱	غلام عباس	مولوی غلام عباس امام مسجد نور پور چابلال۔ گوجرانوالہ	۲۶۱
۲۵۲	غلام غوث	سائیں غلام غوث چشتی	۲۶۲
۲۵۳	غلام فرید	مسٹر غلام فرید اخگر۔ اوچ شریف۔ بہاول پور	"
۲۵۴	غلام فرید	میاں غلام فرید وٹو۔ امام مسجد پانڈو کے تو۔ گوجرانوالہ	"
۲۵۵	غلام قادر	مولوی غلام قادر امام مسجد گوجر پور۔ گجرات	"
۲۵۶	غلام قادر	میاں غلام قادر نقشبندی امام مسجد سادوچک۔ گوجرانوالہ	۲۶۳
۲۵۷	غلام قادر	علامہ مرزا غلام قادر لاہوری	"
۲۵۸	غلام محمد	سائیں غلام محمد نقشبندی بھٹے کے۔ گوجرانوالہ	"
۲۵۹	غلام محی الدین	سید غلام محی الدین شاہ۔ اوچ شریف۔ بہاول پور	۲۶۴
۲۶۰	غلام مرشد	مولانا غلام مرشد خطیب شاہی مسجد۔ لاہور	"
۲۶۱	غلام نبی	مسٹر غلام نبی ایم۔اے۔ایم۔ایل۔اے	"
۲۶۲	غلام نبی	مولوی غلام نبی امام مسجد نور پور چابلال۔ گوجرانوالہ	"
۲۶۳	غوث	مولوی محمد غوث قریشی امام مسجد کھاریاں۔ گجرات	"
		ف	۲۶۵
۲۶۴	فاروق	مولانا سید محمد فاروق قادری ڈبل ایم۔اے۔ شاہ آباد سندھ	"
۲۶۵	فاضل	میاں محمد فاضل۔ بھالیہ۔ گجرات	"
۲۶۶	فاضل	مولوی محمد فاضل۔ جڑانوالہ۔ لائل پور	"
۲۶۷	فتح الاکرام	سیٹھ فتح الاکرام بی۔اے گجرات	"
۲۶۸	فتح الدین	مولانا فتح الدین اذبر انصاری قادری خوشاب شریف	"

Marfat.com
Marfat.com

تصنیفات ۲۶۶

۲۶۹ فتح محمد — مولوی فتح محمد ״

۲۷۰ فدا حسین — ابوالطاہر فدا حسین فدا مدیر اعلیٰ ماہنامہ مہرو ماہ لاہور ۲۶۸

تصنیفات ״

۲۷۱ فرزند علی — سید فرزند علی شاہ قادری - رسول نگر - گوجرانوالہ ״

۲۷۲ فضل احمد — میاں فضل احمد نقشبندی امام مسجد سید والی - گوجرانوالہ ״

۲۷۳ فضل الدین — مولانا حافظ فضل الدین قادری - رانگے - گجرات ״

۲۷۴ فضل الرحمٰن — مولانا فضل الرحمٰن قادری - مدینہ طیبہ ۲۶۸

۲۷۵ فضل الٰہی — میاں فضل الٰہی جنجوعہ امام مسجد دھنوئیہ خورد گوجرانوالہ ״

۲۷۶ فضل حسین — پیر فضل حسین نقشبندی - آلو مہار - سیالکوٹ ״

۲۷۷ فضل حسین — مولوی فضل حسین قریشی نقشبندی امام مسجد [illegible] - گجرات ״

۲۷۸ فضل حق — قاضی فضل حق پروفیسر گورنمنٹ کالج - لاہور ۲۶۹

۲۷۹ فضل شاہ — مولانا سید ابوالبرکات فضل شاہ چشتی نظامی - جلالپور جٹاں (جہلم) ״

۲۸۰ فضل شاہ — سید فضل شاہ خوارزمی معین الدین پوری - طارق آباد - لائل پور ״

۲۸۱ فضل کریم — مولوی حاجی فضل کریم سوہنگری - واہ - راولپنڈی ۲۷۰

۲۸۲ فقیر اللہ — مولوی فقیر اللہ (دیوبندی) خطیب مسجد بخاری ماڈل ٹاؤن تحریک بہاولپور ״

۲۸۳ فقیر اللہ — حاجی فقیر اللہ اویسی خطیب مسجد نقش علی پور چٹھہ - گوجرانوالہ ״

۲۸۴ فقیر شاہ — سید فقیر شاہ مشہدی - راولپنڈی ۲۷۱

۲۸۵ فقیر محمد — مسٹر فقیر محمد انجم رحمانی - چشتی شاہ رحمان - گوجرانوالہ ״

تصنیفات ۲۷۲

۲۸۶ فیض احمد — میاں فیض احمد [illegible] امام مسجد اکرویہ - گجرات ۲۷[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

۲۸۷ فیض الحسن ڈاکٹر سید فیض الحسن ۔ دھدولبرا ۔ سیالکوٹ ۲۷۴

۲۸۸ فیض الحسن پیر فیض الحسن نقشبندی ۔ آلومہار ۔ سیالکوٹ "

۲۸۹ فیض محمد مولوی فیض محمد خلیفہ دربار بخاری اوچ شریف ۔ بہاولپور "

ق ۲۷۵

۲۹۰ قدوسی مولوی قدوسی کباڑیہ ۔ انارکلی ۔ لاہور "

۲۹۱ قطب الدین مولوی قطب الدین الہ آبادی مدرس دارالعلوم قادریہ اوچ شریف "

۲۹۲ قطب الدین مولانا غلام قطب الدین برہمچاری "

۲۹۳ قمر الدین مولانا قمر الدین کاتب ۔ وزیر آباد ۔ گوجرانوالہ "

ک ۲۷۶

۲۹۴ کامل کامل ۔ لاہور "

۲۹۵ کانشی رام ڈاکٹر کانشی رام بھاٹیہ ساہوکار ۔ ڈنگہ ۔ گجرات "

۲۹۶ کرم الٰہی میاں کرم الٰہی امام مسجد گھنٹے والہ ۔ گوجرانوالہ "

۲۹۷ کرم الٰہی سائیں کرم الٰہی مجذوب المعروف بابا کانوانوالہ ۔ کھدہ ۔ گجرات "

۲۹۸ کرم شاہ مولانا پیر کرم شاہ قریشی ۔ بھیرہ ۔ سرگودھا ۲۷۷

تصانیف

۲۷۸

۲۹۹ کفایت حسین مولوی حافظ کفایت حسین (شیعہ) "

گ "

۳۰۰ گنڈا سنگھ سردار گنڈا سنگھ دکاندار ۔ ابوالخیر ولی ۔ گوجرانوالہ "

ل ۲۷۹

۳۰۱ لال شاہ سید لال شاہ بخاری (شیعہ) ڈھل بچالیہ ۔ گجرات "

۳۰۲ لال شاہ سید لال شاہ کاظمی ۔ ڈھوک شہانی ۔ گجرات "

Marfat.com
Marfat.com

۳۰۳	لطیف	میاں عبداللطیف - بھدر - گوجرانوالہ	۲۷۹
۳۰۴	لطیف	حکیم عبداللطیف عارف - محلہ قاسم پورہ - گجرات	"
۳۰۵	لطیف	مولوی محمد لطیف ماسٹر سکول بھالیہ - گجرات	"
۳۰۶	لکھن شاہ	سید لکھن شاہ خوارزمی - مگھووال - گجرات	۲۸۰
		م	"
۳۰۷	محبوب عالم	قاضی محبوب عالم قادری اعوانی - محمدہ - گجرات	"
۳۰۸	محمد	مولانا ابوالمحامد سید محمد محدث اشرفی کچھوچھہ شریف	"
۳۰۹	محمد	حافظ محمد گوجر - جھنڈوالی - گجرات	۲۸۱
۳۱۰	محمد	شیخ محمد نائب معلم حجاج - مکہ مکرمہ	"
۳۱۱	محمد احمد	مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد الوری قادری - لاہور	"
		تصنیفات	۰
۳۱۲	محمد بخش	میاں محمد بخش چشتی - لاہور	۲۸۲
۳۱۳	محمد بخش	مولانا محمد بخش مسلم - بی - اے خطیب مسلم مسجد - لاہور	"
۳۱۴	محمد دین	مولوی محمد دین - جھمبر - میرپور	"
۳۱۵	محمد دین	میاں محمد دین امام مسجد محلہ کرمی والہ - گجرات	"
۳۱۶	محمد دین	مولوی محمد دین الموسوم بہ محمد عنایت چشتی نظامی خطیب جامع مسجد انوار مدینہ محلہ شفقت آباد منڈی بہاؤالدین - گجرات	۲۸۳
۳۱۷	محمد دین	مولوی حاجی محمد دین قادری سروری - گڑھی شاہ دولہ گجرات	"
۳۱۸	محمد دین	میاں محمد دین کلیم بی - اے - گڑھی شاہو - لاہور	۲۸۴
		تصنیفات	۲۸۵

Marfat.com
Marfat.com

۳۱۹	محمد عالم	مولوی محمد عالم امام مسجد، جوکالیاں۔ گجرات	۲۸۸
۳۲۰	محمد عالم	حکیم محمد عالم حفظانہ۔ رسول نگر۔ گوجرانوالہ	"
۳۲۱	محمد عالم	مولانا محمد عالم مختار حق۔ بھکیاں شہاب الدین۔ لاہور	"
۳۲۲	محمد علی	میاں محمد علی قادری قلندری۔ مانگٹ۔ گجرات	۲۸۹
۳۲۳	محمد یار	مولانا خواجہ محمد یار بہاولپوری چشتی نظامی گڑھی اختیار خان	"
۳۲۴	محمود	محمود احمد۔ میوہ منڈی۔ لاہور	۲۹۰
۳۲۵	محمود	محمد محمود مغل۔ دل محمد روڈ۔ لاہور	"
۳۲۶	مراتب علی	سید مراتب علی شاہ گیلانی۔ اکبر پور سیداں۔ شیخوپورہ	"
۳۲۷	مرتضٰی	مولوی حافظ غلام مرتضٰی۔ دھریکاں۔ گجرات	۲۹۱
۳۲۸	مسعود	مولوی مسعود احمد نائب۔ دوتو چوہڑ۔ گجرات	"
۳۲۹	مسعود	مولانا سید مسعود حسن شہاب دہلوی۔ بہاول پور	۲۹۳
۳۳۰	مسعود	مولانا محمد مسعود حنفی۔ الرشید۔ چونڈہ۔ سیالکوٹ	۲۹۶
۳۳۱	مسعودہ	حاجن مسعودہ بیگم۔ لاہور	"
۳۳۲	مشاہد رضا	ڈاکٹر مشاہد رضا۔ گجرات	۲۹۷
۳۳۳	مشتاق احمد	ماسٹر مشتاق احمد قریشی ہاشمی نوشہروی۔ گجرات	"
۳۳۴	مشرف شاہ	حاجی سید مشرف شاہ۔ اکبر پورہ۔ پشاور	"
۳۳۵	مطیع اللہ	سید محمد مطیع اللہ خوارزمی چشتی۔ منگھووال۔ گجرات	"
۳۳۶	مظفر حسین	حکیم میاں مظفر حسین فاروقی نقشبندی اجنکے۔ گوجرانوالہ	"
۳۳۷	معوان حسین	مولانا سید معوان حسین رامپوری خطیب شاہی مسجد لاہور	۲۹۸
۳۳۸	مغیث الدین	کرنل فقیر سید مغیث الدین بخاری۔ فقیر خانہ۔ لاہور	"
۳۳۹	مقبول الرسول	مولانا خواجہ مقبول الرسول نقشبندی۔ للہ۔ جہلم	۲۹۹

Marfat.com
Marfat.com

۳۴۰ ممتاز بیگم — ڈاکٹر ممتاز بیگم چوہدری پروفیسر نیری کوئن کالج سنٹ نگر لاہور — ۲۹۹

۳۴۱ منشا — مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری ۔ مرید کے شیخوپورہ — ۳۰۰

نام — "

مولد و مسکن — "

خاندان — "

تعلیم و تربیت — "

میٹرک — "

دینی تعلیم کے لئے — "

اساتذہ کرام — "

پاکستان — ۳۰۱

انڈیا — "

ترتیب و تصانیف — "

اہل قلم سے مراسم — ۳۰۲

۳۴۲ منظور — پیر منظور شاہ قادری فاضلی ۔ کولو والہ ۔ گوجرانوالہ — ۳۰۳

۳۴۳ منظور عالم — مولوی منظور عالم خطیب جامع مسجد ونوشیانوالی ۔ شیخوپورہ — "

۳۴۴ موسے — مولانا الحاج حکیم محمد موسیٰ امرتسری ۵۵ ریلوے روڈ لاہور — ۳۰۴

۳۴۵ مولاداد — میاں حکیم مولا داد سہروردی روڈ شاہی ۔ چک کپا ۔ سیالکوٹ — ۳۰۷

۳۴۶ مہتاب شاہ — سید مہتاب شاہ بخاری چشتی صابری ۔ ونوشیانوالی ۲۹ شیخوپورہ — ۳۰۸

۳۴۷ میانخاں — مولوی میانخاں امام مسجد دایانوالی کھنہ ۔ گوجرانوالہ — "

۳۴۸ میراں بخش — میاں میراں بخش امام مسجد سودھرہ ۔ گوجرانوالہ — "

۳۴۹ میراں بخش — مولوی میراں بخش چشتی نظامی امام مسجد لوہاراں ۔ گجرات — "

Marfat.com
Marfat.com

ن

			٣٠٨
٣٥٠	ناصر	ناصر کتاب دار۔ مسلم بازار۔ گجرات	"
٣٥١	ناظر حسین	سید ناظر حسین پٹواری۔ سعد اللہ پور۔ گوجرانوالہ	٣٠٩
٣٥٢	نبی بخش	ڈاکٹر نبی بخش بلوچ۔ سابق وائس چانسلر، صدر شعبہ تالیف سندھ یونیورسٹی حیدرآباد	"
٣٥٣	نذیر احمد	صوفی نذیر احمد قادری۔ گجرات	"
٣٥۴	نذیر حسین	سید نذیر حسین نقشبندی۔ دولت نگر۔ گجرات	"
٣٥٥	نظام الدین	مولانا نظام الدین قادری سہروردی ملتانی۔ وزیرآباد	"
		تصنیفات	٣١١
٣٥٦	نوازش علی	پیر نوازش علی چشتی صابری۔ گڑھی شاہو۔ لاہور	٣١٢
٣٥٧	نور احمد	مولانا نور احمد خاں فریدی قصر الادب جلو والہ۔ ملتان	"
٣٥٨	نور اللہ	بابو نور اللہ اعوان بھاگیاں والہ۔ بینوں کا چھجہ۔ ملتان	"
٣٥٩	نور حسن	پیر نور حسن شاہ نقشبندی۔ کیلیانوالہ۔ گوجرانوالہ	"
٣٦٠	نور حسین	میاں نور حسین جنجوعہ چشتی نظامی ڈھاباں۔ چکوال۔ جہلم	٣١٣
٣٦١	نور محمد	مولوی نور محمد زرگر ایمن آباد۔ گوجرانوالہ	"
٣٦٢	نور محمد	مولوی قاضی نور محمد دیوبندی خطیب مسجد قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ	"
٣٦٣	نور محمد	مولوی نور محمد خطیب جامع مسجد غربی۔ سیوبہ۔ گجرات	٣١۴
٣٦۴	نور محمد	بابو نور محمد ناز۔ ونیانوالی چک ٣٩۔ شیخوپورہ	"
٣٦٥	نورنگ	حافظ نورنگ قادری۔ چک ١٩۴۔ ملتان	"
٣٦٦	نہالا	بابا نہالا کھتری بندوبست علی پور چٹھہ۔ گوجرانوالہ	"

Marfat.com
Marfat.com

٣٠٥ **و**

٣٦٧ واحد بخش — مولوی واحد بخش محب صادق ۔ اوچ شریف ۔ بہاول پور ״

٣٦٨ وحید — ڈاکٹر وحید قریشی ۔ سمن آباد ۔ لاہور ״

٣٦٩ ولایت شاہ — سید ولایت شاہ ترمذی امام مسجد داؤ ۔ گجرات ״

٣٧٠ ولایت شاہ — پیر ولایت شاہ ترمذی نقشبندی ۔ گجرات ״

٣٧١ ولی محمد — میاں ولی محمد امام مسجد چک جانو کلاں ۔ گجرات ٣١٦

ی ״

٣٧٢ یعقوب — مولانا محمد یعقوب فراہی ۔ افغانستان ״

تصنیفات ٣١٧

٣٧٣ یعقوب — مولانا سید یعقوب شاہ خوارزمی خطیب جامع مسجد کرانوالہ گجرات ٣١٨

٣٧٤ یعقوب — مولوی سید یعقوب شاہ مشہدی خطیب جامع مسجد جالیہ ۔ گجرات ״

٣٧٥ یوسف — مولانا حافظ محمد یوسف سدیدی رئیس القلم روزنامہ امروز لاہور ״

اسمائے احباب ٣٢٠

الف والے نام — ١٠ عدد ״

ب والے نام — ٤ عدد ״

ت والے نام — ٢ عدد ٣٢١

ح والے نام — ٣ عدد ״

خ والے نام — ٤ عدد ״

ڈ والا نام — ١ عدد ״

ر والے نام — ٨ عدد ״

Marfat.com
Marfat.com

س والے نام	۷ عدد	۳۲۲
ش والے نام	۴ عدد	״
ص والے نام	۴ عدد	۳۲۳
ط والے نام	۲ عدد	״
ع والے نام	۱۴ عدد	״
غ والے نام	۶ عدد	۳۲۴
ف والے نام	۸ عدد	״
ق والے نام	۳ عدد	۳۲۵
ک والے نام	۳ عدد	״
م والے نام	۱۲ عدد	״
ن والے نام	۵ عدد	۳۲۶
و والا نام	۱ عدد	״
ی والا نام	۱ عدد	״

Marfat.com
Marfat.com

شریف التواریخ

جلد سوم۳ موسوم بہ

تذکرۃ النوشاہیہ

کا بارہواں۱۲ حصہ

لوامع الاظفار

اس میں

اُن نوشاہی بزرگوں کے حالات لکھے گئے ہیں جن کا شجرہ طریقت نہیں مل سکا۔ اور یہ نہیں متعین ہو سکا کہ ان کو اس کتاب کے کس حصہ میں درج کرنا چاہیے تھا۔ لہذا ان کے لئے یہ حصہ علیحدہ لکھا گیا ہے۔ اس کے بعد غیر نوشاہی احباب کا بھی مختصر تذکرہ کیا گیا ہے۔

تصنیف

خادم اہل اللہ فقیر سید شریف احمد شرافت علوی قادری نوشاہی برخورداری عفا اللہ عنہ ساہن پال شریف ۔ گجرات

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ سیدنا محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

امابعد

اس سے پہلے کتاب شریف التواریخ کی دو جلدیں مکمل ہو چکی ہیں۔ اور تیسری جلد موسوم بہ تذکرۃ النوشاھیہ کے بھی گیارہ حصے تالیف ہو چکے ہیں۔ اب یہ بارہواں حصہ بنام طوالع الاظفار لکھا جاتا ہے۔ اس میں اُن حضرات کا تذکرہ ہے۔ جن کے متعلق یہ یقین ہے کہ وہ نوشاہی سلسلہ میں منسلک تھے۔ مگر اُن کا شجرہ طریقت معلوم نہیں ہو سکا۔ اگر شجرہ معلوم ہو جاتا تو نشست کے لحاظ سے کتاب کے کسی حصہ میں درج کئے جاتے اب یہاں اُن کے حالات بترتیب حروف تہجی لکھے جاتے ہیں۔

چند کس ایسے بھی اس میں آئے ہیں جن کے حالات پچھلی جلدوں میں گزر چکے ہیں۔ ان کے کچھ مزید تحریری آثار بعد میں ملے ہیں تو ان کو محفوظ کرنے کے لئے یہاں پھر ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اس کے بعد بطور تکملہ اپنے اُن خواص احباب کا ذکر بھی کیا گیا ہے جو نوشاہی خاندان کے علاوہ ہیں۔ ان میں ہر طبقہ کے حضرات ہیں۔ مشائخ و علما۔ محدثین و فقہا۔ مصنفین و ادبا۔ اور مورخین و شعرا وغیرہ۔ متعہم اللہ بفیوضہٖ و برکاتہٖ۔

ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات
بروز سوموار۔ ۲ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۷ھ
۲۵ر اپریل ۱۹۷۷ء ۱۲ر بیساکھ سمت ۲۰۳۴ب

سید شریف احمد شرافت نوشاہی
غفر اللہ لہ
ولوالدیہ

Marfat.com
Marfat.com

الف

(۱)

احمد شاہ سید - محلہ فتح کدل سری نگر کشمیر

آپ شیخ گل محمد کنگال کی اولاد سے تھے۔ آپ کچھ عرصہ گجرات میں رہے پھر پشاور سے ہوتے ہوئے کشمیر میں چلے گئے۔ محلہ فتح کدل سری نگر میں ایک کوٹھڑی میں بائیس ۲۲ سال چلہ نشین رہے۔ سو سال سے زیادہ عمر پائی۔ سلسلہ نوشاہی کے اکابر مشائخ سے تھے۔

اولاد آپ کے تین بیٹے تھے۔ ۱ سید حسن ۲ سید یسین ۳ سید حسین۔

یار طریقت آپ کا ایک مرید سید مقبول شاہ ولد سید غنی شاہ۔ ساکن لنڑ آغا لڑہ ڈاکخانہ بجبراڑہ ضلع اسلام آباد کشمیر۔ سیر کرتا ہوا میرے (شرافت کے) والد بزرگوار اعلیحضرت مولانا سید غلام مصطفٰی نوشاہی رح کو شوال ۱۳۵۳ھ میں ملا تھا۔ اور حالات مذکورہ اس نے لکھوائے تھے۔ [ف ج ۳ ص ۱۹۶]

(۲)

احمد دین سائیں بافندہ - گکھڑ چیمہ - گوجرانوالہ

یہ حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک صاحب کی اولاد میں سے کسی صاحبزادہ کا مرید تھا۔ درویشی خیال تھا۔ میرے (شرافت کے) والد صاحب جب کبھی گکھڑ میں تشریف فرما ہوتے۔ تو احمد دین ضرور خدمت میں حاضر ہو کر استفادہ کیا کرتا۔ نوشاہی خاندان کے بزرگوں سے بہت عقیدت رکھتا تھا۔ صاحب عبادت و ریاضت تھا۔ گکھڑ میں سکونت رکھتا۔

گکھڑ کی آبادی کا ذکر مخزن پنجاب ص ۲۸۳ میں ہے۔

"موضع گکھڑ پہلے بعد بابر بادشاہ کے مسمی جوگی جاٹ گوت چیمہ نے یہ گاؤں آباد کر کے نام اس کا اپنے بیٹے گکھڑ کے نام پر گکھڑ رکھا۔ کسی قدر مدت کے بعد

Marfat.com
Marfat.com

یہ بباعث نا اتفاقی زمینداروں کے ویران ہوگیا۔ اور پہلی آبادی کے متصل دوسری آبادی قائم ہوئی۔ عہد سلاطین چغتائی میں یہ پرگنہ مشہور تھا۔ پھر نور محمد و پیر محمد قوم چیمہ اس پر قابض رہے۔ جب سردار مہان سنگھ سکر چکیہ اُن پر غالب آیا تو اس پر بھی قبضہ مہان سنگھ کا ہوگیا۔ مالک اس کے اب زمینداران جاٹ چیمہ ہیں۔ اور یہ قصبہ سڑک پشاور کے کنارے پر آباد ہے۔ لشکر کے مقام کے لئے ایک پڑاؤ بھی یہاں بنا ہوا ہے۔ عمارت اس کی اکثر خام چار سو دو ۴۰۲ گھر اور پچیس دکانیں موجود ہیں۔ ان میں سے پچیس ۲۵ گھر اور دو ۲ دکانیں پختہ ہیں اور دو ہزار نو سو تین ۲۹۰۳ مردم شماری ہے۔ محمد خاں نمبردار اس گاؤں کا ذیلدار مقرر ہے۔ اور زمیندار آسودہ حال ہیں "

(۳)

ارشد علی قریشی میاں۔ خان پور۔ شیخوپورہ

آپ صاحب علم خط نسخ و نستعلیق کے کاتب بھی تھے۔ اکثر درگاہ عالیہ حضرت نوشہ گنج بخش رح پر حاضری دیا کرتے۔

دستخط | آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک قصیدہ غوثیہ ملا ہے جس پر بالفاظ ذیل دستخط کیا ہے

" تمت تمام شد قصیدہ غوثیہ بدست خط فقیر حقیر بندہ محمد ارشد علی ولد قطب الدین ولد محکم الدین قریشی سکنہ خان پور در کاں ضلع لاہور تحصیل شرقپور۔ ڈاکخانہ خود۔ ٹھانہ مریدکے۔ بتاریخ ۱۶ مارچ بمقام دربار شریف حضرت نوشاہ صاحب تحریر یافت "

(۴)

اکبر شاہ خوارزمی سید۔ کوٹ شیر۔ گوجرانوالہ

آپ سادات خوارزمیہ سے تھے۔ موضع کوٹ شیر متصل وزیر آباد میں رہتے تھے۔

نسب نامہ | آپ کے والد صاحب کا نام سید حسین شاہ تھا۔ بن سید سیدوں شاہ بن فضل شاہ بن میر عصمت اللہ بن مسعود بن محمد صالح شاہنشاہ بن رفیع الدین بن عبدالرحمٰن بن جلال

Marfat.com
Marfat.com

بن عبداللہ بن شہر اللہ بن منور بن مبارک بن نظام کبیر بن فیض اللہ سہروردی بن جلال الدین تلنبی بن بہاء الدین تلنبی بن جلال الدین عرف ضیاء الدین ملتانی بن حمید الدین ملتانی بن محمد صدر اجل ملتانی بن احمد ملتانی بن عبداللہ ملتانی بن محمد خوارزمی بن سید علی ستانہ خدا بن محمد خوارزمی بن عبداللہ مصری بن حسن بغدادی بن محمد بغدادی بن سید علی العریضی بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن امام حسین بن امام ابوالحسن علی المرتضیٰ ۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔

مادری نسب نامہ | آپ کی والدہ ماجدہ میاں سلطان ملک نوشہروی کی بیٹی تھیں ۔ ابن میاں سلطان محمد بن میاں محمد اکرم بن میاں عبدالجلیل بن شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی ؒ

اخلاق و عادات | آپ بڑے بارعب و اقبال اور خلیق و حلیم تھے ۔ حضرت نوشہ صاحب ؒ کی اولاد کے مودب اور خادم تھے ۔ عرس نوشہرہ شریف پر ہمیشہ حاضر ہوا کرتے ۔ اور اپنے ہاتھوں عرس کے کاروبار میں حصہ لیتے ۔ میرے (شرافت کے) ساتھ بھی بڑے خلوص و اعتقاد سے پیش آتے ۔ معمر تھے ۔ سماعت کم ہو گئی تھی ۔ بمشکل اونچا سنتے تھے ۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے ۔

۱ ۔ سید فیروز شاہ بے اولاد فوت ہو چکے ہیں ۔

۲ ۔ سید ولایت شاہ ۔ ۱۳۷۳ھ میں میری ان سے ملاقات ہوئی ۔ اس کے بعد کا علم نہیں ۔ ضلع سرگودھا میں مقام چک ۱۱۰ نمبرداری کے عہدہ پر تھے ۔ انہوں نے سید مراد علی شاہ بخاری کو حکم دیا تو انہوں نے کتاب تاریخ سادات المعروف بہ نسب نامہ سادات تصنیف کی چنانچہ وہ خود سبب تالیف لکھتے ہیں ۔

" کہتا ہے بندہ مسکین سید محمد مراد علی شاہ ابن سید حسین شاہ ابن سید اکرم شاہ مرحوم و مغفور بخاری النسب متوطن گنیا والہ چیمیاں تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ خدمت برادران دینی عرض کرتا ہے کہ یہ چند سطور بگفتہ سید ولایت شاہ نمبردار چک نمبر ۱۱۰ تحصیل سرگودھا

Marfat.com
Marfat.com

حوالۂ قلم کرتا ہے" اس کتاب کے ۵۰۰ صفحات ہیں۔ بڑے سائز کی ہے۔ سطور فی صفحہ ۳۰ کہیں ۳۱۔ کہیں ۳۲ ہیں۔ ابو تقی شرافت کے کتب خانہ میں ہے۔

سید ولایت شاہ کے بیٹے کا نام احسان اللہ۔ اور پوتے کا نام نثار احمد ہے۔

تاریخ وفات | سید اکبر شاہ کی وفات اتوار۔ ۱۵ رمضان ۱۳۵۸ھ کو ہوئی۔ مزار کوٹ میر متصل وزیرآباد۔ ضلع گوجرانوالہ میں ہے

قطعۂ تاریخ

از نتیجۂ فکر مولانا محمد ابراہیم قادری فاضل نوشہروی

آہ شد فوت سید الاشراف — سید پاک جامع الاوصاف
نام نامیش سید اکبر شاہ — رضی اللہ عنہ ثم ارضاہ
روح پاکش پریدہ از دنیا — کرد بر شاخسار جنت جا
روز یکشنبہ در مہ رمضان — قرب حق یافت آں سخی زمان
خیر خواہ فیض بخش و فیض رسان — محسن و خیر خواہ خورد و کلان
در ہمہ صفت بود او موصوف — در امورات صلح بد موصوف
گویند اکنوں بصد نیاز سلام — بر وے و آل وے رساد مدام
فضل حق بر وے و بر اسلافش — برکات خدا بر اخلافش
رحمت حق بروح باد قریں — رحمۃ اللہ من یقول آمین

سال فوتش بہ بائے بسم اللہ
شاہ اکبر علی بہشتی۔ خواہ
(۱۳۵۸ھ)

منہ

شاہ غفران پناہ اکبر شاہ — خلف شاہ حسین ولی اللہ
دار دنیا بہشت و شد بہشت — رضی اللہ عنہ ثم ارضاہ

Marfat.com
Marfat.com

دردل و بر زبانش جاری بود — کلمۂ لا اِلٰہ اِلّا اللہ

روز یکشنبہ پانزدہ رمضان — سیزدہ صد بجمیع ہشت و پنجاہ

شاہ اکبر علی بہشتی بود — گفت ع تعف بہ بائے بسم اللہ

خلف الصدق باد خرم شاد

نامور بادشاہ ولایت شاہ

حرف بؔ کے دو عدد ملانے سے تاریخ پوری ہوتی ہے۔

(۵)

اللہ بخش میاں۔ بچھے کے، شیخوپورہ

آپ کے مرشد کا نام میاں محبوب شاہ نوشاہی رح تھا۔ آپ صاحب کرامت تھے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا عہد تھا۔ مشہور ہے کہ دینال حجام کے ہاتھ سے برہمنوں کا بچھڑا مر گیا۔ وہ آپ کے آگے ملتجی ہوا۔ آپ کے چھڑی لگانے سے بچھڑا زندہ ہو گیا۔ دینال سزائے موت سے بچ گیا۔

مدفن آپ کا مزار موضع بچھے کے، ضلع شیخوپورہ میں گاؤں سے مغرب کی جانب پختہ بنا ہوا ہے۔ ۲۰ محرم ۱۳۹۴ھ کو میں نے (شرافت نے) زیارت کی۔ سالانہ عرس ۲۵ پوہ کو ہوتا ہے۔ اس وقت متولی مزار میاں رمضان ہے ابن نظام دین بن رحمت بن بیگ حجام۔

(۶)

اللہ دتا میاں۔ اوجلہ والے

آپ صاحب علم تھے۔ کتابت کا فن بھی جانتے تھے۔ اوجلہ خورد، ضلع گوجرانوالہ میں رہتے تھے۔

دستخط آپ کے مکتوبہ ایک رسالہ سے دستخط نقل کیا جاتا ہے۔

" تمام شد مجموعہ کتاب بوستان دلربا فیض بخش فقیر۔ کاتب حروف فقیر اللہ دتا ولد میاں غلام محمد بزرگ [illegible] صاحب میاں محمد بخش عرف [illegible] ساکن اوجلہ خورد۔ بروز دوشنبہ بوقت [illegible] تحریر یافت [illegible] ماہ ساون سمت ۱۹۴۵ بہ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۵ھ "

Marfat.com
Marfat.com

(۷)

شیخ ۔ الہ دین مجذوب

آپ نوشاہی سلسلہ کے مجاذیب سے تھے۔ مولوی محبوب عالم سیدوی رہ نے آپ کا متعلق لکھا ہے۔

" حضرت توکل شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی پرورش حضور کے نانا صاحب میاں الہ دین شاہ مست نے کی ہے جو نوشاہی طریق کے بڑے باخدا اور صاحب نسبت درویش تھے۔ اور حضور کے والدین نہایت خورد سالی میں جان بحق تسلیم کر چکے تھے "

(ذکر خیر المعروف صحیفہ محبوب ص۱۸)

مولانا نور بخش توکلی لکھتے ہیں۔

حضرت خواجہ توکل شاہ انبالوی رہ کا کوئی اور بہن بھائی نہ تھا۔ آپ کے نانا صاحب میاں الہ دین شاہ مست نے جو نوشاہی طریق کے ایک صاحب نسبت درویش تھے۔ اس دُرِ یتیم کی پرورش کی۔ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص۲۵۲)

(۸)

میاں ۔ امام الدین درزی لاہوری رہ

یہ خاندان نوشاہی روشن شاہی کا مرید تھا۔ سید چراغ علی شاہ سبزواری رہ بھی ملتا تھا میاں دولا بخش خیاط لاہوری رہ نے اس کے متعلق لکھا ہے۔

" میاں امام الدین برادر کوچک میاں الہ بخش درزی معروف تنبہ نہایت عقیدتمند تھے اور ارادت آئین بالیقین تھے۔ عارف باللہ حضرت سائیں نوشے شاہ صاحب سے جو خاندان ذیشان نوشاہی سخی روشندین صاحب کے سلسلہ عالیہ میں مشرف بہ بیعت اور اپنے پیر کی تواضع و تکریم نہایت دلی اشتیاق سے بجا لاتے تھے۔ " (سوانحِ سید چراغ علی شاہ سبزواری چشتی صابری لاہوری رہ ص۱۵۲)

Marfat.com
Marfat.com

ب

(۹)

سید ۔ برکت علی شاہ بجواڑی

آپ کے آباؤ اجداد بجواڑہ ضلع ہوشیارپور مشرقی پنجاب کے رہنے والے تھے۔ آپ صاحب علم وفضل بزرگ تھے۔ خاندان نوشاہی کے علاوہ چشتیہ اور نقشبندیہ طریقوں سے بھی مستفیض ہوئے تھے۔

تقریظ رسالہ طریق السالکین | مولانا مولوی مسعود چشتی نظامی ساکن گنجہ علاقہ کھاریاں ضلع گجرات نے ۱۳۲۶ھ تصور شیخ کے جواز میں ایک رسالہ طریق السالکین نام لکھا۔ جس پر چالیس سے زیادہ علماء کی تصدیقات ہیں۔ اور ننانوے ۹۹ کتابیں اس کے مآخذ ہیں۔ اس رسالہ پر سید برکت علی شاہ کی تقریظ ہے۔ جو یہاں بلفظہٖ نقل کی جاتی ہے۔

تقریظ

جناب مستطاب صاحب ارشادات رشیدہ وآیات حمیدہ سیادت پناہ نجابت دستگاہ۔ مظہر الطاف رحمانی۔ مطلع انوار سبحانی۔ مخزن اسرار ربانی۔ کشاف معارف صمدانی۔ سراج عوارف حقانی۔ قاموس مدارج سامی۔ خیاب معارج نامی۔ زبدہ واصلین مراد عاشقین۔ مرام مشتاقین۔ جامع فنون عقلی ونقلی۔ حاوی علوم ظاہری وباطنی موصوف الاوصاف۔ معروف الاطراف۔ شہیر الاکناف۔ ناصر ملت اسلام۔ قامع بدعات مبتدعین ناکام۔ معین شریعت وطریقت۔ حامی طرق معارف حقیقت۔ مزین طریقہ نقشبندیہ مجددیہ احمدیہ معصومیہ مظہریہ غنائیہ۔ مجاز خاندان قادریہ وچشتیہ نظامیہ وابوالعلائیہ ونوشاہیہ۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ مقبول باری جناب مولانا سید ابو محمد برکت علی شاہ صاحب کان اللہ لہ بجواڑی بارک اللہ فی اولادہٖ واحبابہٖ۔

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ نحمدہٗ ونستعینہٗ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدی اللہ فلا مضل لہٗ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ونشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ۔ امابعد افقر عباد اللہ الیٰ رحمۃ اللہ عاجز ابومحمد برکت علی شاہ کان اللہ لہٗ کہتا ہے کہ مولف رسالہ موسومہ بہ طریق السالکین جناب مولانا محمود حنفی چشتی نظامی گنجوی نے اپنے رسالہ شریفہ کے مطالعہ سے فقیر کی نظر کو مشرف فرما کر تثبت مُہر کے واسطے مامور کیا۔ ہر چند فقیر اس لائق نہیں تھا کہ اس معنی کا مشغول جانے لاکن جناب مولف کو شاید حُسنِ ظن بالمومنین نے اس معنی پر عائد کیا ہوگا۔ سبحان اللہ! کیا عجیب رسالہ ہے جامع ادلہ صحیحہ مشحونہ بتحریرات علمائے ربانی و مملوہ بتقریرات اولیائے حقانی الحق پیران سلاسل فقیر و مرشدان طُرقِ حقیر کا یہی مسلک اور معتقد چلا آیا ہے۔ اور اصحاب واحباب جو ہمیشہ اس مسئلہ میں فقیر سے استفتا کیا کرتے تھے۔ اُن کو لازم وواجب ہے کہ اس رسالہ شریفہ کو نقدِ جان سے خرید کر قلب و رُوح کے جُزدان میں محفوظ رکھیں۔ اور دستور العمل بنائیں۔ . . . . واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(۱۰)

سید بہادر شاہ حسینی بھاکھری ؒ

والد کا نام سید نور محمد سادات حسینی بھاکھری سے تھے۔ صاحب علم ظاہر و باطن آپ کا وطن جھنگ حضرت سید بہاء الدین تھا۔ خاندان قادری میں مرید تھے۔

اجازتِ قصیدہ و زیارتِ غوثیہ | ایک مرتبہ آپ نوشہرہ شریف میں حاضر ہوئے۔ حضرت سچیار صاحب ؒ کے روضہ شریف میں نوشاہی سلسلہ کے درویشوں سے ملاقات ہوئی اُن سے قصیدہ غوثیہ کی اجازت حاصل کی۔ اور اپنے وطن میں آکر اس کی زکوٰۃ ادا کی

اور خواب میں حضرت غوث اعظمؒ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

تصنیف | آپ کی تصنیف سے کتاب مجمع الاسرار ہے جو ۱۲۲۹ھ میں لکھی اس میں اپنے فیضیاب ہونے کا واقعہ اس طرح لکھتے ہیں۔

"قول حاجی نوشہ گنج بخش قدس سرہ

اَللّٰہ اَللّٰہ اتنا کہو   اَللّٰہ رہے اور آپ نہ رہو

اے عزیز از نوشاہیہ قادریہ نیز فیض بسیار رسیدہ از درویشان کہ از طرف سوہدرہ[۱] آمدہ بودند در موضع بلند بہر حضرت نوشہرہ در مقبرہ حضرت پیر محمد سچیار با وشان ملاقات شد ارشاد قصیدہ غوثیہ عنایت کردند در مکان بزرگان خود جھنگ حضرت سید بہاءالدین قدس سرہ آمدہ زکوٰۃ قصیدہ عالیہ بجا آوردم و عنایت بے نہایت از جناب عالی صفات یافتم و بیعت شیخ الجن والانس مشرف شدم و عرس جناب عالی اختیار کردم"[۲]

پ

(۱۱)

بابا پیر شاہ فیروز پوریؒ

خاندان نوشاہی کا درویش تھا۔ شہر فیروز پور میں رہتا تھا۔ اس کا سلسلہ فقر جاری ہے۔ اس کے متعلق انگریز مورخوں نے لکھا ہے۔

"پیر شاہ۔ جس کا تکیہ زیرہ نامی دروازہ فیروز پور شہر میں واقع ہے۔ نوشاہی سلسلہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کے پیروکاروں میں سے ایک مقبرے کا منتظم (انچارج) ہے۔ بھادوں کے مہینہ میں ایک میلہ منعقد کیا جاتا ہے اور لنگر خیرات تقسیم کیا جاتا ہے"[۳]

---

۱ صحیح لفظ سوہدرہ ہے۔ نہ کہ سہرودیہ۔ ۲ بیاض گنجینہ شرافت خطی ص ۲۲۷۔ ۳ براؤن کی کتاب درویشز ص ۷۵۔ الوڈ حصہ ۳۔ ص ۱۷۲۔ براؤن ص ۱۲۶۔ گورداسپور گزیٹیئر ۱۹۱۴ء ص ۳۱۔ حصہ ۳ ص ۱۲۶۔

Marfat.com
Marfat.com

ث

(۱۲)

بابا ثابت شاہ رح

یہ نوشاہی درویش بعہد حکومت رنجیت سنگھ بمقام ڈھیرہ نوشہرہ راجہ جواہر سنگھ رہتا تھا۔ اس کا ایک مکتوب قلمی میرے کتب خانہ میں ہے۔ جو اس نے صاحبزادگان اولاد حضرت نوشہ گنج بخش رح کے نام لکھا تھا۔ وہ یہ ہے۔

"مرشد حقیقی و کعبہ تحقیقی حضرت مرشد قطب الدین و گوہر شاہ و غلام الدین و فضل دین و میاں الٰہی بخش جیو۔

کمترین عقیدت گزین ثابت شاہ ادائے آداب و لوازم تسلیمات بجا آوردہ معروض میدارد در این جانب تا وقت حال خیر و خیریت است و صحت تندرستی آں صاحبان عالی شان از درگاہ پاکذات نیکو مطلوب است۔ چوں دریں ولا صورت این است کہ دیندار فقیر (بجمع خود) یک نیلک و یک سالاری دزدی کردہ رفت بنابراں بخدمت (بجمع خود) ... افزائے گردیدہ ام۔ مہربانی نمودہ اسباب مذکور از مشار الیہ باید گرفت سزا و پند بدہند۔ مکرر آنکہ جواب ایں عریضہ نیاز قلمی فرمانند۔ زیادہ از حد ادب است۔ تحریر تاریخ ۱۹ ربیساکھ سمت ۱۹۰۶ ب" [۱۸ جمادی الاخرے ۱۲۶۶ھ]

(۱۳)

بابا ثابت شاہ مجذوب کوٹ ننگو رح

آپ ہندوستان سے تشریف لائے۔ خاندان سادات سے تھے۔ نوشاہی خاندان میں مرید تھے۔ موضع کوٹ ننگہ تحصیل حافظ آباد میں سکونت رکھتے تھے۔

باغ اولیائے ہند صفحہ ۳۷ میں ہے ؎

ایہ بزرگ خدا دا سی یا نوشاہیاں وچ بھائی — ننگے والے کوٹ اندر ہے اس نے دھوم دھائی

Marfat.com
Marfat.com

کرامات

آپ پر اکثر حالت جذب و سُکر طاری رہتی تھی۔ جو کچھ منہ سے فرماتے پورا ہو جاتا مولوی محمد دین نے لکھا ہے۔

اپنے وچ زمانے ایہ اک ہویا مرد یگانہ   جو کجھ آکھے ایہ زبانوں وجدا تیر نشانہ [1]

ملّا وانگہ کو دعا | منقول ہے کہ موضع کرٹکن (ضلع شیخوپورہ) کے قوم وانگہ زمینداروں نے جنگل میں چرتی ہوئی آپ کی گائیں چرالیں آپ نے مانگیں تو انہوں نے انکار کر دیا آپ مجذوبانہ حالت میں باہر دوڑنے لگے۔ جنگل میں اگر کوئی گوبر کی بھوسی دیکھتے تو اس کو لاٹھی سے توڑ دیتے اور کہتے وہ مر گیا۔ اسی طرح کئی بھوسیوں کو توڑا تو اُدھر قوم وانگہ میں سے اُتنے ہی افراد ہلاک ہو گئے۔ تو پھر وہ لوگ ڈرے مسمی ملّا وانگہ اُس وقت شیر خوار بچہ تھا۔ اُس کا والد اسی واقعہ میں ہلاک ہو گیا تھا۔ تو اُس کی والدہ نے اُس بچہ کو بابا ثابت شاہ کی گود میں ڈال دیا کہ یہ آپ کا بچہ ہے خواہ مارو یا رکھو۔ آپ نے اُس وقت اُس کا نام لے کر دعا دی "ملّا ایدا وجدا رہے گا" پھر فرمایا کہ سات پشت تک اس کا اقبال تازہ رہے گا۔ چنانچہ ملّا قوم وانگہ میں بڑا با اقبال شخص ہوا۔

میں نے (شرافت نے) ملّا کا بیٹا محبت۔ اور اُس کا بیٹا خان آگے اُس کا بیٹا غلام علی دیکھے ہیں۔ ان کا کام تاحال دنیاوی اعتبار سے ترقی پر ہے۔

اجرائے لنگر | بابا ثابت شاہ کے ڈیرہ پر لنگر جاری تھا۔ مولوی محمد دین لکھتے ہیں

کوٹ نکہ وچ ایس مرد بھی لنگر خانہ لایا   دور دوراں توں ایس مرد نے لوکاں تیک بنوایا [2]

سید محمد سعید زنجانی بھرتھوی اپنے پیر خانہ سیال شریف جاتے ہوئے کئی مرتبہ آپ کے ڈیرہ پر ٹھہرے اور شب باش ہوئے۔ [3]

---

۱ ۲ باغ اولیائے ہند چمن ہفتم ص ۱۰۶۔ ۳ مرآۃ العاشقین ص ۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

فقر کے متعلق مقولہ | مولانا سید محمد سعید چشتی نظامی رہ ساکن بھرتھ متصل لاہور اپنی کتاب مراۃ العاشقین یعنی ملفوظات خواجہ شمس الدین سیالوی رہ میں لکھتے ہیں کہ میں چند مرتبہ بابا ثابت شاہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ ایک بار خواجہ سلیمان تونسوی کا وہاں تذکرہ ہوا تو بابا صاحب نے کہا۔ خیر! مرد ے بود کہ عالماں وفاضلاں را بیعت میکرد۔ یعنی وہ ایک شخص تھا۔ جو مولویوں کو بیعت کیا کرتا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ کیا جو شخص مولویوں کو تلقین کرے وہ مرد کامل نہیں ہوتا۔ بابا صاحب نے فرمایا۔ "خیر۔ فقر امر دیگر است "۔ یعنی فقر اور چیز ہے۔ (مراۃ العاشقین ص ۱۳۶)

بعض لوگ بابا ثابت شاہ کو میاں میر لاہوری کے سلسلہ میں منسلک سمجھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس سلسلہ سے بھی آپ کو فیض ہوا ہو۔

یاران طریقت | آپ کے خواص مرید یہ تھے۔

۱ سائیں شمس الدین چیچھہ رہ سہاراں چیچھہ دالا المعروف بابا حبیب شاہ۔ مدفون کوٹلہ کالیوال نیچوہ
۲ سائیں شیر علی افغان خیبری۔ مدفون کوٹلہ کالیوال۔
۳ ملک گل خان وانگرہ۔ کرکن وانگیاں شیخوپورہ

وفات | بابا ثابت شاہ کی وفات ۱۲۹۰ھ میں ہوئی۔ مزار کوٹ ننگہ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ باغ اولیائے ہند ص ۱۰۶ میں ہے سے

وچ عبادت رب سچے دی ساری عمر گذاری — باراں سوتے نوتے دے وچ کیتی مرد تیاری

۱۲۹۰

ج

(۱۴)

مولوی۔ جان محمد۔ وکھانوالہ

آپ حضرت شیخ صدرالدین المعروف شاہ صدر دیوان نوشاہی وکھانوالہ کی اولاد امجاد سے تھے۔ آپ عالم باعمل اور فاضل اجل تھے۔ علوم معقول ومنقول

Marfat.com
Marfat.com

کے جید عالم تھے۔ اپنے خاندان میں لاثانی فرد تھے۔ طریقہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ کے فقرائے کبار سے تھے۔ موضع ڈھو بھٹہ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت تھی۔ جو قصبہ رسول نگر سے دو میل مشرق کی طرف ہے۔

شعرخوانی | آپ کبھی کبھی یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔ ؎

دوستاں را باحساں یاد کردن ہمت است — ورنہ ہر نخلے بپائے خود ثمرے افگند

؎

دو چشمانش دو آہوئے خطائی — دو عالم پُر ز شہر آشنائی

کمالات | مولانا تحسین جب بارادۂ بیعت آپ کے حضور میں حاضر ہوئے تو یہ عریضہ لکھ کر خدمت میں پیش کیا۔ اور اپنی التماس عرض کی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی ذات میں کسقدر فضائل وکمالات تھے۔ جن کا علمائے کرام کو بھی اعتراف تھا۔ اور وہ کس طرح آپ کے آگے سرنیاز خم کرتے تھے۔

مکتوب مولانا تحسین

؎

"شانِ ما شوکتِ ما رتبۂ ما افسرِ ما
سرِ ما بر قدمت یا قدمت بر سرِ ما

اشراقاتِ انوارِ خاطرِ قدسی مظاہر نخلبندِ بوستانِ شریعت چمن پیرائے گلشنِ طریقت مربع نشینِ چار بالشِ حقیقت، اوج گزینِ مسندِ معرفت۔ کریم الاخلاق، عمیم الاشفاق مولوی صاحب فیاضِ زمان قبلہ عالم و عالمیان حضرت مولوی صاحب مولوی جان محمد جیو دام افضالہٗ۔

ظلمت زدائے قلوبِ ارادت کیشاں جبینِ عبودیت رابسجداتِ بندگیات بفروغ رسانیدہ معروضِ رائے بیضائے ضیائے میگرداند کہ از استماعِ اوصافِ حمیدہ واخلاقِ گزیدہ لطف و مہربانی و فیض بخشی و فیض رسانی ذاتِ ملکی صفات کہ از آلائے فضائل

Marfat.com
Marfat.com

علم وعمل ونعمائے فواضل حلم وحکم بیسانِ خوانِ یغمائے بهر خاص وعام صلائے عام در داده. اکثرے را از ساکنانِ این مکانِ مینو نشان که با غوائے نفسِ خبیث وابلیسِ خسیس بادیه پیمائے جادهٔ ضلالت وبطالت بودند بتوجهِ توجهِ اقدس براهِ راست وهدایت آورده بفوائدِ صوری ومعنوی وعوائدِ ظاهری وباطنی رسانیده. از دلِ مستهام مدام میخواست که بالِ استعجال از کبوترِ تیز پرِ دام ستده بیک پرواز مستفیضِ مستفیضانِ حضورِ لامع النور گردیده فرقِ نیاز بسجداتِ آستانهٔ فیض آشیانه بذروهٔ علیین برافرازد. واحوالِ سراپا اختلالِ افسردگیِ طبع وپژمردگیِ دل که از کثرتِ افعالِ ذمائم واقوالِ ناملائم روئے داده معروضِ باریافتگانِ بزمِ آن عیسیٰ دم خضر قدم ساخته استعانت واستمداد نماید. امّا از سببِ قصورِ قسمت وفتورِ همت بُعدِ مسافت را سدِّ راه تصور دیده وسفرِ یک میل را صورتِ سقر فهمیده از حصولِ این نعمتِ عظمیٰ وعطیهٔ کبریٰ بے بهره می ماند. الحال که جذبهٔ اشتیاقِ زیارتِ کیمیا خاصیتِ حضرت بسانِ مقناطیس این آهنِ دلِ خسیس همت را از جائے بُرد واز افکارِ جمیع کاربار معطل وبیکار ساخت. بنابران الفتِ مادری وشفقتِ پدری را از نظر انداخته ولذائذِ جسمانی وحظوظِ نفسانی را از دل برداشته روانهٔ عتبهٔ فلک رتبه گردید. اکنون از یاوریِ بخت ورهبریِ طالع اگر اتفاقے دست دهد وسببے میسر آید نفسے چند که از حیاتِ مستعاره باقی ست در جبین سائی وجبهه فرسائیِ آستانِ هدایت نشان بسر برد وبفوائدِ صوری ومعنوی فائز گردد ؎

یارب این آرزوئے من چه خوش است
تو بدین آرزو مرا برسان

زیاده ظلکم ممدود بحق رب الودود.

و هنگامِ تسطیرِ غزلے که از سرِ خامه سر برزد این است.

Marfat.com
Marfat.com

غزل

آنکہ در فضل و بلاغت چوں امامِ اعظمی — ختم شد بر ذاتِ والائے تو حرفِ مکرمی
گرچہ در چشمانِ مردم جملہ انسانند ولیک — درمیانِ مردمِ انساں تو عینِ مردمی
نیست در فضل و فواضل چوں تو مخدومے دگر — مے سزد ایں دہر گر پیشت گزیند خادمی
ہست جودت مایۂ اقبالِ بر بیدستگاہ — سایۂ فیضِ کفت ظلِ ہمائے منعمی
ہر کہ در شوقت نمیرد زندگی بروے حرام — وانکہ در یادت زید بادا نصیبش بیغمی
بر درت تحسین بصدا میدآمد رستمی
تا بخداماں ایں درگاہ ساز د ہمدمی "

اولاد آپ کے پانچ بیٹے تھے۔

۱۔ میاں امام بخش رح ۲۔ میاں پیر بخش رح ۳۔ میاں قطب الدین رح ۴۔ میاں عبداللہ رح ۵۔ میاں کلیم اللہ رح۔ موخرالذکر چاروں بے اولاد فوت ہوئے۔

۱۳۶۰ھ میں (شرافت) موضع رکھ چشمہ میں گیا تھا۔ اُس وقت آپ کی اولاد میں سے میاں رسول بخش ولد میاں خدا بخش بن میاں امام بخش بن مولوی جان محمد موصوف زندہ موجود تھے۔ اور درگاہِ حضرت شاہ صدر دیوان رح کے مجاور و متولی تھے۔

وفات مولوی جان محمد کی وفات بعہد حکومت خالصہ ہوئی۔ رکھ چشمہ میں دفن ہوئے۔

(۱۵)

میاں جیوا بھڑووالہ رح

آپ کا نام جیوا، مشہور جیوے شاہ۔ آپ میاں ابراہیم المعروف عبدالرحیم ولد جانی کے چھوٹے صاحبزادہ تھے۔ حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک بھڑووالہ کے نواسہ تھے۔ یعنی اُن کی بیٹی حسین خاتون کے بطن سے تھے۔ آپ کا ذکر شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے پانچویں طبقہ۔ دوسری قسم۔ پہلے باب کی تیسری فصل میں

Marfat.com
Marfat.com

لکھا جا چکا ہے۔ اس کے بعد ایک پرانی دستاویز ملی جو ۱۱۵۳ھ کی لکھی ہوئی ہے اس پر آپ کا نام گواہوں میں درج ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آپ اس سال میں موجود تھے بطرف آپ کے نام کے لئے اس دستاویز کو یہاں بلفظہ درج کیا گیا ہے تاکہ محفوظ ہو جائے۔

مُہر

(محمد ۱۱۴۴
خادم شرع
احمد
قاضی عمل)

اقرار کرد و اعتراف معتبر صحیح شرعی آورد طائعاً و راغباً بلا اکراہ و بلا اجبار بصحت عقل و ثبات نفس فی حال بصحۃ اقرارہا شرعاً مسماۃ سلمہ بنت عبد النبی زوجہ میاں سعد اللہ مرحوم ساکن موضع بھٹری دھوتھڑ عملہ پرگنہ حافظ آباد بریں وجہ کہ میاں سعد اللہ زوج من موازی دو قطعہ زمین آئمہ مشتمل بر بیست و شش (۲۶) بیگہ ملک و موروثی خود در موضع چک بہلول واد زنگ شاہ پور ولا و یک قرآن شریف .... بلا شریک و سہیم دیگر در ملک خود داشتہ عوض مہر دین معجلہا (کذا) بمن ہبہ و تملیک نمودہ نوشتہ داد چنانچہ در حیات و بعد ممات زوج مذکور تا زمان حال در ید تصرف خود میدارم دریں ولا ازاں دو قطعہ زمین آئمہ مذکور چہار حصہ بہ پسر صلبی مسمی محمد سعید معہ شکر اللہ و حبیب اللہ و رحمت اللہ و امان اللہ و مردان و پنجم حصہ .... تو نوبت بہ نبیرہ مسمی جان عالم پسر محمد اسلم پسر خود علیحدہ قسمت نمودہ ہبہ و تملیک نمودم۔ چنانچہ در مجلس ہبہ و تملیک از واہبہ مُقِرّہ ہر یک سہام مار مرقومہ موہوبہ را قبول نمودہ در قبض و تصرف ہر یک خود درآوردند فتم الھبۃ بالقبض۔ اگر من بعد ہذا الیوم احدے از وارثان در حیات و یا بعد ممات من بسبب وراثت من یکے با دیگرے دعوے و مخاصمہ نماند عند الشرع دروغی و کاذب است۔ بنابراں ایں چند کلمہ بطریق سند شرعی تحریر یافت کہ عند الحاجت حجت باشد۔ تحریر بتاریخ ۱۲ شہر ربیع الثانی سنہ ۲۳ جلوس و سنہ ۱۱۵۳ ہجری۔ [مہر پڑھی نہیں گئی]

Marfat.com
Marfat.com

گواہ شد ۔ حافظ مہروان ۔ گواہ شد ۔ نواسہ شاہ عبدالرحمن مرحوم جی وا ۔ دھیوال

گواہ شد ۔ طیب ۔ گواہ شد محمد صالح ۔ شہسل عافیہ مہر (زلطف اللہ رحمن حافظ درگاہی)

گواہ شد ۔ خدا بخش دھو تھٹر ۔ ۲۶۷ ۔ ۷۶ ۱

گواہ شد ۔ درگاہی بن جانخاں و نانک بن بیرا ۔ چک بہلول

گواہ شد ۔ نانک ورحان دھو تھٹر ۔ و محمد پناہ دھو تھٹر و درگاہی فقیر داریدار ۔

منکہ محمد سعید ابن شیخ سعد اللہ تمام پیران در ورثہ این ...... دیگر شکر اللہ و حبیب اللہ و رحمت اللہ و امان اللہ ہر یک را نوشتہ پدر خود ...... کردہ است ۔

مہر کلاں

(سید شیخ متین خادم سعید الدین احمد)

چ

(۱۲)

سائیں چپ شاہ ۔ جھبرانوالہ

نوشاہی خاندان کے درویش تھے ۔

وفات | ان کا انتقال ماہ رمضان ۱۳۸۸ھ کو لاہور میں ہوا ۔ جھبرو کاں ضلع شیخوپورہ میں دفن ہوئے ۔

رسم چہلم | روزنامہ مشرق لاہور ۲ر جنوری ۱۹۶۹ء میں خبر شائع ہوئی ۔

" امروز کے نامہ نگار سے ۔ سائیں چپ شاہ کا چہلم ۔ ہر تیسہ یکم جنوری ۔ خاندان عالیہ قادریہ نوشاہیہ کے بزرگ بابا رحمت علی شاہ المعروف سائیں چپ شاہ جن کا انتقال گذشتہ ماہ لاہور میں ہوا تھا کا چہلم ۲ر جنوری (۱۹۶۹ء ۱۲ر شوال ۱۳۸۸ھ) کو موضع جھبراں ضلع شیخوپورہ میں انکے مزار پر ہو رہا ہے "

* جہاں جہاں نقطے لگے گئے ہیں یہاں سے کاغذ کرم خوردہ یا پھٹا ہوا ہے ۔ ۱۲ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(١٧)

سائیں جُپ شاہ۔ کوٹلہ والہ

آپ کا اصلی نام شمس الدین تھا قوم چیمہ سے تھے۔ آبائی وطن سہارن چیمہ۔ ضلع گوجرانوالہ تھا۔ سید ثابت شاہ نوشاہی کوٹ ننگا والہ کے مرید تھے۔ بارہ[12] سال جُپ کا روزہ رکھا۔ تو لوگوں نے آپ کا نام جُپ شاہ مشہور کر دیا۔ زاہد، عابد متورع پابند شریعت اور حاجی الحرمین الشریفین تھے۔ روزانہ بلاناغہ پانچ روپے کی گیارہویں دیا کرتے تھے۔ عہ نماز روزہ کے پابند تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت روزانہ بلاناغہ کیا کرتے

اعلیٰ حضرت نوشاہی رح نے ایک مرتبہ فرمایا کہ سائیں کرم الٰہی عُرف کانوانوالہ مجذوب گجراتی رح اور سائیں گورا ننگا مجذوب گھگھوی رح دونوں سے سائیں جُپ شاہ قادری اعلیٰ درجہ رکھتے تھے۔ عہ

وفات | بابا جُپ شاہ کا انتقال ۱۳۲۵ھ میں ہوا۔ مزار کوٹلہ کاہلواں۔ ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ آپ کے پیر بھائی اور تربیت یافتہ سائیں شیر علی افغان نے گنبد شریف تیار کرا دیا اور متولی و مختار رہا۔ سہ

(١٨)

پنڈت۔ چندر بھان۔ لاہوری

والد کا نام دھرم داس قوم برہمن لاہور کے باشندہ تھے۔ ابتدائی تعلیم حضرت ملا عبدالحکیم سیالکوٹی آفتاب پنجاب رح سے حاصل کی۔ الععہ یعنی نوشاہیوں کے شاگرد تھے۔ شرعادیب تھے

تصنیف | آپ کی تصنیف سے کتاب منشآت برہمن، فن انشا میں بہترین کتاب ہے۔

وفات | پنڈت چندر بھان کی وفات ۱۰۷۳ھ میں شہر بنارس میں ہوئی۔ عہ

عہ حدائق الانوار خطی ص ١٠ عہ کنز المعرفت جلد اول باب ١٠۔ ۱۳۵۸ھ۔ ص ۴۴۹۔

سہ حدائق الانوار خطی ص ١٠ الععہ ادبیات فارسی میں ہندوؤں کا حصہ ص ۵۳ بحوالہ نشتر عشق قلمی ج ۱ ورق ۹۔

عہ تحریر شرافت ص ۲۷۳۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۱۹)

چوہڑ مل

یہ شخص بعہد حکومت سنگھاں ضلع گجرات میں اس علاقہ کا افسر تھا۔ اس کا ایک مکتوب موجود ہے جو اس نے صاحبزادگان نوشاہیہ کی حمایت میں زمینداروں کو لکھا تھا۔

مکتوب

؟

" زمینداران موضع فتح پور و ساہن پال بدانند۔

از جانب چوہڑ مل دریں ولا نبیرہ پیر نوشاہ شاہ دراثنائے آمدہ اظہار ساختہ کہ مبلغ مارا تری (کذا) از زمینداراں مےطلبند لہذا نوشتہ کہ مبلغ تادر تری مزاحم نبیرہ شاہ نوشاہ نشوند۔ دریں باب تاکید اکید دانستہ بعمل آرند واگر فرق گردیدہ بہبودی ایشاں نخواہد شد۔ واگر مبلغ یک روپیہ از فقیراں خواہند گرفت از شما دو چند گرفتہ خواہد شد "

ح

(۲۰)

سائیں حاکم علی کھرل۔ تلونڈی رلہ والی

یہ درویش سلسلہ پاک رحمانی میں کسی بزرگ کا مرید تھا۔ طبیعت سادہ تھی۔ ہر وقت دعائے گنج العرش کا وظیفہ کیا کرتا۔ زیارت درگاہ نوشاہ عالیجاہ رح سے بھی مشرف ہوا۔ میرے (شرافت) کے جد بزرگوار حضرت سید حافظ محمد شاہ رح اور میرے والد اکرم حضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہی رح کی خدمت میں حاضر ہو کر فیضیاب ہوا کرتا تھا۔

اپنے والد سائیں فضل دین ولد مہرداد کے مزار پر اس نے گنبد تعمیر کرایا۔

وفات سائیں حاکم علی ۱۳۸۰ھ[1] میں فوت ہو کر اپنے والد کے روضہ میں بمقام رلہ والی دفن ہوا۔

---

[1] فیض محمد شاہی خطی جلد نہم ص ۵۱۷۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۲۱)

حجرہ والے صاحب شرقپوری

مولوی محمد امین شرقپوری کتاب اولیائے نقشبند المعروف شیر ربانی ص۱۹۶ میں لکھتے ہیں،

"ان کے مزار شریف سے آگے بڑھیں تو حضرت شاہ ہاشم سندھی رح کے آستانہ کے قرب میں ایک اور بزرگ جو نوشاہی قادری سلسلہ کے ہیں اور حجرہ والے کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کی آرام گاہ ہے۔ یہ بھی بہت بافیض بزرگ ہیں۔ راقم الحروف کے والد بزرگوار بیان کرتے ہیں کہ ابتدائی عمر میں جب وہ سکول میں تعلیم پاتے تھے۔ اکثر وہاں حاضری دیتے۔ جد امجد کاشتکاری کرتے تھے۔ ان کی تعلیم کے اخراجات جب برداشت نہ کر سکے۔ تو انہیں بھی کھیتی باڑی کے کام کی طرف راغب کرنا چاہا۔ مگر یہ بوجہ نازک تنی زراعت کے مشقت طلب کام سے گھبراتے تھے۔ چنانچہ حضرت کے مزار پاک پر جاکر روتے کہ حضرت رب العالمین ان کے طفیل کوئی لکھنے پڑھنے کا سہل کام دلا دیں تاکہ کاشتکاری کی مشقت نہ اٹھانی پڑے چنانچہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے بحرمت حضرت حجرہ والے صاحب کے میری سن لی اور کام لگ گیا۔"

(۲۲)

بابا حضوری شاہ رح

نوشاہی خاندان کے اکابر درویشوں سے گھمن کلاں ضلع گورداسپور میں رہتا تھا۔ اس کا ایک درویش بابا مانے شاہ وہیں رہتا تھا۔

بابا مانے شاہ ۔ گھمن کلاں

|

بابا عبداللہ شاہ درویش رح

|

سائیں مختار شاہ ۔ مہاجر

یہ یوسف والا متصل سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ ۱۳۸۱ھ میں موجود تھا۔

Marfat.com
Marfat.com

خ

(۲۳)

خانقاہ شاہراہ

تاریخ سیالکوٹ ص ۴۰۰ میں لکھا ہے۔ "

" خانقاہ شاہراہ۔ یہ خانقاہ موضع بجگی کاہوں تحصیل ظفروال آبادی سے جانب گوشہ غرب وجنوب ساٹھ کروہ کے فاصلہ پر واقع ہے بمرور عرصہ دو سو برس یہ فقیر طریقہ چشتی نوشاہی میں گزرا ہے۔ کسی مغل ملازم شاہی نے اس خانقاہ کو بنا دیا۔ ماہِ اساڑھ ہر سال میلہ ہوتا ہے۔ تخمیناً چار ہزار مرد عورت جمع ہو جاتے ہیں "

(۲۴)

فقیر خدا بخش پشاوریؒ

آپ کا اسم شریف خدا بخش صاحب۔ والد کا نام میاں عبدالغفور صاحب اور " فقیر صاحب " کے نام سے مشہور تھے۔ آپ آنکھوں سے معذور تھے۔

آپ کے والد میاں عبدالغفور صاحب کوچہ گل بادشاہ جی صاحب علاقہ جہانگیر پورہ پشاور کے رہنے والے تھے۔ اور مشہور و معروف چم کے سوداگر تھے۔

آپ کی پیدائش وہیں ۱۲۷۵ھ میں ہوئی۔ بقول جناب پیر بخش خان صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ابتدائے عمر سے ہی عشق الٰہی کا جذبہ آپ کو ودیعت ہو چکا تھا جس کے آثار بچپن ہی میں نمودار تھے۔ ۱؎

۱؎ مصباح السالکین ص۲۵۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

آپ تلاش معرفت الٰہی میں خوب پھرے۔ اور جس جگہ بھی کسی فقیر، درویش اور اللہ والے کا پتہ چلا۔ وہاں پہنچے اور کسب فیض کیا۔ بالآخر کامیاب و کامگار ہو
صاحب مصباح العاشقین لکھتے ہیں "وہ عہد شباب میں وہ فقرا اور اہل اللہ کی تلاش میں رہتے تھے۔ دنیوی کاروبار سے رغبت قطعًا نہ تھی۔ چنانچہ انہوں نے ہر جگہ سے قلبی فیض حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اور وہ اس میں کامیاب بھی ہوئے"
آپ سلسلہ قادریہ نوشاہیہ میں جناب حضرت عباس علی شاہ صاحب نوشاہی کے دست مبارک پر بیعت ہوئے اور صاحب مجاز ہو کر سلسلہ کی اشاعت و ترویج میں مصروف ہو گئے۔ آپ کے مرشد نے آپ کا نام غلام علی شاہ رکھا تھا۔
ساری زندگی زہد و ریاضت، عبادت خداوندی۔ اور ذکر الٰہی میں بسر کی۔ اپنے طریقہ کے معمولات اور وظائف کے انتہائی پابند تھے۔ اور جو کچھ خود کرتے اُسی کی تلقین بھی کرتے۔ آپ کے مریدین اور عقیدتمندوں کا حلقہ بہت وسیع تھا دُور دُور سے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے اور آپ کی توجہ کاملہ سے استفادہ حاصل کرتے۔ جناب پیر بخش خاں صاحب ایم اے ایل۔ ایل۔ بی ایڈوکیٹ لکھتے ہیں۔
"شب و روز ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ آپ کے ارد گرد ہمیشہ طالبان حق کا مجمع جمع رہتا تھا۔ اور ان کو احکام خداوندی کی پابندی کی تلقین کرتے ہوئے قلوب کو آلائش سے پاک رکھنے کی ہدایت کرتے۔ آپ کے مریدان خاص کا حلقہ صرف پشاور شہر یا اس کے مضافات تک ہی محدود نہ تھا بلکہ دُور دراز مقامات تک لوگ ان سے روحانی فیض حاصل کرتے تھے۔ قرآنی احکام اور سنت کے مطابق توحید خالص کی تبلیغ فرماتے۔ سختی کے ساتھ صوم و صلوٰۃ کی پابندی کرتے۔ اور کرواتے تھے۔ آپ کی زندگی اس تعلیم کا اعلیٰ نمونہ تھی"

Marfat.com
Marfat.com

رضائے خداوندی، زندگی کے آلام ومصائب پر صبر واستقامت، خوفِ الٰہی
سے قلب پر خشیت کا عالم طاری، بلند خیالی اور عزتِ نفس پر حد درجہ مُصر،
ہر کام پر انتہائی محنت اور کوشش کرنے والے تھے۔

آپ کی زندگی کا نقشہ صاحب مصباح السالکین نے بہت ہی عمدہ الفاظ
میں کھینچا ہے۔ ص۳۱ پر لکھتے ہیں۔

"صاحب حال تھے۔ قلب جاری رکھتے تھے۔ اور صاحب توجہ تھے۔ ہمیشہ یہ
افسوس کرتے تھے۔ کہ کاش نوجوان جوان پاکیزہ سیرت میسر ہو جائیں جو مجھ سے
صرف ذاتِ خداوندی کے طالب ہوں تاکہ میں ان کو پوری روحانی توجہ سے
صاحب حال بنا دوں۔ اپنی تمام عمر انتہائی صبر۔ استقلال اور پامردی کے ساتھ
گزاری۔ غایت درجہ خوددار اور غیور تھے۔ بنی نوع انسان کی خدمت ان کا
نصب العین تھا۔ آپ صاحب کشف وکرامات تھے۔ تمام زندگی یادِ الٰہی میں گزری
اور عشقِ الٰہی میں تڑپ تڑپ کر آخر اپنی جان اس جہانِ آفریں کے حوالے کر دی"

وفات | آپ کا انتقال بروز سہ شنبہ بتاریخ ۷ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ ہجری
مطابق ۶ اگست ۱۹۴۶ء بوقت ظہر ہوا دوسرے روز انہیں میرے باغ
نزد وزیر باغ میں دفن کیا گیا۔ [1]

۱

(۲۵)

شاہ خُرّم شیدنگریؒ

آپ کا مزار شیدنگر ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

ذکر آبادی شیدنگر | مفتی غلام سرور لاہوری، تاریخ مخزن پنجاب میں لکھتے ہیں

---

[1] تذکرہ علماء ومشائخ سرحد جلد اول ص۲۳۱ تا ص۲۳۳۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

• موضع سنیدنگر۔ پہلے بعہد سلطنت اکبر بادشاہ کے مسمی جا پڑ جاٹ گوت چیمہ نے یہ گاؤں بپاس خاطر مسمی بھیگا زمیندار بھوگر داماد اپنے کے آباد کیا۔ اور نام اس کا بھوگرانوالہ رکھا۔ اور بھیگا بھوگر نے ملکیت اس موضع کی مسمی پٹھان خیداد بھنڈر اپنے داماد کو ہبہ کر دی۔ اور نام وہی مشہور رہا۔ بعد اس کے سید لطف شاہ چکلہ دار نے بزور حکومت اس پر قبضہ کر لیا۔ اور آبادی اس کی بڑھائی اور سنیدنگر نام اس کا رکھا۔ زمانہ ضعف سلطنت مغلیہ میں نور محمد چیمہ اس پر حاکم ہوا۔ اس سے سردار چڑھت سنگھ سکر چکیہ نے چھین لیا۔ اور اس گاؤں کو لوٹ کر ویران کر دیا۔ بہت سے لوگ اس گاؤں سے اٹھ کر گوجرانوالہ میں سکونت پذیر ہوئے۔ چنانچہ اب تک ایک محلہ سنیدنگریوں کا گوجرانوالہ میں مشہور ہے۔ کسی قدر مدت کے بعد پھر یہ گاؤں آباد ہوا۔ اب ملکیت اس گاؤں کی بقبضہ زمینداران قوم بھنڈر اور سید کے ہے ایک خانقاہ شیخ خورم نوشاہی اور ایک مزار رحیم اللہ شاہ قریشی کی اس قصبہ میں موجود ہیں۔ عمارت خام ہے۔ ایک سو چوالیس (۱۴۴) گھر اور آٹھ دکانیں اور چھ سو ستر (۶۷۰) مردم شماری ہے عہ

(۲۶)

میاں خزان شاہ جھنگی گلاب شاہ عہ

آپ قوم ارائیں سے تھے۔ جھنگی گلاب شاہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر میں مزار ہے۔

صوفی اکبر علی جالندھری رحمۃ اللہ آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

دو سائیں خزان شاہ عابد زاہد تھے۔ جس جگہ آکر بیٹھے تھے تکیہ تھا۔ درخت بعد میں لگائے گئے۔ یہ صاحب قادری نوشاہی تھے۔ اپنے علاقہ میں مشہور اور باعزت تھے۔ ان کی جگہ سائیں گلاب شاہ گدی نشین ہے عہ

عہ تاریخ مخزن پنجاب ص ۲۸۶۔ عہ سلیم التواریخ ص ۴۲۶۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

د

(۲۷)

میاں دانا کنجاہی

قاضی فضل حق ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور لکھتے ہیں۔

"خوشی محمد نور [جو کہ سلسلۂ قادریہ نوشاہیہ کے ایک مشہور بزرگ ہیں۔ اور جن کا ذکر فرحت الناظرین میں "محمد خویش کنجاہی" کے عنوان کے تحت میں دیا ہے] کا بیٹا تھا۔ باپ کی طرح فارسی اور پنجابی کا شاعر تھا[1]"

قاضی فضل حق صاحب کا یہ لکھنا کہ میاں دانا قاضی خوشی محمد کا بیٹا تھا۔ صاف غلط ہے۔ کیونکہ علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی نے ثواقب المناقب میں اُن کے دو فرزند لکھے ہیں۔ جن کے نام میاں سرخرو اور میاں ماہرو تھے۔ اُن کا کوئی بیٹا دانا نام نہیں تھا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ میاں دانا۔ قاضی خوشی محمد کا شاگرد یا مرید ہو۔

میاں دانا کا یہ مخلوط یا ملمع کلام ملا ہے جو یہ ہے

ملمع

چہ بندی دل بریں ہستی کہ دم میں جان جانا ہے
نخواہی ماند درعالم جگت پر کیا رہجانا ہے

بدنیا ساختی منزل تو کر کچھ کوچ کا ساماں
ازیں دار فنا آخر تیرا اک دن چلانا ہے

چو بینی نعش مردم را فلانے ہاں سمجھ من میں
کساں تابوت تو دیدہ کہیں گے یہ فلانا ہے

اگر فرش تو شد مخمل نہیں کچھ اعتبار اس کا
تو در خاک لحد خوابی کہ اصلی یہ بچھانا ہے

بسر بر تاج ہیرامی کہاویں خان خاناں تو
کفن در بر بگو آنی کہ خاناں کا یہ خانا ہے

---

[1] اورینٹل کالج میگزین لاہور بابت فروری ۱۹۳۲ء (شوال ۱۳۵۰ھ) صفحہ ۴۹ مرافقت

Marfat.com
Marfat.com

سیرت شد نہ کیواں نہ جانو بانداز اس کوں ٭ بیائے دیگراں روزے لحد میں تم نے جانا ہے
بگیر د پاش در ایں راہ سمجھ کر بھار کوں بھارا ٭ بجز تو بارِ عصیانت کہو کس نے اُٹھانا ہے
ہزاراں گنج در داری نہ دیویں گے درم تجھ کوں ٭ بماند یک بیک از تو تیرا اگر لک خزانا ہے
چہ کردی زشیخند آخر تو بھی ہس ہس کر ٭ بحالِ خویش گریاں شو جگت کوں کیا ہسانا ہے
گدائے در گہ حق شو نہ کیجے شان شاہی کا ٭ گلیم فقر در بر کش یہی تیرا شہانا ہے

مشو دیوانہ اے دانا تجھے گر ہوش ہے باقی
نہے باقی اگر دانا تو دنیا کا دیوانا ہے

(۲۸)

دربار نوری ؒ

یہ نوشاہی درویش تھے۔ ان کی قبر ریاست پٹیالہ کے شہر سامانہ سنوری دروازہ میں ہے۔ چار دیواری پختہ ہے۔ اس میں نیم کا درخت ہے۔ ان کے سجادہ نشین بابا دسوندھی شاہ تھے۔ ان کے بعد ان کا مرید بابا کرم دین گدی پر بیٹھا۔ عہ

(۲۹)

خلیفہ دسوندھی ؒ

آپ کا نام میاں امام بخش مشہور نام خلیفہ دسوندھی تھا۔ والد کا نام معز الدین تھا جیسا کہ آپ کے دستخط سے ظاہر ہے۔ نوشاہی خاندان کے مشہور درویشوں سے تھے۔

کتابت | آپ فن کتابت کے ماہر تھے۔ خط نسخ و نستعلیق بہت اچھا تھا۔ آپ کے ہاتھ

عہ تحریر شرافت قلمی بیاض ص ۳۳۹۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

لکھی ہوئی تین کتابیں پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہیں۔ اُن کے دستخط یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱) کتاب تذکرہ نوشاہی مصنفہ حضرت سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی
نمبر کتاب ۲۱۶۰ - ذخیرہ مخطوطات شیرانی۔ کل اوراق ۱۴۳۔

لیکن خلیفہ دسوندھی نے غلطی سے اس کا نام ثواقب المناقب مصنفہ میاں محمد ماہ کنجاہی رح لکھ دیا ہے۔ چنانچہ دستخط کی عبارت یہ ہے۔

" تمام شد خاتمہ ثواقب المناقب مقامات حاجی بادشاہ کہ صاحب طبع عالی میاں محمد ماہ برادر زادۂ غنیمت کنجاہی رح تصنیف کردہ در دستخط فقیر حقیر پر تقصیر فائز منش امام بخش معروف بخلیفہ دسوندھی ولد معز الدین مرحوم غفر اللہ ذنبہم بیا سخاطر حضرت حاجی حرمین الشریفین شیخ باصفا درویش بے ریا۔ ہادی سبیل اللہ و عارف طریق باللہ مقبول درگاہ اللہ میاں حاجی شیر شاہ سلمہ اللہ۔ بتاریخ ہفدہم شہر رمضان المبارک المعظم بوقت چاشت تحریر یافت ۱۲۳۳ سنہ ہجری المقدس۔

ے قاریا بر من مکن قہر و عتاب — گر خطائے رفتہ باشد در کتاب
آں خطائے رفتہ را تصحیح کن — از کرم واللہ اعلم بالصواب

ے الٰہی بیامرز ایں بر شکستہ را — مصنف نویسندہ خوانندہ را

ے من نوشتم آنچہ دیدم در کتاب — عاقبت واللہ اعلم بالصواب

ے من نوشتم حرف کردم روزگار — من نمانم ایں بماند یادگار

ے ہر کہ خواند دعا طمع دارم — زانکہ من بندۂ گنہگارم "

(۲) رسالہ قاضی قطب مصنفہ قاضی قطب الدین محمد بن غیاث الدین علی۔
نمبر کتاب ۳۸۹۰ - ۸۵۰ - ذخیرہ شیرانی - اوراق ۱۱ - دستخط یہ ہے۔

" تمام شد نسخہ متبرکہ قاضی قطب الدین در علم فقہ بدست خط سرآمد غلط نویسان

Marfat.com
Marfat.com

طالب نیاز مندی خلیفہ محمد دسوہندی ولد میاں معزالدین مرحوم غفراللہ ذنبہما بکرمہٖ وفضلہٖ بہ خاطر میاں پیر محمد بتاریخ ہفدہم ماہ جمادی الاول ۱۲۳۴ھ ہجری المقدس تحریر یافت "

(۳) کتاب سر مکنون مصنفہ شاہ فقیر اللہ نوشاہی برقندازی ؒ

نمبر کتاب ۱۴ ۱۸ - دستخط یہ ہے۔

" تمام شد نسخہ سر مکنون بدست خط خلیفہ محمد دسوندھی بہ خاطر عزیز القدر میاں عبید اللہ شاہ بتاریخ بیست وچہارم ماہ جمادی الاول ۱۲۵۸ھ ہجری مطابق بیست یکم ماہ ہاڑ سمت ۱۸۹۹ بکرما جیت ارقام یافت "

(۳۰)

بابا دسوندھی شاہ لودھیانوی ؒ

آپ قوم تیار پر سے تھے۔ جھنگی ماہی شاہ والوں کے سلسلہ میں مرید تھے۔

شجرہ فقرائے دسوندھی شاہ

———— سائیں حاکم شاہ گوجر۔ ساکن جوہڑ پورہ متصل لدھیانہ

———— مولوی ولایت شاہ۔ لدھیانہ کے رہنے والے تھے۔ پشمینہ کی کی چادریں بناتے تھے۔ ایک چادر کی قیمت پانسو روپیہ تک ہوتی تھی۔

یہ مولوی محمد رمضان شاہ نوشاہی برقندازی لائل پوری کے والد ماجد تھے۔

(۳۱)

بابا دینے شاہ مجذوب جالندھری ؒ

آپ قوم باقندہ سے موضع بھلانہ ریاست کپورتھلہ کے رہنے والے تھے۔ نوشاہی رحمانی سلسلہ میں بابا قاسم شاہ ارائیں ساکن بہار پور ریاست کپورتھلہ کے مرید تھے۔ وہ مرید حاجی سید نور محمد بہار پوری کے۔ وہ مرید سید محمد ابراہیم بہار پوری کے

Marfat.com
Marfat.com

آپ پیر اوشنغیر کی توجہ سے مست و مجذوب ہوگئے۔ پھرتے پھراتے جالندھر بستی شیخ درویش میں آگئے۔ بہت لوگوں نے آپ کی دعا سے ظاہری باطنی فیوض حاصل کئے۔ ؏

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مرید یہ تھے۔

(۱) میاں غلام حیدر شاہ خلف اکبر حکیم پیر غلام قادر شاہ اثر انصاری جالندھریؒ۔ یہ پہلے تحصیلدار تھے۔ بابا صاحب کی نظر سے متاثر ہوکر مجذوب ہوگئے۔

۲۔ بابا علی بخش جالندھری ایم اے۔ متولد ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء تعلیم یافتہ خوش اخلاق تھے۔ ہجرت کے سلسلہ میں شہر ملتان چلے آئے۔ قلندرانہ مذاق رکھتے تھے۔ رباعیات عمر خیام، رباعیات سرمد، غزلیات حافظ ان کو بہت یاد تھیں۔ جب میں (شرافت) کبھی ملتان جاتا۔ تو بڑے شوق سے میری ملاقات کو آیا کرتے۔ صوفیانہ گفتگو میں ان کا خاص مقام تھا۔ ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء میں وفات پائی۔

وفات | بابا دینے شاہ کی وفات ۱۳۳۹ھ میں ہوئی۔ بستی شیخ جالندھر میں دفن ہوئے۔

قطعہ تاریخ وفات

از حضرت پیر غلام قادر شاہ اثر جالندھریؒ

سائیں دینے شاہ سرمست الست — چوں ز دنیا رفت سوئے آرام گاہ
مادہ تاریخ وصلش گفت اثر — سالک و مجذوب کامل دینے شاہ
۱۳ ۳۹ھ

س

(۳۲)

میاں روشن دین غوث پوریؒ

موضع غوث پور۔ علاقہ منچن آباد میں آپ کا مزار ہے۔ چودھویں صدی کو

؏ گنجینہ شرافت خطی ص ۱۳۱۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

میلہ ہوتا ہے۔ پیر خالص کے میلہ سے فارغ ہو کر لوگ یہاں جمع ہوتے ہیں۔ دو تین ہزار آدمی کا مجمع ہوتا ہے۔ بزرگ کی نسبت طرح طرح کے خوارق زبان زد عوام ہیں۔ عہ

اشتباہ یہ روشن دین نوشاہی رح، سخی روشن دین کے علاوہ ہیں۔ اُن کا مزار۔ ابھریرے ضلع بہاول نگر میں ہے۔ اور اِن کا غوث پور میں۔ طرفہ یہ کہ عرس کی تاریخیں دونوں کی چودہ۱۴ چیت ہے۔ اور نام بھی ایک ہے۔ اس لئے اشتباہ ہو سکتا ہے۔

ز

(۳۳)

سائیں زمان شاہ نوشہروی رح

یہ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے دربار کا مجاور و جاروب کش تھا۔

وفات ۲۶ رشوال ۱۳۵۳ھ کو فوت ہوا۔ قبر نوشہرہ شریف میں بنی۔

س

(۳۴)

بابا سدو فقیر بھچکی والہ

اس کے مرشد کا نام بابا محبوب شاہ درویش نوشاہی تھا۔ اس کا مزار موضع بھچکے ضلع شیخوپورہ میں صابری مسجد کے جنوب کی طرف ہے۔ کچی چار دیواری میں کچا مزار ہے۔ پاس توہڑ کا درخت ہے۔ ۲۴ ر پوہ کو عرس ہوتا ہے۔ ۴ محرم ۱۳۹۳ھ کو میں نے قبر کی زیارت کی اس وقت میاں محمد نام سجادہ نشین تھا۔

عہ ذکر کرام صفحہ ۲۱ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۳۵)

حکیم سردار علی رحمٰن چوہنگی

کتاب طبی دنیا میں لکھا ہے۔

"حکیم سردار علی صاحب رحمٰن نوشاہی دواخانہ چوہنگ بنج گرائیں ضلع لاہور۔ جھنجھوٹی ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ اور آپ کے والد گرامی حکیم شاہ محمد صاحب معروف طبیب ہیں۔ والد صاحب سے علم طب پڑھا۔ علاقہ کے ماہر فن اور شریف طبیب ہیں"[عہ]

(۳۶)

شیخ سعد اللہ ؒ

کتاب تیمور شاہ درانی جلد اول میں ہے۔ مکتوب بجانب تیمور شاہ بادشاہ میں ہے۔

"ومانند مشایخ عظام والاحقام اعنی جناب شاہ محمود اورنگ آبادی مرید شاہ مسافر و شاہ کمال و شاہ سعد الدین ثابت قدم بن سید عبد الرزاق و شاہ عبد الرزاق گیلانی بن شاہ محمد ہاشم و سید شاہ حسین لاہوری و خواجہ محمد اعظم بن خیر الزمان و شیخ سعد اللہ نوشاہی و شیخ محمد احسان و شاہ عبد اللہ بن سید عبد اللطیف و شیخ بہلول شاہ افغان و مولانا فخر جہان بر فراش مبرق و استبراق انجمن حضور باہم سامی نور العین و عین النور مسرور و برائے صرف معیشتش رسد و مواجب متناسب بقدر کفاف منظور و از شدائد مشقت وظیفہ ہمہ سالہ معمور خواہیم داشت"[عہ]

(۳۷)

مولانا سکندر شاہ کاتبؒ

آپ کے والد کا نام میاں رحیم شاہ موضع ٹھیکے ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔

عہ طبی دنیا المعروف جیبی معری سکندر اطبائے پاکستان صفحہ ۵۵ عہ تیمور شاہ درانی ج ۱ ص ۱۹۲ تحریر ۲ ذیقعدہ سنہ ۱۱۷۰ھ

Marfat.com
Marfat.com

صاحب علم و فضل تھے۔ فن کتابت نسخ و نستعلیق کے ماہر تھے۔ آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی دو کتابیں کتابخانہ گنج بخش راولپنڈی میں موجود ہیں۔ ان کے متعلق آقای محمد حسین تسبیحی ایرانی لکھتے ہیں:

۱۔ قرابادین شفائی۔ شمارۂ مخطوطہ ۳۵

کاتب۔ سکندر شاہ ولد میاں رحیم شاہ نوشاہی۔ تاریخ کتابت معلوم نشد در صفحہ ۱۸۴ آوردہ است۔

تمام شد بوقت پیشین بہ دستخط فقیر حقیر احقر العباد سکندر شاہ ولد میاں رحیم شاہ

نوشاہی قصبہ ٹھیکے با سخاطر خود نوشتہ شدہ است۔ نسخہ شفائی ست۔

مصنف محمد مظفر بن الحسین الشفائی م ۹۶۳ھ۔[1]

۲۔ لغات الادویہ۔ شمارۂ مخطوطہ ۲۳

کاتب۔ میاں سکندر شاہ بن میاں رحیم شاہ نام داشتہ در پایان صفحہ ۵۲۴ اینگونہ آوردہ

تمت تمام شد بدستخط فقیر میاں سکندر شاہ بن میاں رحیم شاہ قصبہ ٹھیکے۔ و تاریخ

کتابت ناشناختہ است[2]

(۳۸)

میاں سلطان محمود فاضلکا والہ

آپ قوم گورایہ سے تھے۔ سید ہاشم شاہ ہمدانی خیرپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔

واقعہ بیعت | آپ مرشد کی تلاش میں سید ہاشم شاہ کے پاس خیرپور ضلع بہاولپور میں حاضر ہوئے

انہوں نے فرمایا کہ تم ملتان، فلاں جگہ پر جاؤ۔ وہاں ایک درویش رہتے ہیں۔ ان کو میرا اسلام

پہنچانا اور جو کام وہ بتائیں اس کی انجام دہی کے بعد میرے پاس آنا۔ چنانچہ آپ ملتان پہنچے

وہ بزرگ بڑے خوش ہوئے اور شاہ صاحب کا شکریہ ادا کر کے فرمایا کہ کل میں اس دنیا سے

کوچ کرنے والا ہوں۔ آپ میری تجہیز و تدفین کے بعد حضرت کی خدمت میں چلے جائیں۔ چنانچہ آپ

---

[1] فہرست نسخہ ہائے خطی کتابخانہ گنج بخش ص ۳۴۵ ۱۴۰۔ [2] ایضاً ص ۳۸۹۔ شرافت

قومی عجائب گھر کراچی میں مفتاح حکمت کا مخطوطہ شمارہ ۱۲۰–۱۹۷۱ اسی کاتب کا ہے۔ عارف

Marfat.com
Marfat.com

تعمیل کے بعد واپس فیروزپور پہنچ گئے۔ حضرت شاہ صاحب نے آپ کو بیعت کیا۔ اور کچھ عرصہ اپنے پاس ٹھیرایا۔ اور ظاہر و باطن کی تلقین و تکمیل کے بعد وطن کو رخصت کیا۔ آپ کی گدی ضلع فیروزپور میں بڑی مشہور تھی عہ

تقسیم ہند سے پہلے دور دراز سے لوگ عرس پر آتے تھے۔ اس وقت سجادہ نشین میاں بدرالدین تھے۔ ان کا پوتا فلک شیر ڈاکٹر پاک پتن میں چلا آیا ہے عہ

ش

(۳۹)

میاں شرف الدین فاروقیؒ

نوشاہی سلسلہ سے وابستہ تھے۔ ۱۲۵۰ھ میں وفات پائی۔

قطعہ تاریخ وفات

از مولانا ملا محمد قادر شائق فاروقی نوشاہی رسول نگریؒ

فوت شد افسوس میاں شرف دین — شرفہ اللہ بانعامہ
بہر وفاتش ز خدا خواستم — فضلہ اللہ باکرامہ سہ
۱۲۵۰ھ

(۴۰)

سائیں شوکت علی بابکوالی

روزنامہ امروز لاہور ۲۳ مئی ۱۹۵۵ء میں لکھا ہے۔

" لاہور۔ ۲۳ مئی دو روزہ قادری نوشاہی عرس ۲۴ مئی (۱۹۵۵ء ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۴ھ) سے ڈیرہ سائیں شوکت علی قادری نوشاہی ریلوے سٹیشن بابکوال میں شروع ہو رہا ہے۔"

عہ ہم اور ہمارے اسلاف ص۲۱۶۔ عہ ایضاً ص۲۴۰ سہ بیاض دُرۃ البیضاء ص۱۴۲ بحوالہ بیاض شائقؒ غزافت

Marfat.com
Marfat.com

ص

(۴۱)

صادق

حافظ محمد صادق امام مسجد مچھی ہٹہ پشاور

آپ پشاور شہر کے نامی گرامی حافظ تھے۔ آپ نے حافظ عبداللطیف صاحب سے قرآن مجید حفظ کیا۔ آپ مچھی ہٹہ کی مسجد کے امام تھے۔ اور اسی مسجد میں پچیس برس تک ناظرہ قرآن پاک پڑھایا اور حفظ کروایا۔ آپ سلسلہ قادریہ کی ایک شاخ نوشاہی خانوادہ میں منسلک تھے۔ تمام عمر قرآن مجید پڑھاتے گذار دی۔ انتہائی مستغنی، قانع، صابر اور منکسر المزاج تھے۔ شریعت مطہرہ پر جان فدا کرنے والے، ہر وقت یاد الٰہی میں مستغرق، سنت نبوی کے پابند۔ اپنے مشایخ کے ساتھ عقیدت و محبت رکھنے والے اور عقائد حقہ اہل سنت وجماعت کے داعی تھے۔ آپ کا درس بڑا وسیع تھا۔ دن رات تلاوت قرآن مجید میں مصروف رہتے۔ سینکڑوں افراد نے آپ سے ناظرہ پڑھا اور بیسیوں نے آپ سے قرآن مجید حفظ کیا۔ یہ بات مشہور تھی کہ آپ جنات کے عامل تھے۔ اور جن آپ سے قرآن شریف کا سبق پڑھتے۔ دیرینہ خول کے بیمار آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے دم و تعویذات سے شفا حاصل کرتے۔ آپ بہت ہی وسیع القلب اور وسیع النظر تھے۔ سلسلہ نوشاہیہ قادریہ کی ترویج و اشاعت میں خاص دلچسپی لیتے تھے۔ شاگردوں پر انتہائی مہربان اور حد سے زیادہ شفیق تھے۔ آپ کے ان ہی اخلاق حمیدہ کی وجہ سے ہر ایک شہری آپ کی قدر کرتا تھا۔ اور اب تک احترام وادب کے ساتھ آپ کا ذکر ہوتا ہے۔ آپ نے پشاور میں ساٹھ برس تک قرآن مجید کی خدمت بے غرض بے لوث بغیر کسی طمع لالچ کے کی۔ [۱]

---

[۱] تذکرہ حفاظ پشاور ص۲۵۷ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

شاگردانِ رشید

۱۔ حافظ غلام احمد متوفی ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء بعمر ۳۰ سال۔

۲۔ حافظ مسیتی ولد رجب دین چشتی بازار کلاں پشاور متوفی ۱۳۲۳ھ بعمر ۵۰ سال۔

۳۔ حافظ غلام حسین ولد رجب دین چشتی نظامی امام مسجد محلہ محبی پشتہ پشاور متوفی ۱۳۵۷ھ بعمر ۶۵ سال۔

۴۔ حافظ غلام سرور صدیقی چشتی نظامی متوفی ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء۔ بعمر ۷۵ سال۔

۵۔ حافظ آغا سید یعقوب شاہ محلہ باقر شاہ پشاور۔ متوفی ۱۳۸۰ھ بعمر ۷۲ سال۔

۶۔ حافظ مولانا مولوی گل فقیر احمد قصہ خوانی پشاور شیخ الحدیث والتفسیر علامہ عصر ہیں۔[2]

وفات | حافظ محمد صادق نے ۱۳۳۸ھ کو انتقال کیا۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ مجھے حضرت قطب الاقطاب ابو البرکات سید حسن بادشاہ قادری رح کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ چنانچہ آپ کو وہیں دفن کیا گیا۔[3]

ع

(۴۲)

عائشہ بی بی نوشہرویہؒ

آپ میاں وزیر علی ولد میاں حشمت علی بچیاری نوشہروی رح کی اہلیہ تھیں۔ نیک اوصاف حمیدہ صفات تھیں۔

تاریخ وفات | پنجشنبہ، ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ قبر نوشہرہ شریف میں ہے۔

قطعہ تاریخ

از مولوی محمد ابراہیم قادری فاضل امام مسجد نوشہرہ

چو سوئے ارم رفت بست عائشہ
باطفال خورداں زدہ تیر غم

---

[2] [3] تذکرہ حفاظ پشاور ص ۲۵۷ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

بخصلت شریف و بخو فاطمہ	باقبال فرمان حق سر بخم
بزد ادبجہ پنجشنبہ کرد انتقال	بدل توبہ و بر زباں کلمہ نعم
ذو اطفال و دختر چو دُرِّ یتیم	بحب پدر چوں صدف پُر الم
الٰہی بحقِ بنی فاطمہ	بایماں کنش خاتمہ در ارم
وزیر شبہ غم کہ بُد مالکش	شدہ بندۂ بیکسے بک قلم
امیر و غریب و صغیر و کبیر	بہجرش خروشاں شدہ دمبدم
خدایا بہ پسماندگاں بیکساں	بدہ صبر و شو دستگیر از کرم
دعائیہ سال از سرو گفت	اَبد جائے آں باد باغ ارم عہ

۲۶ ۱۳ھ

(۴۳)

پیر عبدالامام شاہ دُولا قصوریؒ

آپ پہلے سکھ تھے۔ پھر حلقۂ اسلام میں داخل ہوئے۔ اور پیر عبدالکریم شاہ کے ہاتھ پر بیعت کی جو سلسلۂ نوشاہی کے ایک مشہور درویش تھے۔ اور فتحپور ضلع امرتسر کے رہنے والے تھے۔ آپ نے اپنی رہائش بستی کھنیکاں قصور میں رکھی۔

ارشادات آپ نے اپنے مریدوں کے واسطے چند ہدایات لکھوا رکھی تھیں۔

۱۔ مرشد اس کو بناؤ جس کا چہرہ پرنور ہو جسے دیکھ کر خدا یاد آجائے۔

۲۔ مرشد نمازی ہو اور شریعت کی خاص باتوں کو جانتا ہو۔

۳۔ پیر اپنی روزی خود کماتا ہو کیونکہ رزق حلال کھانے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

۴۔ پیر ہاتھ کا سخی ہو تاکہ بوقت ضرورت کسی اور کو بھی روٹی کھلا سکے۔

عہ افکار شرافت قلمی (بیاض)، ص ۵۸۱۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

۵ - پیر گھر میں تنگدست نہ ہو۔ پیٹ بھر کر کھانے کو اُس کے پاس ہو تا کہ دوسروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے۔

۶ - پیر ہرگز لالچی نہ ہو کیونکہ لالچ محبت کو کاٹ دیتا ہے۔

۷ - پیر کی طبیعت میں سنجیدگی ہو۔ مخول ٹھٹھا سے پرہیز کرتا ہو۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ نوجوانوں کی مجلس میں بیٹھ کر ہنسی مخول کرے۔

۸ - پیر کی طبیعت میں یکسانیت ہو جو باتیں وہ منبر پر کہے وہی اُس کے قول و فعل اور کردار سے ظاہر ہوتی ہوں۔

۹ - پیر کا اپنے گھر میں بیوی بچوں اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک ہو۔

۱۰ - پیر ایسا ہونا چاہیئے جو ہر ایک سے خوش اخلاقی سے پیش آتا ہو۔

۱۱ - کسی شخص کو پیر ماننے سے پہلے سال چھ مہینے تک اُسے پرکھنا چاہیئے اور چھپ کر اُسے دیکھنا چاہیئے کہ وہ گھر میں بال بچوں سے کیسا سلوک کرتا ہے۔

۱۲ - بیعت کرنے میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے۔ دیکھنا چاہیے کہ پیر کے قریب بیٹھنے والے لوگوں کا اخلاق اور کردار کس قسم کا ہے؟ وہ جھوٹ نہ بولتے ہوں۔

جس شخص میں یہ صفات ہوں گی وہ شخص یقیناً پیر ماننے کے قابل ہے۔ خواہ وہ کسی بھی ذات سے تعلق رکھتا ہو۔ ایسا پیر اپنے مریدوں کو دھوکا نہیں دے گا۔

۱۳ - پیر میں یہ صفت بھی لازمی ہونی چاہیے کہ وہ سفر میں نکلتے وقت یا مریدوں کے پاس جاتے وقت اپنا خرچ ساتھ لے جائے اور اگر مرید غریب و تنگدست ہو تو اُس کی مدد کرے۔

بار بار تاکید کی جاتی ہے کہ پیر کے ہاتھ پر بیعت ہونے پر جلد بازی نہیں کرنی چاہیے۔[1]

یارانِ طریقت | آپ کے مرید تو بہت تھے۔ چند خواص یہ تھے۔

۱ - میاں کرم بخش کمہار قصور ۲ - میاں مہر دین کمہار قصور

---

[1] مکتوب قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی مریدکی والہ - شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۳ - میاں اسمٰعیل قصور قوم کمہار   ۴ - میاں رحمت علی۔ قصور۔ قوم کمہار

وفات بابا عبدالامر شاہ کی وفات اتوار ۲۵ ذیقعد ۱۳۷۹ھ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۶۰ء ۹ جیٹھ سمت ۲۰۱۷ بہ میں ہوئی۔

مدفن آپ کا مزار شہر قصور۔ کوٹ غلام محمد سے شرقی جانب قبرستان میں جنوبی کنارہ پر برلب سڑک واقع ہے۔

تعمیر روضہ آپ کے مزار مریدان مقدم الذکر نے عمدہ روضہ تعمیر کرایا ہے ہشت پہلو ہے۔ اردگرد برآمدہ ہے۔ دروازہ جنوب کی طرف ہے۔ سات دروں میں جالیاں ہیں۔ اندر شیشے سے گلکاری ہوئی ہے۔ روضہ بڑا مزین و منقش ہے۔ اس کی تکمیل ۱۲ رمضان سنہ ۱۳۸۹ھ ہجری ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۶۹ء کو ہوئی ہے۔

تحریرات روضہ مزار کا کتبہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ   دربار عالیہ   یا محمد

حضرت عبدالامر شاہ دولا رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ

قادری نوشاہی

گنبد کے اندر بسم اللہ شریف گول لکھی ہے۔ یا اللہ

ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی   حسن۔ حسین۔ فاطمہ۔ علی

۲ هو الحبیب الذی ترجی شفاعته   لکل هول من الاهوال مقتحم

۳ یا اکرم الخلق مالی من الوذ به   سواک عند حلول الحادث العمم

۱ أمن تذکر جیران بذی سلم   مزجت دمعا جری من مقلة بدم

۵ یک زمانہ صحبت با اولیا   بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

تمنا درد دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی   نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

Marfat.com
Marfat.com

بھلا منظور ہوا اپنا تو کر خدمت فقیروں کی — قضا کو رد کر دیتی ہے دعا روشن ضمیروں کی

؎ طوافِ کوچۂ جاناں میں حسن شرط نہیں — نہ ہو درست جو نیت تو پھر نماز نہیں

پکارتا ہے یہ اس کی گلی کا ہر ذرہ — ہوا نہ خاک یہاں جو وہ سرفراز نہیں

؎ اے عشق کاش سن لے فریاد ناتواں کی — مٹی مجھے بنا دے ساقی کے آستاں کی

کعبے کا ذکر کیا ہے خود عرش جھک رہا ہے — اس درجہ شان دیکھی ساقی کے آستاں کی

میں نے (شرافت نے) ایک مرتبہ اس روضے کو دیکھا ہے۔

عرس | ایک مرتبہ آپ کے عرس کا اشتہار روزنامہ نوائے وقت لاہور۔ ۲۱ مئی ۱۹۷۵ء [۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ] میں اس طرح شائع ہوا۔

"حضرت عبدالامر شاہ دولا نوشاہی کا عرس"

"قصور۔ ۲۰ مئی۔ نومسلم حضرت عبدالامر شاہ دولا قادری نوشاہی کا پندرھواں[15] سالانہ عرس دربار عالیہ بڑا قبرستان کچہری روڈ قصور میں ۲۳ اور ۲۴ مئی کو منعقد ہوگا۔ عرس میں نعت خوانی، وعظ، اور محفل سماع بھی منعقد ہوگی۔"

(۴۴)

میاں عبدالکریم پشاوریؒ

نوشاہی خاندان کے مرید تھے۔ کتابت کرتے تھے۔ متوسط درجہ کے خوش نویس تھے۔

دستخط | رسالہ احمد بیگ نقل کیا ہے۔ جس کا دستخط یہ ہے۔

"تمت تمام شد کتاب مناقب قدوۃ السالکین و زبدۃ العارفین حضرت نوشہ حاجی صاحب در روز چہارشنبہ در تاریخ ۲۲ جمادی الثانی ۱۲۹۴ھ ہجری نبوی تمام شد۔ بدستخط عبدالکریم پشاوری بخاطر سید ملک شاہ ولد سید پیر گیلانی شاہ از مقام پشاور علاقہ گنج محلہ کوٹلہ سلطان خان۔ اس کتاب صفحات ۲۰۶۔ سطور فی صفحہ ۱۱

انتباہ ۔۔ اس کتاب میں کسی ہاشمی صاحبزادہ رنمل والے نے کاتب صاحب سے کسی جگہ

تحریف کرائی ہے۔ اور کئی عبارتیں نکلوادی ہیں۔

اس کتاب کے جعد عفاظتی ورق پر یہ شعر بھی لکھا ہے ؎

داں تولد حاجی محمد نوشہ گنج بخش تو با صدق وصفا

سنہ نہصد و شصت آمدا ے فرخ لقا ۹۶۰

یہ شعر اس طرح موزون ہو سکتا ہے۔ ؎

داں تولد حاجی نوشہ تو با صدق وصفا

سنہ ہجری نہصد و شصت آمدا ے فرخ لقا ۹۶۰ عہ

(۴۵)

سید علاؤ الدین شاہ قادری حیدرآبادی

نوشاہی سلسلہ کے درویش تھے۔ آپ کا ایک مکتوب یہاں درج کیا جاتا ہے

مکتوب — محب صادق خادم راسخ الاعتقاد محمد اعظم بعافیت باشند۔

دریں ولا خطے متضمن خیریت خود و اسمی برادران عزیزان سید فضل و سید قطب الدین سلامے نوشتہ مصحوب مسمات رابعہ سیدانی نزد ایشان میفرستند باید کہ خط مرقوم را ضروری نزد برادران رسانند دریں باب کوتاہی نہ نمایند کرد۔ قرآن شما برائے صحافت نیز عنقریب رسانیدہ شود از ان مطمئن خواہند شد۔ ایشان را لازم است کہ خط موسوم برادرم .... صحن پال (ساہن پال) کہ متصل رسول نگر است مکان حاجی نوشہ گنج بخش قدس سرہ سازند اگر از حال سکونت و مکان ایشان را اطلاع است۔ مگر احتیاطاً نشان و پتہ موضع و مکان نگارش رفت۔ مرقومہ دوم شہر شوال المکرم ۱۲۳۶ ہجری از حیدرآباد۔

مہر (علاؤ الدین شاہ قادری) عہ

عہ بیاض خزینۃ العلوم ص۲۰۵ عہ بیاض سفینہ شرافت ص۲۲۵۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

غ

(۴۶)

مرزا غلام حسین گجراتی رح

آپ قریشی ہاشمی خاندان سے تھے۔ نوشاہی سلسلہ میں مرید تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد کابل میں رہتے تھے۔

نسب نامہ مرزا غلام حسین بن عثمان بن محمد بن عبداللہ بن محمد صالح بن احمد بن عمر بن عبداللہ بن محمد بن احمد بن جعفر بن سلیمان بن ابوبکر بن علی بن عمر بن محمد عثمان بن عبدالرحمٰن بن حسن بن صادق بن حسین بن جعفر بن مصطفٰے بن محمد بن سلم بن عوض بن صالح بن سلیم بن ابراہیم بن عبدالقادر[1] بن عبداللہ جواد بن جعفر طیار بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف القرشی۔[2]

گجرات میں سکونت آپ کے والد صاحب کا کابل میں انتقال ہو گیا۔ اس لئے آپ بحالت غربت اس وطن کو خیرباد کہہ کر اس ملک میں تشریف لے آئے۔ کرسی نامہ عرب میں ہے۔

"غلام حسین کے دل پر بحالت غریب الوطنی یتیمی اور بے برادری کا صدمہ متواتر پہنچنے سے ایسا اثر ہوا کہ وہ گھبرا کر کابل سے نکل آیا۔ اور یہ ارادہ تھا کہ عرب سرائے دہلی میں پہنچ کر ملاقات اقارب سے رفع ملال کرے۔ جب گجرات پنجاب میں وارد ہوا ناگاہ عالمگیر کا واقعہ ہو گیا۔ اور شورش افراط تفریط اور تنزل تذبذب انتظام ملک و اختلاف امور سلطنت جو بعد واقعہ اورنگزیب عالمگیر کے ظہور میں آئے۔ کابل کو واپس ہونا بھی مشکل ہو گیا اور دہلی پہنچنا بھی محال ہو گیا۔ لاچار گجرات پنجاب میں متوقف ہو گئے "نہ رائے رفتن نہ پائے ماندن" اس تحیر اور تذبذب میں کچھ عرصہ گزر گیا اور آبجور گجرات واہنگر

---

[1] کتب انساب میں عبداللہ جواد کا کوئی بیٹا عبدالقادر نام تحریر نہیں [2] کرسی نامہ عرب۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ہو گئی۔ قیدُ المساء اشد من قید الحدید۔ اُس وقت گجرات میں شیخ عبدالحکیم[۵۳] ولد شیخ محمد امین ولد شیخ مرتی قریشی صدیقی مرید خاص حضرت شاہ سلیمان نوری صاحب فضل وکمال میں مشہور تھے۔ ان کے پاس فروکش ہوئے۔ انہوں نے فراست اور روشنضمیری سے مرزا غلام حسین کے بشرہ اور قیافہ اور حالت حیثیت ظاہری و باطنی سے شرافت خاندانی دریافت کر کے لوازم مہمانداری اور میزبانی کے بجالائے۔ اور اعلیٰ کفو پا کر اپنی دختر نیک اختر مسمات نور اعظم سے کہ زیِ حسن و جمال اور عفیفہ نیک حافظہ قرآن چراغ خاندان تھی۔ نکاح کر دیا۔ اور خانہ داماد کر لیا۔"

تحریری یادگار | کریما، نامہ عرب سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ خوشنویس بھی تھے۔ اسناد ششن قفل آپ کے مکتوبہ اولاد کے پاس موجود ہیں۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ مرزا محمد علی ۲۔ مرزا نور علی

تاریخ وفات | مرزا غلام حسین کی وفات ۱۱۶۱ھ میں ہوئی اور گجرات میں دفن ہوئے۔ مادۂ تاریخ ہے "متکاثر"

ف

(۴۷)

فاطمہ بی بی منیری

آپ حضرت مولانا محمد اشرف فاروقی منیری رح کی اہلیہ تھیں۔ نہایت نیک طینت پاکباز

---

[۵۳] شیخ عبدالحکیم رح سال وفات اورنگزیب عالمگیر ۱۱۱۸ھ میں موجود تھے۔ اور حضرت شاہ سلیمان نوری رح ۱۰۱۲ھ میں وفات پا چکے تھے۔ اس لئے ایک سو چھ سال بعد اُن کا مرید ہونا قرین عقل نہیں۔ ممکن ہے کہ وہ اُن کی اولاد میں سے کسی صاحب کے مرید ہوں۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

عورت تھیں۔ اپنے شوہر کی طرح حضرت نوشہ صاحبؒ کے سلسلہ میں وابستہ تھیں۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔ ۱۔ میاں فضل احمدؒ ۲۔ میاں محمدؒ

وفات | آپ کا انتقال بدھوار۔ ماہ ذی الحجہ ۱۲۳۳ھ کو ہوا۔

قطعہ تاریخ

فاطمہ بی بی زیں جہاں برباد — پائے در سفر عاقبت بنہاد
ماہ ذی الحجہ چار شنبہ روز — مرغ روحش بعرش بال کشاد
سال تاریخ از خرد جستم — رفت در پردہ زیں جہاں با داد عہ
۳۳ ۱۲ ۶

(۴۸)

سائیں فضل دین رحمانی۔ راہ والی۔

اس کے والد کا نام مہرداد قوم کھرل تھا۔ سلسلہ نوشاہی رحمانی میں مرید تھا۔

وفات | ۱۳۵۱ھ عہ ٹلونڈی راہ والی ضلع گوجرانوالہ میں دفن ہے اس کے بیٹے سائیں حاکم علی نے قبر پر گنبد بنوایا۔

ق

(۴۹)

چوہدری قادر بخش بھٹی ٹلونڈی والہؒ

یہ بابا شادی بھٹی راجپوت کی اولاد سے تھا۔ جو حضرت شاہ شریف خلیفہ حضرت پچیار صاحبؒ کا مرید تھا۔ چوہدری قادر بخش ریاست کپورتھلہ کے راجہ کا وزیر اعظم ہوا۔ یہ راجہ اہلووالیہ نسل کے سکھوں میں سے تھا۔

سکونت و تعمیر روضہ نوشہؒ | چوہدری کی سکونت ٹلونڈی چوہدریاں ریاست کپورتھلہ میں تھی۔

عہ بیاض فضل احمد فاروقی م ۱۳۵۱ھ ۔ بیاض گنجینہ شرافت ص ۳۵۸ عہ فیض محمد شاہی ج ۹ ص ۲۱۰ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

حضرت نوشہ صاحب رح سے خاص عقیدت تھی۔ ۱۱۰۷ھ میں آنجناب کے روضہ کی تعمیر کرائی۔

وکالت سرکار | چوہدری کو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار کی وکالت سپرد ہوئی تھی۔

کتاب ظفر نامہ رنجیت سنگھ وقائع سمت ۱۸۸۲ ب [۱۸۲۵ء ۱۲۴۰ھ] میں ہے۔

"چوہدری قادر بخش کہ وکیل صاحب سردار در سرکار والا حاضر بود" عـہ

(۵۰)

میاں قربان علی نابھویؒ

یہ نوشاہی درویش دار الریاست شہر نابھہ میں سکونت رکھتا تھا۔ اس علاقہ میں اس کی مقبولیت عام تھی۔ اس کا ایک فرزند میاں مہر شاہ اسی کا مرید تھا۔ عـہ

(۵۱)

باباؒ قطب شاہ ماڑی والہؒ

میاں ڈولا بخش خیاط لاہوری رح نے لکھا ہے۔

"حضرت قطب شاہ صاحب سکنہ ماڑی جو خاندان ذیشان نوشاہی کے ایک رکن اعظم اور فیض مجسم بزرگوار تھے۔ حضرت قبلہ عالم (سید چراغ علی شاہ) سے ان کا نہایت اتحاد تھا۔ جب کبھی لاہور میں رونق افروز ہوتے تھے تو آپ کے ساتھ نہایت دلی تپاک اور محبت سے ملاقات فرماتے تھے۔ اب لاہور میں حضرت شاہ صاحب مرحوم موصوف کے جانشین سائیں صادق صاحب نہایت ذوق و شوق الٰہی میں سرشار دست بکار و دل بایار عبادت و ریاضت میں معروف رہتے ہیں اور سالانہ عرس حضرت قطب شاہ صاحب ماڑی والے کا نہایت دلی محبت سے کیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بایں فیض رسانی سلامت رکھے۔" سعـہ

۳۳۹

عـہ ظفر نامہ رنجیت سنگھ ص ۱۶۵ ۔ درۃ البیضا بیاض قلمی ص ۹۵ سعـہ بیاض تحریر شرافت۔

سعـہ سوانحعمری سید چراغ علی شاہ سبزواری چشتی صابری لاہوری ص ۱۸۰، ۱۸۱ ۔ شرافت

ک

(۵۲)

محمد کالے شاہ رح

آپ کا نام محمد کالے، عرف کالے شاہ تھا۔ صاحب علم و فضل تھے۔ حضرت شاہ عصمت اللہ حمزہ بیلوان نوشاہی رح کے مریدوں میں سے تھے۔ اس سے پہلے آپ کا کوئی ذکر نہیں ملا، ورنہ آپ کا تذکرہ معارف الابرار میں کیا جاتا۔ اب آپ کا ایک مکتوب ملا ہے جو آپ نے اپنے پیر صاحب رح کی جناب میں ارسال کیا تھا۔ وہ یہ ہے۔

مکتوب

"هوالفیاض

تائیدات علوی و توفیقات سماوی مقارن حال ستودہ آمال صاحب مہربان مظہر لطف و احسان حضرت صاحب جیو سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از فدوی تراب الاقدام محمد کالے بعد از عرض لوازم تسلیمات و کورنشات بالمعلیات مشہود آنکہ احوال این حال بحمد ایزد متعال و بیمن ہمت عالی بخیر مقرون، و صحت سلامتی ذات والاصفات فی اللیل والنہار ماحول و مسئول بودہ آنکہ ... قدر چہار دام عالمگیری برائے خانقاہ حضرت صاحب حضرت نوشہ صاحب جیو بدست میاں احمد فقیر جناب فیض مآب فرستادہ امید کہ بخدمت فیضدرجت خواہد رسانید۔ فدوی امیدوار است کہ ابلند دعائے خیر درباب احقر مبذول بودہ باشند فراموش نسازند و عنایت نامہ از احوال خیر مآل مرحمت فرمایند۔ الٰہی سایہ عالی بر جمیع مریداں و غلاماں الیٰ یوم القیام پائندہ و پایندہ باد بالنبی والصاد۔ در خدمت صاحب مہرباں حضرت صاحب جیو و میاں محمد عظیم جیو و جمیع صاحبان خورد و کلاں از فدوی غلام مصطفیٰ عرض بندگی فراواں قبول باد۔"

انتباہ: یہ مکتوب شاہ عصمت اللہ رح نے ۱۱۳۰ھ کی زندگی میں لکھا گیا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

(۵۳)

پیر کمال شاہ لاہوریؒ

یہ حضرت سچیار صاحب نوشہروی رح کے سلسلہ کا درویش تھا۔ نقوش لاہور نمبر میں ہے

"تکیہ لالو سائیں | یہ تکیہ کشمیری دروازہ کے باہر سرکلر روڈ پر واقع ہے۔ اور پرانا تکیہ ہے۔ کافی وسیع و خوبصورت تکیہ ہے۔ اس میں حضرت کمال شاہ صاحب قادری نوشاہی سچیاری کا مزار ہے۔ مزار کے پاس ہی لالو سائیں کی چھوٹی سی قبر ہے۔ اسی لالو سائیں کے نام پر یہ تکیہ لالو سائیں کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں ایک اکھاڑہ بھی ہے جس میں خوشا جیسے مشہور پہلوان ورزش کرتے رہے ہیں۔ اب یہ تکیہ محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے۔" عہ۵

گ

(۵۴)

باباگلاب شاہ مجذوب رسول نگریؒ

آپ کا نام سجاد علی المعروف باباگلاب شاہ۔ ہندوستان کے علاقہ بھرت پور سے آئے اور کچھ عرصہ وزیرآباد میں رہے۔ پھر رسول نگر میں آگئے۔

رسول نگر میں تشریف لانا | میاں انعام اللہ کوکھر عرف کلاج سے بروایت سید ملک شاہ دلیساں والا منقول ہے کہ رسول نگر میں ایک درویش سائیں ببول شاہ نام مجذوب رہا کرتے تھے۔ اور گاہ بگاہ دریائی دروازہ کے باہر دائرہ ملاحاں میں آکر ایک جگہ میں جھاڑو دیا کرتے۔ اگر لوگ پوچھتے کہ آپ کیوں جھاڑو کرتے ہیں تو فرماتے "گلاب شاہ آرہا ہے گلاب شاہ" چنانچہ ایکدن فقیر صاحب تشریف لاکر عین اسی جگہ آکر بیٹھ گئے۔ اوپر سے سائیں صاحب مذکور آگئے اور کہنے لگے "گلاب شاہ آپ آگئے" آپ نے جواب دیا جی ہاں میں پہنچ گیا ہوں۔

عہ۵ نقوش لاہور نمبر ص ۵۰۸۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

سائیں صاحب نے کہا کہ " اب آپ کا مقام اور ہمارا کوچ ہے " چنانچہ اُسی روز وہ وفات پا گئے۔ اور اندرون شہر گلی باغ والی دروازہ دریائی میں مدفون ہوئے۔ آجتک اُن کی قبر پختہ چاردیواری میں موجود ہے۔ ؎۱

غوث وقت کی ملاقات | بروایت مذکور منقول ہے کہ شیخ سردار عالم ولد شیخ چمن شاہ سلیمانی رسولنگری رح اکثر بابا گلاب شاہ رح کی خدمت میں رہا کرتے تھے۔ اور جب وہ باہر سیر کو جاتے تو پانی کا کوزہ لے کر ہمراہ جاتے۔ ایکدن ایک فقیر صاحب آگئے۔ بابا صاحب اُن کے استقبال کے لئے اُٹھے۔ شیخ صاحب نے کوزہ ہاتھ میں لیا اور ساتھ ہی اُٹھ کھڑے ہوئے چنانچہ فقیر صاحب اور بابا صاحب دونوں بیرون شہر بطرف مشرق راجہ رنجیت سنگھ کی بارہ دری میں چلے گئے۔ اور چھت کے اوپر چڑھ گئے۔ شیخ صاحب مذکور کوزہ لیکر نیچے بیٹھے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد بابا صاحب نیچے اُتر آئے۔ فقیر صاحب نہیں اُترے شیخ صاحب نے خیال کیا کہ شاید وہ نیچے کیوں نہیں آئے۔ خبرگیری کے واسطے اوپر چڑھ گئے۔ چھت پر کوئی آدمی نہیں تھا۔ چنانچہ نیچے اُتر کر بابا صاحب سے پوچھا کہ وہ فقیر صاحب جو چھت پر چڑھے تھے وہ کہاں گئے؟ بابا صاحب نے کہا کہ " وہ تو غوث تھے غوث کبھی کے دلی پہنچ گئے " ؎۲

بابا صاحب کا ڈیرہ | شیخ حیات حسین المعروف سائیں حیا نیا نوالہ اپنے والد شیخ چمن شاہ سلیمانی سے اور وہ اپنے والد شیخ صدیق شاہ سلیمانی رسول نگری رح سے بیان کرتے تھے۔ وہ فرماتے تھے کہ بابا گلاب شاہ سلسلہ نوشاہی کے درویش ہیں۔ اسی لئے آپ نے ہندوستان سے آکر حضرت نوشہ گنج بخش رح کے قدموں کی طرف قصبہ رسول نگر میں اپنا ڈیرہ لگایا ہے اور اسی کو اپنا دارالولایت بنایا ہے۔ خواجہ غلام مرتضیٰ نقشبندی بریلوی رح نے ۱۳۲۱ھ میں بھی آپ سے فیض پایا ہے۔ ؎۳

؎۱ بیاض افکار شرافت خطی ص ۵۲۳ ؎۲ ایضاً ص ۵۲۷ ؎۳ انوار مرتضوی ص ۳۲ شرافت

رسول نگر کی آبادی کا تذکرہ

اس کی آبادی کے متعلق مورخین کے اقوال نقل کئے جاتے ہیں

(۱) رسول نگر، چوہدری نور محمد چٹھہ جنجری نے ۱۱۶۹ھ میں آباد کیا۔

اس کی تاریخ اس مصرع سے ظاہر ہوتی ہے: ع

ابد نام شہر رسول نگر [۳]

۱۱۶۹ھ

(۲) پنڈت گنیش داس بڈہیرہ قانونگوئے گجرات لکھتا ہے۔

"چوہدری غلام محمد قصبہ رسول نگر کردیں ولا شہر رام نگر نام دارد بر لب آب

چیناب آباد کردہ بود" [۴]

(۳) مفتی علی الدین لاہوری لکھتے ہیں۔

"سردار مہان سنگھ رسول نگر را برام نگر موسوم کردہ مثل گوجرانوالہ دار الحکومت خود

مقرر فرمودند و سردار دل سنگھ گل ماموں سردار ممدوح علی پور را بہ اکال گڑھ موسوم

ساختہ دار الحکومت خود معمم نمودہ" [۵]

(۴) امین چند اپنے سفر نامہ میں لکھتا ہے

"مقام رام نگر میں ۲۲ نومبر ۱۸۴۸ء [۲۵ ذی الحجہ ۱۲۶۴ھ] کو بوقت نواخت

ڈیڑھ بجے رات کے یہ لڑائی ہوئی۔ اور اس میں انگریزی فوج کا بہت نقصان ہوا مگر شیر سنگھ

اور چیتر سنگھ اس میں شریک نہ تھے" [۶]

"حال قصبہ رام نگر کا۔ یہ وہی شہر ہے جہاں پر اخیر بلوہ پنجاب اول لڑائی سکھوں کی

صاحبان انگریز سے ہوئی تھی۔ اور اصل نام اس کا شہر رسول نگر ہے۔ سکھوں نے تبدیل کر کر رام نگر

---

[۳] بیاض قادری قلمی ورق ۱۶ [۴] چار باغ پنجاب قلمی ورق ۱۲۳ [۵] عبرت نامہ دفتر اول ص ۹۹ [۶] سفر نامہ امین چند ص ۷۴۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

رکھا تھا اور آبادی یہاں کی کچھ بہت بڑی نہیں ہے بلکہ مختصر ہے۔ چنانچہ شہر کے تمام مکانوں میں صرف ایک حویلی جواہر سنگھ بیتنی کی بڑی بلند اور عالیشان ہے اور چونکہ یہ شریک فساد تھا اس واسطے اب یہ مکان اس کا ضبط سرکار ہے۔ اور اس میں تحصیلدار سرکار رہتا ہے۔ ان دنوں میں تحصیلدار یہاں کا شیخ فریدالدین ہے۔ دریائے چناب شہر سے جانب شمال و مغرب ایک کوس کے فاصلہ پر بہتا ہے۔ مگر طغیانی کے وقت شہر کے قریب تر آجاتا ہے۔ ؎ شہ

(۵) مفتی غلام سرور لاہوری رقمطراز ہیں

"رسول نگر عرف رام نگر ضلع گوجرانوالہ تحصیل وزیرآباد کے متعلق یہ قصبہ بائیں کنارے دریائے چناب کے آباد ہے۔ عرصہ ایک سو تینتیس ۱۳۳ کا گزرتا ہے کہ نور محمد زمیندار قوم چٹھہ نے اس کو آباد کر کے نام اس کا کوٹ نور محمد رکھا۔ اور اس کو بحالت خودسری حکومت اپنی کے دارالریاست ٹھہرایا۔ اس کے بعد پیر محمد اس کے بیٹے نے اس قصبہ کو خوب رونق دی اور اپنے مرشد عبدالرسول کے نام پر نام اس کا رسول نگر بدل دیا۔ یہ خاندان بادشاہی مغلیہ سلطنت کے وقت اس علاقہ کا جاگیردار تھا۔ جب سلطنت اسلامیہ ضعیف ہو گئی اور سکھوں کی غارتگری کا ہنگامہ گرم ہوا تو انہوں نے اپنی خودداری و حفاظت کے لئے فوج نوکر رکھی۔ اور توپیں بنوائیں اور بارہا سکھوں سے لڑائیاں کیں اور اپنی جوانمردی و بہادری سے اپنے علاقہ میں ان کو قدم نہ رکھنے دیا۔ آخر جب مہان سنگھ سکر چکیہ کا زور و شور ہوا اور اس نے اور سکھوں کی مدد لے کر رسول نگر پر یورش کی اور کئی لڑائیاں لڑا۔ مگر کامیاب نہ ہوا۔ جب اس نے جانا کہ اب لڑائی سے کام نہیں نکلتا تو ان سے دوستی کا نقشہ جمایا۔ گرنتھ رکھایا اور قسم کھائی اور فریب دیا کہ تم مجھ سے دوستی کرو تاکہ باہم

شہ سفرنامہ امین چند ۱۶ ستمبر ۱۸۵۰ء (۹ ذیقعدہ ۱۲۶۶ھ) ص ۵۶ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ایک دوسرے کے اور ملک فتح کریں۔ وہ سادہ دل صاف سینہ مسلمان اس تیرہ باطن کے فریب میں آگیا۔ اور اس کی جھوٹی قسم پر اعتبار کر کے پیر محمد اس کے ملنے کو آگیا۔ اس نے آتے ہی اس کو مع جان محمد اس کے بھائی کے قید کر لیا۔ اور کل علاقہ پر دخیل ہو گیا۔ اس وقت مہان سنگھ نے رسول نگر کو اسقدر لوٹا تھا کہ رعایا کے گلی برتن بھی سکھ اٹھا کر لے گئے۔ تمام مسجدیں گرا دیں۔ بڑی بڑی حویلیاں جلا کر خاک کر ڈالیں۔ اور حکم دیا کہ آئندہ اس شہر کو کوئی رسول نگر نہ کہے رام نگر کہے۔ اب دونوں نام مشہور ہیں۔ مسلمان رسول نگر کہتے ہیں اور ہندو رام نگر۔ سرکاری دفتروں میں بھی نام رام نگر ہے۔ پہلے یہ قصبہ زیادہ تر معمور و آباد تھا۔ نمک کی خرید و فروخت اس جگہ بہت ہوا کرتی تھی۔ سکھوں کے وقت بھی یہ تعلقہ مشہور تھا۔ عملداری صاحبان انگریز میں جب شیخوپورہ ضلع تھا تو یہ قصبہ تحصیل کا مقام تھا۔ ۱۸۵۶ء (۱۲۷۲ھ) میں بجائے اس کے قصبہ وزیر آباد میں تحصیل کا محکمہ مقرر ہو گیا۔ اور اس قصبہ کی رونق جاتی رہی سمت ۱۹۰۵ بکرمی [۱۸۴۹ء۔ ۱۲۶۲ھ] میں جب سردار چتر سنگھ و شیر سنگھ اٹاری والہ نے مجمع سکھوں کا کر کے سرکار انگریزی کے ساتھ جنگ کیا تو اس قصبہ کے پاس سخت لڑائی ہوئی۔ فریقین میں سے ہزاروں آدمی مارے گئے۔ صاحبان انگریز جو اس معرکہ میں کام آئے انکی قبریں عالی شان سرکاری باغ کے اندر جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کا بنوایا ہوا تھا بنی ہوئی ہیں۔ اس قصبہ میں تجارت مکرمی کی بہت ہوتی ہے۔ روغن زرد و شکر تری و قند وغیرہ ہر ایک چیز بکثرت فروخت ہوتی ہے۔ ایک گذر دریائے چناب کا اس قصبہ کے ساتھ منسوب ہے۔ جس شخص کو گوجرانوالہ سے شاہ پور جانا ہو وہ اس گذر سے اترے گا۔ کمبل اس قصبہ میں بہت اچھا بنا جاتا ہے۔ ڈیگر بھی اپنا کام عمدہ کرتے ہیں۔ کشتی بنانے والے ترکھان اس قصبہ کے استاد مشہور ہیں۔ تربوز اس سرزمین کا بہت شیریں و خوشگوار ہوتا ہے۔ قوم خوجہ اس قصبہ میں لین دین زمینداروں سے رکھتے ہیں عمارت

Marfat.com
Marfat.com

٥٩٣ ٣٠١٠
اس کی ۲ حصہ خام اور ایک حصہ پختہ ہے۔ تین ہزار دس گھر۔ اور پانسو ترانویں دکانیں
٤٢٥ ٢٩٢١
اس میں سے دو ہزار نو سو اکیس گھر اور چار سو پچیس دکانیں پختہ ہیں۔ اور سب خام ہیں۔
٧٥١٨
اور سات ہزار پانسو اٹھاراں آدمی ہیں۔ ملکیت اس کی قبضہ زمینداران قوم ارائیں اور اروڑہ وغیرہ اقوام متفرق ہے۔ تمام عمارتوں میں سے حویلی جواہر سنگھ بسنتی کی لائق تعریف ہے۔ اور باگھ سنگھ کھتری اس قصبہ کا رہنے والا ذیلدار ہے۔ شہر پناہ بھی اس قصبہ کا تھا مگر اب مسمار ہو چکا ہے۔ دریائے چناب اس قصبہ سے تھوڑے فاصلہ پر بہتا ہے
٣٠٠
اور ایک نالہ دریا کا اس کے پرلے طرف کو بہتا ہے جو تین سو گز چوڑا اور نو فٹ گہرا ہے اور فی گھنٹہ ڈیڑھ میل اس کی رفتار ہے۔ دو میل شہر سے پرے ایک نالہ دریا کا چلتا ہے جس کی گہراں سردی کے موسم میں تین فٹ تک ہوتی ہے۔

فائدہ۔ چونکہ بانی قصبہ رسول نگر نور محمد کا قصبہ کے ذکر میں تذکرہ مذکور ہوا۔ اسواسطے مناسب متصور ہوا کہ شمہ احوال اس خاندان کا جو کسی وقت حاکم با اختیار اس علاقہ کا تھا۔ لکھا جائے جو لطف سے خالی نہ ہوگا۔ وہ یہ ہے کہ موضع منچر متعلقہ ضلع گوجرانوالہ کے زمینداروں قوم چٹھہ میں سے ایک شخص نور محمد نام نے زمانہ ضعف سلطنت مغلیہ میں ملک بے مالک دیکھ کر کچھ ملک متعلقہ ضلع گوجرانوالہ اپنے قبضہ میں کر لیا اور خود سر حکومت کرنے لگا۔ اور یہ قصبہ یعنی رسول نگر آباد کر کے دارالریاست بنایا۔ کل علاقہ جو اس کے زیر حکومت تھا جسمیں پچھتر ہزار روپیہ تھا۔ وہ مر گیا تو چوہدری پیر محمد اس کا جانشین ہوا۔ اور چند سال فرمانروا رہا۔ جب وہ فوت ہوا تو غلام محمد اس کا بیٹا قابض وحاکم ریاست کا ہوا۔ اس کو سکھوں کے ساتھ بمقام متفرق لڑنا پڑا اور اس نے ہر ایک میدان میں دستانہ جنگ کئے۔ آخر بمقام منچر چہان سنگھ سکر چکیہ کے ہاتھ سے شہید ہوا۔ اور چہان سنگھ نے بعد قول وقسم اپنے پاس بلا کر قید کر لیا اور وہ قید کی حالت میں مارا گیا۔ [illegible]ھ میں اس کا سال شہادت ہے۔ اس کی شہادت کے بعد چوہدری جان محمد بحالت تنزل مالک ریاست کا بنا

Marfat.com
Marfat.com

اس کو رنجیت سنگھ نے بمقام رام نگر شہید کیا۔ اور ملک مقبوضہ اس کا اپنے تصرف میں کر لیا اس روز سے ریاست اس خاندان کی ختم ہوئی ؎ ۵

(۶) انسائیکلوپیڈیا میں ہے۔

"رسول نگر۔ سابق پنجاب کا ایک تاریخی قصبہ جو گوجرانوالہ سے ۲۸ میل مغرب میں دریائے چناب کے بائیں کنارے واقع ہے نور محمد چٹھہ نے سترھویں صدی عیسوی میں آباد کیا۔ سکھوں اور انگریزوں کی آخری لڑائی ۱۸۴۹ء میں یہیں لڑی گئی۔ یہاں رنجیت سنگھ کی ایک بارہ دری موجود ہے۔ کہتے ہیں کہ رنجیت سنگھ گرمیاں یہیں گزارتا تھا۔ نمک کی منڈی بھی ہے۔ قادر آباد ہیراج اس شہر سے چھ میل کے فاصلے پر ہے" ؎ ۹

عادات و اطوار | بابا گلاب شاہ سیاہ فام۔ پست قد تھے۔ چونکہ ہندوستانی نژاد تھے اس لئے آپ کی مادری زبان اردو تھی فصیح اردو بولتے تھے۔ دائرہ ملاحاں میں ڈیرہ رکھتے وہاں بوہڑ کا درخت تھا۔ اس پر سے کیڑے پکڑتے۔ آپ ہاتھ سے مل کر مار دیتے۔ اور منہ میں ڈالتے جاتے۔ سارا دن یہی معمول تھا۔ آئندہ روندہ سے باتیں بھی کرتے تھے۔

علمیت | اگرچہ آپ کی علمیت کے متعلق کوئی صحیح دلیل نہیں مل سکی۔ مگر ایک معتمد بزرگ میاں محمود چیمہ ساکن ٹبی بیتو ضلع شیخوپورہ بیان کرتے تھے۔ کہ ہم ایک مرتبہ رسول نگر میں بابا گلاب شاہ کے پاس گئے۔ وہ مثنوی مولانا روم کے اشعار زبانی پڑھ رہے تھے ہم سن کر بہت محظوظ ہوئے۔ ان میں سے دو تین اشعار میاں محمود نے سنائے بھی تھے لیکن افسوس کہ وہ مجھے یاد نہ رہ سکے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجذوب ہونے سے پہلے آپ کو کچھ علمی ملکہ تھا۔

ترک دنیا | آپ دنیاوی لذات سے کنارہ کش رہتے۔ جو کچھ از قسم نذر و نیاز آتا۔ بوٹا نامی جو ہڑا حاضر باش کو دے دیتے۔ اس کو فرماتے دنیا مردار ہے اس کو اٹھا کر لے جاؤ۔ وہ لے جاتا۔

؎ ۸ تاریخ مخزن پنجاب صفحہ ۲۸۰ ؎ ۹ اردو انسائیکلو پیڈیا نیا ایڈیشن صفحہ ۶۵۲ ؎ ۱۰ بیاض الحکایہ زاہد صفحہ ۳۷ء

ایک مرید کو صاف کرنا | ایکدن مولا بخش ملاح خادم نے آپ کی جگہ کی صفائی کی۔ آپ نے فرمایا۔ مولا بخش تم نے بہت اچھی جگہ صاف کر دی ہے۔ اُس نے عرض کیا کہ مجھے بھی ایسا ہی صاف کر دو۔ آپ نے فرمایا تم عیالدار ہو۔ اُس نے تین مرتبہ یہی عرض کیا۔ آپ نے نگاہ کی تو اس پر حالت جذب طاری ہو گئی۔ تیرہ ۱۳ روز گندی نالی میں پڑا رہا پھر جسموں کی طرف چلا گیا۔ [۱۱]

ایک مرید کا فیض سلب کرنا | ایک لڑکا شیخ کریم بخش نامی آپ کا نہایت منظور نظر تھا آپ کی نگاہ سے وہ فیض سے معمور ہو گیا۔ وہ ایک مرتبہ آپ کی اجازت کے بغیر کسی برات کے ساتھ موضع کراڑ نوالہ میں چلا گیا۔ آپ نے اُس کا فیض سلب کر لیا۔ وہ آکر بہت زاری کرنے لگا مگر آپ نے نہ مانا وہ چھری لے کر آپ کے سینہ پر چڑھ گیا۔ اور کہا کہ یا مجھے فیض دو ورنہ میں آپ کو قتل کر دوں گا۔ آپ نے فرمایا وہ فیض اب تم کو پھانسی پر ملے گا۔ اُس نے آپ کے سامنے برنا کے درخت پر رسا لٹکا کر اپنے گلے میں ڈال کر پھاہ لے لیا اور مر گیا۔ [۱۲]

ایک مجرم کی رہائی کی خبر دینا | میرے والد صاحب کا مرید چوہدری محمد ولد مولا داد تارڑ چھنی سابنیالیہ اپنے بڑے چچا چوہدری اللہ دتا ولد موج دین تارڑ سے روایت کرتا ہے وہ کہتا تھا۔ کہ ہمارے کچھ آدمی قتل کے مقدمہ میں گرفتار تھے۔ گوجرانوالہ میں جس روز حکم کی تاریخ تھی۔ میں بابا گلاب شاہ کے پاس گیا۔ جاتے ہی آپ نے کہدیا کہ وہ چھوٹ گئے ہیں۔ وہ چھوٹ گئے ہیں۔ چنانچہ واقعی وہ اُسی وقت عدالت سے رہا ہوئے تھے۔

کھانے کا معمول | آپ کو کھانا روزانہ رسول نگر کے ترکھان دیا کرتے۔ آپ انہیں کے گھر کا کھانا کھایا کرتے تھے۔ [۱۳]

---

[۱۱] [۱۲] [۱۳] بیاض افکار شرافت ص۲۶ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

تبرکات | آپ کی چادر اور نعلین دربار پر موجود ہیں۔

یاران طریقت | آپ کے خواص مریدین یہ تھے۔

۱	سائیں شیخے شاہ بھرت پوری علاقہ یو پی والہ		سجادہ نشین اول	
۲	سائیں بوٹا۔ بھڑی چٹھہ والہ		سجادہ نشین دوم	
۳	سائیں لال شاہ مدن چک والہ		سجادہ نشین سوم	
۴	سائیں بوٹا المعروف وچھے شاہ باقرپوری سیالکوٹی		سجادہ نشین چہارم	
۵	سائیں کرم الٰہی نکھیرہ۔ حافظ آبادی		سجادہ نشین پنجم	
۶	میاں مولا بخش ملاح		رسول نگر	گوجرانوالہ
۷	شیخ کرم بخش		"	"
۸	سائیں وہاب قلندر مجذوب		ویکن	"
۹	سید حسن شاہ		گڑھی	"
۱۰	محمد بخش گورایہ	چاہ پکا	ڈنی کے تارڑ	"
۱۱	بابا نہالا سندھو علی پوری		پانڈو کے نو	"
۱۲	سید نور حسن شاہ		کوٹ متیاں	گجرات
۱۳	بابا گوراں دتا مجذوب		ٹھٹھہ عالیہ	"

تاریخ وفات | بابا گلاب شاہ رہ کی وفات شب پنجشنبہ ۲۱ رجب ۱۲۹۹ھ کو ہوئی

آپ کا مزار قصبہ رسولنگر ضلع گوجرانوالہ میں شہر سے شمالی طرف دریائی دروازہ سے باہر دائرہ ملاحاں میں ہے۔

میلہ گلاب شاہ | جغرافیہ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

" رام نگر (رسول نگر) میں ہر سال ماہ جیٹھ کی ۲۷، ۲۸، ۲۹ کو میلہ لگتا ہے بڑی دور دور سے لوگ آتے ہیں۔ بھنڈارہ کھلا بٹتا ہے۔ یہاں بابا گلاب شاہ کا دربار ہے

Marfat.com
Marfat.com

جہاں مست قلندر فقیر میلہ کے دنوں میں ناچتے دکھائی دیتے ہیں۔ ۴

قطعہ تاریخ

از مولانا غلام قادر شائق فاروقی رسولنگری

اے دریغا گلاب شاہ فقیر — واصل حق دلش ز دنیا سرد
رخت بستہ کشادہ پیشانی — سوئے دار البقائے رحلت کرد
از رجب بست و یک بلیل خمیس — فرش ہستی خویش کاش نورد
جلوت باذکر حق بباطن بود — ظاہر از مال و جاہ دنیا فرد
خلوت از انجمن مہیا داشت — وحدت از کثرت و سکون از درد
عزت و دولت و غنی و فقیر — پیش چشمش یکے بداں زر و گرد
صورتش خاک و معنی اش آتش — باطن از شوق گرم و ظاہر سرد
صبغۃ اللہ رنگ آں رنگیں — فارغ از رنگہا چہ سرخ چہ زرد
سالکے جذب حق کشید اورا — شد گلاب حقیقت از گل ورد
روزہ اش از حظوظ نفس سلام — ہم نمازش حضور دل بالفرد
از شطرنج و عیش دنیا دور — با خیال حبیب باختہ نرد
بود خوشبو چو مشک لب خاموش — نے بکس صلح و ہم نہ جنگ و نبرد

سال آں اہل سکر و صحو خرد
گفت۔ مست الست ناچ کرد
۱۳۹۹ھ

منہ

دریغا کہ شد فوت شاہ شہیر — کشیدہ ز ورد حقیقت گلاب
ازیں غم دل مجستم سنین — بگفتم۔ بجام محبت خراب
۱۳۹۹ھ

Marfat.com
Marfat.com

منہ

مات منا گلاب شاہ فقیر ۔ انہ کان شاھدا فارغ
رمت تاریخہ من الغایف ۔ قال فی الغوہ۔ زاھدا فارغ [۱۲]

۱۲۹۹ھ

(۵۵)

بابا گورانڈتا مجذوب محلہ عالیہ والا

اس کے والد کا نام دَوُلا۔ اور والدہ کا نام مائی حکماں تھا۔ قوم اروڑہ کھتری تھی۔ آبا و اجداد ہندو مذہب سناتن دھرمی تھے۔ [۱]

ابتدائی حالات | شروع سے ہی اس کے انداز فقیرانہ تھے۔ والد نے اس کو دکان پر بٹھایا پکوڑیاں بیچتا مگر اس کو کوئی دلچسپی نہ تھی۔ رسول نگر سے سودا خریدنے جاتا تو بابا گلاب شاہ مجذوب سے عقیدت ہو گئی۔ اس کی نگاہ سے اس پر حالت جذب طاری ہو گئی۔ مجذوبانہ طور پر پھرتا رہتا۔ کبھی عالیہ روڈ پر۔ کبھی تکیہ بیٹے شاہ پر ٹھہرتا۔ کافی عرصہ حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہِ عالیہ کی سیڑھیوں میں بیٹھا رہا۔ جہاں لوگ جوتے اتارتے ہیں وہاں بیٹھتا تھا۔ وہاں سے اس کو قلبی و روحانی بہت فیض حاصل ہوا۔

شہرت پانا | بابا گورانڈتا کی روز بروز مشہوری ہوتی گئی۔ اپنے جدی گاؤں محلہ عالیہ میں ڈیرہ لگا دیا۔ اہل حاجات جوق در جوق آتے تھے۔ بابا جار ابرو کی صفائی کرتا۔ اس کے متولی و خادم سب مسلمان تھے۔ مائی حسنی اور بابا اللہ رکھا زیادہ تر ڈیرہ پر رہتے تھے۔ اور آئندہ روندہ کو روٹی دیتے تھے۔

اسلامی نام | بابا گورانڈتا مجذوب تھا۔ اس کو مذاہب سے بظاہر سروکار نہ تھا۔ مگر چونکہ

---

[۱۲] بیاض شمایق قلمی [۱] بیاض خزینۃ العلوم قلمی ملک شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

اس کے معنوی مسلمان تھے۔ اس کا کھانا پینا، رہنا سہنا مسلمانوں کے ساتھ تھا۔ اُس کے قلب میں فیض بھی اسلامی تھا اس لئے اس کو مسلمان ہی سمجھا جاتا تھا۔ میرے (شرافت نوشاہی) والد بزرگوار اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی رح نے اپنی کتاب فیض محمد شاہی میں بابا گورانڈتا کا اسلامی نام غلام نبی لکھا ہے۔ اور جب اس کا ریختہ تحریر ہوا تو اس میں اس کا نام محمد صالح تحریر کیا گیا۔

اسلامی ثبوت | مولوی حافظ عبد اللہ چشتی نظامی امام مسجد عادل گڑھ چک ۲۷ ضلع شیخوپورہ بیان کرتے تھے۔ کہ ایک مرتبہ میں اپنے آبائی گاؤں پنڈی کالو میں گیا۔ راستہ میں جب رل مل کے پاس سے گزرا تو تکیہ بھنے شاہ پر لوگوں کا ہجوم نظر آیا۔ پوچھا یہاں کیا بات ہے۔ کسی نے بتایا کہ یہاں بابا گورانڈتا بیٹھا ہے۔ لوگ اس کے پاس اکٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ ہے تو کافر ہی جس کا نام گورانڈتا ہے۔ مگر راستہ میں قریب آ گیا ہے چلو دیکھتے جائیں۔ چنانچہ میں بھی لوگوں میں جا کھڑا ہوا۔ اُسی وقت گورانڈتا نے سر اُٹھا کر میری طرف دیکھا۔ اور بلند آواز سے پڑھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ اور مجھ کو مخاطب کر کے پوچھا۔ مولوی جی یہ اسی طرح ہے نا؟ میں نے کہا جی ہاں۔ تین بار اس لفظ کو دہرایا۔ اور تین مرتبہ مجھ سے تصدیق کرائی۔ جب تیسری مرتبہ میں نے جی ہاں کہا۔ تو گورانڈتا نے کہا جاؤ کریا پر بیٹھو۔ یعنی فاتحہ پر بیٹھو۔ اس بات کا راز مجھ کو پتہ نہ چلا۔ جب میں اپنے گاؤں پنڈی کالو میں پہنچا تو دیکھا کہ چند آدمی صف بچھا کر فاتحہ پر بیٹھے ہیں۔ پتہ چلا کہ میرا خورد سال بھتیجا ایک دن پہلے فوت ہو چکا تھا۔ پھر کریا پر بیٹھنے کا راز کھلا۔ اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ بابا مسلمان ہے۔

کرامات

کشف | بابا اہل مکاشفہ سے تھا۔ اگر کوئی شخص ساہن پال کا کبھی اس کے پاس جاتا تو اُس کو کہتا کہ تم بابا کے پاس جاؤ۔ بابا بڑا جوان ہے۔ میرے پاس کیا دھرا ہے بابا کے پاس جاؤ۔ بابا سے اُس کی مراد حضرت نوشہ صاحب رح ہوتی تھی۔

Marfat.com
Marfat.com

جذامی کا تندرست ہونا ایک شخص اسور کھا نامی ترکھان کو جذام ہو گیا تھا۔ بڑے معالجات کئے۔ کہیں سے فائدہ نہ ہوا۔ باباگورانڈتا کے پاس حاضر ہوا۔ تو اُس کے تصرف سے شفا پا گیا۔ پھر تمام عمر اسی کے پاس بطور خادم رہا۔

بابا فتح محمد کو دعا بابا فتح محمد درزی مجاور درگاہ اعلیحضرت نوشاہی رح صاحب بال بیان کرتا ہے کہ نوجوانی کے ایام میں میری جب شادی ہوئی تو میرے سسرال کسی وجہ سے ناراض ہو گئے۔ میری بیوی کو انہوں نے اپنے گھر رکھ لیا۔ میرے ساتھ روانہ نہیں کرتے تھے جبرا جانا بھی دشوار ہو گیا تو وہ مجھکو دیکھنا بھی نہیں چاہتے تھے۔ ایک روز میں باباگورانڈتا کے پاس گیا۔ تو جاتے ہی کہنے لگے جاہ سسنڈیاں پکیاں کھاہ۔ میں اُس کے کہنے پر سسرال میں گیا تو اُن کو بڑی خوشی ہوئی میری بڑی مدارات کی۔ اور میری بیوی کو میرے ساتھ روانہ کر دیا۔

ایک کمہار کو دعا ایک کمہار کا گدھا گم ہو گیا۔ چند روز گذر گئے وہ کہیں سے نہ مل سکا۔ وہ کمہار باباگورانڈتا کی خدمت میں گیا۔ اور گدھا مل جانے کی عرض کی۔ بابا نے کہدیا جاؤ جلاب لو۔ کمہار نے گھر جا کر جلاب کی گولیاں کھائیں۔ اس کو اسہال آنے شروع ہو گئے۔ سب لوگ اس کو ملامت کرتے تھے۔ کہ تم نے کیسی بیوقوفی کی ہے۔ گدھا ملنے سے جلاب کا کیا تعلق؟ امر الٰہی ایسا ہوا کہ رات کو پھر اُس کو اسہال آیا۔ وہ گاؤں سے باہر نکلا۔ اندھیرا تھا۔ اُسکو دھندلا سا ایک اَیر نظر آیا۔ جب دیکھا تو اُس کا وہ گدھا کھڑا تھا۔

مقدمہ میں فتح حاصل ہونا چوہدری مولاداد ولد قادر چیمہ۔ چک غازی ضلع گوجرانوالہ کا رہنے والا تھا۔ کسی کے ساتھ اُس کا زمین کا مقدمہ تھا۔ وہ ہمارے پاس آیا۔ میں پہلے اس کو درگاہ حضرت نوشہ صاحب رح پر لے گیا۔ وہاں سے باباگورانڈتا کے پاس لے گیا۔ وہاں جاتے ہی بابا نے کہدیا۔ جاؤ گھوڑے چھوڑ لو۔ میں نے اس کو کہدیا کہ تم کو فتح کی بشارت مل گئی ہے۔ چنانچہ واقعی اُس کے حق میں ہو گیا۔

سیدہ شرافت کو دعا میں نے کتابت کا فن سیکھا۔ کچھ عرصہ مجھے لکھائی کا کام نہ ملتا تھا۔ میں بالکل

Marfat.com
Marfat.com

فارغ تھا۔ ایک دفعہ بابا گورانو تا کے پاس گیا۔ جاتے ہی اُس نے کہا۔ جاؤ کام کرو۔ چنانچہ جب میں گھر آیا تو اُسی روز میرے اُستاد صاحب کے بڑے بھائی مولوی عبدالرشید محبوب رقم عادلگڑھی کا خط آ گیا کہ آ کر کام لے جاؤ۔ چنانچہ مجموعہ صلوات الرسول مجھے کتابت کے لئے مل گیا۔ جب وہ کام ختم ہو گیا۔ تو پھر میں ایک دن اسی غرض کے لئے بابا کے پاس گیا۔ ابھی جا کر بیٹھا ہی تھا کہ بابا خود بخود کہنے لگ گیا۔ "اپنا ہی لکھنا ہے اپنا ہی پڑھنا ہے" چند مرتبہ ان الفاظ کو دوہرایا۔ چنانچہ اسی دوران میں میرا تصنیف و تالیف کا کام شروع ہو گیا۔ اور آج تک اُسی میں مشغول ہوں۔ اپنا ہی لکھنا ہے اور اپنا ہی پڑھنا ہے۔

معرفتِ کامل

اعلیٰحضرت نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ایک مرتبہ چوہدری سید محمد ولد بابا عطر دین وڑائچ معروف آبادی نے اعلیٰحضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی رح کی خدمت میں عرض کیا کہ یا حضرت آپ نے سائیں گورانو تا مجذوب کو دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں دیکھا ہے۔ اُس نے عرض کیا وہ کیسا تھا؟ آپ نے فرمایا وہ ولی تھا۔ پھر اُس نے عرض کیا اُس کا کیا طریقہ تھا؟ آپ نے فرمایا وہ مجذوب تھا اور مجذوب کسی خاص طریقے کے پابند نہیں ہوتے اُن کا طریقہ یہی ہوتا ہے کہ ہندو مسلم کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں۔ دنیا و مافیہا سے کوئی کام نہیں ہوتا[۲]

ایک دن اعلیٰحضرت نوشاہی رح نے فرمایا ہمارے زمانہ میں تین درویش ایسے گزرے ہیں جن پر لوگوں کا حال آئینہ ہوتا تھا اور ضمیر سے آگاہ ہو کر احوال بیان کرتے تھے۔

۱۔ سائیں کرم الٰہی مجذوب گجراتی رح (المعروف کانوانوالہ)

۲۔ سائیں گوداں دتا مجذوب شعشہ عالیہ والہ رح

۳۔ میاں شیر محمد نقشبندی شرقپوری رح[۳]

---

[۱] تذکرۃ المعرفت المعروف ملفوظات نوشاہی جلد ۱ ۱۳۵۸ھ صفحہ ۲۲۷ [۲] ایضاً صفحہ ۳۲۸ شرافت

یارانِ طریقت | باباگورا اندتا کے عقیدتمند کافی لوگ تھے۔ چند کس یہ ہیں۔

۱۔ باباحیاں خاں وڑائچ ننگے والہ	جھلانہ	گجرات
۲۔ سید نادر شاہ	موننگ	"
۳۔ سید مردان شاہ	وڑائچاں والا	"
۴۔ سائیں نورو مراسی	ساگر	"
۵۔ بابا اللہ رکھا نرکھان	ٹھٹھہ عالیہ	"
۶۔ مائی حسنی	"	"

تاریخِ وفات | باباگورا اندتا مجذوب کی وفات بدھوار کی رات وقتِ عشا ۱۷ رشعبان ۱۳۵۲ھ ۵ ردسمبر ۱۹۳۳ء ۲۱ مگھر سمت ۱۹۹۰ بکرمی ویروار کے روز دفن ہوا۔[۴۳] قبر ٹھٹھہ عالیہ ضلع گجرات میں ہے۔ ۱۳۸۳ھ میں مقبرہ مکمل ہوا۔ مسجد بھی تعمیر ہوئی ہے۔

ل

(۵۶)

سید لال شاہؒ

یہ نوشاہی بزرگ تھے۔

سید لال شاہ
|
سید صاحب علی شاہ۔ ساہو لی شریف۔ ریاست نابھہ
|
سائیں مکھل شاہ۔ مراسی
|
سائیں نیک محمد۔ مراسی [۴۷]

---

[۴۴] خزینۃ السلام ص ۲۴۹ [۴۵] فیض محمد شاہی جلد ۱۰ ص ۵۶۱ [۴۶] بیاض تحریر شرافت ص ۳۳۹ مشموقہ

Marfat.com
Marfat.com

(۵۷)

لالہ مہتم لاہوری رح

مولوی نور احمد چشتی لاہوری رح لکھتے ہیں۔

"تکیہ مہتمان سرکی بند۔ یہ تکیہ باہر دروازہ لاہوری قصاب خانہ کے گوشہ جنوب کی طرف شرق رویہ گودام آبکاری کے موجود ہے۔ یہ تکیہ کرم بخش سرکی بند نے بنایا۔ اور اب تک وہ مرد ضعیف اس میں سکونت پذیر ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ چاند پر عاشق ہے۔ ہمیشہ چاند کے پیچھے دو دو تین تین کوس دست بستہ چلا جاتا ہے۔ جب میں نے اس سے پوچھا کہ مرشد تیرا کون ہے۔ تو اس نے کہا کہ مجھ کو خواب میں نظر آتا ہے اور ہمیشہ پہلی تاریخ چاند کو میرے پاس آتا ہے میں اس کا طالب ہوں آدمی خبطی سا معلوم ہوتا ہے۔ اس تکیہ کا طول دو سو۔ اور عرض پینسٹھ فٹ۔ اس میں گوندیاں پچیس۔ کیکر اٹھاراں۔ برنے پندراں۔ لسوڑیاں تین۔ سریہ دو۔ بوہڑ ایک۔ دھریک ایک۔ ون بیس موجود ہیں۔ اس تکیہ میں ایک چاہ قدیمی جس کے غرب رویہ ایک سرد خانہ بھی قدیم ہے۔ اس کے اندر پانچ زینہ اتر کے جانا ہوتا ہے اندر سے دو تین گز مربع ہے۔ اب نصف عمارت اس کی قدیمی اور نصف جدیدہ مبنیہ کرم بخش موجود ہے۔ چاہ کے شرقی طرف جھگی مسکونہ اس کی اور فیمابین چاہ و جھگی ایک تھڑہ چونہ گچ سفید جس کا طول چھ فٹ۔ عرض چار فٹ۔ ارتفاع تین فٹ اس پر قبر لالہ مہتم نوشاہی کی۔ اس کے شرق رویہ ایک قبر کسی خورد بچہ کی۔ اور اس کے ساتھ قبر شرف الدین سرکی بند کی۔ عرصہ دو سال کا ہوا ہے کہ سرکار نے تین سو روپیہ اس کو دے رہی تھی کہ مکان سے دستبردار ہو جائے مگر اس نے قبول نہ کیا۔ تمام سرکی بند اس کی تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بے طمع فقیر ہے۔ فقط اور دوسرا سرکی بند ہمیشہ سے خبرگیری اس مکان کی کرتا ہے۔ اور بعدہ کرم بخش سرکی بند مالک ہو گا۔ عرصہ چالیس سال سے کھولہ لنگانی کر کے بامداد تمام سرکی بنداں یہ تکیہ آباد ہوا ہے۔ دوسرا آدمی بھلا مانس خدا ترس ہے اپنی محنت مزدوری کر کے خدمت مکان

Marfat.com
Marfat.com

بھی کرچھوڑتا ہے۔ عـــه

م

(۵۸)

سید محبت علی شاہ دیپالپوری ؒ

نوشاہی خاندان کے درویش تھے۔ شہر دیپالپور ضلع ساہیوال میں رہتے تھے۔

وفات | آپ نے ۱۳۷۹ھ میں وفات پائی۔

یارطریقت | آپ کا ایک درویش سائیں عزیز محمد۔ عارف والہ ضلع ساہی وال کے گورستان میں ۱۳۸۲ھ میں بعمر اسّی سال موجود تھا۔ عـــه

(۵۹)

حافظ مولوی محمد بخش جالندہری ؒ

صوفی اکبر علی جالندہری لکھتے ہیں۔

"موضع کنگرہ (متصل جالندھر) میں خاندان میاں کا مشہور ہے۔ اس خاندان کے اکثر اشخاص حافظ اور عالم ہوتے رہے ہیں۔ ان میں سے حکیم مولوی حافظ محمد بخش صاحب اور میاں شہاب الدین خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ پہلے یہ اپنے چچازاد بھائی مولوی حافظ فتح الدین صاحب سے پڑھتے رہے۔ صرف۔ نحو اور فارسی کی تحصیل کی پھر مولوی محمود صاحب کابلی سے تفسیر اور حدیث کا علم پڑھا۔ طب کا علم بھی پڑھا۔ نوشہرہ سے ایک مولوی صاحب نوشاہی سلسلہ سے منسلک تھے۔ اُن سے بیعت کی تھی۔ گرد و نواح میں مشہور طبیب تھے۔ غربا کے ساتھ نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ اور ان کا مفت علاج کرتے تھے۔ گھر پر علوم کا درس بھی جاری رکھا۔ بہت لوگوں کو فیض ہوا۔

عـــه تحقیقات چشتی ص... ، عـــه بیاض گنجینۂ شرافت قلمی ص ۸ ، ۷۷ ، شرافت

Marfat.com
Marfat.com

آپ کے شاگردوں سے بہت سے لوگ اب تک زندہ ہیں ۔ اور ان کے شکر گزار و ثنا خواں ہیں میاں جی غلام محمد صاحب امام مسجد کھوکھر جو اچھے عالم ہیں انہیں کے شاگرد ہیں ۔ آخر عمر میں جب نابینا ہو گئے تو بھی درس جاری رہا ۔ اسی خاندان کے مورث اعلیٰ کے نام معافی چلی آتی ہے جو پہلے حافظ زین العابدین کے نام تھی ۔ اب ان کے صاحبزادہ میاں رفیع الدین صاحب کے نام ہے جو باپ کی جگہ نمبردار اور سفید پوش ہے ۔ عـــہ

(٦٠)

میاں محمد سلیم گجراتی رح

آپ مرزا محمد علی ولد مرزا غلام حسین نوشاہی گجراتی رح کے تیسرے فرزند اور مرید تھے ۔

ولادت | آپ کی پیدائش ۱۱۹۴ھ میں ہوئی ۔

اولاد | آپ کا ایک ہی بیٹا میاں غلام قادر نام تھا ۔

وفات | میاں محمد سلیم کی وفات ۲۱ ربیع الاول ۱۲۸۰ھ میں ہوئی عـــہ

(٦١)

بابا محمد شاہ بیریں والہ رح

قوم باقندہ سے تھا ۔ موضع بیریں والہ ضلع امرتسر میں سکونت رکھتا تھا ۔ نوشاہی سلسلہ کا درویش تھا ۔ اس کا ایک مرید بابا لکھے شاہ جٹ تھا جو موضع جھنوڑ گڑھ متصل فتح گڑھ چوڑیاں ضلع امرتسر کا باشندہ تھا ۔

(٦٢)

مولانا سید حافظ محمد شاہ ہمدانی خیرپوری رح

آپ سید ہاشم شاہ ولد سید زاہد شاہ بن سید قاسم شاہ ہمدانی قصوری خیرپوری

عـــہ سلیم التواریخ ص ۲۶۳ م عـــہ کرسی نامہ حب ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

کے اکلوتے بیٹے تھے۔ بیعت طریقت بھی اپنے والد صاحب سے تھی۔

ولادت | آپ کی پیدائش ۱۱۸۹ھ/۱۷۷۵ء میں قصور میں ہوئی۔

تعلیم | حافظ قرآن ہونے کے علاوہ علم شریعت و طریقت میں بلند مقام رکھتے تھے۔

عبادت | آپ ہر وقت تلاوت قرآن اور یاد الٰہی میں منہمک رہتے۔ دنیا داروں کی طرف بالکل توجہ نہ فرماتے۔ خاکساری اور گوشہ نشینی کی طرف رغبت تھی۔

خیرپور جانا | آپ کے والد جب قصور سے خیرپور کی طرف چلے گئے۔ تو تھوڑے عرصہ بعد ہی اپنی والدہ اور ماموں سید الف شاہ کے ہمراہ قصور سے خیرپور چلے گئے۔ [۱]

اراضی خریدنا | اپنے والد ماجد کے انتقال ۱۲۲۴ھ کے بعد آپ پر غربت کا دورہ ہوا۔ ایک روز نواب بہاولپور کے نام ایک درخواست بزبان فارسی لکھی۔ اور اس سے کچھ طلب کیا۔ ابھی درخواست پیش نہیں کی تھی۔ کہ رات کو خواب میں والد بزرگوار سید ہاشم شاہ ملے اور فرمایا کہ نواب تو خود محتاج ہے۔ تم خدا تعالیٰ سے مانگو جو سب کا روزی رساں ہے۔ اور آپ کو ایک دعا سکھائی کہ یہ پڑھا کرو۔ چنانچہ آپ نے درخواست نہ بھیجی اور دعا کا وظیفہ کرنے سے اللہ تعالیٰ نے بہت جلد آپ کو خوشحال اور فارغ البال کر دیا۔ آپ نے اس کے بعد سات کنووں کی اراضی خرید لی۔ جو اب تک اولاد کے پاس ہے۔ [۲]

قصور آنا | آپ کے عم زاد بھائی سید چراغ شاہ ولد سید کامل شاہ بن سید زاہد شاہ جو قصور میں مقیم تھے۔ نے آپ کو ایک مرتبہ خط لکھا کہ میاں برادری کے لوگ مجھ کو تنگ کرتے ہیں آپ میری مدد کے لئے تشریف لاویں چنانچہ کچھ عرصہ کے لئے آپ قصور آگئے۔ اور اپنے بھائی کی کافی امداد کی آخر پھر اپنے وطن خیرپور کو چلے گئے۔ [۳]

خواجہ خدا بخش سے تعلقات | مولانا خواجہ خدا بخش چشتی نظامی خیرپوری جو حافظ محمد جمال ملتانی

---

[۱] ہم اور ہمارے اسلاف ص ۲۲۷ [۲] ایضاً ص ۲۲۸ [۳] ایضاً ص ۲۲۹ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

کے مشاہیر خلفا سے تھے۔ اور اپنے عہد کے اکابر اولیاء اللہ سے تھے۔ وہ سید محمد شاہ ہمدانی کی خدمت میں جب کبھی تشریف لاتے تو بازار کے سرے اور گلی کے موڑ پر خاصے سے اُتر پڑتے اور پیدل چل کر ڈیرے میں آتے ۴؎

آپ دونوں حضرات کی آپس میں اکثر صحبت رہتی اور علم و معارف کی باتیں ہوا کرتیں حضرت مولانا آپ سے بڑی محبت اور لطف سے پیش آتے اور آپ کا کمال ادب ملحوظ رکھتے۔

مخدوم صاحب بخاری کا مسخر ہونا جب آپ کے والد سید ہاشم شاہ رح کی وفات ہوئی تو موقعہ دربار جلالیہ کے سجادہ نشین مخدوم صاحب بخاری اوچی رح آپ پر حملہ کرنے کی غرض سے گھوڑے پر سوار ہو کر بمعہ اپنے ملنگوں کے خیرپور آپ کے پاس آئے۔ سب لوگوں کو خطرہ تھا کہ دیکھئے اب کیا ہوتا ہے۔ آپ نے ایسا تصرف کیا کہ وہ گھوڑے سے اُتر کر باادب آپ کے سامنے بیٹھ گئے۔ پھر فاتحہ خوانی کے لئے ہاتھ اُٹھائے۔ جاتی دفعہ اپنا گھوڑا بمعہ ساز و سامان آپ کی نذر کر گئے۔ ۵؎

تحریرات آپ خوشنویس تھے۔ خط بہترین تھا۔ کتب ذیل آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی آپ کے ورثا کے پاس موجود ہیں۔

۱۔ مراح الارواح ۲۔ زنجانی ۳۔ شافیہ ۴۔ صرف میر ۵۔ ہدایۃ النحو ۶۔ کافیہ ۷۔ عبد الغفور ۸۔ منیۃ المصلی ۹۔ کنز الدقائق ۱۰۔ بوستان۔

شادی آپ کی شادی خیرپور میں سید عظیم اللہ شاہ گیلانی لاہوری رح کی صاحبزادی سے ہوئی انہیں کے بطن سے اولاد ہوئی ۶؎

اولاد پہلے آپ کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی۔ آپ نے شاہ جی احمد رح کے مزار پر چلہ کیا۔ وہاں سے حکم ہوا کہ آپ خیرپور میں بری شاہ کے مزار پر چلہ کریں وہاں سے آپ کی مراد

۴؎ ہم اور ہمارے اسلاف ص ۲۱۵ ۵؎ ایضاً ص ۲۲۳ ۶؎ ایضاً ص ۲۲۱ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

پوری ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ چالیسویں روز صبح کے وقت آپ کی گود میں دو تازہ لیموں آ پڑے۔ حالانکہ وہ لیموں کا موسم نہ تھا۔ چنانچہ آپ کے ہاں اس کے بعد دو فرزند پیدا ہوئے۔ جن کے نام سید عباس علی شاہ اور سید محمود شاہ عرف بُلاق شاہ رکھے گئے۔

وفات | سید محمد شاہ کی وفات بعمر ۷۶ سال ۱۲۵۵ھ میں ہوئی آپ کا مزار خیرپور ٹامیوالی ضلع بہاولپور میں اپنے والد صاحب کے پاس شرقی جانب ہے۔ ۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۶ء میں پختہ چار دیواری تعمیر ہوئی۔

(۶۳)

مرزا محمد علی گجراتی رح

آپ مرزا غلام حسین گجراتی بن عثمان بن محمد قریشی کے فرزند اور مرید تھے۔ استاد وقت تھے۔ ناظم و ناثر، اعلیٰ درجہ کے خوشنویس تھے۔ عابد، زاہد، شب بیدار، پارسا، ذی وجاہت، بارعب آدمی تھے۔ اکثر رؤسا اور امرا آپ کے شاگرد تھے۔ بہوڑ سے گجرات کو آ رہے تھے برلب دریائے چناب نماز شام پڑھتے ہوئے سجدہ میں انتقال کیا۔ ایک شجرہ سلسلہ نوشاہی پر آپ کا دستخط اس طرح ہے۔ "فقیر محمد علی گجراتی" عہ

اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے۔ ۱ میاں نور جمال ۲ میاں نور محمد ۳ میاں محمد سلیم ۴ میاں محمد نعیم۔

وفات | مرزا محمد علی کی وفات ۱۲۱۹ھ میں ہوئی۔ عہ

(۶۴)

سید محمود شاہ عرف بُلاق شاہ ہمدانی خیرپوری رح

آپ حضرت سید حافظ محمد شاہ ولد سید حافظ ہاشم شاہ ہمدانی خیرپوری رح کے فرزند

عہ عہ کرسی نامہ عرب۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

اور مرید و خلیفہ تھے۔

ولادت آپ کی پیدائش ۱۲۳۶ھ میں بمقام خیرپور ٹامیوالی ہوئی۔

بھائیوں میں محبت آپ کے بڑے بھائی سید عباس علی شاہ کی اور آپ کی آپس میں بہت محبت تھی۔ دونوں بھائی گویا یکجان اور دو قالب تھے۔ جہاں جاتے اکٹھے جاتے۔ اکٹھے رہتے۔ اکٹھے ہی کھانا کھاتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس یکجہتی اور اتفاق میں برکت عطا فرمائی تھی۔[1]

ادب ایک دفعہ آپ کے بڑے بھائی صاحب نے فرمایا کہ آپ جدی وراثت میں سے اپنا حصہ لے لیں۔ آپ نے جواب دیا کہ میں آپ کا خادم ہوں اور اسی حیثیت سے آپ کے زیر سایہ زندگی بسر کرنے میں سعادت سمجھتا ہوں آپ مجھے سب کچھ دیتے ہیں مجھے کوئی حاجت نہیں۔

عبادت آپ شب بیدار تھے۔ نوافل تہجد پڑھتے اور اکثر وقت تلاوت قرآن مجید اور وظائف میں مشغول رہتے۔ سب کام اپنے ہاتھ سے کرتے اور اپنے اسلاف کرام کی طرح دنیاداروں اور ان کے طور طریقوں سے بیزار تھے۔ غربا و مساکین کی غمگساری فرماتے۔ املاک کی ضروریات کی خاطر جب کوئی غرض حاجت لے کر آتا تو آپ اسے نعمت بیگ کے پاس بھیج دیتے جو خیرپور کا نمبردار تھا اور آپ کا بہت احترام کرتا تھا۔ وہ سب کام کرا دیتا۔ حکام آپ کا بڑا ادب اور لحاظ کرتے تھے۔ آپ کے کاموں کی بڑی خوشی سے تعمیل کرتے۔ اور آپ کی زیارت کے لئے اکثر آپ کی خدمت میں آیا کرتے تھے۔[2]

اخلاق آپ کی طبیعت بہت سادہ تھی۔ غرور اور خود نمائی کا شائبہ تک نہ تھا غذا اور لباس بھی سادہ ہوتا تھا۔ باوجود مرجع خلائق و مقبول عام و خاص ہونے کے دوسروں کو بہت کم کام بتاتے تھے۔ اولاد سے شفقت رکھتے۔ دن بھر آپ کی مجلس پند و نصیحت

---

[1] ہم اور ہمارے اسلاف ص ۲۳۶ [2] ایضاً ص ۲۳۵ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

سے گرم رہتی۔ اور کافی رات تک معتقدین اور شرفائے شہر آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر استفادہ کرتے۔ ابتدائے جوانی میں آپ کو ورزش جسمانی کا بھی بہت شوق تھا۔ گتکے کے فن میں آپکو مہارت حاصل تھی۔ اس سے پہلے خیرپور میں اس سپاہیانہ فن کا رواج نہیں تھا۔ آپ نے اسے جاری فرمایا۔ خیرپور کے بہت سے لوگوں نے اس فن میں آپ کی شاگردی کی ۳ھ

ممبر کمیٹی ہونا | ۱۳۰۱ھ/۱۸۸۴ء میں جب خیرپور میں میونسپلٹی قائم ہوئی تو بلا آپ کی خواہش کے حکام نے آپ کو ممبر مقرر کر دیا۔ آپ کو چونکہ امور دنیا سے بڑی نفرت تھی۔ اس لئے بڑی شدت سے انکار کر دیا۔ لیکن حکام آپ کی نیکی اور شرافت کے حد درجہ معتقد تھے۔ اور آپ کی ذات والاصفات کو منبع حسنات و برکات سمجھتے تھے۔ اس لئے سب نے مل کر آپ کی خدمت میں درخواست کی کہ یہ رفاہ عامہ کا کام ہے۔ جہاں آپ کی ذات سے لوگ دینی فوائد سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ وہاں لوگوں کو آپ کی بدولت دنیاوی منافع بھی حاصل ہو جائیں گے چنانچہ مجبوراً آپ نے یہ استدعا منظور فرمائی۔ مگر تھوڑا عرصہ ہی آپ نے اس ذریعہ سے پبلک کی فیض رسانی کا بیڑا اٹھایا۔ اور پھر اپنے لڑکے سید احمد شاہ کا نام تجویز کر کے اپنا پیچھا چھڑا لیا۔ ۴ھ

مسلمان کی مدد کرنا | ایک مرتبہ آپ کی ممبری کے ایام میں ایک مسلمان نے میونسپلٹی کے صدر کو جو اس وقت تحصیلدار تھا درخواست دی کہ میری اور ایک ہندو کی مشترکہ گائے ہے۔ جو بوجہ بیماری کے قریب الموت ہے۔ ہندو حصہ دار اس کے ذبح کرنے سے مانع ہے۔ گائے حرام ہو جائے گی۔ اس کا انتظام فرمایا جائے۔ چنانچہ صدر نے یہ نازک کام آپ کے سپرد کیا۔ آپ نے احتیاط اور دانشمندی سے اُسے سرانجام دیا۔ گائے ذبح کی گئی۔ اور ہندو جو مسکینوں اور ناداروں سے [illegible] کو ہراساں کرنے کے عادی تھے چوں چرا نہ کر سکے۔ ۵ھ

۵ھ ابرار [illegible] ص ۲۳۹ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

شادی آپ کی شادی سید نظام الدین ولد سید نور علی بن سید حیات اللہ مشہدی کھیم کرنی کی بیٹی سے ہوئی۔ ان کے بطن سے اولاد ہوئی۔

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔ ۱۔ سید احمد شاہ ۲۔ سید زمان شاہ۔

یاران طریقت آپ کے خواص مریدیہ تھے۔

۱۔ خلیفہ اللہ بخش ولد غلام حسین بن میاں درویش محمد؟

۲۔ میاں امام بخش ساکن جھوہن۔ بہاولپور

وفات سید بلاق شاہ کی وفات بعمر ۲۰ سال۔ بدھوار ۳۰ صفر ۱۳۰۸ھ کو ہوئی قبر خیرپور ٹامیوالی ضلع بہاولپور میں ہے۔

قطعہ تاریخ

از مولانا حاجی حکیم حافظ سید عبدالحق شاہ محدث ولد سید ولایت شاہ ہمدانی رح

لقلبی الیوم مبتول بحزن — لفوت الھم راس الصالحینا
وعینی مبتلی باللہ مع غط — لفقد النظر نور العالمینا
الا یا ایھا الخلان ھموا — لان نبک بکاء الفاقدینا
وندعوا اللہ مغفرۃ وفضلا — لسیدنا کریم الخلق فینا
ترحم یا الٰہی کل رحیم — لانت الرب خیر الراحمینا
فبشرہ بمغفرۃ واجر — کریم انت خیر الغافرینا
وکنا بالدعاء اذا استجیبت — والھمنا بانا قد رضینا
وقال لا رخہ طاھر بشیرا — علی ما قال لہ ملک یقینا

بقطع الراس من دنیا دنیہ
لوصل الحق خیر الناس دینا (۱۵۱ - ۱۱۵۷) (بہ امرہا اعداد ساقط)
۱۳۰۸

Marfat.com
Marfat.com

ف لفظ دُنیا کا سَر یعنی حرف دؔ کے چار عدد جمع کرنے سے تاریخ پوری ہوتی ہے۔

قطعہ دیگر

از مولانا قاری محمد جعفر لسوز

زبدۂ خاندانِ آلِ رسول — کان فی عصرہ من الامجاد
مجمع علم و حلم و زہد و تقا — معدن الفیض مخزن الارشاد
چوں بدلسوز بہر تاریخش — کرد لطف عنایت و امداد
سال او از سرِ وصال شدہ — رحمتِ حق بروحِ پاکش باد ف۶

۱۳۰۸ھ

دیگر

از حکیم حافظ محمد عمر ممبر میونسپلٹی تخلص حافظ

گفت حافظ بفضلِ رحمانی — بہر تاریخ بیت لا ثانی
سیدی اہلِ بیت ہمدانی — آمد او در لباس نورانی

۱۳۰۸ھ

دیگر

از مولانا عزیز الدین عزیز خوشنویس برہانپوری بسیاد لپور

مرشد و مخدوم ما سید محمد شاہ بلاق — وطن او اول قصور و خیرپور آمد دگر
از گل ہاشم دماغ او معطر شد بنور — خیرپور از روضہ اش چوں گلشنِ جنت نگر
بود از اولادِ علی ہمدانی امیر کبیر — خانقاہ او ست در کشمیر روشن چوں قمر
در نجابت بے نظیر و در عبادت بے مثل — در شرافت بود کامل در حقیقت راہبر
از وفاتش در جہاں برپا قیامت گشتہ است — ہائے ہائے روز و شب شد بر زبانِ ہر بشر ف

ف۶ وصال کے سَر یعنی وؔ کے ۶ عدد جمع کرنے سے تاریخ پوری ہوتی ہے۔

ف اس مصرع کے اعداد ۱۸۲۶ ہوتے ہیں، واللہ اعلم تاریخ کس طرح پوری کی ہے۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

دیگر

از مولانا سید زمان شاہ نیازی فرزند اصغر سید بلاق شاہ بخاری

طائر سدرہ نشین اوج او — زیب بخش گلشن امکان بود
از دعائش وا شدے باب مراد — قبلۂ حاجات انس و جان بود
مشکلے کہ پیش او میگفت خلق — از دعائش ناگہاں آسان بود
کار او با کار ساز دو جہاں — ہر دم و ہر لحظہ و ہر آن بود
روز و شب آں رہنی ملک بقا — شادماں در منزل قرآن بود
اے نیازی بہر تاریخ وفات — کن رقم۔ او چشمہ فیضان بود
۱۳۰۸ھ

ایضاً

چوں نیازی شد پئے سال وفات — گفت تاریخ عجیب فکر رسا
بے سر و پا سال ترحیلش زغم — گشت بفضل و زہد و مجد و اتقا[ش]
۱۳۰۸

(٦٥)

میاں مراد بخش بھروالہ

آپ کے والد کا نام میاں حبیب شاہ ولد میاں ابراہیم المعروف عبدالرحیم تھا۔ آپکے والد حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک صاحب رہ کے نواسہ تھے۔ آپ کا حال شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات انوشاہیہ کے پانچویں طبقہ۔ قسم دوم۔ باب اول۔ فصل چہارم میں گذر چکا ہے۔ تین دستاویزیں آپ کے متعلق بعد میں ملی ہیں اُن کو محفوظ کرنے کے لئے آپ کے ذکر کا اعادہ کیا ہے۔

بیعنامہ زمین | آپ نے عوا اپنے چھوٹے بھائی میاں شاہ محمد کے زمینداران بھڑی سے چار بیگہ

ش فضل و زہد و مجد و اتقا کے پہلے اور آخری حروف دور کرنے سے تاریخ بنتی ہے۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

زمین بقیمت مبلغ چھ روپیہ خرید کی۔ اس کا بیعنامہ یہ ہے۔

" ما یانکہ بودھا و سعید خاں و فقیرا و دیندار و لطیف وغیرہ متعدیان و مالکان موضع بھٹری دھو تعلقہ عملہ پرگنہ حافظ آباد ایم۔

چوں موازی چہار بیگہ تختہ زمین ملکی و موروثی خود را بعوض مبلغ شش روپیہ سکہ رائج الوقت کہ النصف آں مبلغ سہ روپیہ موصوفہ باشد بدست میاں مراد بخش و شاہ محمد ابنان میاں جیوا ابن بریہم عرف کیرڈ فروختیم و مبلغ مذکورہ در قبض و تصرف خود آوردیم اگر من بعد ازیں کسے از وارثان مایاں بعشار الیہان بایں زمین مزاحم شود ناسمیع القول باشد بنابراں ایں چند کلمہ بطریق سند بیعنامہ نوشتہ دادہ شد کہ ثانی الحال سند باشد۔

بتاریخ ۹ شہر شوال سنہ جلوس والا ۵۔ [سنہ ...]

غربی۔ متصل مہرو ملدیاں ؎ | شرقی۔ متصل گورستان مراداں
شمالی۔ متصل زمین جک بہلول | و حد جنوبی۔ متصل زمین مشترکہ
گواہ شد۔ سماعل گلگوٹے | گواہ شد۔ شیخ عبدالواحد

العبد من مقران مسطور کہ آنچہ دریں است منظور داریم "

اقرار نامہ | آپ نے ایک مرتبہ چھ روپے احولک رام کھتری کو دینے تھے۔ اس کے اقرار نامہ کی نقل یہ ہے۔

" منکہ مراد بخش فقیر بن میاں جیوا مرحوم عرف کیرڈ۔ سکنہ موضع بھٹری اورنگ شاہ پور ولا ایم چوں مبلغ شش روپیہ کہ النصف آں سہ روپیہ موصوفہ باشد بابت قرض احولک رام کھتری مرحوم عرف نجار دادنی داریم اقرار مینمایم بریں وجہ کہ مبلغ مسطورہ بسہولت نزد مانا بن لقمان عرف بیرا ادائے نمودہ بدہم و ہیچ عذر و حیلہ در پیش نیارم بنابریں چند کلمہ بطریق تمسک نوشتہ دادہ شد کہ ثانی الحال سند باشد بتاریخ بیستم ماہ محرم سنہ ۱۲۴۱ (۱۸۲۵ء) دیگر آنکہ من بعد ازیں اگر کدام کاغذ کھتری مسطورہ بنام مراد بخش مذکور برآمد

Marfat.com
Marfat.com

باطل و نامنظور باشد۔ گواہ شد میاں غلام محمد۔ گواہ شد لاکھی کھتری۔

العبد من فقیر مذکور آنچہ درین است منظور دارم "

مکتوب | آپ نے اپنے ایک مرید جھنڈا سنگھ کے نام مکتوب بھیجا۔ اور اپنے پوتے میاں بوٹے شاہ کو بھی روانہ کیا۔ مکتوب یہ ہے۔

" صادق الاعتقاد راسخ الیقین جھنڈا سنگھ پسر مکھن سنگھ ساکن موضع توپوکے۔ از من صوب فقیر دعا گوے مراد بخش از فرزندان حضرت پاک رحمان قدس اللہ سرہ العزیز باشد کردعا گوئے فقرا کر شیوہ مردم فقرا است واضح آنکہ درین ولا فرزند زادہ بوٹے شاہ بمعہ میاں عبد اللہ بر آں طرف فرستادہ۔ و آمدن فقیر بسبب ضعف و پیری نمیشود۔ لہذا برخوردار بوٹے شاہ فرستادہ۔ سہ چہار سال گذشتہ کہ نیاز ایں جانب نرسیدہ حوالہ برخوردار مذکور بالضرور خواہند نمود۔ و فقیر دعا گوئے بحضور خانقاہ حضرت گنج بخش نوشہ صاحب قدس سرہ است منتظر نشستہ۔ برخوردار را رضامند ساختہ رخصت خواہند ساخت درین باب تاکید دانند والدعاء۔ دعائے فقرا رحم خدا۔ " عہ

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند میاں فتح محمد تھے۔ اُن کے دو صاحبزادے بوٹے شاہ اور خدا یار نام تھے۔ وہ دونوں بے اولاد فوت ہوئے۔ اور آپ کی نسل ختم ہوگئی۔

(۶۶)

میاں مقیم گجراتی رح

آپ مرزا محمد علی ولد مرزا غلام حسین قریشی گجراتی رح کے چوتھے بیٹے اور مرید تھے۔

ولادت | آپ ۱۲ سنہ ھ میں پیدا ہوئے۔ صاحب علم تھے۔ آپ کا ایک ہی بیٹا شیخ عمر نام تھا

وفات | آپ کی وفات بعمر ۳۲ سال ۱۲۴۴ سنہ ھ میں ہوئی عہ

عہ ۔۔۔ پنڈت شرافت کے کتبخانہ میں موجود ہے۔ عہ کرسی نامہ عرب شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۶۷)

مہر شاہ فقیر لاہوری

تاریخ لاہور میں ہے۔

(محلہ دایہ لاڈو) محلہ کی عمارتوں میں سے صرف ایک پختہ مسجد دایہ لاڈو کی موجود ہے۔ مہاراجہ کے وقت اس مسجد کو ایک ہندو سادھو نے اپنا گھر بنایا تھا۔ مسجد میں ٹھاکروں کی تصویریں رکھ دی تھیں۔ مگر انگریزوں کے وقت ایک مسلمان فقیر نوشاہی نے چند مسلمانوں کو جمع کر کے براہ زبردستی اس کو مسجد سے بے دخل کر دیا۔ وہ سادھو خاموش ہو کر مسجد سے نکل گیا۔ اب تک وہ مسجد اسی فقیر کے قبضہ میں ہے۔ اور اس نے مسجد سے علیحدہ ایک کوٹھہ بنا کر سکونت اختیار کی ہوئی ہے "۔ ؎

" مسجد قدیم دایہ لاڈو۔ دروازہ شاہ عالمی کے باہر لالہ رتن چند کے باغ کے شرق کی طرف بفاصلہ ایک سڑک درمیانی کے یہ مسجد واقع ہے۔ یہ دایہ لاڈو شاہزادہ سلیم یعنی جہانگیر بادشاہ کی دودھ پلانے والی دایہ تھی۔ چونکہ شاہزادہ نے فتح پور سیکری میں بخدمت شاہ سلیم چشتی رہ کر جو اپنے زمانہ کے قطب تھے۔ پرورش پائی تھی یہ عورت بھی شیخ کی خدمت میں رہا کرتی تھی۔ اور فیض ایسا پایا تھا کہ شب و روز سوائے عبادت کے کچھ کام نہیں کرتی تھی اس نے بحین حیات خود یہ مسجد بنوائی۔ اور اپنی قبر بھی اسی کے صحن میں تیار کی۔ اس کے خاوند کا نام محمد اسماعیل تھا۔ اس نے بھی تمام عمر عبادت و ریاضت میں بسر کی۔ اس وقت ابھی محلے کو ٹلا کہتے تھے۔ اس دایہ کے املاک و حویلیاں و باغ بھی اسی محلے میں تھے۔ سنہ ۱۱۱۹ ہجری میں یہ دایہ فوت ہو گئی۔ اور محمد شکور اس کا بیٹا خبر گیر اس مسجد کا رہا اس کے وقت مولوی عصمت اللہ ایک فاضل مولوی یہاں درس پڑھاتا تھا۔ محمد شکور بھی

؎ تاریخ لاہور ص۲۹۸ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

زندہ تھا کہ سلطنتِ مغلیہ برباد ہو گئی۔ باہر کے محلے سب اُجڑ گئے۔ رعایا بھاگ گئی۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت ایک سنیاسی ہندو جوگی بسنت گر نام اس مسجد پر قابض ہو گیا اُس نے ایک طرف شوالہ بنایا اور دوسری طرف ٹھاکر دوارہ۔ اور قریب تیس سال کے اس اس میں قیام رکھا۔ جب انگریزی دور دوران ہوا تو مسمی مہر شاہ فقیر قادری نے لاہور سے چند مسلمانوں کو ہمراہ لیا اور زبردستی سے ہندو فقیر کو بیدخل کر دیا۔ اگرچہ اس نے مسجد میکگریگر صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ رزیڈنٹ کی کچہری میں عرضیاں گزرانی مگر کچھ نہ ہوا۔ اس روز سے آج تک وہی شخص اس مسجد پر قابض ہے اور وہ علیحدہ کوٹھہ میں قیام پذیر ہے۔ مسجد میں مسلمان لوگ جو گرد نواح کے کوٹھوں میں رہتے ہیں نماز پڑھتے ہیں۔ یہ مسجد پختہ چونہ کی عمارت نہایت مضبوط بنی ہوئی ہے۔ تین محرابیں اور ایک گنبد عالی شان۔ سقف قالبوتی ہے۔ صحن مسجد میں پختہ فرش ہے اور پختہ حوض ہے مگر حوض اب بند ہے اور صحن سے شرق کی طرف قبر پختہ دائی لاڈو کی بنی ہوئی ہے۔ بیرونی چار دیواری پختہ مہر شاہ فقیر نے بنوائی ہے۔ پہلی عمارت سوائے مسجد باقی نہیں رہی۔ چھوٹا چاہ جو اب مسجد کے جنوب کی سمت کو ہے ہندو فقیر نے کھدوایا تھا۔ پہلا چاہ و عمارت متعلقہ مسجد سب کنہیا لال کمبوہ والہ نے جس کا باغ شمال کی طرف ہے سب گرا دی تھی۔ اور قدیمی چاہ کی اینٹیں نکلوائی تھیں اب اس کا نشان باقی نہیں ہے۔ ۵ے

ن

(۶۸)

شیخ العلماء حضرت میاں نصیر احمد المعروف میاں صاحب قصوری ۱ے

آپ کا اسم گرامی میاں نصیر احمد۔ لقب شیخ العلماء۔ استاذ الاساتذہ عالم قرآن

۵ے تاریخ لاہور ص ۳۰۲ مرافت

Marfat.com
Marfat.com

وسنت المشہور "میاں صاحب قصہ خوانی" ہے۔ اور قطب شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔

والد آپ کے والد گرامی کا نام میاں غلام محمد صاحب اور صوفی تخلص تھا جناب میاں غلام محمد صاحب عالم و فاضل ہونے کے علاوہ بہترین شاعر بھی تھے۔ مرثیہ گوئی میں نہایت ہی موزوں طبع رکھتے تھے۔ آپ کے علم پر آپ کی شاعری غالب ہوگئی تھی۔ اسی لئے آپ کی شہرت بحیثیت شاعر کے زیادہ ہے۔

ولادت و تعلیم آپ کی پیدائش ۱۲۲۸ھ میں ہوئی۔ صوبہ سرحد کے علماء سے علوم متداولہ کی تکمیل کی۔ اپنے وقت کے علماء اجل فاضل اکمل مفسر قرآن، شارح حدیث حضرت مولانا مولوی محمد احسن[1] صاحب پشاوری سے سند فراغت حاصل کر کے مسند تدریس پر جلوہ افروز ہوئے۔

تدریس آپ کے تبحر علمی کا شہرہ سن کر دور دراز سے طلبا آنے لگے۔ اور آپ کے وجود نے ایک مرکز علم کی حیثیت حاصل کر لی۔ آپ کے درس میں کابل، بلخ اور بخارا تک کے طالبان علم موجود ہوتے تھے۔ فارغ التحصیل علما آپ سے اکتساب علوم کرتے۔

تعمیر مسجد پشاور شہر میں آپ نے ایک جامع مسجد تعمیر کروائی۔ یہ مسجد تبلیغ و تدریس کا مرکز تھی۔ اس مسجد کا نام بھی آپ کے نام سے موسوم ہے یعنی "مسجد میاں صاحب قصہ خوانی" الحمدللہ کہ اسی طرح یہ مسجد عقائد حقہ اہل سنت و جماعت کی تبلیغ کا مرکز ہے اور حضرت صاحب کے وقت سے لے کر اب تک اس مسجد سے احیائے دین ہو رہا ہے اور اسی طرح قرآن و حدیث کا درس جاری ہے۔

---

[1] حضرت مفتی محمد احسن صاحب پشاور میں علاقہ گنج کے کوٹلہ رشید خاں کے محلہ میں رہتے تھے۔ آپ کی تصحیح کے ساتھ بہت کتابیں چھپ چکی ہیں۔ صوبہ سرحد کے اکثر و بیشتر علماء آپ ہی کے شاگرد ہیں۔ بلکہ بلخ بخارا اور غزنی تک آپ کے شاگرد ہیں۔ ۸ شعبان المعظم ۱۲۸۳ھ بروز جمعہ انتقال ہوا۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

تصانیف آپ نے بہت کتابوں پر تبصرے لکھے۔ کافی کتابوں کی تصحیح کی، حواشی لکھے۔ اور عقائد باطلہ پر کتابیں لکھیں۔

۱۔ منح الباری شرح صحیح بخاری پارۂ اول مصنفہ حافظ دراز صاحب[عہ] پشاوری رح کی تصحیح کر کے چھپوائی۔

۲۔ اسرار الطریقت مصنفہ قطب العالم سید شاہ محمد غوث[عہ] پشاوری ثم لاہوری رح کی تصحیح کی اور شائع کی۔

۳۔ اسماء الحسنیٰ کی شرح فارسی میں لکھی۔

۴۔ علم نحو کی مشہور کتاب کافیہ کی مکمل ترکیب لکھی۔

۵۔ شافعی پر حواشی لکھے۔

۶۔ غیر مقلدین کے رد میں عربی میں ایک مستقل کتاب مسمی بہ احقاق الحق لکھی۔ جو کتاب تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسمعیل دہلوی کا رد ہے۔ اس میں تفصیل کے ساتھ اس فرقہ کا رد ہے۔

کتبخانہ آپ کے کتب خانہ میں تقریباً چھ ہزار کتابیں تھیں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

نوشاہی ہونا مولوی سید امیر شاہ صاحب پشاوری لکھتے ہیں۔

الحاج میاں صاحب (نصیر احمد) سلسلہ قادریہ کے خانوادہ نوشاہیہ میں اپنی خاندانی نسبت رکھتے تھے۔ نیز طریقہ عالیہ قادریہ زاہدیہ میں حضرت شیخ الاسلام والمسلمین اخوند صاحب سوات رح سے بیعت تھے۔

عہ اصلی نام علامہ حافظ محمد احسن تھا۔ قد لمبا ہونے کی وجہ سے حافظ دراز مشہور ہوئے والد کا نام حافظ محمد صدیق بن محمد اشرف خوشابی تھا۔ حافظ دراز صاحب خوشاب سے چلے آئے پشاور کو اپنا قیامگاہ بنایا استاذ العلماء کے لقب سے ملقب ہوئے ۱۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۶۳ھ میں وفات پائی عہ سید شاہ محمد غوث بن سید حسن بادشاہ گیلانی پشاوری متولد ۱۱۰۸ھ متوفی ۱۰ ربیع الاول ۱۱۵۲ھ مدفون لاہور۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

تحقیقِ حق کا جذبہ | آپ میں تحقیقِ حق کا جذبہ صادقہ اپنی نرالی شان رکھتا تھا معاصر علماء کے اختلاف کو آمنے سامنے بیٹھ کر تحقیق فرماتے۔

ایکبار علمائے سوات نے بسرکردگی شیخ الاسلام والمسلمین حضرت اخوند صاحب[لعـہ] سوات رح فتوائے دیا کہ بغیر محراب کے جماعت نہیں ہوتی۔ یہ مسئلہ پشاور میں پہنچا آپ یہ دیکھ کر حیران ہو گئے۔ یہاں سے شیخ المشائخ حضرت آقا پیر جان[صـہ] صاحب قادری۔ حضرت آقا سید سکندر شاہ صاحب قادری چشتی۔ مولانا مولوی سراج الدین لاہوری کو ساتھ لے کر تحقیقِ حق کے لئے سوات تشریف لے گئے۔ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین بابا جی صاحب سوات کے ہاں قیام کیا۔ اور مسلسل تین دن تک ان علماء سے گفتگو ہوئی تحقیقِ حق کی گئی اور پہلے

لعـہ امام المجاہدین حضرت عبدالغفور صاحب الملقب بہ اخوند صاحب مہمند دل کے قبیلہ صافی سے تھے۔ ۱۲۰۹ھ مو مردان میں پیدا ہوئے۔ بحر العلوم حافظ محمد عظیم واعظ خطیب و امام جامع مسجد کلاں گنج پشاور (متولد ۱۲۰۵ھ۔ متوفی ۱۲۷۰ھ) سے علوم معقول و منقول کی سند پائی۔ پھر شیخ المشائخ صاحبزادہ محمد شعیب قادری ساکن تورڈھیری کی بیعت ہوئے اور سوموار ۷ محرم ۱۲۹۵ھ کو انتقال کیا۔ قبر سیدو شریف میں ہے۔

صـہ آقا پیر جان صاحب (متولد ۱۲۰۵ھ) کا اصلی نام سید اکبر شاہ بن سید عیسٰے شاہ صاحب پشاوری تھا پانچ واسطوں سے ان کا نسب سید ابوالبرکات حسن بادشاہ گیلانی پشاوری (متولد ۱۰۲۳ھ متوفی جمعہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۱۱۵ھ) سے ملتا ہے۔ تربیت و تعلیم والد بزرگوار کے زیر سایہ ہوئی۔ اور بیعت طریقت اپنے بڑے بھائی علامہ اجل سید غلام صاحب المعروف آقا میر جی صاحب پشاوری (متوفے جمعہ ۲۰ شعبان ۱۲۹۳ھ) کے ہاتھ پر کی۔ صاحب کشف و کرامات تھے۔ منگل وار کی رات ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۵ھ کو وفات پائی۔ قبر پشاور میں ہے۔
مولف کتاب تذکرہ علماء و مشائخ سرحد یعنی مولوی سید امیر شاہ صاحب پشاوری ان کی اولاد سے ہیں خلف الرشید سید حافظ زمان شاہ بن سید سعید احمد شاہ بن سید آقا پیر جان صاحب رح۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

فتوے پر نظر ثانی کرنے کے بعد دوبارہ شریعت محمدیہ کے مطابق فتوے دیا گیا۔ جناب حضرت اخوند صاحب سوات نے ان صاحبان کی بڑی قدر و منزلت کرتے ہوئے رخصت کیا۔

فتوے نویسی آپ کا فتوے صرف پشاور ہی میں نہیں بلکہ تمام علاقہ میں نافذ و رائج تھا۔ بابر علاقہ کے علمائے کرام جب تک کسی فیصلہ پر آپ کی مہر تصدیق نہ دیکھتے دستخط ثبت نہ کرتے بلکہ آپ کے پاس بھیج دیتے۔

شعر گوئی علاوہ ازیں کہ آپ عالم و فاضل بھی تھے۔ بہترین شاعر بھی تھے۔ بہت سے پند و نصائح نظم فرمائے۔ بزرگان کرام کی تعریف و توصیف میں مخمسیں۔ غزلیں۔ اور نظمیں اردو۔ فارسی میں لکھیں۔ ایکدفعہ الحاج آغا سکندر شاہ صاحب قادری چشتی نے آپ کو کہا کہ ہمارا شجرہ طریقت نظم فرمادیں۔ آپ نے بزرگان کرام کے اسماء طلب کئے۔ اور اسی وقت نظم فرما دئے۔ ہر ایک شعر ایک دُرّ بے بہا ہے۔ تمام شجرہ طیبہ گویا ایک موتیوں میں پرو دیا ہوا ایک خوبصورت ہار ہے۔

اولاد آپ کے تین فرزند تھے۔

۱ - مولوی میاں محمد صاحب - آپ والد محترم ہی سے فارغ التحصیل ہوئے۔ اور آپ کے زیر سایہ قضا و افتا کا کام کرتے رہے۔ نہایت کریم النفس تھے۔ خوش وضع اور خوش لباس جوان تھے۔ غالباً پچاس برس کی عمر میں بعارضہ نمونیہ وفات پائی۔

۲ - الحاج حافظ علامہ مولانا مولوی گل فقیر احمد صاحب ۱۳۰۱ھ میں پیدا ہوئے۔ پہلا پارہ قرآن مجید والد صاحب سے حفظ کیا۔ اس کے بعد حافظ فضل احمد۔ حافظ غلام رسول حافظ محمد صادق صاحب سے پورا قرآن مجید حفظ کیا۔ فارسی کی تکمیل مولوی عبدالحکیم صاحب پوپلزئی مفتی سرحد (متولد ۱۲۹۴ھ۔ متوفی ۱۳۴۸ھ) سے کی۔ انشا بھی انہیں سے سیکھی۔ اور صرف نحو مولوی اللہ دین صاحب اور مولوی قاضی سراج الدین صاحب سے پڑھی اور معقول و معانی و اصول فقہ کو مولوی قاضی صاحب بڈھنی سے مکمل کیا۔ اور تفسیر و حدیث اور فقہ و عقیدہ عمر مولوی پیر علی شاہ صاحب ساکن ڈھکی نعلبنداں سے پڑھے۔ پھر حدیث شریف کی سند استاذ العلما

Marfat.com
Marfat.com

مولوی محمد ایوب صاحب محدث سے حاصل کی۔ کتب تصوف فصوص الحکم۔ فتوحات مکیہ۔ مثنوی مولانا روم حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب چشتی نظامی گولڑوی (متوفی ۲۹ صفر ۱۳۵۶ھ) سے سبقاً پڑھیں ان کا وعظ پر تاثیر ہوتا تھا۔ ۱۳۸۲ھ میں موجود تھے۔

یہ مولوی سید اکبر شاہ صاحب قادری مصنف تذکرہ علماء و مشائخ سرحد کے بھی استاد ہیں۔

مولوی حافظ گل فقیر احمد صاحب کے ۲ دو بیٹے ہیں۔

اول۔ مولوی بشیر احمد صاحب۔ ہفتہ میں تین روز ترجمہ و تفسیر پڑھاتے ہیں۔ اور تین دن حدیث شریف پڑھاتے ہیں جمعہ اور عیدین کے خطبات بھی دیتے ہیں۔ بہت بلند اوصاف کے مالک ہیں۔ علوم کی تکمیل اپنے والد سے کی ہے۔ اور منشی فاضل کا امتحان بھی پاس کیا ہے ۱۳۸۲ھ میں ان کی عمر ۳۵ برس تھی۔ (تذکرہ علماء و مشائخ سرحد ج ۱ ص ۲۷۹)

دوم۔ مولوی غلام احمد صاحب پشاور میں "شیر سرحد" اور "ڈپٹی صاحب" کے القاب سے مشہور ہیں شاعر بھی ہیں کامل تخلص کرتے ہیں۔ دینی تعلیم والد صاحب کے زیر سایہ کی۔ انہوں نے بھی منشی فاضل کیا ہے۔ بہترین واعظ ہیں۔ تین تین گھنٹہ مسلسل فرق باطلہ کا مدلل رد کرتے ہیں ۱۳۸۲ھ میں بعمر ۲۸ سال موجود تھے۔ (حوالہ مذکور)

۳۔ حافظ میاں گل نظیر احمد صاحب مرحوم۔ انہوں نے عمر کا بیشتر حصہ حفظ کلام اللہ شریف میں بسر کیا۔ اور سینکڑوں افراد نے آپ سے قرآن مجید حفظ کیا۔ اور ناظرہ پڑھا تقریباً چھیاسٹھ ۶۶ برس کی عمر میں وفات پائی۔

شاگردان رشید | حضرت میاں صاحب نصیر احمد کے ویسے تو ہزاروں شاگرد تھے۔ مگر اس جگہ چند گرامی قدر حضرات کے اسماء لکھتا ہوں جو اپنے فنون میں امام تھے۔ افسوس کہ آج ہم صرف ان کے ناموں سے واقف ہیں مگر ان کی تاریخ سے قطعاً بے بہرہ ہیں۔

۱۔ ملا منصور صاحب "معقولی"

۲۔ حافظ سربلند صاحب

Marfat.com
Marfat.com

۳۔ قاضی صاحب بڈھنی۔ جن کی فقاہت کا سکہ صوبہ سرحد میں بیٹھا ہوا ہے۔ اور ان کا فتویٰ جاری ہے۔

۴۔ حافظ صاحب بدھائی

۵۔ مفتی عظیم اللہ صاحب

۶۔ قاضی سراج الدین صاحب

۷۔ مفتی صاحبزادہ شکردین صاحب معقولی

۸۔ استاذ کل حضرت پیر علی شاہ صاحب[۵]۔ ڈھکی نعلبنداں۔

۹۔ حضرت شیخ المشائخ الحاج آقا سید سکندر شاہ صاحب[۶] قادری چشتی

۱۰۔ خان بہادر کریم بخش صاحب سیٹھی۔ وغیرہ

ان میں سے ہر صاحب علوم متداولہ میں مکمل گذرے ہیں۔ صوبہ سرحد میں دین اسلام کے روشن اور جگمگاتے ستارے تھے۔ کوئی قرآن حدیث اور فقہ میں خصوصیت رکھتا تھا تو کوئی عرفان اور سلوک و تصوف کا حامل تھا۔ کوئی علوم عقلیہ و نقلیہ میں یکتائے وقت تھا۔ اور آج تک ان کے فیض یافتہ اور شاگرد ہمت و استقلال کے ساتھ دین محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

وفات آپ کی وفات بعمر اسّی برس ۱۸ رجب المرجب ۱۳۰۸ھ بروز جمعہ بوقت عصر

۵؎ مولوی سید امیر شاہ صاحب پشاوری مصنف کتاب تذکرہ علما و مشائخ سرحد کا سلسلہ تلمذ بھی ان کو پہنچتا ہے چنانچہ مولوی صاحب شاگرد ہیں شیخ الحدیث رئیس الواعظین صاحبزادہ حافظ علی لعل جان بن صاحبزادہ عبدالقیوم (متولد [illegible] متوفی ۱۳۰۶ھ) کے وہ شاگرد تھے مولانا پیر علی شاہ کے۔

۶؎ سید سکندر شاہ بن سید میر محی الدین الملقب بہ گو گھڑی والے (متولد ۱۲۶۶ھ۔ متوفی سوموار ۱۴ رمضان ۱۳۳۱ھ) مدفون پشاور۔ سید شاہ محمد غوث گیلانی لاہوری کی اولاد سے تھے شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ہوئی۔ آپ کی وفات پر تمام شہر بند کر دیا گیا۔ پشاور شہر اور صوبہ سرحد کے ہزاروں لوگوں نے آپ کی نماز جنازہ ادا کی۔ آپ کی وفات پر کافی سے زیادہ تاریخہائے وفات لکھی گئیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

قطعہ تاریخ

صَاحَ لَمَّا مَاتَ مَوْلَانَا نَصِیْرُ اَحْمَدْ ‏ ‏ اَلَّذِیْ دَرَسًا وَتَقْوٰی مِثْلَهٗ لَا یَعْلَمْ

قَالَ قَوْمٌ صِفْ لَنَا تَارِیْخَ تِلْكَ الْوَاقِعَهْ ‏ ‏ قُلْتُ مَوْتُ الْعَالِمِ وَاللّٰهِ مَوْتُ الْعَالَمِ

۱۳۰۸ھ

مادہ ہائے تاریخ

۱۔ نصیر احمد شب شنبہ بمرد ‏ ‏ ۱۳۰۸ھ

۲۔ حیف آں آفتاب علم نہفت ‏ ‏ ۱۳۰۸ھ

۳۔ شمس العلوم از ما برفت ‏ ‏ ۱۳۰۸ھ

۴۔ چراغ جنان ‏ ‏ ۱۳۰۸ھ *

(۲۹)

میاں نور جمال گجراتی ؒ

آپ مرزا محمد علی ولد مرزا غلام حسین قریشی گجراتی کے بڑے بیٹے اور مرید تھے۔

ولادت آپ ۱۱۷۵ھ میں پیدا ہوئے۔

عبادت آپ متعبد شب خیز ذکر و شغل میں بہت معروف رہتے تھے۔ اہل کشف و شہود تھے اور دلق پوش تھے۔

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔ ۱۔ مولوی محمد رمضان۔ ان کا ذکر اس کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کے نویں حصہ موسوم بہ فوائد الاذکار میں گزر چکا ہے۔ ۲۔ سید محمد ان کے دو بیٹے محمد زمان اور محمد دین نام تھے۔

وفات آپ کی وفات بعمر ۹۸ سال ۱۲۷۳ھ میں ہوئی۔ عہ

---

* میاں صاحب حصہ خوانی کے تمام حالات تذکرہ علماء و مشائخ سرحد جلد اول ص ۱۶۷ تا ص ۱۸۱ سے اُسی کی عبارت میں درج کئے گئے ہیں عہ کرسی نامہ غرب شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۷۰)

مرزا نور علی گجراتیؒ

آپ مرزا غلام حسین گجراتی ولد عثمان بن محمد قریشی کے فرزند اصغر اور مرید تھے۔

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ ۔ میاں احمد یار (متولد سنہ ۱۲۰۳ھ متوفی سنہ ۱۲۵۰ھ) ان کا ایک بیٹا میاں غلام محمد تھا۔

۲ ۔ میاں سید احمد (متولد سنہ ۱۲۰۰ھ متوفی سنہ ۱۲۶۰ھ) ان کے چار بیٹے تھے۔ گیلانی بخش میراں بخش ۔ نور حسین ۔ امیر حسین ۔

گیلانی بخش کے ایک فرزند حاجی محمد دین قادری سروری گجراتی تھے جو بہت ساری کتابوں کے مصنف تھے۔ سنہ ۱۳۲۸ھ میں موجود تھے۔

وفات آپ موضع گھڑتل گوجرہ سے گجرات کو آرہے تھے۔ کنارہ چناب پر بیٹھ کر اوراد وظیفہ پڑھ رہے تھے۔ کہ جاں بحق ہوئے۔ سنہ ۱۲۳۲ھ تھا۔ مادہ تاریخ "باغ بزرگ" ہے عہ

(۷۱)

میاں نور محمد گجراتیؒ

آپ مرزا محمد علی ولد مرزا غلام حسین قریشی گجراتیؒ کے دوسرے بیٹے اور مرید تھے۔

ولادت آپ کی پیدائش سنہ ۱۱۸۳ھ میں ہوئی۔

اولاد آپ کے چار بیٹے تھے۔ ۱۔ غلام حسن ۲۔ سلطان محمود ۳۔ پیر بخش ۴۔ محمد بخش ۔

غلام حسن کے چار بیٹے تھے۔ ۱۔ خدا بخش ۲۔ برکت علی ۳۔ فضل قادر۔ ۴۔ فرحت حسین۔

وفات میاں نور محمد کی وفات ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۵ھ میں ہوئی۔ عہ

عہ عہ کرسی نامہ عرب ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۷۲)

نوشاہی بزرگ غوث پوری

موضع غوث پور علاقہ بہاول نگر جانب دریا۔ بہاول نگر سے ذیل میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ کتاب ذکر کرام ۶۰۰ میں ایک باغبان قوم کے بزرگ کے میلہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"اسی قبرستان میں ایک اور بزرگ نوشاہی کی قبر بھی ہے۔ اس پر بھی ہر چیت کو میلہ لگتا ہے۔ اور لوگ جمع ہو کر نذر نیاز چڑھاتے ہیں"

(۷۳)

نوشاہی جماعت

کتاب تیمور شاہ درانی جلد اول میں ہے۔

"روزنامچہ صحیحہ پیوستہ منجملہ نوادر اقوال و معادر ماہ ششم این سال ست بجوت احوال افاضل شرائف خصائل این اماکن واماثل ست کہ بعلاوہ آنچہ سابقاً در باب میرزا نعیم بن ہاشمی و شاہ ظہور الدین خاں و عالم علی خاں و حافظ مسعود خاں و میرزا متین خاں و نصرت اللہ خاں و یاقوت رقم خاں و عبد اللہ خاں خزیمہ و شاہزادہ محمد علی خاں موسوی و شیخ المشایخ عبد السلام خاں و محمد رضا خاں و ابو المعانی خاں و میر بیلے شاہ خاں و سعد اللہ خاں و میرزا خلیل خاں و سلام بیگ خاں از جماعۂ نوشاہی و کشمیری و صفاہانی و شاہجہان آبادی وغیرہ عظام گرامی کہ در علوم عقلیہ و نقلیہ و ابجکتاب و فنون ترتیب و قوانین قوافی و عروض و سیاقت و بدیع و بیان و انشاء شاغل و داخل معضلات و اشعار و فنون داشتند سیاحت نامہا و سفینہا و مکتوبات نیکو مرتب کردہ اند بعز عرض اقدس نور حدیقہ سلطنت و یگانہ گوہر درج عظمت رسید" ؎

؎ مکتوب بنام تیمور شاہ۔ تحریر ۲ شعبان ۱۱۸۱ھ۔ کتاب تیمور شاہ درانی ج ۱ ص ۹۱ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۷۴)

نوشاہی لوگ

مولوی نور احمد چشتی لاہوری خانقاہ طاہر بندگی کے متعلق لکھتے ہیں۔

"اب جس روز سے کہ شمس الدین سجادہ نشین ہوئے ہیں ازانجا کہ یہ حضرت بڑے شوقین آدمی ہیں انہوں نے حال والے لوگ یعنی نوشاہی وغیرہ جو سرود سنتے ہیں۔ جمع کرنے اور مجلس قوالاں کرنی شروع کی ہے[۵۵]"

و

(۷۵)

والدہ مولوی محمد دین فاروقی رسولنگری رح

اہلیہ حضرت مولانا غلام قادر شائق بن مولانا حکیم شیخ احمد فاروقی رح

آپ کے شوہر مولانا شائق رح حضرت سید حافظ فضل احمر باکرامت نوشاہ ثانی ساہنپالوی کے مرید تھے۔ آپ بھی ان کی معتقدات سے تھیں۔ زینب بی بی نام تھا۔ چون[۵۶] سال عمر تھی۔

اولاد | آپ کے دو فرزند تھے۔ ۱۔ مولوی محمد دین ۲۔ مولوی نور دین۔ دونوں عالم اور خوشنویس تھے۔

وفات | آپ کی وفات بدھوار۔ وقت ظہر اا ذی الحجہ ۱۲۹۲ھ میں اپنے شوہر کی زندگی میں ہوئی۔ مزار قصبہ رسولنگر میں ہے۔ بقول دیگر ۱۲۹۱

قطعہ تاریخ

از مولانا غلام قادر شائق رسولنگری رح

فغاں کیں چرخ کج کیش صد چرخ در پیچ و خم باشد | دو مشتاقان جانی را مفرق از وصال آمد

اگر وصلے دہد فوراً کند فصلے بہ خشم ہجر | کہ صبح وصل عاشق را چہ شام انفصال آمد

غرض کاموز با صد درد و غمہا مادر طفلاں | ازیں دنیا سوئے عقبیٰ بحکم ذو الجلال آمد

---

[۵۵] تحقیقات چشتی ص ۱۹۱۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

بحسنِ خلق و لطفِ طبع و شکر و صبر شد مشہور | بہ گفتش ہر کسے در سوزش و ہم در ملال آمد
ہزار افسوس و صد حسرت کہ آں محبوبِ جاں ما | ز ہجر ایں حزیں بس غم چہ وقتِ ارتحال آمد
از ازاں اندرونی ہم وصیت ہا کہ با من داشت | نخواندہ الوداعی گبرد ہمرہ وہ چہ حال آمد
مرا از سوز سوز آتش چساں از پردہ ناقندراز | کہ دل بریاں گواہ و چشم گریاں ہر دو دال آمد
مباد ہمچو من مہجورِ محبوب آہ کز ہجرش | دو نفرِ نعم چہ در یک جمع گاہِ انتقال آمد
خیالِ روئے آں دلبر بچشم جا گرفت آخر | چہ در برگِ حنا رنگِ حنا اندر خیال آمد
رقیبم گر ملامت کرد معذورش ہمیدارم | کہ من خود صاحبِ حالم چہ او صاحب مقال آمد
خدا عشقِ مجازی را حقیقی گر کند شاید | کہ ایں مے سر کہ گردد بس شدم خوش کاینچہ فال آمد
چو منزلگاہِ آں محبوب خالی شد بیا بشنو | صدائے دردِ مہجوراں ز راہِ حال و قال آمد
دو ہم از یوم نحر و چار شنبہ وقتِ پیشیں داں | کہ جامِ عمرِ او دیگر گشت وقتِ اعتزال آمد

چو وقتِ رحلتش حاضر نبودم حسرت اے حسرت
براۓ سالِ فوتِ او دو حسرت بے زوال آمد ع۵

— دو حسرت کے اعداد ۱۳۳۶ میں سے زوال کے اعداد ۴۴ تفریق کرنے سے ۱۲۹۲ھ ظاہر ہوتا ہے۔

(۷۶)

میاں ددھا یا کنگ والہ؟

والد کا نام شگوفہ ولد نامدار بن صلاح بن سعد اللہ بن لقی بن برخوردار بن فتح اللہ عرف فتو جل بن ادہم قوم مراسی گوت پوسلہ تھی۔

یہ نوشاہی خاندان میں مرید تھا۔ باپ دادا سے بھانڈوں کا پیشہ کرتے تھے۔ گانا بونا اور نقالی کیا کرتا۔ موضع کنگ چنن ضلع گجرات میں آباد تھا۔ اس کا بیٹا علی محمد نام ۱۳۸۴ھ

ع۵ بیاض شائق قلمی۔ بیاض خزینۃ العلوم ص۲۰۹ شرافت

میں موجود تھا۔

یہ خاندان اپنے فن میں تمام پنجاب میں مشہور ہے۔ چنانچہ آجکل ۱۳۹۶ھ میں اُن میں سے خانصاحب امید علی نوجوان میٹرک پاس بعمر ۲۲ سالہ موجود ہے۔ فن موسیقی اور رقاصی میں کمال ہے۔ بڑا خوبصورت، حسین وجمیل ہے۔ باسوقت موضع کنگ والے بھانڈوں کے خاندان میں سے ہر لحاظ سے اول نمبر شمار ہوتا ہے۔ اس کی زبان بڑی فصیح و بلیغ ہے۔ راگ رنگ۔ ناچ۔ ناز وکرشمہ میں اپنے معاصرین سے فائق ہے۔ میرے ساتھ بھی عقیدت رکھتا ہے۔ میرے خیال میں علامہ غنیمت کنجاہی، جو نے مثنوی نیرنگ عشق میں شاہد نامی رقاص کی تعریف کے متعلق جو شعر لکھا ہے۔ ؎

گزارد پا اگر در چشم بلبل نخارد از خیال خندۂ گل

اسوقت امید علی اس کا پورا پورا مصداق ہے۔

اس کا والد خانصاحب مہتاب علی۔ سارنگی بجانے میں اُستاد کامل ہے۔ سارنگی بجانے میں اسم ذات کا ذکر اور کلمہ طیبہ کی آواز اور اذان کی آواز پر بھی بجاسکتا ہے۔ یہ بھی اسوقت موجود ہے۔

امید علی کا دادا گلاب نامی کنگ چنن والے سارے خاندان میں نقالی اور خوشرادائی میں مشہور ومعروف تھا۔ میں نے بھی اس کو دیکھا ہے۔ ابن مراد علی بن حسین بن سعداللہ بن نقی متقدم الذکر۔ اب امید علی کنجاہ محلہ کڑہ مصر میں چلا گیا ہے۔

(۷۷)

دولب شاہ رانی

"خانقاہ دولب شاہ۔ واقع لودھراں میلہ ۵ ارہاڑ۔ دو سو سال کی خانقاہ ہے۔ قوالی ہوتی ہے جن کو حال پڑتا ہے۔ رسی باندھ کر درختوں پر لٹکا دیا جاتا ہے۔" ؎۵

؎۵ روزنامہ آغاز لاہور جمعہ ۱۷ محرم ۱۳۶۷ھ مضمون بعنوان لاہوری خرافات۔

Marfat.com
Marfat.com

(۴۸)

میاں ولی محمد خرادی خیرپوریؒ

آپ سید ہاشم شاہ خیرپوری رح کے مرید تھے۔ ایکدفعہ مرشد صاحب کے حضور میں عرض کیا

زیارت نبوی | کہ مجھے کوئی ایسا وظیفہ تلقین فرمائیں جس کے پڑھنے سے مجھے حضور سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہو جائے۔ انہوں نے وظیفہ بتادیا۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ مسجد خرم خاں کے پاس بہت سے لوگ جمع ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سواری آرہی ہے۔ چنانچہ جب سواری آپہنچی تو میاں ولی محمد بکمال ادب زیارت کے لئے آگے بڑھے۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ حاضر ہیں حضرت سید ہاشم شاہ تشریف فرما ہیں۔ ولی محمد قدمبوس ہوئے مگر دل میں خیال گذرا کہ میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا مشتاق تھا۔ یہ تو حضرت مرشد صاحب ہیں۔ صبح کو جب اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے دیکھتے ہی فرمایا کہ ولی محمد! بے اعتقاد نہ ہو پہلے اپنے شیخ کی زیارت ہوتی ہے تب جاکر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ دوسری رات آپ کو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہو گیا۔ عہ

(۴۹)

مولانا سید ہاشم شاہ سجدانی خیرپوریؒ

نسب نامہ | آپ کا نام سید حافظ ہاشم شاہ تھا۔ والد بزرگوار کا نام سید حافظ محمد زاہد شاہ متوفی ۱۲۱۸ھ ابن سید قاسم شاہ بن سید اشرف بن سید ابوطالب بن سید مرتضٰے بن سید شاہ محمد بن سید جلال الدین بن سید علی احمد بن سید ایوب بن سید عبدالشکور بن سید

عہ ہم اور ہمارے اسلاف ص۲۱۸ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

سلوک بن قاضی منور بن حافظ محمد بن سید علاؤ الدین بن سید کمال الدین بن سید سیف الدین بن سید جعفر بن سید نور الدین کمال بن سید احمد قتال بن سید حسن بن میر سید محمد بن امیر کبیر سید علی ہمدانی صاحب اوراد فتحیہ بن سید ابوالقاسم شہاب الدین بن سید محمد بن سید علی حسن بن سید ابو جعفر یوسف بن سید شرف بن سید محب اللہ بن سید محمد بن سید جعفر بن سید عبداللہ بن سید محمد اول بن سید علی حسن بن سید حسین بن سید جعفر الحجۃ بن سید عبداللہ زاہد بن سید حسین اصغر بن سید علی زین العابدین بن حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہم

ولادت | آپ کی پیدائش کوٹ مراد خاں قصور ضلع لاہور میں ۱۱۶۹ھ میں ہوئی وہیں جوان ہوئے۔

تعلیم | آپ فارغ التحصیل صاحب فتوے عالم تھے۔ آپ کے فتاویٰ خود آپ کے قلمی اولاد کے پاس موجود ہیں۔

بیعت | آپ کی بیعت نوشاہی سلسلہ میں سید امان اللہ شاہ ولد سید انور شاہ بن سید رحمت اللہ بن سید مرتضےٰ ہمدانی رہ سے تھی۔

عبادات | آپ کا رجوع عشق الٰہی کی طرف بہت تھا۔ سارا دن گھر کے جنوب مشرقی کمرے میں عبادت کرتے۔ اور راتیں کوٹ مراد خاں کے جنوبی قبرستان میں گزارتے کئی لوگوں نے آپ کو وہاں مستغرق الاعضا دیکھا۔[1]

خیر پور میں ورود | ایک مرتبہ قحط عظیم پڑا تو آپ قصور سے چل کر کچھ عرصہ چوحن میں رہے پھر ۱۱۹۵ھ میں نواب بہاول خاں ثانی عباسی کے عہد میں بمقام خیرپور ٹامیوالی ریاست بہاولپور تشریف لے گئے۔ اور وہیں سکونت اختیار کی۔

والد صاحب کی مراسلت | اس وقت آپ کے والد صاحب سید زاہد شاہ ابھی حیات تھے۔ ان کے ساتھ آپ کی مراسلت رہتی۔ ان کو آپ مبلغات بطور امداد بھیجا کرتے چنانچہ سید

---

[1] ہم اور ہمارے اسلاف ص۲۱۱ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

محمد زاہد کا ایک مکتوب آپ کے نام یہ ہے۔

"برخوردار کامگار سعادت اطوار سید ہاشم شاہ در حفظ الٰہی باشند۔

از فقیر سید زاہد و کامل شاہ و سید محمد و عاجز ملجد دعوات برخورداری وجان درازی مطالعہ باد و روپیہ مرسلہ ایشاں رسیدہ اند ... گندم خریدہ شد ماموں صاحب امان شاہ وخالہ صاحبہ زیب النساء و صالح خاتون والدہ شیر علی وہمشیرہ آں فوت شدہ اند ... دیگر ساکناں کوٹ عثمان خاں بسبب گرسنگی نہایت لاچار شدہ اند امید زندگی کسے نیست ... . کسے زیور و پارچہ نماندہ لازم و واجب کہ برطور دستگیری نمایند ..... بسبب قحط تشنگی بدرجہ کمال ست[1] ... فقط"

فیضان کثیر آپ تبلیغ دین اور فقر و ریاضت میں مسلسل مشغول رہے۔ آپ کے فیضان سے خیر پور اور گرد و نواح کے بہت لوگ فیضیاب ہوئے۔

مرشد صاحب کی نصیحت آپ کے مرشد سید امان اللہ شاہ ہمدانی نوشاہی رح نے آپ کو جب بیعت کیا تھا تو بہت نصائح فرمائیں منجملہ ان کے ایک یہ تھی کہ سب لوگوں کو اپنے سے اچھا جاننا اور اپنے آپ کو حقیر جاننا۔ چنانچہ آپ اپنے مرشد وہادی کے اس ارشاد پر ہمیشہ کاربند رہے۔[2]

کرامات

ایک مرید کو زیارت نبوی کرانا آپ کے مرید میاں ولی محمد خوادی نے عرض کیا کہ مجھے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شوق ہے۔ آپ نے ان کو وظیفہ بتایا۔ چنانچہ چند روز پڑھنے سے انہوں نے خواب میں دیکھا کہ مسجد خرم خاں کے پاس حضور علیہ السلام کی سواری آئی ہے اس کو زیارت ہو گئی۔[3]

ایک شخص کو مقدمہ سے رہا کرنا میاں امام بخش ساکن جھوہن سے منقول ہے کہ مجھ پر ایک ناجائز

---

[1] ہم اور ہمارے اسلاف ص۲۱۳ [2] ایضاً ص۲۱۹ [3] ایضاً ص۲۱۸ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

مقدمہ چلایا گیا۔ خیر پور کی پولیس نے مجھے زیرِ حراست کر لیا۔ میں بہت گھبرایا۔ رات کو آپ خواب میں مجھے ملے اور فرمایا۔ ہم نے تم کو رہا کر دیا ہے۔ چنانچہ صبح میں رہا ہو گیا۔ شہ

کتابوں کا شوق جب آپ کے والد سید زاہد شاہ رحمہ ۱۲۱۸ھ میں قصور میں فوت ہوئے آپ اس وقت خیر پور میں تھے۔ اطلاع ملنے پر قصور پہنچے اور اپنے بھائی صاحب بزرگ سید کامل شاہ کے ساتھ شریکِ رنج و غم ہوئے۔ جب رخصت ہونے لگے تو انہوں نے کہا کہ آپ والد ماجد کے ورثہ میں سے نصف حصہ لے لیں۔ آپ نے کہا کہ بھائی صاحب میں برضا و رغبت اپنا سب حصہ آپ کو دیتا ہوں۔ البتہ والد صاحب کی کتابیں مجھے دے دیں۔ چنانچہ سب کتابیں آپ کو مل گئیں لہ

مشائخ کی آپ سے عقیدت سید عبدالرحمٰن ہمدانی لکھتے ہیں کہ آپ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح کے ہم عصر تھے۔ حضرت شاہ صاحب نے تحفۃ الامیر میں آپ کا یوں ذکر فرمایا ہے "آنچہ ما را از سالکِ مسالکِ طریقت واقفِ حقیقت۔ حقائق آگاہ واصل باللہ ابو المکارم حضرت سید محمد ہاشم خلف عمدۃ السالکین زبدۃ الکاملین حضرت سید محمد زاہد قصوری کہ خلاصۂ اولاد و برگزیدہ احفاد حضرت امیرِ کبیر [سید علی ہمدانی رح] اند معلوم و مفہوم شدہ افضل واولے واحق و عین اصوب ہست" سے

مگر میرے (شرافت کے) نزدیک یہ قول صحیح نہیں۔ کیونکہ سید ہاشم شاہ صاحب کی پیدائش ۱۱۶۹ھ میں ہوئی۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح کی وفات بقول تذکرہ علمائے ہند ۱۱۷۶ھ میں ہوئی۔ یعنی اُن کی وفات کے وقت سید ہاشم شاہ رح ابھی سات سال کے بچہ تھے۔ اس لئے شاہ ولی اللہ محدث کا یہ کلام آپ کے متعلق نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ ولی اللہ نام کے کوئی اور مولانا صاحب۔ سید ہاشم شاہ رح سے مستفید ہوئے ہوں اور انہوں نے تحفۃ الامیر نام کتاب لکھی ہو۔

شہ ہم اور ہمارے اسلاف صلا۲۲۲ لہ ایضاً صلا۲۲۲ سے ایضاً صلا۲۲۱ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

حضرت خواجہ خدا بخش چشتی نظامیؒ جو حافظ محمد جمال ملتانیؒ کے اکابر خلیفوں سے خیرپور میں رہتے تھے۔ اکثر حضرت سید ہاشم شاہ کی خدمت میں آیا کرتے تھے۔ اور آپس میں باہم تصوف و مسائل فقہ پر گفتگو ہوا کرتی تھی۔ جب خواجہ صاحب ضعیف ہو گئے تو خاصہ میں بیٹھ کر تشریف لایا کرتے تھے۸ اور فرماتے تھے سید ہاشم شاہ قطب وقت ہیں۔۹

تحریرات | آپ خوشنویس تھے۔ آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتب ذیل موجود ہیں۔

۱۔ ہدایۃ النحو ۲۔ مشکوٰۃ المصابیح ۳۔ درۃ الفرید ۴۔ حصن حصین ۵۔ دلائل الخیرات ۶۔ کافیہ لابن حاجب ۷۔ قطبی ۸۔ کنز الدقائق ۹۔ شرح نفی ۱۰۔ یوسفی ۱۱۔ بوستان

ڈاکٹر سید عبدالرحمٰن ہمدانی مولف کتاب "ہم اور ہمارے اسلاف" لکھتے ہیں کہ یہ سب کتابیں نہایت خوشخط اور دیدہ زیب نسخے احقر کی خاندانی لائبریری میں موجود ہیں۔۱۰

دستخط | ہدایۃ النحو سے آپ کا دستخط نقل کیا جاتا ہے۔

" الحمد للہ والشکر للہ علی توفیقہ علی اتمام ھذا النسخۃ فی التاریخ شنبہ تسع جمادی الثانی و تسع و ثمانون و مائۃ الف سنۃ ۱۱۸۹ ع بید فقیر سید ہاشم۔ تحریر یافت ؎

یلوح الخط فی القرطاس دھرا وکاتبہ رمیم فی التراب

؎

قد ذاب من الفراق لحمی و دمی وازداد من الشوق الیکم السمی

کم اکتب خطی الیکم بیدی کم اصبر بالیث وجودی و علامی۱۱

تبرکات | آپ کی ایک دستار اور ایک رومال سید عبدالرحمٰن ہمدانی خیرپوری مقدم الذکر کے گھر میں تبرک موجود ہے۔۱۲

---

۸ ہم اور ہمارے اسلاف ص۲۱۶ ۹ ۱۰ ایضاً ص۲۳۵ ۱۱ ۱۲ ایضاً ص۲۳۶ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند سید حافظ محمد شاہ ہمدانی رح تھے۔

یاران طریقت | آپ کے خواص مریدین یہ تھے۔

۱۔ سید لطف شاہ ولد سید امان شاہ ہمدانی رح۔ قصور لاہور

۲۔ سید قطب شاہ ولد سید غلام محمد شاہ ہمدانی۔ کوٹ مراد خاں " "

۳۔ حکیم بخت جمال خیرپور بہاولپور

۴۔ میاں ولی محمد خرادی " "

۵۔ میاں ڈھولہ چھوہن "

یہ بہت صالح اور دیندار بزرگ تھے۔ سو سال سے زیادہ عمر پائی
جب ان کو قبر میں اتارا گیا تو تین مرتبہ ان کے منہ سے اللہ کی
آواز نکلی جو سب حاضرین نے سُنی۔ [۱۳]

۶۔ میاں درویش محمد خلیفہ

۷۔ میاں سلطان محمود گوریا یہ فاضلکا فیروزپور

وفات | سید ہاشم شاہ ہمدانی رح کی وفات بعمر ۳۰ سال ۲۷ محرم ۱۲۴۱ھ میں ہوئی
نماز جنازہ حضرت خواجہ خدا بخش چشتی نظامی رح نے پڑھائی۔ خیرپور ٹامیوالی میں دفن ہوئے
مولانا حفیظ بہاولپوری لکھتے ہیں۔

" سادات خیرپور۔ خیرپور کی شرقی سمت جنازہ گاہ کے قریب ایک وسیع قبرستان میں
سادات خیرپور کے مزارات اور متعدد خانقاہیں واقع ہیں۔ لوگ یہاں بھی مقررہ اوقات
میں جمع ہو کر اپنی اپنی منتیں پوری کرتے ہیں۔ سال میں کئی دفعہ یہاں میل میل کا
سامان ہو جاتا ہے حضرت سید ہاشم شاہ صاحب قادری رح کا مزار اسی قبرستان

---

[۱۳] ہم اور ہمارے اسلاف ص ۲۲۳ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

میں واقع ہے۔ جو قصور ضلع لاہور سے آکر اس جگہ متوطن ہوئے۔ آپ قادری نوشاہی خاندان کے بزرگ ہیں۔ حضرت خواجہ خدا بخش رحمہ اللہ سے آپ کا بہت اتحاد تھا۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت خواجہ صاحب نے پڑھائی تھی" ۱۴۶

ی

(۸۹)

یادگار تحریر

مُہر [اکال سہائے رنجیت سنگھ ۱۸۵۴] (صحیح)

عاملان و کارداران حال و استقبال پرگنہ رام نگر بدانند

درین ولا از راہ شفقت و مہربانی واجبہ سرنے و آنگار و بیگار و تکالیف دیوانی وجرمیہ و ہلیز وغیرہ حبوبات بہ نبیرہ ہا و نواسہ ہا زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت میاں نوشہ جیو کہ در مواضع سہنپال و فتحپور اقامت میدارند معاف فرمودیم کہ احدے و فردے از ملازمان سرکار مجوز ہیچ تکلیف از تکلیفات مرقومہ معذور با حوال اوشان نباشد کہ بخاطر جمع ہر کدام بجائے خود مشغول درکار بودہ بدعائے دوام دولت مشغول باشند اندرین باب تاکیدہا بدانستہ حسب المقرر از ہر کدام کاردار سرکار مقرر شدہ بیاید پروانہ مجدد طلب نسازد از قرار ہمین حکم معمول دارد۔ تحریر بتاریخ شہر بیساکھ سمت ۱۸۹۰ ب [۲ اپریل ۱۸۳۴ء۔ ذی الحجہ ۱۲۴۹ھ] حسب قرار توجہ نمایند۔

ڈیرہ رام نگر

---

۱۴۶ ذکر کرام ص ۲۵ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

انتساب

الحمد للہ کہ تذکرۃ النوشاہیہ کا بارہواں حصہ متعلقہ خاندان نوشاہی ختم ہو گیا ہے مگر یہ کتاب فی الحقیقت اُس وقت مرتبہ کمال کو پہنچے گی جبکہ اپنے مخلص احباب کا بھی اس میں تذکرہ کیا جاوے۔ جن کی دعاؤں اور قیمتی مشوروں اور قلمی اعانت سے میں اس قابل ہوا ہوں کہ اس کتاب کو اختتام تک پہنچا سکا۔ اس میں یہ اہتمام کیا ہے کہ نوشاہی خاندان کے علاوہ جن علماء و مشائخ و مورخین و مصنفین و ادباء و شعراء و اساتذہ و احباب سے میں نے فائدہ اٹھایا ہے یا جن کی زیارت کی ہے یا ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے۔ یا بعض حضرات جن کو صرف دیکھا ہی ہے۔ ان کے حالات یا اسمائے گرامی صفحہ قرطاس پر رقم کر دئیے ہیں۔ تاکہ ان کی یادگار بھی قائم رہ جائے۔ ان میں سے وہ حضرات جو انتقال فرما چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ اور جو احباب حیات بابرکات ہیں ان کے فیوض سے حلقہ احباب کو دیر تک متمتع اور فائز المرام رکھے آمین۔ اب یہاں ان کا تذکرہ بترتیب حروف تہجی کیا جاتا ہے۔

الف

۱ - ابراہیم - میاں ابراہیم۔ امام مسجد دو نوشیانوالی چک ۲۹۔ ضلع شیخوپورہ۔ نقشبندی سلسلہ میں چُورہ شریف والے پیروں کے مرید تھے۔ زاہد عابد نیک سیرت تھے۔ جب میرے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی رح دو نوشیانوالی میں تشریف لے جاتے۔ تو میاں ابراہیم مجلس میں حاضر ہوتے اور استفادہ کیا کرتے اُسی دوران میں نے (شرافت نے) ان کو دیکھا ہے۔ خوشنویس بھی تھے۔

۲ - ابراہیم - مولانا محمد ابراہیم امام مسجد نوشہرہ شریف میانہ۔ ضلع گجرات۔ ان کے والد کا نام مولوی حافظ محمد رمضان تھا جو ڈُڈوہ (اکبر آباد) ضلع گجرات میں امام مسجد تھے۔ اُن کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کئی کتابیں میرے (شرافت کے) کتبخانہ میں ہیں

Marfat.com
Marfat.com

مولانا محمد ابراہیم جید فاضل تھے۔ ان کی ولادت ۱۲۷۰ھ میں ہوئی۔ اپنا مادہ تاریخ "نیکو اختر" بیان کیا کرتے تھے۔ قادریہ فاضلیہ سلسلہ میں بٹالہ شریف والے پیر ظہور الحسین کے مرید تھے۔ نوشہرہ شریف میں درس بھی دیتے تھے۔ حضرت بھیار صاحب رح کی اولاد کے اکثر افراد ان کے شاگرد تھے۔ خوشنویس اور تاریخگو تھے۔ میرے (شرافت کے) ساتھ بڑی محبت رکھتے تھے۔ میں جب کبھی نوشہرہ شریف جاتا تو ضرور میری مجلس میں آتے اور علمی گفتگو میں ہوتیں۔ مولوی صاحب میرے علمی مذاکرات سے متاثر ہو کر مجھ کو فرمایا کرتے کہ آپ کے علم کا ظرف کبھی پر نہیں ہو گا۔

بڑے عالم، خوش مزاج، لطیفہ گو تھے۔ ایک مرتبہ میں ۱۳۵۹ھ میں نوشہرہ شریف عرس پر گیا ہوا تھا۔ ۶ ربیع الاول کو مولوی صاحب میری مجلس میں آئے۔ اثنائے گفتگو میں میں نے کہا کہ مولوی سلام اللہ شائق چک عمر والے نے میرے نام کا یہ سجع بنایا ہے۔ "شریف احمد غلام مصطفیٰ باد" انہوں نے کہا کہ اگرچہ سجع با معنی ہے۔ موزوں ہے، ولدیت بھی اس میں آگئی ہے۔ لیکن اس میں کوئی لطافت نہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی نے اپنے محبوب کی صفت میں کہا ہے۔ ؎

دندانِ تو جملہ در دہان اند — چشمانِ تو زیر ابروان اند

یعنی سب دانت تیرے منہ میں ہیں اور آنکھیں تیری ابروؤں کے نیچے ہیں۔ اگرچہ مطلب ٹھیک ہے لیکن کوئی لطافت نہیں۔ [1]

ایک مرتبہ میں نوشہرہ شریف میں صاحبزادہ محمد امین ولد میاں محمد فاضل مرحوم کے دولتخانہ میں وارد تھا۔ کھانا کھایا۔ صاحبزادہ صاحب نے مولوی صاحب کو کہا کہ آپ کچھ تبرک لیں گے انہوں نے کہا ہاں۔ جب خوانچہ ان کے سامنے کیا تو انہوں نے میٹھے چاولوں کی

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۸ ۔ ص ۲۹۶ ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

پلیٹ پکڑ لی اور دال کے برتن کو نہ چھیڑا ۔ صاحبزادہ صاحب نے ہنس کر کہا مولوی صاحب! آپ نے دال کا برتن کیوں نہیں لیا ۔ یہ بھی تو تبرک تھا ۔ مولوی صاحب نے کہا نہیں جناب ہمیشہ تبرک اچھی چیز کا ہوتا ہے اور دال کے متعلق تو داناؤں کا مقولہ ہے ۔ اَلدَّالُ دَالٌّ عَلٰی قِلَّۃِ الْمَالِ وَکَثْرَۃِ الْعِیَالِ ۔

مولوی ابراہیم نے ــــــــھ میں وفات پائی ۔ مجھے کہتے تھے ۔ کہ میرا ختم روزانہ پڑھا کرنا چنانچہ میں آج تک اس کی تعمیل کر رہا ہوں ۔

۳۰ ۔ احسان ۔ مولانا احسان دانش ۔ لاہوری ۔ اصلی نام احسان الحق ، والد کا نام قاضی دانش علی تھا ۔ آباواجداد باغپت ضلع میرٹھ کے رہنے والے تھے ۔ مگر ان کے والد نے کاندھلہ ضلع مظفر نگر بھارت میں سکونت اختیار کر لی تھی ۔ احسان ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء میں پیدا ہوئے والدین کی غریبی کے باعث چوتھی جماعت سے آگے نہ پڑھ سکے ۔ تاہم اپنے طور پر عربی فارسی کی کتابیں پڑھیں ۔ تلاش معاش میں لاہور آ گئے ۔ اور وہیں کے ہو رہے ۔ مکتبہ دانش کے قیام سے پہلے انہوں نے مزدوری ، معماری ، باغبانی اور چوکیداری کی ۔ لیکن ان مصائب اور پریشانیوں میں بھی مطالعۂ کتب جاری رہا ۔ شعر کا شوق بچپن سے تھا ۔ ابتدا میں اپنے ہم وطن ذکی سے اصلاح لی ۔ پھر اپنے وجدان شعری کو ہی اپنا رہنما بنایا ۔ نظم اور غزل دونو میں طبع آزمائی کی ہے ۔ ان کے ہاں ہر جگہ مزدور کی تڑپ جھلکتی نظر آتی ہے ۔

اس وقت تک احسان کے حسب ذیل مجموعے شائع ہو چکے ہیں ۔ حدیث ادب ۔ درد زندگی ۔ تفسیر فطرت ۔ چراغاں ۔ نوائے کارگر ۔ آتش خاموش ۔ جادۂ نو ۔ زخم و مرہم ۔ مقامات اور گورستان وغیرہ ۔ ان کے علاوہ چند نثر کی کتابیں بھی لکھی ہیں ۔ [1] میں نے (شرافت نے) ایک نمبر انارکلی لاہور میں ان کا کتب خانہ ملاحظہ کیا ہے ۔ اس وقت موجود ہیں [2]

---

[1] اردو انسائیکلو پیڈیا نیا ایڈیشن ص۱۶۵ ۔ شرافت [2] متوفی ۲۵ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ ۲۱ مارچ ۱۹۸۲ء ۔ حاشیہ

Marfat.com
Marfat.com

۴۔ احسن۔ باباجی سائیں محمد احسن۔ ساکن سنگرانہ۔ ضلع گجرات یہ نقشبندی سلسلہ میں ڈنگہ ضلع گجرات والے بزرگوں کے مرید تھے۔ صاحب شریعت ریاضت و مجاہدہ کرنے والے تھے۔

میں (شرافت) ایک مرتبہ موضع داؤ میں بخانہ میاں کرم دین موچی گیا ہوا تھا۔ سائیں صاحب کا گاؤں سنگرانہ قریب ہی ڈیڑھ فرلانگ ہے۔ میرا سُن کر ملنے کے واسطے آ گئے۔ بالکل سادہ مزاج کشمیری برادری سے تھے۔ ایک ڈدگا بھینس رکھتے۔ اور اپنے ہاتھوں سے اُن کو چارہ ڈالتے۔ خودی تکبر قطعاً نہیں تھا۔ مجھ سے پوچھا کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جبرائیل فرشتہ دُنیا پر کسی کے پاس آسکتا ہے، میں نے کہا کہ پیغام لے کر تو نہیں آسکتا کیونکہ نبوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہو چکی ہے۔ البتہ اولیاء اللہ کی زیارت و ملاقات کے لئے فرشتے آسکتے ہیں اسی طرح جبرئیل ع بھی آسکتا ہے۔ تو باباجی نے کہا کہ میں نے کئی مولویوں سے یہ مسئلہ پوچھا ہے۔ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد جبرائیل ع کسی پر آسکتا ہے سو وہ کافر ہے۔ البتہ اس سے پہلے امرتسر کے ایک حافظ صاحب نے کہا تھا کہ جبرائیل آسکتا ہے۔ اور آج آپ نے بھی یہی جواب دیا ہے۔

اس کے بعد باباجی میرے ساتھ خوب ہمکلام ہوئے اور اپنے راز و رموز اور روحانی سیر اور کیفیات باطن بیان کرنے شروع کئے۔ اُن میں سے کچھ بیان درج کئے جاتے ہیں۔

باباجی نے کہا کہ میں نے ساٹھ سال تک بڑے مجاہدات کئے ہیں میرے مرشد صاحب نے باطن میں مجھے اپنے مقام تک پہنچایا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے مورث اعلیٰ صاحب مزار کے سپرد کیا۔ جو موضع ڈنگہ میں مدفون ہیں۔ انہوں نے اپنے مقام تک مجھے پہنچایا پھر آگے میرے لئے ترقی کا کوئی راستہ نہ رہا۔ لیکن میری ابھی تشنگی باقی تھی۔

Marfat.com
Marfat.com

میں نے اولیاء اللہ کے مزارات پر جانا شروع کیا۔ لیکن کوئی میری رہنمائی نہ کر سکا۔

اُس وقت میرے مرشد صاحب مجھ پر ناراض ہو گئے۔ اُن کو یہ اعتراض تھا کہ ہمارا وسیلہ چھوڑ کر اب دوسرے اولیا کے پاس جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت داتا گنج بخش لاہوری رح نے ہمارا تصفیہ کرایا۔ اُنہوں نے میرے مرشد صاحب کو کہا کہ جب تک تم اس کو تعلیم دے سکتے تھے۔ اُس وقت تک یہ کسی کے پاس نہیں گیا۔ اب جبکہ زیادہ ترقی کرنا چاہتا ہے۔ تو اگر کسی اور کے پاس جائے تو تم کو ناراض نہیں ہونا چاہیئے۔ تمہارے وسیلہ کا تو یہ اُسی طرح معترف ہے۔ اُس وقت میرے مرشد صاحب راضی ہو گئے۔

ساٹھ سال تک آگے کوئی راستہ نہ کھلا۔ اتفاقاً ایک رات مشاہدہ میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضری نصیب ہوئی دیگر انبیائے کرام علیہم السلام بھی مجلس میں موجود تھے۔ اُس وقت حضرت موسےٰ علیہ السلام نے حضور نبوی میں میری سفارش فرمائی کہ یہ آپ کی امت کا ایک فرد ہے بھٹکتا پھرتا ہے۔ اس کی رہنمائی فرمائیں۔ اُسوقت حضور علیہ السلام نے جبرئیل علیہ السلام کو میری تربیت پر مامور فرمایا۔ اور اُس نے میری روحانی تربیت کرنی شروع کر دی۔

بابا صاحب نے کہا کہ ویسے رحمۃ للعالمین تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت ہے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی سراسر رحمت ہیں۔ اسقدر رحیم اور مہربان ہیں جس کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ جب کبھی وہ میرے پاس تشریف لاتے ہیں۔ تو جب میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں اُس وقت آتے ہیں اور میرے گلے میں پھولوں کے ہار ڈال دیتے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

باباجی نے کہا کہ جبرائیلؑ نے مجھ کو کرسی پر بٹھا کر تمام مقامات ولایت قطب، غوث، امام، ابدال وغیرہ کی سیر کرائی۔ اس کے بعد آگے چلے تو محض خلا سا نظر آیا میں نے خیال کیا کہ اب آباد ملک تو چھوڑ آئے ہیں اولیاءاللہ کو دیکھا گیا ہے کہ بڑی خوشوقتی میں مجلسیں لگی ہوئی ہیں۔ اب آگے کیا دیکھنا ہے؟ چنانچہ ناگہاں آگے آباد ملک آگیا؛ جو ولایت سے بدرجہا بہترین اور وسیع تھا۔ اس جگہ مجھے دوسری کرسی ملی اور بتایا گیا کہ یہ انبیاء کا ملک ہے۔ وہاں ہر ایک پیغمبر کے محلات عالی شان نظر آئے۔ اور ان کے مراتب کی بلندی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ وہاں سے مجھ کو فیضان نبوت حاصل ہوئے۔ اور کرسی پر بٹھا کر مجھے انبیاء کے مقامات کی سیر کرائی گئی۔ پہلی کرسی بھی خالی ساتھ ہی رہتی۔ میں نے پوچھا کہ اب اس کی کیا ضرورت ہے؟ تو حکم ہوا کہ چونکہ یہ تمہارے نام کی ہے اس لئے تمہارے ساتھ ہی رہے گی۔

باباجی نے کہا کہ جب میں نے انبیاء کے مراتب و کمالات کو ملاحظہ کیا تو مجھے اولیاءاللہ پر رحم آتا تھا کہ یہ کن مراتب پر خوش ہوئے بیٹھے ہیں۔ اگر یہ انبیاء کے مراتب دیکھتے تو ان باتوں پر ہرگز خوش نہ ہوتے۔

باباجی نے کہا کہ جبرئیلؑ نے مجھے باب القدرت تک پہنچایا۔ دروازہ کے سامنے نو آدمی لائن میں کھڑے تھے۔ دسواں پیچھے مجھ کو کھڑا کیا گیا۔ میں نے [شرافت نے] پوچھا اب کتنے آدمی آپ کے آگے ہیں تو باباجی نے کہا کہ اب میرے آگے صرف ایک آدمی ہے۔ دوسرا نمبر میرا ہے۔ میں نے پوچھا اس کا کیا نام ہے؟ کہا سردار۔ میں نے پوچھا کہاں کا رہنے والا ہے۔ کہا ضلع میانوالی کا۔ میں نے پوچھا کیا کام کرتا ہے۔ کہا صفیں بناتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا وہ آپ کو پہچانتا ہے۔ کہا ہاں ہم دونوں ایکدوسرے کو جانتے پہچانتے ہیں۔ وہاں اکٹھے ہی رہتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کبھی میانوالی میں جا کر اس سے ملاقات

Marfat.com
Marfat.com

بھی کی ہے؟ کہا کبھی نہیں گیا۔ میں نے پوچھا کیوں نہیں گئے۔ کہا کرایہ نہیں ملتا میں متبسم ہوا کہ آپ باب القدرت تک تو جا سکتے ہیں لیکن میانوالی تک نہیں جا سکتے۔ کہا کہ وہاں تو بلا کرایہ مفت لے جاتے ہیں۔ اور یہاں کرایہ کی ضرورت ہے اور وہ بوجہ غربت کے پاس نہیں۔

بابا جی نے کہا کہ مجھ پر ایک وقت آیا کہ جب قبرستان میں جاتا تو سب قبروں والے ارواح میرے آگے پیچھے ہو جاتے تو میں نے دعا مانگی کہ یا اللہ میرا کشف بند کر دے۔ تو میرا کشف بند ہو گیا۔ اس پر راقم الحروف [مرافقت نے] کہا بابا جی آپ نے کشف کیوں بند کرایا۔ اہل قبور کے حالات آپ کو معلوم ہو جاتے تھے۔ کیا اچھا تھا۔ کہا کہ اگر کوئی شخص بستر پر بیٹھا ہو اور اس کے سامنے کئی قسم کے کھانے رکھے ہوں اور وہ بڑے آرام سے کھا رہا ہو۔ اور ایک شخص دروازہ سے باہر کھڑا اس کو دیکھ رہا ہو۔ تو اس کے کھانے کا دیکھنے والے کو کیا فائدہ؟ اور اگر کسی شخص کو تھانیدار مار رہا ہو اور وہ چیخ و پکار کر رہا ہو تو دروازہ سے باہر کھڑے شخص دیکھنے والے کو اس کی کیا تکلیف ہے؟ ۔ ایسا ہی کشف القبور میں اگر کسی ولی اللہ کو جنت کے عیش و آرام میں دیکھا جائے تو دیکھنے والے کو اس آرام میں سے کیا حصہ ملتا ہے۔ اور کسی قبر والے کو اگر دوزخ کے عذاب میں گرفتار دیکھا جائے تو دیکھنے والے کو اس عذاب کی کیا تکلیف؟ اس لئے میں نے دعا مانگ کر کشف القبور بند کرا یا۔

بابا جی نے کہا کہ میں کافی عرصہ پریشان پھرتا رہا ہوں کہ مجھے کوئی بزرگ سبق نہیں دے سکتا تھا۔ کیونکہ میں فیضان نبوت سے مشرف ہو چکا تھا اور ولیوں کی وہاں تک رسائی نہ تھی۔ راقم الحروف نے [مرافقت نے] کہا کہ بابا جی تم نے حضرت علی المرتضیٰ سے سبق لے لینا تھا۔ کیونکہ وہ محض ولایت کے ہی

Marfat.com
Marfat.com

امام نہ تھے۔ بلکہ فیضانِ نبوت سے بھی بلاواسطہ مستفیض تھے۔ باباجی نے کہا کہ مجھے علی مرتضٰے رضہ بھی سبق نہیں دے سکتے تھے۔ راقم الحروف [شرافت] کی طبیعت میں کچھ جوش آگیا۔ میں نے کہا باباجی! حضرت علی مرتضٰے رضہ آپ کو کیوں نہیں سبق دے سکتے۔ یہ بات آپ کی خلافِ ادب ہے۔ انہوں نے کہا شاہ جی! آپ ناراض نہ ہوں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص ایم اے پاس ہو لیکن سکول میں ملازمت اس کو دسویں جماعت والوں کو پڑھانے کی ملے۔ تو اس نے دسویں کے متعلموں کو ہی سبق دینا ہے۔ اسی طرح اگرچہ حضرت علی مرتضٰے رضہ کمالاتِ نبوت سے مستفیض ہیں۔ مگر ان کو مقامِ ولایت کا امام بنایا گیا ہے۔ اس لئے وہ اولیاء کو ہی سبق دے سکتے ہیں۔ اور قطب غوث بنا سکتے ہیں۔ اور میرا مقام ولایت سے آگے ہے۔

باباجی نے کہا کہ مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔ میں نے دیکھا کہ جتنے کام دنیا میں ہو رہے ہیں۔ سب کے کارخانے اور مشینریاں آسمان پر چل رہی ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ کام دنیا میں ہو رہے ہیں۔ اور دیکھا گیا ہے کہ برابر چھلنیاں لگی ہوئی ہیں۔ جب دنیا میں کام نازل ہوتے ہیں تو جو کام بچ جاتے ہیں وہ پھر چھلنیوں کے ذریعہ آسمان پر چلے جاتے ہیں۔ پھر باباجی نے مثال دی کہ آپ نے راہ والی میں شوگر مل دیکھی ہوگی کہ باہر سے گنا اس میں ڈالا جا رہا ہے۔ دوسرے کمرہ میں مشینوں سے رس نکل رہا ہے تیسرے کمرہ میں وہ کڑاہوں میں ڈال کر اسکو پکایا جا رہا ہے۔ چوتھے کمرہ میں اس کا نتیجہ کھنڈ کی صورت میں برآمد ہو رہا ہے۔ یہی حال آسمان والی مشینری کا ہے۔

باباجی نے کہا کہ مجھ کو منصبِ ارشاد مل رہا تھا۔ لیکن میں نے قبول نہ کیا۔ میں نے کہا کہ آگے مدت سارے دارالارشاد موجود ہیں مثلاً پاک پتن شریف، سیامن پال شریف۔ سرہند شریف وغیرہ جہاں سے لوگ ہدایت پا رہے ہیں۔ مجھے

منصب ارشاد کی ضرورت نہیں۔

بابا جی نے کہا کہ اب میں جس مزار کے پاس جاتا ہوں تو ولی اللہ صاحب مزار اُٹھ کر مجھ کو ملتا ہے اور مجھے کہتا ہے کہ میرے پاس بیٹھ جاؤ۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ جب مجھ کو ضرورت تھی تو اُس وقت تم واقف نہیں بنتے تھے۔ اب جب میرا کام بن گیا ہے تو تم بھی دوستی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہو۔

بابا جی نے کہا کہ ایک مرتبہ میاں محمد بخش قادری رح کھڑی والہ نے مجھکو بلایا اور فرمایا محمد احسن! میری بدیع الجمال کو تو دیکھو۔ میں نے کہا کہ آپ کی رسائی تو بدیع الجمال کے حُسن تک ہے لیکن مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ میرا مقصد کچھ اور ہے۔

بابا جی نے کہا کہ سالک کو سلوک طے کرنے میں تین رکاوٹیں راستہ میں آتی ہیں۔ کشف القبور، کشف القلوب اور کرامت کا صدور، اور تسخیر خلائق۔ جو سالک ان میں سے کسی بات پر ٹھہر جائے اور اُسی کو اپنا کمال سمجھ بیٹھے تو وہ ترقی سے رُک جاتا ہے۔ اور جو ان سے گزر جائے وہ وصول الی اللہ تک پہنچ جاتا ہے۔ میں نے بھی ان کو پس پُشت ڈالا تو مقصد پر پہنچا۔

بابا جی نے کہا کہ لوگ اسم اللہ کو رسمی طور پر بولتے ہیں۔ لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ اسم اللہ میں اسقدر جلالیت ہے کہ جب یہ نام پاک زبان سے بولا جاتا ہے تو سب آسمان اور زمینیں اس کے سامنے روئی کی طرح تُنب تُنب کر اُڑتی جاتی ہیں۔

بابا جی نے کہا کہ میں کئی مرتبہ غور کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے مجھ کو اسقدر کمالات سے کیوں مشرف کیا ہے تو پھر خیال آتا ہے کہ اس کا انعام ہے۔ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کریم عز اسمہٗ ہر زمانہ

Marfat.com
Marfat.com

میں اپنی قدرتوں اور معجزات کا کوئی شاہد بنانا ہے ۔ جو بطور گواہ ہو ۔ شائد خدا تعالیٰ نے مجھے شاھد بنایا ہو ۔ اس لئے مجھے ان مقامات و کمالات کا ملاحظہ کرایا ہو ۔

راقم الحروف نے کہا بابا جی ! کچھ مجھ پر [شرافت نقیر] پر بھی نظر عنایت کر دیں تو کہا کہ آپ کتابوں کی تصنیف کرتے ہیں ۔ یہ آپ کا فیض جاری رہے گا آپ تصانیف ہی کیا کریں اور فیض بھی آپ میں رہے گا ۔ پھر کہا کہ مجھے ارشاد اور تلقین کا طریقہ ہی نہیں آتا ۔ اس لئے میں کسی کی رہنمائی نہیں کر سکتا ۔ کچھ عرصہ ہوا ایک کوٹ پتلون والا آدمی میرے پاس آیا اور مجھ سے راہ سلوک کی التجا کی ۔ میں نے اس کو ایک وظیفہ بتایا کہ اس کو پڑھا کرو چند روز پڑھنے سے وہ مجذوب ہو گیا ۔ اور سارے کپڑے اتار دئیے ننگا پھرنے لگا ۔ اس کے بیوی بچے میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ نے اس کو مجذوب بنا دیا ہے ۔ میں اپنے کئے پر نادم ہوا کہ جب مجھے منصب ارشاد نہیں تھا تو میں نے اس کو اس طریقہ پر چلانے کی کوشش کیوں کی ۔ آخر بڑی دعائیں مانگیں تو ایک سال کے بعد وہ ہوش میں آیا اور کپڑے پہن لئے ۔ تب مجھے سکون ہوا اور تہیہ کر لیا کہ اب کسی کو سبق نہیں دوں گا ۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص خواہ کتنی اونچی تعلیم رکھتا ہو جب تک بی ٹی نہ کرے استاد نہیں لگ سکتا ۔ اسی طرح جب تک منصب ارشاد نہ ملا ہو کسی کی رہنمائی نہیں کر سکتا ۔

بابا جی نے کہا کہ اس علاقہ میں پیغمبروں کے مزارات بھی ہیں ۔ میں اُن پر زیارت کے لئے جایا کرتا ہوں ۔ راقم الحروف [شرافت] نے پوچھا کہ اُن کے نام کیا ہیں ۔ کہا بتانے کی اجازت نہیں ۔

Marfat.com
Marfat.com

میں نے [شرافت نے] پوچھا باباجی! آجکل مولویوں کے دو گروہ ہیں۔ ایک کہتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ کا علم ہے اور دوسرے کہتے ہیں کہ اسقدر علم ماننا شرک ہے۔ ان میں سے کون صحیح ہیں؟ باباجی نے کہا کہ دونوں فریق اپنے اپنے علم کے مطابق بات کرتے ہیں۔ جن کا اپنا علم کم ہے وہ حضور علیہ السلام کا علم بھی کم سمجھتے ہیں۔ اور جن کا اپنا علم زیادہ ہے۔ وہ حضور کا علم بھی زیادہ سمجھتے ہیں۔ جن لوگوں نے مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ کا علم ثابت کیا ہے بزعم خود انہوں نے آخری حد تک علم تسلیم کر لیا ہے۔ حالانکہ یہ کوئی صحیح بات نہیں۔ مجھ کو حضور کے علم کے سمندر کی سیر کرائی گئی ہے۔ علم مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ اس میں سے مثل ایک قطرہ کے ہے۔ علم نبوی کے دفتر میں سے علم مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ پہلا سبق ہے۔

میں نے [شرافت نے] پوچھا کہ مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ کے علاوہ بھی کوئی علم ہے؟ باباجی نے کہا کہ کَانَ یَکُوْنُ کا علم تو صرف کائنات کے علم تک محدود ہے۔ ذات حق کے اسماء و صفات کا علم کَانَ اور یَکُوْنُ سے باہر ہے۔ اور وہ سب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہے۔ اسماء و صفات الٰہی کے علم کا سمندر ناپیدا کنار ہے اور وہ سب حضور علیہ السلام کو معلوم ہے۔ اسی واسطے حق تعالیٰ کی معرفت حضور کو پوری پوری حاصل ہے۔

میں نے [شرافت نے] پوچھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بشریت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ باباجی نے کہا کہ آپ بشر تھے۔ میں نے کہا کہ حضور کے علم کے متعلق تو آپ نے دور تک عقیدہ ظاہر کیا اور اس مسئلہ میں آپ ان کو بشر کہہ رہے ہیں۔ باباجی نے فیصلہ کہا کہ اگر ہم کسی شہر میں جائیں۔ کپڑا خریدنا ہو تو کپڑے کی بہترین دکان سے جتنا چاہیں کپڑا خرید سکتے ہیں۔ پھر اگر آٹا خریدنا ہو تو اس

Marfat.com
Marfat.com

لئے دوسری دکان تلاش کرنی پڑے گی۔ پھر اگر لوہا خریدنا ہو تو اور دکان دیکھنی پڑے گی۔ یعنی ہزاروں سودے ہیں سب کے لئے الگ الگ دکانیں تلاش کرنی پڑیں گی۔ سارے سودے کسی ایک دکان سے نہیں مل سکیں گے۔ اسی طرح انسان میں جو کمال ہوتے ہیں وہ سب ایک ذات میں مجتمع نہیں ہوتے۔ انسانوں میں سب سے اشرف و اعلیٰ انبیائے کرام ؑ ہوتے ہیں جو مخلوق خدا کی رہنمائی کرتے ہیں۔ مگر ان میں بھی ساری خوبیاں فرداً فرداً ہوتی ہیں۔ مثلاً حضرت سلیمان علیہ السلام کی سیرت میں بادشاہوں کے لئے سبق ملتا ہے غریبوں کے لئے نہیں۔ اور زکریا علیہ السلام کی زندگی سے غریبوں کے لئے سبق ملتا ہے بادشاہوں کے لئے نہیں۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام کی حیات طیبہ سے عیالداروں کے لئے سبق ملتا ہے مجردوں کے لئے نہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے مجردوں کو سبق حاصل ہوتا ہے۔ بیوی بچوں والوں کو نہیں علیٰ ہذا القیاس دوسرے کمالات کسی ایک بشر میں نہیں پائے جاتے۔ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ایسے بشر ہیں جن کی سیرۃ پاک سے تمام اصناف کے لوگوں کے لئے سبق ملتا ہے۔ حضور بادشاہوں کے واسطے عرب کے بادشاہ ہیں۔ انصاف چاہنے والوں کے لئے قاضی ہیں۔ تاجروں کے لئے آپ تجارت پیشہ ہیں۔ چلہ نشینوں کے لئے آپ غار حرا میں چلہ کر رہے ہیں۔ مجاہدوں کے لئے آپ جنگ میں شریک ہیں۔ واعظوں کے لئے آپ منبر پر تقریر فرما رہے ہیں۔ یتیموں کے لئے آپ حضرت عبداللہ کے یتیم ہیں۔ فاقہ کشوں کے واسطے آپ پیٹ پر پتھر باندھ رہے ہیں۔ عابدوں کے لئے آپ شب بیداری کر رہے ہیں۔ روزہ داروں کے لئے آپ روزے رکھ رہے ہیں۔ عاملوں کے لئے آپ دم درود کر رہے ہیں۔ طبیبوں کے لئے آپ طبی نسخے بتا رہے ہیں۔ سخیوں میں آپ سخاوت کر رہے ہیں۔ عیالداروں کے واسطے آپ ازواج مطہرات میں عدل کا برتاؤ کر رہے ہیں۔ بچوں کی پرورش کے لئے اپنی اولاد کی تربیت کر رہے ہیں۔ چرواہوں میں آپ بکریاں

Marfat.com
Marfat.com

چرا رہے ہیں۔ یہاں مکہ و مدینہ کی گلی کوچوں میں پھر رہے ہیں، اُدھر عرش معلے پر جلوہ افروز ہیں۔ ادھر غریبوں مسکینوں کے ساتھ ہمکلام ہیں۔ اُدھر خدا تعالی کے ساتھ کلام کر رہے ہیں۔ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی۔ گویا کہ پورا البشر یعنی انسان کامل صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔

اولیاء اللہ کے متعلق باباجی نے کہا کہ حضرت غوث اعظم سید شیخ عبدالقادر جیلانی رح کو دیکھا گیا ہے۔ ولایت کے جمیع مناصب و مدارج قطب، غوث وغیرہ تمام و کمال آپ کو حاصل ہیں۔ اور حضرت داتا گنج بخش رح نے کمالات ولایت کو یہاں تک حاصل کیا ہے کہ اس سے آگے نبوت کی ابتدا ہوتی ہے۔

باباجی نے کہا کہ میری کاسیر اولیاء اللہ سے اوپر ہے۔ میں نے (شرافت) کہا کہ آپ اپنے کو اولیاء اللہ سے بلند مرتبہ بتاتے ہیں۔ کہا کہ مرتبے تو انہیں اولیاء اللہ کے بلند ہیں۔ ان کی مثال ہائی کورٹ کے جج کی ہے جس کو چاہیں رہا کر دیں جس کو چاہیں پھانسی چڑھا دیں۔ وہ اولیاء اللہ چاہیں تو مجھے میرے مرتبہ سے گرا سکتے ہیں۔ اور میری سیر بلند ہونے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ہمارا صدر ایوب اپنے چپراسی کو اپنے خاص محلات میں ساتھ لے جائے۔ اور ان کی سیر کرائے لیکن جب وہ واپس آئے گا۔ وہ چپراسی ہی ہوگا۔ ہاں وہ یہ کہنے میں حق بجانب ہوگا کہ جن شاہی مقامات کو میں نے دیکھا ہے وہ ہائی کورٹ کے کسی جج نے بھی نہیں دیکھے۔

راقم الحروف (شرافت) نے کہا کہ آپ اپنی وہ باتیں از قسم راز و رموز بیان کرتے ہیں۔ جو دوسرے لوگ ان کو چھپاتے ہیں۔ باباجی نے کہا کہ جب تک کوئی بات شاذونادر معلوم ہوتی تھی ہم بھی چھپایا کرتے تھے۔ اب خدا نے خزانے پر ہاتھ دھر دیا ہے۔ اس لئے بتانے میں کوئی حرج نہیں اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ

Marfat.com
Marfat.com

کوئی شخص سارے دن کی مزدوری آٹھ آنہ پائے تو وہ سنبھال کر رکھتا ہے۔ اور اگر اس کی مزدوری ہزاروں تک پہنچ جائے تو وہ کھلا خرچ کرتا ہے۔

باباجی نے مجھے کہا کہ میری بیوی کہتی تھی کہ سید شرافت صاحب سے گھی میں برکت کے لئے تعویذ کروا لانا۔ لہذا مجھے تعویذ بنا دو۔ میں ہنسا اور کہا کہ آپ کا مرتبہ اسقدر بلند ہے پھر تعویذ مجھ سے کرانے کی کیا ضرورت ہے؟ کہا کہ ہمارا بادشاہ آجکل صدر ایوب ہے۔ لیکن جب اس نے کرتہ سلانا ہو تو درزی سے سلائے گا اور اگر اس نے جوتا تیار کرانا ہو تو موچی سے کرائے گا۔ اس کو یہ نہیں کہا جائے گا کہ وہ وقت کا بادشاہ ہے تو وہ درزی یا موچی کا کیوں محتاج ہوتا ہے۔ اسی طرح تعویذ کر کے دینا آپ کے اشغال میں داخل ہے۔ لہذا تعویذ آپ سے ہی لیا جائے گا۔

باباجی نے کہا کہ میں اپنی گایوں کے لئے لوگوں کے فصلوں میں سے جو نا نکالنے یا گھاس کھودنے کے لئے جاتا ہوں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فصل والے آدمی مجھے اٹھا دیتے ہیں۔ اور میں اپنے پیچھے اور داتری کھرپہ لے کر وہاں سے چل دیتا ہوں اور اپنے نفس سے کہتا ہوں کہ تو تو اپنے کمالات بیان کرتا ہے۔ دیکھا تیری اصلی حقیقت کیا ہے؟ تجھ کو لوگ چارہ بھی نہیں لینے دیتے۔

باباجی کے ساتھ متعدد مرتبہ ملاقات ہوئی ہے۔ میں (شرافت) جب کبھی موضع داؤ میں جاتا۔ تو آپ روزانہ اپنے گاؤں سنگرانہ سے چل کر میرے پاس آجایا کرتے۔ اور عوام الناس کے درمیان زمین پر ہی بیٹھ جاتے۔ میں ہر چند کہتا کہ آپ میرے پاس چارپائی پر بیٹھیں مگر آپ ہرگز نہ بیٹھتے۔ ادب و تعظیم بہت کرتے آپ کو کبھی کسی کا گلہ یا بد صفت کرتے نہیں سنا۔ اگر کسی درویش کا ذکر ہوتا کہ وہ غیر شرع ہے یا ملامتی طریق رکھتا ہے تو باباجی کہتے کہ یہ بھی ایک رتبہ ہے

Marfat.com
Marfat.com

ایک روز مجلس میں سائیں دارا ساکن گگل (متصل لالہ موسیٰ) کا ذکر ہوا کہ وہ بابا کیسر شاہ قادری وایانوالی (ضلع گوجرانوالہ) والے کا مرید تھا۔ ملامتیہ طریق رکھتا تھا۔ بابا جی نے کہا کہ ایک مرتبہ میں اس کے عرس (میلہ) پر گیا۔ گیارہ ڈھول ڈیرہ پر بج رہے تھے۔ اسی اثنا میں میں نے دیکھا کہ بابا کیسر شاہ کی روح آگئی ہے۔ اسی وقت سائیں دارا تعظیماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا میں بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس وقت میں نے سمجھ لیا کہ اگرچہ سائیں دارا ملامتی اور غیر شرع ہے لیکن اسقدر کشف رکھتا ہے کہ اپنے پیر کے آنے سے اس کو آگاہی ہو گئی ہے۔ بلکہ

بابا جی نے سائیں دارا کی ایک کرامت بھی بیان کی کہ ایک زمیندار اس کا مرید ہو گیا۔ اس کی عورت ناراض ہو کر اپنے میکے چلی گئی کہ تو غیر شرع کا مرید کیوں بنا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد سائیں دارا بمع اپنے چند ملنگوں کے اس کے گاؤں میں اس کے گھر وارد ہوا۔ مرید نے واقعہ بیان کیا کہ آپ کا مرید ہونے سے میرا گھر برباد ہو گیا ہے میری عورت ناراض ہو کر چلی گئی ہے ہر چند لانے کی کوشش کی ہے مگر نہیں آتی۔ سائیں دارا نے جوش میں آکر کہا کہ ابھی آجاتی ہے۔ کوئی فکر نہ کرو۔ اپنے ملنگوں کو کہا کہ رقص یعنی دھمال کرو۔ وہ دھمال کھیلنے لگے۔ تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ وہ عورت اپنے میکے گاؤں سے دوڑتی ہوئی۔ اور اس اکھاڑہ میں آکر دھمال کرنے لگی۔ اور منہ سے یہ بول بولتی۔ اور رقص کرتی۔ "میں تیری دارا ہور کسے دی ناں"۔ چنانچہ اس کے بعد وہ بھی سائیں دارا کی مرید ہو گئی۔

اگرچہ کئی مرتبہ بابا جی سے ملاقات ہوئی مگر ۲۲ صفر ۱۳۷۲ھ کو بھی ہوئی۔[۵]

---

[۵] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۰۔ ص ۷۴۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

میں ایک روز موضع سنگرانہ میں گیا۔ اور بابا جی کا کتب خانہ دیکھا۔ اس میں دو کتابیں مجھے پسند آئیں۔

۱۔ معدن الجواہر۔ عربی۔ فارسی قلمی تصنیف شیخ عبدالطیف قادری۔ انہوں نے اپنے جد امجد شیخ محمد شریف مدفون بیہدر کے حالات میں لکھی ہے۔

۲۔ حیات القلوب مطبوعہ مصر زبان عربی تصنیف حضرت امام محمد غزالی طوسی" یہ کتاب میں نے پہلی مرتبہ دیکھی۔ اس سے پہلے اس نام والی ایک کتاب شیعہ مجتہد ملا باقر مجلسی کی میرے دیکھنے میں آئی تھی۔

— میں نے ایکدن کہا بابا جی کچھ مجھ پر بھی توجہ کریں۔ آپ خاموش ہو رہے۔ رات کو میرا ڈیرہ ایک علٰحدہ کمرہ میں تھا۔ میں وہاں فجر کی نماز پڑھ کر مصلا پر قبلہ رو بیٹھا تھا۔ دروازے بند تھے۔ میں آنکھیں بند کر کے پڑھنے میں مشغول تھا۔ محسوس ہوا کہ کسی نے میری پیشانی پر ہاتھ رکھا ہے۔ آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ میرے دائیں طرف بابا جی بیٹھے ہیں اور اپنا دایاں ہاتھ میری پیشانی پر رکھا ہے۔ پھر اسی وقت غائب ہو گئے۔

ایکدن میں نے [شرافت نے] پوچھا بابا جی آپ کیا کچھ عبادت کرتے ہیں کہا میں نے ساٹھ سال تک تو بہت ریاضت وعبادت کی ہے۔ مگر اب تھوڑا سا کچھ کرتا ہوں۔ پانچ وقت کی نماز۔ تہجد کے نوافل۔ نماز جمعہ۔ تین ہزار مرتبہ درود شریف۔ سات پارہ منزل قرآن مجید روزانہ کرتا ہوں۔

بابا جی نے وفات کے وقت کہا کہ مجھے خدا سے کچھ باتیں کر لینے دو

تاریخ وفات | بابا جی سائیں محمد احسن کی وفات جمعہ کے دن ۱۸ رجب ۱۳۸۰ھ مطابق ۶ جنوری ۱۹۶۱ء کو ہوئی۔ [بیاض گنجینۂ شرافت ص ۴۲۹]

آپ کی قبر موضع سنگرانہ متصل پکیانہ ضلع گجرات کے قبرستان میں ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

۵ - احمد - مولانا ابو البرکات سید احمد قادری الوری لاہوری صدر مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور - و شیخ التفسیر والحدیث دار العلوم حزب الاحناف لاہور۔

یہ سید دیدار علی شاہ کے فرزند ہیں ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی کتابیں مولوی عبد الکریم اور مولانا ظہور اللہ سے اور دوسری کتابیں مولانا ارشاد علی الوری - مفتی زین الدین اور صوفی عبد القیوم سے پڑھیں۔ [1]

ان کا ایک مناظرہ بمقام تلون ضلع جالندھر مولوی خیر محمد جالندھری کے ساتھ علم غیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوا تھا جس کو مولوی فضل کریم عاصر نے بنام تاریخی "ماجرائے مناظرہ تلون" ۱۹۳۶ء مرتب کرکے چھپوایا [2]

میں نے (شرافت نوشاہی) ایک مرتبہ ان کی تقریر گجرات میں پیر ولایت شاہ ترمذی نقشبندی کے جلسہ پر سنی تھی علم غیب نبوی کا اثبات کیا تھا - اور غیب کی تعریف میں کہا تھا کہ جو چیز حواس خمسہ کے ادراک سے باہر ہو اس کو غیب کہا جاتا ہے

دوسری مرتبہ میں نے (شرافت نوشاہی) ۳ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ کو شرقپور ضلع شیخوپورہ میں حضرت میاں شیر محمد نقشبندی رح کے عرس پر ان کو دیکھا تھا اور تقریر سنی تھی۔ [3]

سید احمد صاحب ۱۳۹۷ھ میں موجود ہیں۔

۶ - احمد بخش - خلیفہ احمد بخش اوچی - یہ دربار گیلانیہ اوچ شریف کے خلیفوں سے تھے - میں جن دنوں وہاں دربار حضرت مخدوم سید محمد غوث گیلانی رح میں معتکف رہا تھا وہ خلیفہ صاحب مجھے ملتے رہتے تھے - چنانچہ ۱۱ محرم ۱۳۵۲ھ کو بھی ایک مجلس ہوئی۔ [4]

---

[1] تذکرہ علمائے اہل سنت وجماعت لاہور ص ۱۹۳ حاشیہ [2] روزنامچہ شرافت ۲ ص ۴۵ [3] روزنامچہ شرافت نمبر ۵ ص ۱۴ [4] حدائق الانوار خطی ص ۲۴۰ - شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۷)

احمد حسین ۔ مولوی احمد حسین بن مولانا محمد حسین مبارک رقم بن مولانا نیاز احمد بن مولانا غلام رسول بن میاں احمد دین قوم ککھیر راجپوت ۔ آباؤ اجداد سے عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ میں رہتے تھے ۔ اور پیشہ کتابت کرتے تھے ۔ ان کے والد صاحب لاہور چلے آئے اور محلہ وسن پورہ میں سکونت اختیار کی ۔ مولوی احمد حسین میرے خاص دوست تھے ۔ میری کتاب اذکار نوماہید کے پہلے نصف حصہ کی کتابت انہوں نے کی ۔ عملیات میں میری طرف رجوع کیا کرتے تھے ۔ ہمارے درمیان گاہ بگاہ خط وکتابت بھی رہتی تھی مولوی احمد علی قادری لاہوری رح کے مرید تھے ۔ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ کو وفات پائی ۔ لاہور میں دفن ہوئے ۔ [1]

۸ ۔ **احمد حسین** ۔ مولانا احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری ، پروفیسر زمیندار کالج گجرات ۔ والد کا نام مولانا عبدالکریم م ۱۴ صفر ۱۳۴۷ھ بن مولوی فضل احمد بن حافظ خان محمد قلعہ داری ۔

ان کی ولادت ۱۲ شعبان ۱۳۲۱ھ میں ہوئی [2] ۔ علم تاریخ وتحقیق واقعات میں خاص مقام حاصل ہے ۔ میرے ساتھ خاص محبت رکھتے ہیں ۔ میری کتابوں انتخاب گنج شریف ، مواعظ نوشہ پیر ، کلیات اشرف ، کلیات فل احمد کے پیش لفظ لکھے ۔ میرے والدین کی وفات کے قطعات تاریخ لکھے ۔ میرے متعلق ایک قصیدہ فارسی میں لکھا جو شریف الصلوات میں چھپ چکا ہے ۔ میں جب کبھی ان کے پاس جاتا ہوں ۔ نئی سے نئی کتابیں دکھاتے ہیں ۔ ان کا ذکر اس سے پہلے شریف التواریخ کی تیسری جلد کے نویں حصہ موسوم بہ فوائد الاذکار میں مولانا نجم الدین خانز کے حالات کے ضمن میں لکھا جا چکا ہے ۔ اعادہ کی ضرورت نہیں ۔ ۱۳۹۷ھ میں موجود ہیں ۔

---

[1] ڈائری شرافت ۱۳۹۷ھ [2] بیاض مولوی عبدالکریم خطی ۔ بیاض گنجینہ شرافت خطی ص ۵۲۳ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۹۔ **احمد حسین** ۔ مولانا قاری احمد حسین نے کمپنی باغ گجرات کے جلسہ پر ۱۲/۱۷ صفر ۱۳۷۲ھ کو عشا کے بعد خطبۂ افتتاحیہ پڑھا جس میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بیان کئے۔ میں نے وہ تقریر سنی۔[1]

۱۰۔ **احمد دین** ۔ مولوی حافظ احمد دین اہلحدیث۔ گکھڑ چیمہ ضلع گوجرانوالہ کے کنبہ سے تھے۔ طبیعت مناظرانہ تھی۔ ایک مرتبہ شرقپور کے علاقہ میں میں نے [شرافت نے] ان کا مناظرہ مولوی محمد سلیم مرزائی کے ساتھ سنا تھا۔ الزامی جواب بہت دیتے تھے۔ یہ حوالہ بھی بیان کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ میری بیوی کے پیٹ میں جو حمل ہے۔ یہ لڑکا ہے۔ اس نے میرے ساتھ باتیں بھی کی ہیں، جب پیدا ہوگا تو بڑا مصلح ہوگا۔ مگر امر الٰہی ایسا ہوا کہ وہ حمل ساقط ہوگیا۔ حافظ احمد دین نے کہا کہ جس لڑکے نے پیٹ میں ہوتے ہوئے باتیں کیں۔ اگر وہ پیدا ہوجاتا تو شاید وہ کیا کیا غضب ڈھاتا۔ اچھا ہوا کہ وہ پیدا نہ ہوا۔ حافظ صاحب کو دوسری مرتبہ میں نے جنتی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ میں شیعہ سنی مناظرہ کے موقعہ پر ۲۱/۲۲ رجادی الاولیٰ ۱۳۵۰ھ کو دیکھا تھا۔

۱۱۔ **احمد سعید** ۔ مولانا سید احمد سعید کاظمی امروہوی ملتانی۔ ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء کو امروہہ میں پیدا ہوئے۔ والد صاحب کا نام سید محمد مختار تھا۔ وہ ان کے بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے۔ بڑے بھائی سید محمد خلیل نے تربیت کی۔ سولہ سال کی عمر میں سند فراغت پائی، اور اپنے بھائی صاحب سے بیعت کی۔ ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء میں امروہہ آئے چار سال مدرسہ محمدیہ حنفیہ میں تدریس کی۔ ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء میں ملتان آئے مدرسہ انوار العلوم کی بنیاد رکھی۔ ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء سے ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء تک جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں شیخ الحدیث رہے۔[2]

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۰ مش [2] اکابر تحریک پاکستان ص ۵۱۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

ہیں نے (شرافت نے) ان کو ملتان میں ایک جلسہ پر دیکھا تھا اور ان کی تقریر سُنی تھی۔ یہ کثیر التصانیف ہیں کتب ذیل ان کی تصنیف سے ہیں۔

۱ تسبیح الرحمٰن عن الکذب والنقصان ۲ مزیلۃ النزاع عن مسئلۃ السماع۔
۳ تسکین الخواطر ۴ حیات النبی ۵ معراج النبی ۶ تقریر منیر ۷ حجیت حدیث ۸ التحریر
۹ مکالمہ کاظمی و مودودی ۱۰ تحقیق قربانی ۱۱ نفی الظل عن النبی ۱۲ کتاب التراویح
۱۳ الحق المبین ۱۴ اسلام اور سوشلزم ۱۵ طلبا کا اسلامی کردار ۱۶ التبشیر والتحذیر
۱۷ میلاد النبی ۱۸ اسلام اور عیسائیت ۱۹ فتویٰ حنفی ۲۰ آئینہ مودودیت [1]

سید احمد سعید صاحب ۱۳۹۷ھ میں موجود ہیں۔

۱۲ - احمد شاہ - سید احمد شاہ خوارزمی - پیر معین الدین پور - گجرات کے سادات سے ہیں۔ ۳ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ کو محلہ طارق آباد - لائل پور میں میری ان سے ملاقات ہوئی۔ میری مجلس میں آکر ملے۔ [2]

۱۳ - احمد شاہ - سید احمد شاہ مشہدی - ساکن خونی بھٹیاں - شیخوپورہ موضع خوتی میں مائی رسول بی بی اہلیہ راشے مبارک بھٹی کے گھر میں ۴ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ کو میری ملاقات کے واسطے آئے۔ [3]

۱۴ - احمد علی - مولوی احمد علی خطیب جامعہ شیرانوالہ دروازہ لاہور دیوبندی مشرب تھے۔ قادری سلسلہ میں بیعت تھے۔ حلقہ ذکر کیا کرتے۔ میں نے (شرافت) ان کو ۱۲ ذیقعد ۱۳۴۸ھ کو جوکالیاں ضلع گجرات میں ایک جلسہ پر دیکھا تھا۔ اور ان کی تقریر سُنی تھی۔ [4]

۱۵ - احمد کمال - شیخ احمد کمال حنفی - ایک مرتبہ صاحبزادہ لائے مجھ کو نماز فجر کی سنتوں میں بعد فاتحہ پہلی رکعت میں سورۃ الم نشرح اور دوسری رکعت میں سورۃ فیل پڑھنے کی اجازت دی

---

[1] اکابر تحریک پاکستان ص۔ [2] ثبات الایقان ص۔ [3] حوالہ مذکور [4] روزنامچہ شرافت ص ۱۹
شرافت

۱۶۔ احمد نواز۔ ملک احمد نواز۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔

بڑے خوش اخلاق علم دوست ہیں۔ میری ان سے کافی مرتبہ ملاقات ہوئی ہے۔ ایک مرتبہ ۳ محرم ۱۳۹۰ھ کو[1] ایک مرتبہ ۲۸ رمضان ۱۳۹۱ھ کو[2] لائبریری میں ملاقات ہوئی بڑی عزت و احترام کرتے ہیں۔ ۱۳۹۷ھ میں موجود ہیں۔

۱۷۔ احمد یار خاں۔ شیخ التفسیر مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی

والد کا نام مولانا محمد یار خاں بدایونی تھا۔ مفتی صاحب کی ولادت ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء میں محلہ قلعہ کھیڑہ اوجھیانی ضلع بدایوں میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے پائی۔ پھر مدرسہ شمس العلوم بدایوں میں ۱۳۳۴ھ سے ۱۳۳۶ھ تک مولانا قدیر بخش بدایونی سے اکتساب علم کیا۔ پھر جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں صدر الافاضل سید نعیم الدین سے کچھ عرصہ پڑھا۔ پھر مولانا احمد حسن کانپوری کے پاس میرٹھ چلے گئے۔ بیس ۲۰ سال کی عمر میں ۱۳۴۴ھ میں درس نظامی سے فراغت حاصل کی۔ جب گجرات آئے تو دار العلوم خدام الصوفیہ میں تیرہ ۱۳ برس اور انجمن خدام الرسول میں دس ۱۰ سال تدریس کے فرائض انجام دیئے[3]۔ میں نے (شرافت نے) کئی مرتبہ ان کو دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ جامعہ غوثیہ گجرات میں ۲۴ رجب ۱۳۷۹ھ کو جا کر مولانا کی ملاقات کی۔[4] ایک مرتبہ ۲۲ رمضان ۱۳۹۰ھ سٹیڈیم باغ گوجرانوالہ میں ان کی تقریر سنی[5]۔ انہوں نے ۳ رمضان ۱۳۹۱ھ میں وفات پائی۔ گجرات میں مدفون ہیں۔ ان کا قطعہ تاریخ وفات میں نے بنایا۔ جو ان کے مزار کے سرہانے کتبہ پر کندہ ہے۔ میری کتاب اعجاز التواریخ میں بھی تحریر ہے۔[6] قاضی عبد النبی کوکب صاحب نے حیات سالک میں بھی درج کیا ہے۔

---

[1] ڈائری شرافت ۱۳۹۰ھ [2] ایضاً ۱۳۹۱ھ [3] تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۵۲ [4] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۳ ص ۱۲ [5] ڈائری شرافت ۱۳۹۰ھ [6] انتخاب اعجاز التواریخ ص ۱۴۵ [7] حیات سالک ص ۱۲۱ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

مفتی صاحب کثیر التصانیف تھے۔ کتب ذیل ان کی یادگار ہیں۔

۱ تفسیر نعیمی۔ گیارہویں پارے کے آخری ربع تک لکھی گئی ۲ نعیم الباری فی انشراح البخاری بخاری شریف کا عربی حاشیہ ۳ مرآۃ شرح مشکوٰۃ اردو۔ آٹھ جلدوں میں۔ ۴ نور العرفان فی حاشیۃ القرآن۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے ترجمہ پر تفسیری حواشی ۵ جاء الحق دو جلد ۶ علم المیراث ۷ شان حبیب الرحمٰن من آیات القرآن ۸ اسلامی زندگی ۹ سلطنت مصطفٰے در مملکت کبریا ۱۰ رحمت خدا بوسیلہ اولیا ۱۱ علم القرآن ۱۲ مواعظ نعیمیہ ۱۳ نئی تقریریں ۱۴ رسالہ نور ۱۵ دیوان سالک۔ ؎۱

۱۸۔ ادریس۔ محمد ادریس۔ ۳ شعبان ۱۳۹۰ھ کو حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی دکان ۵۵ ریلوے روڈ۔ لاہور پر ملاقات ہوئی۔ حضرت محمد غوث گوالیاری پر پی۔ ایچ۔ ڈی کر رہے تھے۔ ؎۲

۱۹۔ اسلم۔ مولوی سید محمد اسلم امام و خطیب جامع مسجد شرقی گھنے وال ضلع گوجرانوالہ کی ۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۰ھ کو گھنے والہ میں ملاقات ہوئی۔ ؎۳

۲۰۔ اسمٰعیل۔ مولوی محمد اسمٰعیل ساکن چکوال ضلع جہلم۔ میں نے ان کو ۳ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ کو حضرت میاں شیر محمد نقشبندی رح کے عرس پر شرقپور میں دیکھا تھا۔ ان کی تقریر بھی سُنی۔ ؎۴

۲۱۔ اسمٰعیل شاہ۔ سید اسمٰعیل شاہ بخاری چشتی صابری۔ موضع شہورہ ضلع امرتسر کے رہنے والے تھے۔ ۱۳۶۶ھ میں ہجرت کے سلسلہ میں موضع بھسین متصل باٹا پور ضلع لاہور میں آگئے۔ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ کو موضع گھوگا کھوں ضلع گوجرانوالہ میں انہوں نے میرے ساتھ ملاقات کی اور حروف نورانی پڑھنے کی اجازت لی۔ ؎۵

؎۱ تذکرہ اکابر اہلسنت ص ۵۶ ؎۲ ؎۳ ڈائری شرافت ۱۳۹۰ھ ؎۴ روزنامچہ شرافت نمبر ۵ ص ۱۲ ؎۵ روزنامچہ شرافت نمبر ۱۰ ص ۱۸۰۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۴۲ - **اسمٰعیل شاہ** ۔ مولوی سید اسمٰعیل شاہ نقشبندی بن سید علی شاہ ابتدائی وطن کرموں والا ضلع فیروزپور تھا، وہیں ۱۳۰۸ھ میں پیدا ہوئے۔ پہلے میاں شرف الدین شرقپوری کے مرید بنے جو خواجہ شمس الدین چشتی نظامی سیالویؒ کے خلیفوں میں سے تھے۔ اس کے بعد میاں شیر محمد نقشبندی شرقپوریؒ کے حلقہ بیعت میں داخل ہوئے۔[۱] تشکیل پاکستان کے وقت ہجرت کرکے اوکاڑہ ضلع ساہیوال میں آگئے۔ میں نے ان کو ۲ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ کو شرقپور میاں صاحبؒ کے عرس پر دیکھا تھا۔[۲] انہوں نے بجمعرات ۲۷ رمضان ۱۳۹۱ھ کو وفات پائی۔[۳]

۴۳ - **اشفاق احمد** - اشفاق احمد خاں ڈائرکٹر مرکزی اردو بورڈ گلبرگ لاہور [تلقین شاہ] دو مرتبہ میرے (شرافت کے) ملنے کے واسطے ہمارے مکان نمبر ۱ مری سٹریٹ نمبر ۶ شالامار ٹاؤن میں آئے۔ میرا کتب خانہ دیکھا۔ میری تصانیف ملاحظہ کیں اور بہت متاثر ہوئے۔ اپنے ساتھی سے کہا کہ ہم سمجھتے تھے کہ ہم بڑا علمی کام کر رہے ہیں۔ مگر یہاں آکر یہ کام دیکھ کر ندامت ہوئی ہے کہ ہم نے کیا کیا ہے! تلقین شاہ، خوش مزاج علم دوست موقعہ شناس لطیفہ گو ہیں دوسری بار جب آئے تو ان کی اہلیہ محترمہ جنابہ قدسیہ بانو ایم اے بھی ہمراہ آئیں وہ بھی بڑی فاضلہ اور ادیبہ صاحب تصنیف و تالیف ہیں۔ میں نے جو جو باتیں کیں تلقین شاہ ٹیپ کرکے لے گئے۔

۴۴ **اقبال** - علامہ اقبال احمد فاروقی ایم اے۔ لاہوری۔
۹ شوال ۱۳۴۶ھ کو یکم اپریل ۱۹۲۸ء کو بمقام ساہیوال ضلع گجرات۔ فاروقی خاندان

---

[۱] تذکرہ علماء بزم سنت ص ۲۹ [۲] روزنامچہ شرافت نقشہ ص ۱۶ [۳] خزینۃ المعارف بیان ص ۲۶۳۔
شرافت

Marfat.com
Marfat.com

میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گجرات میں حاصل کی۔ فارسی، عربی کی کتابیں لاہور میں مولوی نبی بخش حلوائی مفسر تفسیر نبوی کے مدرسہ میں پڑھیں۔ بہاولپور کے مدرسہ تعلیم الاسلام میں تکمیل علوم کی۔ منشی فاضل، ادیب فاضل پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔ ایم اے فارسی پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج سے کیا۔ کچھ دنوں محکمہ محنت میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر مقرر رہے۔ یہ اہل سنت معاصرین کے علمی اور ادبی حلقوں میں ایک امتیازی مقام رکھتے ہیں۔ تحریر میں شگفتگی، تقریر میں حلاوت اور گفتگو میں سلاست رکھتے ہیں۔ اپنی تحریر کی وجہ سے علمی دنیا میں معروف ہیں۔ تقریر کی وجہ سے نوجوان مقررین اور واعظین کی صف اول میں شمار ہوتے ہیں اور دینی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ [1]

میرے دوست شرافت کے نہایت کرم فرما ہیں۔ میں جب کبھی لاہور جاؤں تو ضرور ان سے ملاقات کرتا ہوں۔ میری ایک ملاقات ان سے یکم ذیقعد ۱۳۸۸ھ کو [2] اور ایک ملاقات مسلم مسجد بیرون لوہاری دروازہ کے نیچے مولوی شمس الدین تاجر کتب نادرہ کی دکان پر ۲۲ شوال ۱۳۹۰ھ کو ہوئی تھی [3] انہوں نے لاہور میں گنج بخش روڈ پر مکتبہ نبویہ قائم کیا ہے۔ علمی کتابیں چھپوا کر شائع کرتے رہتے ہیں۔ میری تصانیف کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ میری کتابوں اذکار نوشاہیہ اور ذکر نوشاہی پر پیش لفظ لکھے۔ میرے خواص احباب سے ہیں کتابوں کے تحفے اکثر مجھ کو دیتے رہتے ہیں۔ ۱۳۹۷ھ میں موجود ہیں۔ آجکل ریواز گارڈن میں سکونت رکھتے ہیں۔

---

[1] ماہنامہ عرفات لاہور نمبر دسمبر ۱۹۷۵ء ص ۶

[2] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۵ ص ۷۹ [3] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۲۵۔ اقبال۔ حکیم سید اقبال حسین پسرور ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے۔ ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۸۰ھ کو پشاور جاتے ہوئے مجھے ریل میں ان کی ملاقات ہوئی تھی۔ ادھیڑ عمر تھی۔ روشن چہرہ تھے۔ [1]

۲۶۔ اقبال۔ خان محمد اقبال جاوید ولد بیگ خان بلوچ۔ نمبردار چک ۲۴۹ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائل پور۔ ایم اے تک تعلیم ہے۔ میرے پاس ساہن پال شریف جا کر میرے کتب خانہ کا ملاحظہ کیا۔ اپنے ایم اے کے تھیسس کے لئے حضرت نوشہ گنج بخش ؒ پر ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے "حاجی محمد نوشہ دی حیاتی تے اوہناں دا پیغام" ۱۵۳ صفحات کا یہ مقالہ ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور کی طرف سے منظور ہوا۔ جاوید صاحب کی خط و کتابت بھی میرے ساتھ رہی ہے۔

۲۷۔ اقبال۔ مولانا محمد اقبال مجددی۔ پروفیسر شاہ حسین کالج لاہور انہوں نے میری التماس پر اپنے حالات لکھ کر دئے۔ جو انہیں کی عبارت میں یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

پیدائش۔ میری پیدائش ۹ ستمبر ۱۹۵۰ء (۲۵ ذیقعدہ ۱۳۶۹ھ) کو لاہور (پاکستان) میں ہوئی۔

والدین۔ میرے والد میاں نور محمد مرحوم (ف یکم محرم ۱۳۹۷ھ/۲۳ دسمبر ۱۹۷۶ء) اور دادا میاں محمد (ف ۱۹ جون ۱۹۵۶ء/ ۹ ذیقعدہ ۱۳۷۵ھ) جموں (کشمیر) سے آکر لاہور میں مقیم ہوئے۔ یہاں سے قصور چلے گئے اور بغرض تجارت وہیں رہے۔

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۴۔ ص ۳۴۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

تعلیم ۔ مجھے عالم طفولیت سے ہی حصول علم کا شوق ہے۔ میٹرک کے بعد اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور اور پھر اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور اور آخر شعبہ تاریخ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے تاریخ کا ایم اے درجہ اول میں پاس کیا۔

بیعت ۔ میرے والد مرحوم کو صوفیہ کرام سے دلی محبت تھی۔ گھر کا مذہبی ماحول میرے لئے مذہبی رجحان اور محبت مشائخ عظام کا باعث بنا۔ والد مرحوم کا سلسلہ نقشبندیہ کی طرف رجحان تھا۔ خود حضرت فیض محمد قندھاری مرحوم سے بیعت تھے اور مجھے اُن کے خلیفہ حضرت حکیم محمد عبداللطیف مدظلہٗ سے ۱۱ ستمبر ۱۹۶۲ء (۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ) کو بیعت کروایا۔ میری عمر اُس وقت چودہ سال تھی۔

پھر اپنے سفر ایران و افغانستان کے دوران ۲۸ جولائی ۱۹۷۶ء (۲۹ رجب ۱۳۹۶ھ) کو کابل (افغانستان) پہنچ کر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کی اولاد امجاد میں سے ایک بزرگ فخر حضرت ضیاء المشائخ محمد ابراہیم مجددی مدظلہٗ بن حضرت نور المشائخ فضل عمر ملقب بہ ملّا شور بازار سے بیعت ہوا۔

اساتذہ ۔ مجھے اپنے اساتذہ کرام سے بہت محبت ہے ان کا احترام والدین کے برابر کرتا ہوں۔ لیکن میری زندگی کا یہ تعجب انگیز پہلو ہے کہ سکول، کالج اور یونیورسٹی کے جن اساتذہ سے تلمذ رہا ہے وہ میرے تصنیف و تالیف کے شوق کو پروان نہ چڑھا سکے بلکہ میں نے انہیں اس اہم فن یعنی تحقیق سے بیزار پایا۔ اس باب میں چار اہم شخصیتوں نے میری ایسی تربیت کی کہ میں بجا طور پر انہیں اپنا استاد لکھ رہا ہوں۔ ان میں اول مولوی شمس الدین مرحوم (ف ۱۱ جنوری ۱۹۶۸ء - ۱۰ شوال ۱۳۸۷ھ) تاجر کتب نادرہ لاہور جن کی خدمت میں میں سکول اور کالج کے زمانہ طالب علمی کے دوران حاضر ہوا کرتا تھا۔ ان کی خدمت سے مجھے جمع و کتب بینی کا شوق پیدا ہوا اور آج ایک بڑے کتب خانہ کا مالک ہوں۔

Marfat.com
Marfat.com

دوسری[۲] اہم شخصیت حضرت سید شرافت نوشاہی مدظلہٗ (صاحب شریف التواریخ) کی ہے جن کے بیش بہا تصنیفی کام کو دیکھ کر مجھ میں یہ شغل (تصنیف و تالیف) اختیار کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔

تیسری[۳] شخصیت حضرت مخدومی مولانا حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہٗ کی ہے۔ جن کی تربیت سے راقم فقیر کو بہت فوائد حاصل ہوئے۔ اب تک میری مرتبہ جتنی کتابیں شائع ہوئی ہیں وہ حکیم صاحب موصوف کی اصلاح اور نظر ثانی کا نتیجہ ہیں۔ یہ بزرگ شخصیت میرے علمی کام کے میدان میں مہمیز کی طرح ہیں۔

چوتھے جناب پروفیسر محمد ایوب قادری مدظلہٗ ساکن کراچی ہیں جن کے بیش قیمت مشوروں، رہنمائی اور حوصلہ افزائی سے فقیر کا علمی کام اور ذوق پروان چڑھ رہا ہے۔

ملازمت: ۱۰ جنوری ۱۹۷۴ء (۱۵ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ) کو ساوتھ ایشین انسٹیٹیوٹ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں ریسرچ سکالر (از طرف این۔ ڈی۔ وی۔ پی) کا تقرر ہوا۔ پھر ۲۶ اپریل ۱۹۷۴ء (۳ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ) کو گورنمنٹ شاہ حسین کالج لاہور میں بحیثیت لیکچرر تاریخ کا تقرر ہوا۔ اب تک اسی خدمت پر مامور ہوں۔

شغل: میرا شب و روز ایک ہی شغل ہے اور وہ صرف طالب علمی۔ ہمہ وقت مطالعہ کتب تصنیف و تالیف اور مقالات نویسی۔ میری اب تک پانچ تالیفات شائع ہو چکی ہیں۔ پندرہ[۱۵] مقالات انسائیکلوپیڈیا آف اسلام پنجاب یونیورسٹی لاہور میں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ دار المصنفین اعظم گڑھ کے رسالہ معارف، ندوۃ المصنفین دہلی کے رسالہ برہان، المعارف لاہور، صحیفہ لاہور، بصائر کراچی وغیرہ میں میرے متعدد مضامین چھپ چکے ہیں۔

خصوصی رجحان: حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کی تحریک پر علمی و تحقیقی کام اور پنجاب کی سیاسی، ثقافتی، علمی اور روحانی تاریخ کی تدوین ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

دارالمورخین۔ احقر نے علمی و تحقیقی و تاریخی کتابوں کی اشاعت کے لئے ایک ادارہ تشکیل دیا۔ جس کے معاونین حضرت سید شرافت نوشاہی، جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری، جناب پروفیسر محمد ایوب قادری مدظلہم ہیں۔ یہ ادارہ ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء میں قائم ہوا تھا۔ اب تک اس کی طرف سے چار تحقیقی کتابیں چھپ چکی ہیں۔

تالیفات۔ میرے مسودات کی مجموعی تعداد اس وقت تک چوراسی ہے جن میں سے چند ایک نام یہ ہیں،

۱ احوال و آثار عبد اللہ خویشگی قصوری۔ مطبوعہ ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء

۲ حیات شیخ محمد مراد کشمیری زیر ترتیب

۳ حیات حضرت خواجہ محمد سعید لاہوری زیر ترتیب

۴ احوال و آثار سید شرافت نوشاہی مدظلہ، مطبوعہ ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء

۵ علمائے ساہووالہ (سیالکوٹ) کا ایک غیر مطبوعہ تذکرہ۔ مطبوعہ لاہور ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء

۶ حیات حضرت مجدد الف ثانی کے مآخذ غیر مطبوعہ

۷ تاریخ قصور۔ آغاز ترتیب مارچ ۱۹۷۱ء (صفر ۱۳۹۱ھ) غیر مطبوعہ

۸ حیات حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری۔ غیر مطبوعہ

۹ تاریخ مغلیہ کے فارسی مآخذ [۱۱۱۹ھ / ۱۷۰۷ء - ۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۸ء] غیر مطبوعہ

۱۰ مجمع التواریخ تصنیف حافظ غلام محی الدین کنجاہی، مقدمہ و حواشی۔ زیر طبع

۱۱ فہرست مخطوطات محفوظہ در کتابخانہ ہائے پاکستان غیر مطبوعہ

۱۲ حل المغلقات فی الرد علی اہل الضلالات شیخ محمد اشرف بن خواجہ محمد معصوم سرہندی تصحیح و حواشی غیر مطبوعہ

۱۳ حیات شاہ عنایت قادری قصوری۔ غیر مطبوعہ

۱۴ نتائج الحرمین [در احوال شیخ آدم بنوری] احوال و آثار مصنف مولانا محمد امین بدخشی توضیحات کتاب۔ تحقیق کی غلط فہمیوں کا ازالہ

Marfat.com
Marfat.com

۱۵ فہرست مخطوطات کتب خانہ ڈاکٹر وحید قریشی ۔ غیر مطبوعہ

۱۶ مناقب شیخ عبدالخالق قصوری تصنیف شیخ محمد فاضل قصوری ۔ غیر مطبوعہ

۱۷ مقامات مظہری تالیف حضرت شاہ غلام علی؟ ۔ ترجمہ ۔ حواشی ۔ مقدمہ ۔ زیر ترتیب

۱۸ ملفوظات حضرت شاہ غلام علی دہلوی جامع مولانا غلام محی الدین قصوری مقدمہ و حواشی زیر طبع

۱۹ تذکرہ علماء و مشایخ پنجاب ۔ زیر ترتیب

۲۰ تذکرہ مشایخ دیدہ (راقم نے اس میں اُن مشایخ کا ذکر کیا ہے جن سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے ۔) غیر مطبوعہ

۲۱ انتخاب گنج شریف از حضرت نوشہ گنج بخش رح تدوین شرافت نوشاہی ۔ تقدیم محمد اقبال مجددی ۔ مطبوعہ ۱۳۹۵ھ ۱۹۷۵ء

احقر محمد اقبال مجددی ۲۱ اپریل ۱۹۷۷ء (۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۷ھ)

یوم اقبال ۔ بفرمائش حضرت مخدومی سید شرافت نوشاہی مد ظلہ شریف التواریخ میں شامل کرنے کے لئے لکھے ۔

مولانا محمد اقبال مجددی صاحب علم و فہم و ذکا ۔ لائق فائق ہیں فطرتاً ان میں تحقیق کا مادہ موجود ہے۔ موجودہ وقت میں ان کا شمار بہترین مورخوں میں ہے ۔ ان کا کتب خانہ وسیع ہے ۔ کتابوں کا شوق ان کو جنون کی حد تک پہنچ چکا ہے ۔ جہاں کوئی کسی نادر و نایاب کتاب کا پتہ چلا وہیں پہنچے صرف کتابوں کے لئے افغانستان و ایران کا سفر کیا ہے ۔ اور سینکڑوں نایاب کتابیں باہر سے لائے ہیں ۔ اب اسی سلسلہ میں انگلینڈ کا سفر کرنے والے ہیں ۔ ہمارے خاندان نوشاہی کے ساتھ دلچسپی رکھتے ہیں حضرت نوشہ گنج بخش رح کے روضہ اقدس کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں ۔ میرے خواص احباب سے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور علمی و تحقیقی خدمات میں برکت کرے ۔ ان کی سکونت گیلانی سٹریٹ منور عزیز پارک چاہ میراں لاہور میں ہے ۔

Marfat.com
Marfat.com

۴۸ - اقبال ، پروفیسر محمد اقبال ملک ایم اے، شعبہ اسلامیات۔ گورنمنٹ کالج اصغر مال، راولپنڈی۔ ان کی ولادت ۱۳۴۱ھ / ۱۹۲۲ء میں ہوئی۔ ۱۳۷۸ھ / ۱۹۵۸ء میں ایم اے تاریخ۔ اور ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء میں ایم اے اسلامیات۔ دانشگاہ پنجاب سے کیا۔ یہ سلسلہ نقشبندیہ میں خواجہ محمد قاسم [م ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ] موہڑہ شریف تحصیل مری ضلع راولپنڈی کے مرید ہیں۔ میں جمادی الاولی ۱۳۹۳ھ جون ۱۹۷۳ء میں مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان راولپنڈی گیا تو ان کی وہاں ملاقات ہوئی۔ قدیم وضع کے سادہ مزاج آدمی ہیں۔ تصوف پر اچھا مطالعہ ہے۔ مختلف سلاسل کے اوراد وظائف پر مواظبت رکھتے ہیں۔

تصانیف۔ ان کی یہ ہیں۔

۱ کیمیائے سعادت امام غزالی کا اردو آسان ترجمہ۔

۲ فتوح الغیب۔ شیخ عبد القادر جیلانی رح کا اردو ترجمہ مع عربی

۳ طریق شطاریہ فارسی

۴ فیضان رومی۔ مثنوی معنوی کا انتخاب اور موضوعی ترتیب

۵ وصل حبیب۔ غیر مطبوعہ۔ اس میں زیارت نبوی م کے لئے اوراد لکھے ہیں

۶ رسالہ قدسیہ۔ تالیف خواجہ محمد پارسا نقشبندی رح۔ اس کی تصحیح کی۔ اور مقدمہ وتحشیہ وتعلیقات کا اضافہ کیا۔ یہ رسالہ ۱۳۹۵ھ میں مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان راولپنڈی کی طرف سے چھپ چکا ہے۔ پروفیسر صاحب کی درخواست پر میں نے اس کا قطعہ تاریخ طباعت لکھا جو اس کے صفحہ ۲۲۳ پر طبع ہوا ہے۔

۷ جامع السلاسل ختلی فارسی تصنیف مجد الدین علی بن ظہیر الدین محمد بن شیخ خلیل اللہ بدخشانی آجکل اس پر کام کر رہے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

۸ فہارس مخطوطات فارسی۔ درگاہ گولڑہ شریف۔ یہ کتاب خانہ گنج بخش اسلام آباد میں موجود ہیں
پروفیسر صاحب علمی کاموں میں ہر وقت مصروف رہتے ہیں۔

۲۹- اکبر شاہ۔ ڈاکٹر سید اکبر شاہ بخاری۔ سانگلا والے۔ سید جماعت علی شاہ
ثانی نقشبندی علی پوری رح کے مرید ہیں۔ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ کو مریدکے منڈی
ضلع شیخوپورہ میں میری ملاقات کے واسطے آئے۔ سلہ

۳۰- اکبر علی۔ چوہدری اکبر علی ذیلدار قوم تارڑ۔ ساکن چک باٹو ضلع گجرات
شریف الطبع نیک اطوار آدمی تھا۔ نوے سال کی عمر میں ۱۳۹۶ھ میں فوت ہوا۔ جب
کبھی ملتا۔ بڑے آداب اور تعظیم سے پیش آتا تھا۔

۳۱- اکبر علی شاہ۔ سید اکبر علی شاہ۔ ساکن سوک کلاں ضلع گجرات۔
اپنے آپ کو گیلانی سادات سے شمار کرتے ہیں۔ شیعہ مذہب کے ذاکر ہیں ۸ ربیع الاول
۱۳۷۳ھ کو میری ملاقات کے واسطے آئے۔ اور آداب و عقیدت سے ملے۔ سلہ

۳۲- اکرام۔ شیخ محمد اکرام۔ نگران ماہنامہ المعارف لاہور۔ کتاب
رود کوثر اور موج کوثر ان کی تصانیف سے ہیں۔ ۸ محرم ۱۳۹۰ھ کو ان کی
ملاقات ہوئی۔ اچھے اخلاق سے ملے۔ سلہ میرے مقالات۔ تاریخنامہ قلعہ رہتاس۔
ماخذ حضرت حاجی محمد نوشہ۔ اور تبرکات اوچ شریف گیلانی ان کے رسالہ المعارف میں
وقتاً فوقتاً چھپے ہیں۔ شیخ صاحب وفات پا چکے ہیں۔

۳۳- اکرم۔ حاجی شیخ محمد اکرم۔ مینیجر نیشنل بینک آف پاکستان
سبزی منڈی قصور۔ نیک طبع انسان ہیں۔ سفر حج میں ہمارے ساتھ تھے۔ ان کی
پہلی ملاقات میرے ساتھ ۲۱ شوال ۱۳۹۵ھ کو شمس جہاز میں ہوئی۔ سلہ

سلہ ڈائری شرافت ۱۳۹۰ھ سلہ روزنامچہ شرافت نمبر ۱۰۔ ص ۹۸۔
سلہ ڈائری شرافت ۱۳۹۰ھ سلہ سفر نامہ حج خلیلی ص ۵۱۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۳۴ ۔ اکرم ۔ مولوی محمد اکرم یکوآنہ ۔ ساکن جڑ ننڈ ۔ ضلع گجرات متعلم بڑا یدلوین ۵ رمضان سنہ ۱۳۹۰ھ کو ڈھوک شہانی میں مجھ کو ملنے کے واسطے آئے ۔ اور کچھ عملیات کی مجھ سے اجازت حاصل کی ۔ ؎[1]

۳۵ ۔ اکرم ۔ مولوی قاضی محمد اکرم قطبی ابن قاضی محمد لطیف ساکن ٹھٹھی لعل ۔ ضلع ملتان (متولد ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۸۹۵ء) ۔ سہروردی طریقہ کے مشائخ میں سے تھے ۔ میری ان سے متعدد مرتبہ ملاقات ہوئی ۔ پہلی بار موضع لوہیٹ اور ڈھوک کاسب ضلع گجرات میں ان کی تقریریں سنیں ۔ اس کے بعد سنہ ۱۳۴۸ھ / ۱۹۲۹ء میں پنڈی کالو کے جلسہ پر ان کا وعظ سنا وعظ مؤثر ہوتا تھا ۔ جب تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تو پہلے یہ اشعار پڑھا کرتے ۔

؎

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے ۔۔۔ امت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے ۔۔۔ پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

جو دین کہ تھا شرک سے عالم کا نگہبان ۔۔۔ آج اس کا نگہبان اگر ہے تو خدا ہے

جس دین کے مدعو تھے کبھی قیصر و کسریٰ ۔۔۔ خود آج وہ مہمان سرائے غربا ہے

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ شعر بھی پڑھتے ۔

؎ تکُ چَلَتَ پھرتُ سورا جیا ترسَنتَ نینَنْ کی جگتَ برسَنتُ بدری

جنْ عَرَبَ غَرَبَ واجبا یسلاً لئو نومہن بدری

قاضی صاحب میرے ساتھ بہت محبت رکھتے تھے ۔ سنہ ۱۳۴۵ھ میں میں نے مسئلہ ذبح فوق العقدہ کا استفتا پیش کیا ۔ انہوں نے اس کی حلت پر فتوے دیا ۔ اور اپنا دستخط کرکے اس کی تصدیق کی ۔ انہوں نے آخری سالوں میں اپنی سکونت ملتان

؎[1] ڈائری شرافت سنہ ۱۹۷ء ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

میں تبدیل کر لی تھی۔ ۱۰ محرم بروز اتوار ۱۳۸۶ھ / ۲ مئی ۱۹۶۶ء میں وفات پائی۔ قبر لالیاں ضلع جھنگ میں ہے۔ ان کے مرید مولوی غلام محمد سہروردی امام و خطیب جامع مسجد منڈی بہاؤالدین کے ضلع گوجرانوالہ نے ان کے ملفوظات جمع کئے ہیں۔ جو مخطوطہ کی صورت میں ان کے پاس موجود ہیں۔

۳۶۔ **التجا**۔ مولوی حاجی محمد التجا۔ خطیب جامع مسجد ونیکے تارڑ ضلع گوجرانوالہ یہ مولوی محمد صادق گوجرانوالیہ کے شاگرد ہیں۔ میں ونیکے تارڑ میں مولوی محمد یعقوب ولد عنایت ارائیں کے گھر گیا ہوا تھا۔ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ کو مجھے ملنے کے لئے وہاں آئے۔[1] اس کے بعد بھی کئی مرتبہ مجلس میں آ چکے ہیں۔

۳۷۔ **الطاف**۔ رانا محمد الطاف۔ لاہوری۔ متعدد مرتبہ ریلوے روڈ لاہور حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب پر میری (شرافت کی) ان سے ملاقات ہوئی ہے۔ پنجابی ادب میں ان کو خاص مقام حاصل ہے۔ میری تصانیف سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ حضرت نوشہ گنج بخش رح کی کتاب گنج شریف کی ترتیب و تدوین میں مجھے قیمتی مشورے دیئے۔ اس وقت ۱۳۹۵ھ میں اسلام آباد لائل پور میں ملازمت کے سلسلہ میں تشریف فرما ہیں۔

۳۸۔ **اللہ بخش**۔ مولانا حکیم اللہ بخش المعروف اسد نظامی۔ ابن حکیم مولوی غلام مرتضیٰ انصاری۔ ۱۱ صفر ۱۳۶۰ھ ۱۰ مارچ ۱۹۴۱ء کو بستی کھگے والا تحصیل ملتان میں پیدا ہوئے۔ فاضل فارسی ہیں۔ درس نظامی پڑھا۔ علم طب میں بھی کافی مہارت حاصل کی۔ خاندانی پیشہ طبابت ہے۔ اب چک نمبر ۱۱۔۱۰۔ آر متصل جہانیاں منڈی تحصیل خانیوال ضلع ملتان میں رہتے ہیں۔ طب یونانی کی ڈگری

---

[1] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

دکھی ہے۔ تصانیف کتب کا بھی شغل رکھتے ہیں۔ ان کا کتب خانہ بنام مکتبۃ الجمال ہے جس میں قلمی اور مطبوعہ کتابیں تقریباً بارہ ہزار ۱۲۰۰۰ ہیں۔ اکثر لاہور میں ریلوے روڈ پر حکیم محمد موسےٰ امرتسری کے مطب پر ان سے ملاقات ہوتی رہتی ہے جلیم الطبع درویش صورت ہیں۔

۳۹۔ اللہ داد۔ میاں اللہ داد نقشبندی ساکن کوہلو والہ ضلع گوجرانوالہ ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۲ھ کو ملاقات کے لئے میرے پاس آیا۔ [1]

۴۰۔ اللہ داد۔ میاں اللہ داد المعروف ملاں صاحب۔ قوم چیمہ سے چک ۴۴ علاقہ بوسال تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ نقشبندی سلسلہ میں پیر سیدن شاہ مجورہ والے کے مرید تھے۔ متشرع صاحب عبادت تھے۔ مکتوبات امام ربانی کا مطالعہ رکھتے۔ ہمارے دادا صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی ؒ جب وہاں تشریف لے جاتے تو ملاں صاحب اُن سے مستفیض ہوا کرتے۔ اور میری مجلس میں آیا کرتے۔

۴۱۔ امام الدین۔ شیخ القرآن مولانا امام الدین قادری رضوی۔ کوٹلی لوہاراں۔ سیالکوٹ۔ کنیت ابوالعباس تھی۔ مولانا محمد شریف کوٹلوی کے چھوٹے بھائی تھے۔ حافظ قرآن اور عالم باعمل تھے۔ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی ؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ میں نے (شرافت نے) ان کو ۱۳۴۲ھ میں وزیرآباد میں ایک جلسہ پر دیکھا تھا۔ ان کی وفات ۱۹ صفر ۱۳۸۱ھ میں راولپنڈی میں ہوئی۔ وہیں مدفون ہوئے۔ ان کی تصانیف بجائش کے قریب ہیں بعض کے اسماء یہ ہیں ۱۔ ذکر المحمود ۲۔ ضرورت مرشد ۳۔ احتیاط النظر ۴۔ حقیقت نماز جنازہ۔ وغیرہ [2]

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۱ صفحہ ۲۰۰ [2] ماہنامہ عرفات لاہور ستمبر، اکتوبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۱۸ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۴۲۔ امام شاہ ۔ سید امام شاہ خوارزمی ۔ بھوپال والہ چک ممبر ۹ ضلع لائل پور ۲۸ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ کو میری ملاقات کے واسطے آئے ۔ [۱]

۴۳۔ امان اللہ ۔ مولوی امان اللہ ولد مولوی عبد الغنی ناظم ۔ جھیور انوالی گجرات ۔ انہوں نے کمپنی باغ گجرات کے جلسہ پر ۱۷ صفر ۱۳۷۲ھ کو تقریر کی ۔ درود شریف کے فضائل بیان کئے ۔ ڈاکٹر اقبال لاہوری رح کے کئی اشعار پڑھے [۲]

۴۴۔ امیر حسین ۔ سید امیر حسین ضلع ڈیرہ غازیخاں کے باشندہ تھے مسجد قادریہ اچ شریف ضلع بہاولپور میں ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ کو میری (شرافت کی) ان سے ملاقات ہوئی تھی [۳]

۴۵۔ امیر حسین ۔ سید امیر حسین شیعہ ۔ ڈھوک تہانی ۔ گجرات ۲۴ صفر ۱۳۷۲ھ میرے ملنے کے لئے حاضر ہوا ۔ [۴]

۴۶۔ امیر شاہ ۔ مولوی سید امیر شاہ ولد سید زمان شاہ گیلانی قادری یکہ توت پشاور شہر ۔ حضرت سید شاہ محمد غوث لاہوری رح کی اولاد سے ہیں ۔ ابتدائی تعلیم اپنے گھر میں حاصل کی ۔ مولوی شیر محمد سے فارسی پڑھی ۔ پھر پشاور کے جلیل القدر علماء سے استفادہ کیا ۔ علامہ عبد الرحیم پوپلزئی ۔ شیخ التفسیر والحدیث حافظ علی محمد جان ۔ الحاج حافظ گل فقیر احمد ۔ فقیہ عصر مولانا عبد العلیم ۔ مولوی عبد المنان ہزاروی ۔ مولانا محمد ایوب شاہ جعفری سے فنی اور درسی کتابیں پڑھیں ۔ مدرسہ رفیع الاسلام پشاور میں کچھ عرصہ پڑھتے رہے [۵]

زمانہ حاضرہ میں اپنے بزرگوں کے سجادہ نشین ہیں حج کی سعادت سے بھی مشرف

---

[۱] ثبات الایقان ص۲ [۲] روزنامچہ شرافت نمبر ۱ ص۸ [۳] حدایق الانوار ص۱۳۵ [۴] روزنامچہ شرافت نمبر ۱ ص۹ [۵] تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور ص۳۲ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ہو چکے ہیں۔ پیش ایک مرتبہ پشاور ۱۹ ذیقعد ۱۳۸۰ھ کو ان کے پیچھے نماز جمعہ ادا کی ۱۲ ذیقعد کو انہوں نے ہماری دعوت کی[1]

دوسری مرتبہ پھر ایک بار میں ان کے ہاں گیا۔ بڑے ادب اور تعظیم سے پیش آئے۔ نیک اخلاق۔ اخلاص مند متواضع ہیں۔ ۱۳۹۰ھ میں موجود ہیں۔

صاحب تصانیف ہیں۔ یہ کتابیں ان کی ہیں ۱۔ تذکرہ حفاظ پشاور ۲۔ تذکرہ علماء و مشائخ سرحد دو جلدیں۔ ۳۔ تذکرہ مشائخ قادریہ حسنیہ، نماز مقبول، شرح شمائل ترمذی۔ ایک ماہنامہ الحسن نام بھی شائع کر رہے ہیں۔

۴۷۔ امیر علی۔ سید امیر علی چشتی نظامی۔ ۱۰ رمضان ۱۳۹۱ھ کو موضع خان پور، کلکہ، ضلع شیخوپورہ میں میری ملاقات کو آئے۔[2]

۴۸۔ امین۔ مولانا قاضی محمد امین فاروقی خطیب جامع مسجد شیخوپورہ ان کے والد صاحب کا نام میاں بڈھا تھا۔ اصلی وطن ویروالہ متصل ستراہ مندو ضلع سیالکوٹ تھا۔ مولانا نے دینی علوم میں کافی مقام حاصل کیا۔ خوشنویس بھی تھے۔ کچھ عرصہ بھکھر یا نوانی ضلع لائل پور میں خطیب رہے۔ جب ۱۳۴۱ھ / ۱۹۲۲ء میں شیخوپورہ شہر آباد ہوا۔ اس وقت وہاں آ گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد گوجرانوالہ میں چلے آئے۔ اور سبزی منڈی میں رہائش رکھی۔ میرے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت نوشاہی، ہم نے چند اسباق ان سے بھی پڑھے تھے۔ میں نے اپنے والد صاحب کے ہمراہ شیخوپورہ اور گوجرانوالہ میں ان کو دیکھا تھا۔ ظریف الطبع تھے۔ خوش طبعی کی باتیں کیا کرتے۔ ہمارے سامنے کھانا رکھا۔ سالن چنے کی دال بھی۔ خود ہی بار بار کہتے۔ دیکھو یہ دال، گوشت کو بھی پرے کرتی ہے۔ ان کے لڑکے کا نام مظفر حسین تھا۔ اس کا تعارف کرایا کہ یہ مراسیانہ

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۴۔ ص ۶ [2] ڈائری شرافت ۱۹۷۱ء شرافت

Marfat.com
Marfat.com

مذاق رکھتا ہے۔ ایک مرتبہ ہم شیخوپورہ میں ان کو ملے۔ تو ایک تنگ سے حجرہ میں انہوں نے بٹھایا۔ ہمارے والد صاحب اعلیٰ حضرت نوشاہی رح نے فرمایا کہ یہ حجرہ تو اس کنوئیں کی طرح ہے جس میں حضرت یوسف علیہ السلام ڈالے گئے تھے۔ جس کے متعلق مولانا جامیؒ نے فرمایا ہے۔

؎

چہے چوں گور ظالم تنگ و تیرہ — ز تاریکیش چشم عقل خیرہ

خوب ہنسی مذاق ہوا۔ میرے والد صاحب کے ساتھ قاضی صاحب کی مراسلت رہتی تھی۔ ۱۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۸ھ میں وفات پائی۔

۴۹۔ انور۔ مولانا انور حسین نفیس رقم لاہوری۔ زمانہ حاضرہ میں خط نسخ و نستعلیق وغیرہ کے بہترین خوشنویس ہیں۔ ۲۰ رمضان ۱۳۹۱ھ کو میں ان کے پاس گیا۔ بڑی محبت اور اخلاق سے پیش آئے۔ ۱؎

۵۰۔ ایوب۔ محمد ایوب خاں۔ ساکن مکان نمبر ۹۴۔ انور ہاؤس۔ سانده روڈ۔ لاہور۔ یہ جالندھر کی تاریخ لکھ رہے ہیں۔ ۲۰ رمضان ۱۳۹۱ھ میں کرشن نگر میں مجھ سے ملاقات کی۔ ۲؎

۵۱۔ ایوب۔ پروفیسر محمد ایوب قادری۔ اردو کالج کراچی۔ والد کا نام مولوی مشیت اللہ قادری مرحوم۔ پروفیسر صاحب جولائی ۱۹۲۶ء (محرم الحرام ۱۳۴۵ھ) میں قصبہ آنولہ ضلع بریلی میں پیدا ہوئے ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء میں اردو مڈل کا امتحان اول درجہ میں کامیاب کیا۔ اور یو پی بورڈ میں ریاضی میں امتیاز حاصل کیا ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء میں ہندی مڈل کا امتحان بھی پاس کیا۔ ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء میں یو پی بورڈ سے میٹرک اول درجہ میں کامیاب کیا۔ اردو اور ریاضی میں پھر امتیاز حاصل کیا

۱؎ ، ۲؎ ڈائری شرافت ۱۹۷۱ء شرافت

Marfat.com
Marfat.com

بدایوں میں ان کا ننھال ہے تعلیم کے سلسلہ میں چار سال تک بدایوں میں رہے ۔

وہیں ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء میں اسلامیہ کالج بدایوں سے انٹر کامیاب کیا۔ ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء میں اردو کالج کراچی سے بی اے کیا۔ ۱۳۷۹ھ/۱۹۶۰ء میں کراچی یونیورسٹی سے اردو میں ایم اے کیا اور درجہ اول میں آئے۔ ابتدائی عربی اور فارسی کی تحصیل اپنے والد کی

۲۴ ستمبر ۱۹۵۰ء [۱۰ ذی الحجہ ۱۳۶۹ھ] سے ۱۸ مئی ۱۹۵۵ء [۱۷ شوال ۱۳۷۶ھ] تک محکمہ ترقیات میں ملازمت کی۔ ۱۹ مئی ۱۹۵۷ء [۱۸ شوال ۱۳۷۶ھ] سے ۴ مارچ ۱۹۶۴ء [۷ شوال ۱۳۸۴ھ] تک پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کراچی میں ریسرچ اسسٹنٹ اور ریسرچ افیسر کی حیثیت سے کام کیا۔ ۵ مارچ ۱۹۶۴ء [۸ شوال ۱۳۸۳ھ] کو اردو کالج میں لیکچرار مقرر ہوئے۔ آج کل اسسٹنٹ پروفیسر اور صدر شعبہ اردو ہیں۔

پروفیسر محمد ایوب سے متعدد مرتبہ لاہور میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب پر میری ملاقات ہوئی ہے۔ بڑے فاضل چیدہ ہیں۔ لاہور میں اپنے خواص حلقہ احباب کا فوٹو لیا جس میں احباب ذیل ہیں ۱۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری ۲۔ سید شرافت نوشاہی۔ ۳۔ پروفیسر محمد ایوب قادری ۴۔ پروفیسر محمد اقبال مجددی ۵۔ قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی ۶۔ ایک حافظ صاحب۔

امسال ایک روز ہمارے لڑکے سید سعید الظفر نوشاہی کے مکان پر شالامار ٹاؤن لاہور میں تشریف لائے۔ اور میرا (شرافت کا) کتب خانہ دیکھا۔ اور میری تصانیف ملاحظہ کیں۔ اور فرمایا کہ اسقدر کثیر التعداد کتابیں اور ضخیم جلدیں یہ آپ نے اکیلے نہیں بنائیں۔ کوئی غیبی امداد آپ کے ساتھ ہے۔ پروفیسر صاحب میرے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ میری کتاب "تذکرہ نوشہ گنج بخش" کا پیش لفظ لکھا۔ بڑے خوش اخلاق علمی ذوق والے ہیں۔ ۱۳۹۷ھ میں موجود ہیں۔ [متوفی جمعہ ۲۵ نومبر ۱۹۸۳ء۔ مؤلف]

Marfat.com
Marfat.com

تصنیفات۔ پروفیسر صاحب نے کافی کتابیں تالیف کی ہیں۔

۱۔ مولانا فیض احمد بدایونی۔ ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۷ء کے ایک مجاہد کے حالات زندگی

۲۔ مخدوم جہانیاں جہاں گشت۔ ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۳ء میں شائع کی۔

۳۔ مولانا محمد احسن نانوتوی۔ ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء میں شائع کی۔

۴۔ ارباب فضل و کمال بریلی۔ ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء میں شائع کی

۵۔ تبلیغی جماعت کا تاریخی جائزہ ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء میں شائع کی۔

تراجم۔ کتب ذیل کے ترجمے کئے ہیں۔

۱۔ تذکرہ علمائے ہند۔ از مولوی رحمان علی۔ ۱۹۶۱ء میں شائع ہوئی۔

۲۔ مجموعہ وصایا اربعہ۔ شاہ ولی اللہ ۲ عدد۔ شاہ اہل اللہ۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے وصایا۔

۳۔ مآثر الامرا ۳ جلدیں۔ از صمصام الدولہ شاہ نواز۔ ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی۔

۴۔ فرحت الناظرین۔ از محمد اسلم پسروری ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی۔

۵۔ سیر العارفین۔ از شیخ حامد بن فضل اللہ جمالی۔ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ میں شائع ہوئی

۶۔ جنگ آزادی ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۷ء جمادی الاخرٰی ۱۳۹۶ھ میں شائع ہوئی

مرتبات و محشیات۔ مندرجہ ذیل کتب کو مرتب کیا اور حواشی لکھے۔

۱۔ علم و عمل۔ مولوی عبدالقادر بدایونی کی خود نوشت سوانح عمری۔ ترجمہ مولوی معین الدین افضل گڑھی دو جلدیں

۲۔ تاریخ فرخ آباد۔ عہد بنگش کی سیاسی۔ ثقافتی اور علمی تاریخ۔ از مفتی ولی الدین فرخ آبادی۔ مطبوعہ ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء

۳۔ تواریخ عجیب (کالا پانی) از محمد جعفر تھانیسری

۴۔ علی گڑھ تحریک اور قومی نظمیں۔ سید الطاف علی بریلوی کے ساتھ مل کر مرتب کی۔

Marfat.com
Marfat.com

۵ ۔ خط و خطاطی

۶ ۔ مقالات یوم عالمگیر مطبوعہ ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء

پروفیسر قادری صاحب نے کئی سال تک بحیثیت نائب مدیر بصائر کو ایڈٹ کیا ہے ۔ ان ہی کی کوشش سے بصائر کا ٹیپو شہید نمبر شائع ہوا ۔ اسی طرح قادری صاحب نے العلم کا غالب نمبر بھی مرتب کیا ۔

برعظیم کے مختلف علمی، ادبی اور تحقیقی رسائل و جرائد مثلاً ۔ معارف، اردو نقوش، البلاغ، العلم، بصائر، صحیفہ، تحریر، فاران، قومی زبان وغیرہ میں قادری صاحب کے متعدد مقالات شائع ہوئے ہیں ۔

انہوں نے مختلف شہروں مثلاً رام پور، علی گڑھ، دہلی، دیوبند، لاہور، بہاولپور، پشاور اور اوچ وغیرہ کے اہم اور نادر کتب خانے بھی دیکھے ہیں۔[۱]

ب

۵۲ ۔ **بجایا** ۔ خلیفہ اللہ بجایا خاں ۔ دربار گیلانی اوچ شریف کا مجاور تھا ۔ ۱۱ محرم ۱۳۵۳ھ کو اوچ متبرکہ میں میرے ساتھ ملاقات کی تجلیات کا شائق تھا ۔[۲]

۵۳ ۔ **بختیار** ۔ میاں بختیار رنگریز ۔ ونوشیا نوالی چک نمبر ۳۹ ۔ شیخوپورہ میرے والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی رح کے مجلس نشین تھے ۔ بڑے صالح منکسر المزاج تھے ۔ ۱۳۶۸ھ میں وفات پائی ۔[۳]

۵۴ ۔ **برکت علی** ۔ ملاں برکت علی راجپوت ۔ بھیانوالہ کلاں شیخوپورہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ کو مجھ سے ملاقات کی ، مجھ سے وظائف کی اجازت لی ۔ زاہد عابد ہے کلمہ طیبہ ، درود ہزارہ کا ورد کرتا ہے نماز پنجگانہ ۔ تہجد ، اشراق ، صلوٰۃ الاوابین پڑھتا ہے

---

[۱] ماہنامہ قومی زبان کراچی جولائی ۱۹۷۵ء ؛ [۲] حدائق الانوار صفحہ ۲۷ [۳] عیون التواریخ [۴] روزنامچہ شرافت صفحہ ۱۲۵ شرافت

۵۵۔ بشیر۔ سائیں بشیر احمد المعروف سادھو نماری۔ گھنٹے والا۔ گوجرانوالہ

یہ میری مجلس میں بیٹھا کرتا۔ قلندرانہ روش رکھتا۔ مداریہ سلسلہ میں سائیں سردار علی کا مرید تھا۔ وہ مرید اپنے والد سائیں یار اللہ کا وہ مرید دتے شاہ کے وہ مرید خیر شاہ کے۔ وہ مرید شادے شاہ کے وہ مرید بہوے شاہ کے وہ مرید روشن شاہ کے وہ مرید حسین شاہ کے وہ مرید کالے شاہ کے وہ مرید بیجے شاہ کے وہ مرید کمال شاہ کے وہ مرید سلام شاہ کے وہ مرید مجاہد شاہ کے وہ مرید بریم بال جتی بخی علی رہ کے الا آخر

۵۶۔ بشیر۔ سید بشیر حسین گیلانی چشتی۔ سٹریٹ جمیل روڈ۔ فرنگ۔ لاہور

والد صاحب کا نام سید مبارک علی شاہ تھا ابن سید شہسوار بن سید زند علی شاہ بن سید شاہ حسین بن سید عبد القادر بن سید عبد الحمید بن سید سعید بن سید فتح محمد بن سید حاجی ابو بکر بن سید عبد القادر ثانی لاہوری رح

ان کی ولادت ۱۹ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو ہوئی۔ تعلیم بی اے تک حاصل کی۔ سلسلہ قادریہ میں اپنے والد صاحب سے بیعت کی۔ علم دوست لائق فائق ہیں۔ میری ان سے ملاقات ۱۳ محرم ۱۳۹۰ھ کو جناب حکیم محمد موسےٰ امرتسری کے مطب پر ہوئی۔ [1] اس کے بعد بھی اکثر ملاقات ہوتی رہتی ہے میرے ساتھ خط و کتابت بھی رکھتے ہیں۔

تصانیف ان کی تصانیف سے یہ کتابیں ہیں۔

۱۔ انگارے (تمثیلات) ۲۔ عالم برزخ (ڈرامہ) ۳۔ پاگل (خلیل جبران لبنانی کی کتاب کا ترجمہ) ۴۔ پیش رو (ایضاً) ۵۔ ارضی دیوتا (ایضاً) ۶۔ جبران (جبران کی سوانح حیات)

یہ کتابیں اس دور کی ہیں جب یہ اپنے آپ کو بشیر ہندی لکھا کرتے تھے۔ اس وقت ان پر ادب کا غلبہ تھا۔ مگر آجکل تصوف سے دلچسپی رکھتے ہیں اور درگاہ شیخ طاہر بندگی کے سجادہ نشین ہیں

---

[1] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۵۷۔ بشیر۔ الحاج بشیر حسین ناظم ایم اے۔ شرقپور۔ ضلع شیخوپورہ۔

والد صاحب کا نام میاں غلام حسین ولد میاں اللہ بخش صراف تھا۔ بشیر حسین ناظم ۱۹ر جمادی الآخرہ ۱۳۵۱ھ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۳۲ء کو گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء میں شرقپور آئے۔ ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۳ء میں میٹرک پاس کیا۔ اسی سال لاہور میں کارپوریشن کی ملازمت اختیار کی۔ ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۸ء میں بی اے کیا۔ آڈٹ اینڈ اکاونٹس میں ملازمت کرنے لگے۔ ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء میں بی سی ایس کا امتحان پاس کیا۔ ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء میں لاء کالج میں داخلہ لیا۔ ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء میں فارسی اور ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء میں پنجابی ایم اے کیا۔

میاں غلام اللہ نقشبندی مجددی شرقپوری ؒ کے مرید ہیں۔ اجمیر شریف اور سرہند شریف کی زیارتوں سے مشرف ہو چکے ہیں۔ بہترین نعت خواں ہیں۔ فارسی میں ماہیا ایجاد کیا ہے[1] میرے (شرافت کے) ساتھ بہت محبت رکھتے ہیں۔ اکثر ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء میں حج کی سعادت سے مشرف ہو چکے ہیں۔ شگفتہ مزاج لطیفہ گو ہیں محفل کو ہنسا دیتے ہیں۔ ۱۳۹۷ھ میں موجود ہیں۔

تصانیف۔ یہ تالیفات ان کی یادگار ہیں۔

۱۔ اولیائے ملتان۔ (اس کا پیش لفظ میں نے لکھا تھا) ۲۔ پنجابی میں ادبی آوازاں
۳۔ کلاسیکی ادب ۴۔ پنجابی واراں ۵۔ رسول عربی ۶۔ شواہد النبوۃ کا اردو ترجمہ۔
۷۔ لمعات کا اردو ترجمہ ۸۔ حکایات گنج بخش رح[2]

۵۸۔ بنی۔ سائیں بنی فقیر۔ مجذوب۔ اچ متبرکہ۔ ضلع بہاولپور۔

اس کا اصلی نام رمضان۔ مجذوب درویش تھا۔ درگاہ حضرت مخدوم سید محمد غوث الحسنی اوچی کے دروازہ کے سامنے بیٹھا رہتا تھا۔ ۲۸ر ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ کو اس نے مجھ کو دودھ پلایا[3] مجھ کو "شاہ سائیں" کہا کرتا تھا۔ ساری رات دربار شریف کے

---

[1] [2] تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور ص۲۹۳ حاشیہ [3] حدائق الاولیاء ص۱۳۱ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

پاس بیٹھا رہتا۔ اور پڑھا کرتا "مقصود حسین، موجود حسین" اگر اس کو کوئی پوچھتا تمہارا نام کیا ہے؟ تو کہتا یا بنی اسرائیل۔ ایک روز نماز مغرب کی جماعت میں صف میں کھڑا ہو گیا۔ جب امام نے ایک رکعت پڑھی تو یہ کہنے لگا کہ ایک پھیرا ہو گیا ہے۔ جب دوسری رکعت پڑھی گئی تو کہا کہ دو پھیرے ہو گئے ہیں۔ ایک روز مجھے کہا "شاہ سائیں" ایک آنہ دے دو۔ دستگیر کا حکم ہے۔ میں اٹھا کہ کمرہ میں اپنے بستہ میں سے ایک آنہ لا کر اس کو دوں۔ مجھے دامن سے پکڑ لیا اور کہا کہ یہیں دے جاؤ۔ میں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا کہ اس کو دکھا دوں۔ کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ جب ہاتھ ڈالا تو جیب میں سے ایک آنہ نکل آیا۔ میں نے اس کو دے دیا۔ یہ اس کی کرامت سے موجود ہو گیا۔ ورنہ میری جیب خالی تھی۔

۵۹۔ بوٹا۔ محمد بوٹا۔ گجراتی۔ قوم کشمیری سے تھا۔ پنجابی زبان کا بہترین شاعر تھا۔ میں نے (شرافت نے) اپنے بچپن میں اس کو دیکھا تھا۔ اس کا رنگ سانولا۔ چہرہ پر چیچک کے داغ تھے۔ دستار کھبی یعنی بائیں ہاتھ سے باندھتا تھا۔ اور شربت شیرہ کی دکان کرتا تھا۔ اس کا پنج گنج یعنی پانچ سیحرفیاں اور قصہ مرزا صاحباں مشہور ہیں۔ ۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء میں وفات پائی [۱]

۶۰۔ بوستان۔ میاں بوستان۔ سجادہ نشین دربار میاں محکم شاہ قادری میانہ موہڑہ۔ ضلع راولپنڈی۔ والد صاحب کا نام میاں محمد یوسف تھا۔ ابن فیض علی بن مست بن فتح محمد بن جان محمد بن فقیر قلیا بن قلیا بن شاہ عنایت بن شاہ جھنڈا بن میاں محکم شاہ بن شاہ محمود دریائی بن شاہ ستی بن شاہ بالا صاحب قوم مغل برلاس۔ [۲]

---

[۱] خزینۃ العلوم قلمی بیاض ص ۱۹۸ [۲] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۰ ص ۸۲۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

میاں صحبت صاحب قادری سلسلہ کے بزرگ تھے۔ گیارہویں صدی ہجری میں گزرے ہیں۔ ان سے مجذوم شفا پاتے تھے۔ میانہ موہڑہ، راولپنڈی میں مزار ہے۔ ان کے دو خلیفہ بڑے مشہور ہیں۔ اول میاں اعظم شاہ المعروف شاہ بغر۔ دوسرے سید شیدن شاہ شیرازی مدفون جوتانہ ضلع جہلم۔

میاں بوستان صاحب کی ملاقات میرے ساتھ نوشہرہ شریف کے عرس پر بتاریخ ۵ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ کو ہوئی تھی۔ چونکہ ان کے مورث اعلیٰ میاں صحبت شاہ کے دربار پر کسی کوہڑھے (جذامی) تندرست ہو جاتے ہیں وہ ان کے مرید ہوتے ہیں اور نذرانے دیتے ہیں۔ صاحبزادہ محمد امین ولد میاں محمد فاضل نوشہروی نے ان کا تعارف کرایا کہ یہ حضرت صاحب کوہڑوں کے پیر ہیں۔ [۱]

۶۱۔ **بہار شاہ**۔ سید بہار شاہ بخاری چشتی، ساکن چک نمبر ۶۹۶/۳۸ گ ب ہوشیارپوری نے ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۱ھ کو میرے ساتھ ملاقات کی۔ [۲]

پ

۶۲۔ **پروین**۔ مس پروین ایم اے لاہوری۔ ڈاکٹر ممتاز بیگم چوہدری کے ساتھ ۹ شعبان ۱۳۹۰ھ کو ساندہ کلاں لاہور بخانہ سید سعید الظفر وغیرہ مجھے آکر ملیں، اور کچھ تعلیمی مشورے لے۔ [۳]

ت

۶۳۔ **تجمل حسین**۔ پروفیسر تجمل حسین زمیندار کالج گجرات۔ ۱۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۰ھ کو مجھ سے ملاقات کی۔ [۴]

---

[۱] روزنامچہ شرافت ۱۰، ص ۸۵ [۲] ثبات الایقان ص ۸۵ [۳] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء [۴] ایضاً شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ث

۶۴۔ ثناء اللہ۔ شیر پنجاب مولانا ثناء اللہ اہلحدیث امرتسری۔

والد کا نام محمد خضر جو کشمیری۔ ان کی ولادت ۱۲۸۷ھ میں ہوئی۔ پہلے مولانا احمد اللہ امرتسری سے پڑھا۔ پھر حافظ عبد المنان محدث وزیر آبادی سے علم حدیث حاصل کیا۔ دیوبند میں منطق، حکمت اور اصول فقہ پڑھے۔ مولانا احمد حسن کانپوری سے کتب درسیہ پڑھیں۔ ۱۳۱۱ھ میں فارغ التحصیل ہوئے۔ پھر امرتسر آکر تصنیف تذکیر اور مناظرہ میں مشغول ہوئے۔ مطبع بنایا۔ ۱۳۲۱ھ میں ہفت روزہ اہلحدیث جاری کیا جو چوالیس ۴۴ سال جاری رہا۔ [1]

مولانا علم و فضل میں اپنے معاصرین میں فائق تھے۔ مناظرہ میں خاص مقام رکھتے تھے۔ آریوں، عیسائیوں، مرزائیوں اور شیعوں سے اکثر مناظرے کیے۔ اور غالب آئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیحیت اور نبوت کا دعوےٰ کیا تو مولوی صاحب قادیان پہنچے اور مرزا سے مناظرہ کر کے اس کو لاجواب کیا اور علماء نے ان کو فاتح قادیان کے لقب سے نوازا۔

دوسری مرتبہ لدھیانہ میں مرزا کے ساتھ مناظرہ کیا۔ ثالث نے جو غیر مسلم تھا ان کے حق میں فیصلہ دیا۔ تو تین سو ۳۰۰ روپیہ جو بطور تاوان مقرر تھا کہ فریق مغلوب ادا کرے۔ وہ مولوی ثناء اللہ کو مل گیا۔

اتوار۔ سوموار۔ ۲۱۔ ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۰ھ / ۴، ۵ اکتوبر ۱۹۳۱ء / ۱۸، ۱۹ اسوج ۱۹۸۸ب کو بمقام جتی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ شیعوں اور اہل سنت کا مناظرہ مقرر ہوا۔ [2] راقم الحروف شرافت بھی اس موقع پر حاضر تھا۔ علمائے فریقین جمع ہوئے۔ اہل سنت اور اہلحدیث کے علماء ایک فریق تھے۔ اور

۱؎ نزہۃ الخواطر جلد ۸۔ ص ۹۵۔ ۲؎ تسلیم بشارت بیاض ص ۱۵ مکتوبہ شرافت نوشاہی

Marfat.com
Marfat.com

شیعہ دوسرا فریق۔ علمائے اہل حدیث یہ تھے۔

۱۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری۔ ۲۔ مولوی حافظ محمد۔ گوندلانوالہ۔ ۳۔ مولوی نور حسین گھرجاکھی۔ ۴۔ مولوی عبدالعزیز ملتانی۔

اور علمائے اہل سنت یہ تھے۔ ۱۔ مولانا نظام الدین قادری سروری ملتانی وزیر آبادی ۲۔ مولانا محمد حسین کولوتارڑ والے۔ ۳۔ مولوی سید نور شاہ بخاری چک بانگا والے۔

اور علمائے شیعہ یہ تھے۔ ۱۔ مولوی مرزا احمد علی امرتسری۔ ۲۔ سید شیفعلیشاہ جلالپوری۔ ۳۔ مولوی حافظ ذوالفقار علی شاہ جلالپوری

اہل سنت کی طرف سے مولانا ثناء اللہ امرتسری مناظر تھے۔ اور شیعوں کی طرف سے مرزا احمد علی امرتسری۔ اور مسئلہ ایمان اصحاب ثلاثہ در پیش تھا۔ اہل سنت کی طرف سے قرآن اور صحاح ستہ، اور اہل شیعہ کی طرف سے قرآن اور صحاح اربعہ کے حوالے دیئے جاتے تھے۔ تین گھنٹہ متواتر مناظرہ رہا۔ آخر مرزا احمد علی شیعہ مغلوب ہو گئے۔ کسی مسئلہ کا جواب نہ آنے پر جب مرزا احمد علی ادھر اُدھر کی باتیں شروع کر دیتے اور ٹال مٹول سے کام لیتے تو مولانا ثناء اللہ اپنی تقریر میں پھر اُسی مسئلہ کو دہراتے اور کہتے کہ میری بات کا جواب نہیں ملا۔ مرزا صاحب خواہ ادھر اُدھر ہاتھ ماریں لیکن میں تیرا نا ڈرائیور ہوں گاڑی کو لائن سے اُترنے نہیں دوں گا۔ آخر اُن پر غالب آئے۔ میں نے یہ سارا مناظرہ لکھا تھا۔ مگر بعد میں شیعوں کی کتابیں نہ ملنے کی وجہ سے میں اس کو مرتب نہ کر سکا۔

مولانا ثناء اللہ اور مرزا غلام احمد قادیانی نے آپس میں مباہلہ کیا تھا۔ مرزا اُسی مباہلہ کی میعاد کے اندر مر گیا۔ اور اس کا جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا۔

ان کے ایک معاصر مولانا محمد اعظم نوشاہی میروالی نے ان کے متعلق لکھا ہے

ذکر کرا کے پنجاب کے مسلمانوں کے پاس نیونڈرا سلامی شیر پنجاب مولوی ثناء اللہ

Marfat.com
Marfat.com

صاحب کا وجود گرامی ہے۔ جو ہر میدان میں مخالفین میں بے دھڑک سفینہ کی طرح آقا مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہہ کر کسی جان ستان کو اپنے قدموں کا خاک نشان کر لیتے ہیں اور اسلام کی حمایت اور صاحب اسلام کی حرمت پر جوش غیرت میں اپنے اوقات عزیز کو صرف کرنا عین عبادت سمجھتے ہیں "۔ ۱ے

مولانا ثناء اللہ امرتسری تقسیم ملک کے وقت ہجرت کر کے پاکستان آ گئے اور بعمر اسی سال ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ کو سرگودھا میں فوت ہوئے۔ وہیں قبر ہے۔ ۲ے

مولانا کثیر التصانیف تھے۔ یہ کتابیں ان کی یادگار ہیں۔

۱۔ تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن۔ عربی

۲۔ تفسیر ثنائی اردو۔ کئی جلدوں میں

۳۔ ترک اسلام بر ترک اسلام۔ دھرمپال آریہ کے جواب میں۔ آخر وہ مسلمان ہو کر غازی محمود دھرمپال کے نام سے مشہور ہوا۔

۴۔ مقدس رسول بجواب رنگیلا رسول۔ راجپال آریہ کے جواب میں۔

۵۔ تقابل ثلاثہ۔ اسلام۔ عیسائیت اور آریہ مذہب کا موازنہ و مقابلہ۔

۶۔ حقیقت مرزا۔ مرزا قادیانی کا رد۔

ج

۶۵۔ جلال۔ میاں جلال اویسی۔ میاں رحیما ضلع گوجرانوالہ۔ ایک تیم اس کے گاؤں میں گئے تھے۔ میرے برادرم بزرگ سید کرم الٰہی و سید نور الٰہی فرزندان سید فاضل شاہ بھی ہمراہ تھے۔ میاں جلال ہماری ملاقات کے لئے آیا۔ اپنے پنجابی اشعار سناتا رہا۔ پنجابی کا

۱ے بے مثل بشر ص ۲۱ ۲ے نزہۃ الخواطر جلد ۸۔ ص ۹۶۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

اچھا شاعر تھا۔ سیحرفیاں اور چھوٹے چھوٹے قصے بناتا تھا۔ کئی سال گزرے فوت ہو چکا ہے۔ یہ شعر اس کا ہے۔

ـــہ

الف اج نہیں لگدا جی میرا کسے شہر بازار تے جوہ اندر
دل چاہوندا اے سو ہر اکھاں اک ڈب مراں کسے کھوہ اندر
سینے موں رڑکے تیرے ہجر والی، ہجر تساں دے چھوڑیا لوہ اندر
چنگے نہیں جلال نصیب میرے اکے اثر نہیں دم چھوہ اندر

۶۶۔ جلال ۔ میاں جلال گوندل۔ شہماری ضلع گجرات۔ پیر فضل شاہ چشتی نظامی جلالپوری کا مرید ہے۔ متعدد بار ساہن پال شریف میں آ کر مجھ سے ملاقات کی ایکبار ۲۰ رمضان ۱۳۹۰ھ کیلیانوالہ کے راستہ میں بس پر ملاقات ہوئی۔ [1] ۱۹۷۰ء میں موجود ہے۔ پنجابی میں اشعار کہتا ہے۔ وزن شعر اور لغت کا کوئی لحاظ نہیں رکھتا۔ سیحرفی۔ بارہ امام۔ مناقب و جنگنامہ علی مرتضےٰ۔ سیحرفی غوث اعظم بنائی ہیں۔ یہاں مناقب کے چار اشعار لکھے جاتے ہیں

ـــہ

بسم اللہ بسم اللہ اللہ پاک توں اکبر — واہ قدرت تیری مالکا توں ہر کا کاریگر
ہر جا تے جلوہ تینڈڑا ئی آوتا نظر — آفتاب کو چمکاوتا چمکاوتا قمر
توں وچ اندھیرے چانا کل پاہر تے اندر — وہ نور سے بھر پور کھلے باغ میں شجر
حسین تیری جھلک ہے گل ڈالیاں پتر — ہے خوشبو تیری گل میں گلاب میں عطر

۶۷۔ جلال دین ۔ میاں جلال دین۔ بھالیہ۔ ضلع گجرات۔ میاں عبدالکریم آدمی والہ کے مرید تھے۔ وہ مرید میاں ڈونگھا اویسی کے۔ رقیق القلب متقی صاحب شرم و حیا تھے۔ چہرہ پر نقاب رکھتے تا کہ کسی غیر محرم عورت پر نظر نہ پڑے۔ میاں احمد یار نوشاہی برخوردار مرادی را کی تصانیف ۱۔ قصہ ہیر رانجھا۔ ۲۔ قصہ راج بی بی و ناطا دکھارو۔ ۳۔ قصہ سسی پنوں۔

---

[1] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

تصدیم انصاری۔ جشن سخی سرور سلطان ۱۳۲۵ھ میں مجموعہ دشرافت سے کتابت کرائے۔ قلمی رسم الخط سے خوب واقف تھے۔ اگر کہیں سے کوئی لفظ اصل قلمی نسخہ سے نہ پڑھا جاتا۔ تو یہ حل کر دیا کرتے۔ بعمر ۶۵ سال ۲۷ شعبان ۱۳۵۴ھ کو انتقال کیا۔[1]

۶۸۔ جلال شاہ۔ سید جلال شاہ شیعہ۔ ڈھوک شہانی۔ ضلع گجرات ۲۳ صفر ۱۳۷۲ھ کو مجلس میں آیا۔[2]

۶۹۔ جلال شاہ۔ مولانا سید جلال شاہ مشہدی بھکھی۔ گجرات یہ نقشبندی سلسلہ میں پیر نور حسن کیلیانوالہ کے مرید و خلیفہ ہیں۔ عالم باعمل اور فاضل جید ہیں۔ بھکھی میں علوم دینیہ کا درس کھولا ہے۔ صرف نحو منطق۔ فقہ۔ حدیث پڑھاتے ہیں سینکڑوں طلبا ان کے درس سے فارغ ہو کر گئے ہیں۔ ان کے عین قوم سے بھکھی کو شریف کہا جاتا ہے ۱۳۹۶ھ میں میری ان سے ملاقات ہوئی۔ اخلاق سے پیش آئے۔

۷۰۔ جماعت علی شاہ۔ امیر ملت حضرت مولانا سید حافظ جماعت علی شاہ محدث۔ علی پور سیداں۔ ضلع سیالکوٹ۔ ان کے والد کا نام سید کریم شاہ۔ شیرازی سادات سے تھے۔ ۱۲۵۸ھ میں ولادت پائی۔ حافظ شہاب الدین کشمیری سے قرآن مجید حفظ کیا۔ ابتدائی کتابیں مولانا عبدالرشید علی پوری اور مولانا عبدالوہاب امرتسری سے پڑھیں۔ مولانا غلام قادر بھیروی اور مولانا فیض الحسن سہارنپوری سے اکتساب فیض کیا۔ کانپور میں مولانا محمد علی مونگیری ناظم ندوۃ العلما اور مولانا احمد حسن کانپوری سے استفادہ کیا۔ مولانا عبدالحق مہاجر مکی اور مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی سے حدیث کی سند لی۔ اور حضرت

---

[1] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء [2] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۰۔ ص ۱۵۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

بابا فقیر محمد چوراہی رح سے نقشبندیہ سلسلہ میں بیعت کی۔ ؎۱

مجھ کو تین مرتبہ ان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے۔

۱۔ کوٹلی مہاراں ضلع سیالکوٹ میں۔ یہ مریدوں کے ہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ میں بھی اپنے والد صاحب اعلیٰ حضرت نوشاہی رح کے ہمراہ تھا۔ اور وہاں سائیں عمر شاہ فقیر نوشاہی رح کے ہاں گئے ہوئے تھے۔ وہاں زیارت ہوئی۔

۲۔ انجمن خدام الصوفیہ گجرات کے جلسہ پر۔

۳۔ ۴ر صفر ۱۳۶۹ھ - ۲۶ر نومبر ۱۹۴۹ء کو میں خود علی پور سیداں حاضر ہوا۔ اس ملاقات کا ذکر میں نے اپنے رسالہ برکات المحبوب میں کیا ہے۔

ان کی وفات ۲۶ر ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ میں ہوئی ؎۲

۱۷۔ جمیل احمد۔ صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی۔ شرقپور۔ شیخوپورہ والد صاحب کا نام میاں غلام اللہ تھا۔ جو حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رح کے چھوٹے بھائی اور سجادہ نشین تھے۔ میاں جمیل احمد ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء میں پیدا ہوئے ہائی سکول شرقپور سے میٹرک کیا۔ پھر فارسی فاضل کیا۔ بعد ازاں اسلامیہ کالج لاہور سے ایف اے کیا۔

میرے (شرافت کے) خاص کرمفرما ہیں۔ اکثر حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب پر ان سے ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ بڑی محبت، ادب اور اخلاق سے ملتے ہیں متعدد مرتبہ میری دعوت بھی کی ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ کی ترویج میں بڑی کوشش کرتے ہیں تعلیمات مجدد صاحب پر کتابیں تالیف کرا کر شائع کرتے رہتے ہیں۔ ماہنامہ نور اسلام جاری کیا ہے۔ یہ بڑے مہمان نواز۔ شاہ خرچ۔ متواضع ہیں۔ کئی مرتبہ حج کی سعادت سے مشرف ہو چکے ہیں۔ ۱۳۹۷ھ میں موجود ہیں۔

؎۱ ؎۲ تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۱۱۳ تا ۱۱۷ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۲۷۲۔ جندوڈہ شاہ۔ سید جندوڈہ شاہ۔ مدرس مدرسہ اوچ متبرکہ احمد پور شرقیہ کے رہنے والے تھے۔ ۷ محرم ۱۳۵۳ھ کو اوچ شریف میں ان کی ملاقات ہوئی۔ قرآن مجید کی حقانیت پر گفتگو ہوتی رہی۔ [۱]

۲۷۳۔ جوت علی۔ سائیں جوت علی قادری۔ قلعہ دیدار سنگھ۔ گوجرانوالہ

مرید سید غلام علی کے۔ وہ مرید سید محمد شاہ کے۔ وہ مرید بابا نور شاہ کے وہ مرید بابا بہادر شاہ کے۔ وہ مرید صوفی اللہ یار کے۔ وہ مرید صوفی آبادانی کے۔ وہ مرید سید محمد زکریا کے۔ وہ مرید شاہ محمد کے۔ وہ مرید محمد شاہ وہ مرید سید آدم کے۔ وہ مرید بندگی شیخ طاہر لاہوری رح کے۔ [۲]

سائیں صاحب بڑے مہمان نواز خوش اخلاق تھے۔ اکثر مال مویشی رکھتے۔ گایاں بہت ہوتیں۔ ڈیرہ پر مسجد بنوائی جس پر آج تک جمعہ جماعت ہوتی ہے ہر سال بھری شاہ رحمان کے عرس پر حاضر ہوا کرتے۔

میری ملاقات ان سے ۸ رمضان ۱۳۵۵ھ کو ہوئی [۳] انہوں نے ۱۳۷۷ھ میں وفات پائی [۴] قلعہ دیدار سنگھ میں اپنے ڈیرہ پر دفن ہوئے۔

چ

۲۷۴۔ چراغ۔ مولانا محمد چراغ۔ گوجرانوالہ۔ دیوبندی مشرب رکھتے تھے میں نے ۲۰ نومبر ۱۹۳۶ء [۲۱ شعبان ۱۳۵۵ھ] موضع ڈنگہ ضلع گجرات میں ایک جلسہ پر ان کو دیکھا تھا۔ وہاں مولوی محمد حیات احمد، مولوی محمد صدیق بابر والہ مولوی محمد طفیل مفتی۔ مولوی مظہر علی اظہر بھی موجود تھے۔ سب نے تقریریں کیں۔ [۵]

---

[۱] حدائق الانوار ص ۲۱۵ [۲] فیض محمد شاہی جلد ۱۰۔ ص ۲۰۱ [۳] روزنامچہ شرافت نمبر ۴۔ ص ۱۲ [۴] عیون التواریخ [۵] سفینہ شرافت بیاض ص ۴۷۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۷۵ - **چراغ** - مولوی حکیم محمد چراغ اہلحدیث قوم کھوکھر - خوشنویس - لاہور

ایکبار ہم چوہدری محمد اسلم قانونگو سے لوڑیکوی کے ہمراہ - لاہور - حویلی کابلی مل - نمبر ایف ۱۱ ۱۵ - میں ۱۶ / ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ کو ان کے پاس گئے - اپنی کتاب انوار السیادت کا مسودہ ان کو دکھایا - انہوں نے پسند کیا - انہوں نے اپنا ایک رسالہ دیا جس میں چالیس دعائیں احادیث سے لے کر چھپوائی تھیں - [1]

میں اپنا ایک مسودہ بھول کر ان کے پاس چھوڑ آیا - میں نے ہر چند تلاش کیا مگر کہیں سے نہ ملا - ایک سال کے بعد بذریعہ ڈاک انہوں نے مجھ کو بھیج دیا - اسوقت میں نے سمجھ لیا کہ حکیم صاحب بڑے دیانتدار ہیں -

ح

۷۶ - **حاجی احمد** - مولوی حاجی احمد چشتی نظامی - امام مسجد بانگٹ - متصل منڈی بہاؤالدین - ضلع گجرات - یہ میاں سلیمان چدھڑ کی اولاد سے تھے - پیر حیدر شاہ جلالپوری رح کے مرید تھے - دینی علوم کے عالم تھے -

ایک مرتبہ میں (شرافت) بہمراہی والد بزرگوار اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی رح ان کے پاس گئے - اور ان کے مورث اعلیٰ میاں سلیمان چدھڑ کے حالات دریافت کئے - مگر انہوں نے کہا کہ میں ان کے متعلق کچھ نہیں جانتا - خاندانی معلومات سے بالکل ناواقف تھے - ۱۳۹۵ھ میں وفات پائی - [2]

۷۷ - **حاجی احمد** - مولوی حاجی احمد امام مسجد چک ۸ - سینوں آر - ضلع ملتان

۲۸ محرم ۱۳۹۱ھ کو ملاقات کے واسطے میرے پاس آئے - [3]

---

[1] ثبات الایقان ص ۲۴ - [2] گنجینۂ شرافت ص ۵۲۸ - بحوالہ بیاض مولوی صاحب محمد سلام اللہ شائق چک عمر والے [3] ڈائری شرافت ۱۹۷۱ء - شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۷۸۔ حاکم شاہ۔ مولوی حافظ سید حاکم شاہ خوارزمی۔ توپہ غمانہ گجرات
کچھ عرصہ انہوں نے شہر ٹونک (ہندوستان میں) تدریس کی۔ آخر عمر میں توپہ
عثمان میں چلے آئے۔ سینکڑوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ حافظ منظور حسین سلیمانی
حفظ قرآن میں انہیں کے شاگرد تھے۔ میں نے متعدد مرتبہ ان کو دیکھا ہے جب میرے
والد صاحب اعلیحضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی قدس سرہ موضع توپہ عثمان
میں تشریف لے جایا کرتے۔ تو یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مستفیض ہوا کرتے۔
سنہ ۱۳۸۲ھ میں انتقال کیا۔ [1]

۷۹۔ حامد حسین۔ پروفیسر سید حامد حسین۔ گجرات۔ ۱۹ رجمادی الاولے
سنہ ۱۳۹۰ھ میں گجرات میں ان کی ملاقات ہوئی۔ اسی مجلس میں پروفیسر فرمان علی صاحب
بھی تھے۔ [2]

۸۰۔ حسن۔ مولوی محمد حسن قریشی۔ لاہور۔ ان کی ملاقات ۲ ر محرم
سنہ ۱۳۹۰ھ کو کرنل عبد الرشید کراچوی کے پاس میو ہسپتال لاہور میں ہوئی۔ [3]

۸۱۔ حسن علی۔ ملک حسن علی بی اے۔ قصور، ضلع شیخوپورہ۔ صاحب علم
دیوبندی مشرب ہیں۔ علی گڑھ کالج کے تعلیم یافتہ ہیں۔ انہوں نے کتاب ذکر مجود۔
حیات جاوید اور تعلیمات محمود تالیف کر کے شائع کی ہیں۔ میری متعدد مرتبہ ان سے
ملاقات ہوئی ہے۔ از انجملہ ۸، ۹، ۱۰، ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۱ھ کو بھی ملاقات ہوئی۔
میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے میاں شیر محمد کی سوانحعمریاں کیوں لکھی ہیں۔
تو انہوں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اہلحدیثوں میں کوئی ولی اللہ نہیں ہوتا۔ میں نے
میاں صاحب کی سوانحات اس لئے لکھی ہیں کہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ اہلحدیثوں
میں بھی ولی ہوتے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک میاں شیر محمد نقشبندی اہلحدیث کا مسلک

---

[1] معین التاریخ [2] ڈائری شرافت سنہ ۱۹۷۰ء [3] ثبات دو قائق ص ۱۰-۱۲-۱۴ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

دیکھتے تھے۔ انہوں نے تعلیمات مجدد لکھ کر حضرت مجدد صاحب سرہندی کو وہابی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ملک صاحب ۱۳۹۷ھ میں موجود ہیں۔

۸۲۔ حسن علی۔ سید حسن علی شاہ ولد سید محبوب عالم گیلانی۔ یہ مولوی محمد حسن چشتی صابری ایمن آبادی کے مرید ہیں۔ ۲۷ شوال ۱۳۹۰ھ کو میرے ساتھ ملاقات کی۔ [۱]

۸۳۔ حسین۔ مولوی محمد حسین امام مسجد رام گڑھ۔ گوجرانوالہ۔

۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ کو ملاقات ہوئی۔ ان کو اپنا رسالہ فیض القادر یہ دیا۔ [۲]

۸۴۔ حسین۔ آقای محمد حسین تسبیحی ایرانی۔ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان۔ راولپنڈی۔ اسلام آباد۔

میری (شرافت کی) ان سے پہلی ملاقات ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ مئی ۱۹۷۳ء میں بخانہ پروفیسر قریشی احمد حسین قلعہ داری۔ گجرات میں ہوئی جب کہ یہ ڈاکٹر راجہ غلام سرور کے ہمراہ کتاب جواہر الاولیا مولفہ سید باقر بن عثمان بخاری کا قلمی نسخہ خریدنے آئے تھے۔ یہ مخطوطہ مخدوم غلام رسول چشتی نظامی ساکن چھنی لک کا مملوکہ تھا جو میری معرفت آقای تسبیحی نے خریدا۔ اس ملاقات پر آقای تسبیحی مجھے مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان راولپنڈی آنے کی دعوت دے گئے۔ چنانچہ جمادی الاولی ۱۳۹۳ھ جون ۱۹۷۳ء کو میں اپنی اہم تصنیفات معیت اور عزیزان سید خضر حیات نوشاہی اور سید رضا عارف نوشاہی کو ساتھ لے کر مرکز مذکور گیا۔ جہاں ہم دو رات مرکز کے مہمان رہے۔ اس ملاقات کے دوران یہ میری تصانیف سے بہت متاثر ہوئے جس کی وجہ سے انہیں میرے ساتھ خاص محبت اور عقیدت پیدا ہو گئی۔

اس کے بعد میرے ساتھ اور عزیز عارف نوشاہی کے ساتھ ان کا باقاعدہ مکاتبہ رہا۔ ہماری راولپنڈی سے واپسی کے بعد یہ عارف نوشاہی کے نام ایک مکتوب محررہ ۲۲ جمادی الاولیٰ

---

[۱] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء [۲] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۰ ص ۱۲۲۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

۱۳۹۳ھ ۴ ۲ر جون ۱۹۷۳ء میں لکھتے ہیں۔

"مدتے در خدمت شما بودیم و از محضر شما استفاضہ کردیم و استفادہ بردیم دوستان ہمہ از دیدار شما سیراب نشدند از جملہ این حقیر کہ چاکر از قطعیر۔ امّا آرزو دارم در خدمت شما در آستانہ عالیہ نوشاہیہ در ساہن پال شریف برسم و از نزدیک بہ زیارت آن آستان شریف نایل آیم" [1]

آقای تسبیحی کو کتاب سے عشق ہے۔ جب کوئی کتاب ضائع ہوتی ہے تو تڑپ اٹھتے ہیں۔ رجب ۱۳۹۳ھ۔ اگست ۱۹۷۳ء میں دریائے چناب میں شدید سیلاب آیا۔ جس میں ساہن پال شریف سخت متاثر ہوا۔ میری تصانیف تو محفوظ رہیں۔ لیکن تقریباً دو ہزار روپیہ مالیت کی دیگر کتابوں کو نقصان پہنچا۔ جب اس سانحہ کی انہیں اطلاع ملی تو عزیز عارف نوشاہی کے نام ایک مکتوب لکھا۔

"از این کہ سیلاب بہ شما بسیار ضرر و زیان رسانیدہ است خیلے ناراحت شدم ولیکن از این کہ بہ جان شما زیان نرسیدہ است خوشحال گشتم۔ خدمت استاد عالیقدر جناب آقای شرافت نوشاہی مدظلہ العالی عرض سلام میرسانم۔ از اینکہ در حدود دو ہزار روپیہ کتابہائے شما و ایشان تلف شدہ است بسیار متاسف شدم اما از قرار تحقیق کتاب ہائے خطی تالیف استاد شرافت نوشاہی خراب نشدہ و نم نکشیدہ است خوشحال شدم" [2]

ماہ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ جنوری ۱۹۷۴ء میں آقای تسبیحی۔ عزیز عارف نوشاہی

---

[1] مکتوب آقای تسبیحی بنام سید عارف نوشاہی محررہ ۲۲ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ
[2] مکتوب آقای تسبیحی بنام عارف نوشاہی محررہ ۹ر شعبان ۱۳۹۳ھ ۸ر ستمبر ۱۹۷۳ء

Marfat.com
Marfat.com

کی رہنمائی میں ساہن پال آئے۔ اور ہمارا کتب خانہ ملاحظہ کیا۔ مگر میں اُس دوران ساہن پال میں موجود نہیں تھا۔

۱۴ ر شعبان ۱۳۹۵ھ بیکم ستمبر ۱۹۷۵ء کو تسبیحی صاحب کوٹ رہاڑہ آئے جہاں عارضی طور پر ہم نے اپنا کتب خانہ منتقل کر رکھا تھا۔ اس وقت میں بھی وہاں موجود تھا جو قلمی نسخے دیکھے ان کی اجمالی فہرست تیار کی۔

پہلے سفر کی روداد (فارسی) بعنوان "ساہن پال شریف" روزنامہ فردا تہران [شمارہ ۱۲۲۹-۲۸ فروردین ۱۳۵۴ھ شمسی] میں چھاپی جس میں میرے متعلق یوں اظہار رائے کیا۔

"آقائی سید شریف احمد شرافت نوشاہی۔ اکنوں زندہ واز عالمان و عارفان وشاعران معاصر است وبیش از ۱۸۰ تالیف وتصنیف دارد واز خوشنویسان ہم است"

دوسرے سفر کی روداد (فارسی) ہفت روزہ پارس شیراز [شمارہ ۲۹۵۰-۸ دیماہ ۱۳۵۴ھ شمسی] میں چھاپی جس کا عنوان تھا "گنجینہ نوشاہی" یہ مقالہ بیشتر میرے متعلق تھا۔ جو پورا یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

"گنجینہ نوشاہی۔ از محمد حسین تسبیحی پاکستان۔ بہ من گفتہ بودند کہ در روستائے ساہن پال شریف نزدیک گجرات یکے از بزرگان علماء ودانشمندان اسلامی زندگی میکند وسجادہ نشین دربار عالیہ حضرت حاجی نوشاہ گنج بخش است۔ کوشش بسیار کردم تا خود را بداں روستا رسانیدم۔ بہ رہنمائی آقائی سید عارف نوشاہی۔ اما وقتیکہ بہ آنجا رسیدم وز ایشاں خبرے نیافتم، خیلے افسوس خوردم تا ایں کہ بمن خبر رسید کہ ایں شخصیت ادبی وعلمی عالی قدر در روستائی (رہاڑ) نزدیک علی پور است۔ رخت سفر بستم وباہماں راہنمائے مہربان بہ روستائی رہاڑ رسیدم و [گنجینہ نوشاہی] را یافتم۔

۱؎ روزنامہ فردا تہران۔ شمارہ ۱۲۲۹۔ ۲۸ فروردین ۱۳۵۴ھ ش۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

فاصله این روستا با شاهراه اصلی اتومبیل رو در حدود یک میل است یکی از ارادتمندان آن دانشمند برای بدرقه ما آمده بود. وقتی که وارد روستای (دهار) شدم مردم به پذیره و استقبال آمدند و ما را به گرمی و خوشحالی تمام به خانه آقای نور محمد ولد محمد دین معروف به (دهار) رسانیدند. لفظ (دهار) نام قبیله ای از مردم پنجاب است که در سواحل رود خانه چناب سکنی دارند.

آنگاه که وارد خانه آقای نور محمد شدم. خویشتن را با مردی روحانی شخصیتی عرفانی و دانشمندی بینا دل مقابل یافتم. چون هر دو جسته گریخته نام یکدیگر را شنیده بودیم. غیاباً با همدیگر را میشناختیم. بنا بر این به روش پاکستانیان معانقه و مصافحه انجام گرفت و با یکدیگر به گفت و گو نشستیم و چنین معلوم شد که این عارف ربانی و شاعر فارسی زبان روحانی جناب سید شریف احمد شرافت نوشاهی است که من او را (گنجینه نوشاهی) میگویم. در حدود ۳۰ سال بنظر میرسد. پیرو مرشد سلسله یا خاندان نوشاهیه است. در حدود ۲۰۰ تالیف به زبانهای فارسی، اردو، پنجابی و عربی دارد. تاکنون ۸ تالیف او به چاپ رسیده است یکی از تالیفات او (شریف التواریخ) نام دارد که در سته مجلد به خط او و به زبان اردو موجود است. بیش از ۷،۰۰۰ صفحه دارد. مآخذ این کتاب را در پایان آن دیدم که ۵۸۰ تعداد آنها به زبان فارسی و عربی است و طبعاً متن این کتاب نیز از زبان فارسی به نحو شایسته بهره مند شده است و دائرة المعارف علوم اسلامی به زبان اردو است.

آقای سید شرافت نوشاهی را جامع العلوم اسلامی توان گفت زیرا که از کتابهایش معلوم میشود که وی مورخ. محقق. مصنف. مترجم. نسابه. حافظ محدث. فقیه. ادیب. تذکره نویس. خوشنویس. انشاء نویس و شاعر است

Marfat.com
Marfat.com

بچهار زبان اردو و فارسی و عربی و پنجابی شعر میگویند و در ساختن قطعات ماده تاریخ استاد است و در این باره دفترے ساخته است که در نوع خود بے نظیر است و حاوی یک دوره ماده تاریخ است که در کمتر جائے و دفترے و کتابے یافته میشود. آقای سید شرافت نوشاهی حافظه عجیب و خارق العاده دارد و در همین ملاقات که در خدمت او بودم میخواستم از محضر او استفاده کنم. درباره همین روستائے رهار را ازو پرسیدم او همانند یک ماشین (کامپیوتر) که از امور صنعت و اقتصاد و ریاضی میگویند آغاز به سخن گفتن نمود و همه کنیت ها و نسبت ها و نام هائے قبیله (رهار) را با سال و ماه تاریخ بیان داشت به طورے که فرصت یادکردن هم بمن نداد. درباره کتابے بنام ثواقب المناقب تالیف محمد ماه صداقت کنجاهی [کنجاه روستائے است نزد گجرات] ازو سوال کردم وے از آغاز کتاب که به نثر زبان فارسی است بسیار شمرده و محکم و سریع شروع کرد و تا نگفتم کافی است پیوسته و مستفیض میفرمود و در این جهت بعضے از دانشمندان و بزرگان سرزمین پنجاب به او لقب [دائرة المعارف سیار] داده اند. و من [گنجینه نوشاهی]

استاد سید شرافت نوشاهی کتابخانه ای دارد که بنام [مکتبه نوشاهیه] یا [کتابخانه نوشاهی] معروف است. من از این کتابخانه دیدن کردم. در حدود ده هزار کتاب چاپی و ۵۰۰ نسخه خطی دارد. اما یکے دو بار در روستائے ساهن پال سیل بسیار سخت و خانه خراب کن آمده است و تعدادے از کتابها را ضائع کرده است. بعضے از نسخه هائے خطی [کتابخانه نوشاهی] منحصر بفرد است. آقای سید شرافت نوشاهی پیوسته در سفر است. در چهار استان پاکستان یعنی پنجاب، سند، سرحد و بلوچستان و نیز کشمیر آزاد سفر میکند و در هر کجا که میرسد، بر خانه مریدان خود فرود میآید و پس از اندکے استراحت آغاز نوشتن میکند و همانند علمائے قدیم قلم و دوات و

Marfat.com
Marfat.com

کاغذ را در جیب و در آستین میگذارد و کتابها را بر دوش میکشد و گاہے یکے از مریدان او را ہمراہی میکند۔

استاد شرافت نوشاہی در اخلاق و ایمان و تقوائے و زہد و قناعت و صداقت و مناعت طبع شہرہ است۔ رفتار و کردارش سرمشق مریدان و مردمان است از درویشی و منافقی و تظاہر و خودخواہی کاملاً خود را دور نگاہ میدارد در سخن گفتن ہیچ وقت متکلم وحدہ نیست و بدیں جہت ہمہ جا مورد احترام است۔ من در مدت چہار ساعت ہم نشینی با ایں عالم منقسی، استفادہ ہائے معنوی فراوان یافتم و بعداً چندیں بار او را در کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان ملاقات کردم۔ و انشاء اللہ در مقالات آیندہ از شعر و نثر او نقل خواہیم کرد۔۔،،[1]

تسبیحی صاحب نے ہمارے مخطوطات کی جو فہرست نقل کی تھی، وہ ماہنامہ وحید تہران، شمارہ ۱-۲-۳، سال ۱۳۵۴ ؁ میں قسط وار چھپی۔

ان کی تصنیف فارسی پاکستانی و مطالب پاکستان شناسی جلد دوم میں ساہن پال شریف پر مقالہ موجود ہے۔ اور مزارات حضرات نوشاہیہ کی تصاویر بھی شامل ہیں۔ اس میں میری بھی دو تصویریں چھپی ہیں۔

ان کی دوسری تصنیف کتابخانہ ہائے پاکستان جلد یکم میں ہمارے کتبخانہ کے مخطوطات کی فہرست طبع ہوئی ہے۔

آقای تسبیحی نے ربیع الاول ۱۳۹۶ھ۔ مارچ ۱۹۷۶ء میں پاکستان ہسٹری کانفرنس منعقدہ لاہور میں ایک مقالہ بعنوان "تاریخ پاکستان از روئے نسخہ ہائے خطی" پڑھا۔ اس میں انہوں نے پاکستان کی بہترین کتاب تذکرہ۔ لغت۔

---

[1] ہفت روزہ پارس شیراز۔ شمارہ ۵۰۰۔ ۳۹۰۸ دیماہ ۱۳۵۴ھ ش دوشنبہ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ ق۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

دستور ۔ زبان بتفسیر ۔ اور بہترین شاعر و مورخ کے متعلق اپنا اظہار خیال
کیا ، " بہترین مورخ کے نیچے لکھتے ہیں ۔

" بہترین مورخ ضیاء الدین برنی صاحب تاریخ فیروز شاہی ۔ و ابو الفضل
و فیضی صاحب آئین اکبری و اکبر نامہ در زبان فارسی در پاکستان بودہ اند
و سید شریف احمد شرافت نوشاہی مولف شریف التواریخ بزبان اردو در شش جلد
و ہشت ہزار صفحہ در عصر حاضر "

۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء میں میری کتاب " اعجاز التواریخ " کا فرزند عارف نوشاہی نے
انتخاب چھاپا ۔ تو آقای تسبیحی نے اس پر زرین صفحات کا تعارف " مادہ تاریخ گوئی
نوشاہیان " لکھا ۔

آقای تسبیحی سے تعلقات پر مزید بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے ۔ لیکن بخوف
طوالت اسے یہیں ختم کرتا ہوں اب ان کے ذاتی حالات اور دستیاب معلومات
یہاں درج کی جاتی ہیں ۔

— " ان کا نام آقای محمد حسین تسبیحی ۔ والد ماجد کا نام مشہدی رضا
(متوفی ۱۳۳۲ھ ش) مدفون تجرہ ۔ بن مشہدی حسین بن حاجی محمد علی بن
حاجی گل محمد بن حاجی محمد اکبر ۔

والدہ کا نام خانم بی بی (متوفیہ ۱۳۲۴ھ ش) مدفون تجرہ ۔ تحصیل
الیگودرز ۔ ان کی پیدائش ۱۳۰۸ھ ش میں بمقام تجرہ ۔ دہستان خرقان
دشت مشہد (تحصیل گلپایگان ۔ ضلع خوانسار ۔ صوبہ اصفہان ۔
ملک ایران میں ہوئی ۔

تعلیم ۔ موضع تجرہ کی مسجد میں قرآن مجید کا تیسواں پارہ ۔ نصاب الصبیان
اسکندر نامہ نثر ۔ مختار نامہ نثر ۔ جوہری وجودی نثر و نظم پڑھے ۔ اور تھوڑا بہت

Marfat.com
Marfat.com

لکھنا سیکھا۔ ساتھ ساتھ اپنے والد سے دینی مسائل یاد کئے۔ اور کھیتی باڑی کے کام میں اُن کا ہاتھ بٹانے لگے۔ والد صاحب کی وفات کے بعد ۱۳۳۳ھ ش میں گواہی نامہ ششم ابتدائی۔ اور ۱۳۳۴ھ ش میں گواہی نامہ سوم متوسطہ۔ اور ۱۳۳۵ھ ش میں گواہی نامہ متوسطہ ادبی کے امتحانات پاس کئے۔ اور ۱۳۳۹ھ ش میں دانشگاہ تہران [دانشکدہ ادبیات و علوم انسانی] سے فارسی ادبیات میں بی اے کیا۔ اور ۱۳۵۲ھ ش میں اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ادبیات فارسی میں ایم اے کیا۔ اور ۱۳۵۳ھ ش میں اسی کالج میں پی ایچ ڈی کے لئے داخلہ لیا۔ اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لئے مقالہ کا موضوع "تحقیق و تتبع در احوال و آثار حضرت داتا گنج بخش و کشف المحجوب اثر فارسی منثور" منظور ہوا

اساتذہ کے نام:

۱۔ مرحوم کربلائی عبدالکریم تجرہ ئی ۲۔ مرحوم کربلائی علی اصغر تجرہ ئی
۳۔ مرحوم مشہدی حسن تجرہ ئی ۴۔ مرحوم استاد میرزا عبدالعظیم قریب گرگانی
۵۔ مرحوم استاد ابراہیم پور داؤد ۶۔ مرحوم استاد بدیع الزمان فروزان فر۔
۷۔ مرحوم استاد سعید نفیسی ۸۔ مرحوم استاد ڈاکٹر محمد معین ۹۔ مرحوم استاد فاضل تونی ۱۰۔ مرحوم استاد ڈاکٹر لطف علی صورتگر ۱۱۔ مرحوم ڈاکٹر رضا زادہ شفق
۱۲۔ مرحوم پروفیسر اینڈوشیکھر برباری ۱۳۔ آقائی استاد جلال الدین ہمائی
۱۴۔ آقائی ڈاکٹر صادق کیا ۱۵۔ آقائی ڈاکٹر حسین خطیبی ۱۶۔ آقائی پروفیسر ڈاکٹر سید باحیدر شہریار نقوی (اردو) ۱۷۔ آقائی پروفیسر گویتن بی۔
۱۸۔ آقائی پروفیسر تبسون ۱۹۔ آقائی ڈاکٹر میاں عبدالشکور احسن ۲۰۔ آقائی ڈاکٹر سید محمد اکرم شاہ ۲۱۔ آقائی ڈاکٹر میاں محمد بشیر حسین ۲۲ آقائی ڈاکٹر راجہ غلام سرور ۲۳ آقائی ڈاکٹر ذبیح اللہ صفا ۲۴ آقائی ڈاکٹر پرویز ناتل خانلری

Marfat.com
Marfat.com

۲۵۔ آقائی ڈاکٹر محمد خوانساری ۲۶۔ آقائی ڈاکٹر سید حسن سادات ناصری
۲۷۔ آقائی ڈاکٹر عیسےٰ صدیق اعلم ۲۸۔ آقائی ڈاکٹر علی محمد کاردان ۔ یہ سب استادان اپنے علوم و فنون میں مشہور ہیں۔

مختلف زبانوں سے واقفیت ۔ فارسی تو ان کی مادری زبان ہے ۔ ان کے علاوہ عربی ۔ انگریزی ۔ اردو میں بول سکتے ہیں ۔ روسی ۔ ہندی ۔ پنجابی ۔ سندھی بلوچی ۔ پشتو سے بھی واقف ہیں ۔ سنسکریت ۔ پہلوی اور اوستا کے رسم الخط بھی جانتے ہیں ۔

شادی و اولاد ۔ ۱۳۴۸ ھ ش میں خانم اقدس رضوانی دختر حسین سے شادی کی جو تہران میں ایک سکول کی معلمہ تھیں ۔ اب بھی موصوفہ دبیر دانشسرائے ہائے وزارت فرہنگ و ہنر (ایران) ہیں ۔

تین اولادیں ہیں ۔ ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ۔

ایک لڑکا ۔ مازیار ۔ متولد پاکستان ۱۳۵۲ ھ ش ۔

ماندانا ۔ متولدہ ایران ۱۳۴۹ ھ ش

ماہ سیما ۔ متولدہ پاکستان ۱۳۵۴ ھ ش

حلقہ احباب ۔ موجودہ معاشرے میں ہر کسی کے دور و نزدیک کے کئی احباب ہوتے ہیں ۔ ان کے بھی ایران و پاکستان میں بالخصوص اور دنیا کے باقی ممالک میں بے شمار علمی احباب ہیں ۔ جن کے نام اور سوانح ان کی کتب فارسی پاکستانی و مطالب پاکستان شناسی ۔ اور کتابخانہ ہائے پاکستان ۔ ماہوریت ادبی ۔ اور از خوانسار تا خراسان میں موجود ہیں ۔

مشاغل ۔ اول زراعت ۔ اپنے گاؤں تجرہ میں کاشتکاری کرتے رہے ۔
دوم ۔ پیشہ وری ۔ کریانہ کی دکان پر ملازم رہے

Marfat.com
Marfat.com

سوم ۔ چیتھی سال ۔ محکمہ ڈاک تہران (وزارت پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف اینڈ ٹیلیفون ایران) میں کام کیا۔

چہارم ۔ استاد ۔ خوانسار کے ہائی سکولوں [مدرسہ دریائی ۔ ۲۵ شہریور ۔ کورش کبیر] میں پڑھاتے رہے۔

پنجم ۔ لائبریرین ۔ کتاب خانہ گنج بخش ۔ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان راولپنڈی ۔ اسلام آباد میں چھ سال سے زیادہ عرصہ کام کیا۔

ششم ۔ اب بھی لائبریرین ہیں ۔ اور کتابخانہ استاد مجتبیٰ مینوی [بنیاد شاہنامہ فردوسی] تہران میں کام کرتے ہیں۔

سکونت ۔ ایران ۔ تہران ۔ قلہک ۔ دولت ۔ کیکاؤس ۔ کوچہ دوازدہم ۲+۱۱ منطقہ لیستی ۱۹ ۔

ٹیلیفون نمبر ۲۶۳۳۰۷ ۔

تصنیفات ۔ مذکورہ بالا تمام کاموں کے ساتھ ساتھ تسبیحی صاحب فارسی اور عربی متون کی تحریر و تالیف و تصحیح میں بھی مشغول رہے ۔ اور علما و فضلا کی معاونت کرتے رہے ۔ تقریباً دو سو تالیفات میں علما سے تعاون کیا ۔ ان کی تخلیقات، تالیفات، تصحیحات اور مرتبات کی فہرست یہ ہے۔

۱۔ لوایح جامی (تحقیق و تصحیح شرح و اعلام) ۱۳۴۲ھ ش۔

۲ دانش نگارش (انشا و نامہ نگاری با ہمہ) ۱۳۴۳ ،،

۳ تاریخ طبرستان و مازندران از سید ظہیر الدین مرعشی (مقدمہ تصحیح ۔ تحشیہ و اعلام) ۱۳۴۵ ،،

۴ جامع العلوم از امام فخر رازی (مقدمہ و اعلام) ۱۳۴۵ ،،

۵ گلستان سعدی (فارسی و انگریزی) تصحیح و ترتیب ۱۳۴۶ ،،

Marfat.com
Marfat.com

۶	گنجینۂ لطائف (تالیف) از سید ظہیر الدین عرشی	سنہ ۱۳۴۸ ھ ش
۷	ماموریت ادبی یا از خوانسار تا شیراز	سنہ ۱۳۴۸ 〃
۸	فہرست نسخہ ہائے خطی کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان (جلد یکم)	سنہ ۱۳۵۰ 〃
۹	تحفۃ القادری از خراباتی (تصحیح)	سنہ ۱۳۵۱ 〃
۱۰	فہرست نسخہ ہائے خطی خواجہ سناء اللہ خراباتی	سنہ ۱۳۵۱ 〃
۱۱	خلاصۃ الاسرار (تصحیح)	سنہ ۱۳۵۱ 〃
۱۲	فارسی پاکستانی و مطالب پاکستان شناسی (جلد یکم)	سنہ ۱۳۵۲ 〃
۱۳	بہ یاد نسیم قریشی (تالیف)	۱۳۵۲ 〃
۱۴	فہرست نسخہ ہائے خطی کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان (جلد دوم)	سنہ ۱۳۵۳ 〃
۱۵	از خوانسار تا خراسان (تالیف)	سنہ ۱۳۵۳ 〃
۱۶	نقش ہائے رنگارنگ (دیوان عرشی) تصحیح و تدوین	سنہ ۱۳۵۳ 〃
۱۷	نوائے شوق (دیوان ضیاء محمد ضیاء) تصحیح و تدوین	۲۵۳۵ شاہنشاہی
۱۸	مراسم عروسی ایرانی با ہمکاری اقدس رضوانی (تسبیحی)	〃 〃
۱۹	نوروز مبارک 〃 〃 〃	〃 〃
۲۰	کتابخانہ ہائے پاکستان جلد یکم	〃 〃
۲۱	فارسی پاکستان و مطالب پاکستان شناسی جلد دوم	〃 〃
۲۲	نامہ نوروزی - با ہمکاری اقدس رضوانی (تسبیحی)	۲۵۳۶ 〃

مقالات۔ (فارسی - عربی - اردو - انگریزی)

۲۵۰۰ سے زائد تحقیقی۔ ادبی۔ معاشرتی۔ تاریخی۔ لغوی اور عرفانی

Marfat.com
Marfat.com

مقالات لکھے۔ اور مندرجہ ذیل روز ناموں۔ ہفت روزوں اور ماہناموں میں طبع ہوئے
ایران میں
الاخاء (عربی)۔ ارمغان۔ پارس (روزنامہ) خواندنیہا۔ ستارۂ اسلام۔ فردا (روزنامہ)
مسائل ایران۔ مہر۔ مہر زمان۔ نوائے یزدان۔ وحید۔ ہنر و مردم۔
پاکستان میں۔ روزنامہ نوائے وقت۔ ہفت روزہ الہام۔ ماہنامے رپاکستان دعوۃ
الحق۔ سروش۔ العلم۔ فکر و نظر۔ فیض الاسلام۔ قومی زبان۔ ماہ نو۔ نیرنگ خیال
ہلال۔

طباعت کے شئو موجود کتب۔

۱۔ مثنوی محمود و ایاز حکیم زلالی خوانساری (تصحیح و تحشیہ و مقالہ و مقدمہ)
۲۔ جواہر العلم ہمایونی تالیف محمد فاضل مسکین سمرقندی (۵ مجلد)
۳۔ فرہنگ فارسی
۴۔ خوانسار نامہ
۵۔ سبعہ سیارہ حکیم زلالی خوانساری
۶۔ رسم قل و دستار بندی در پاکستان

جن سیمناروں میں شرکت کی۔

۱۔ کنگرہ ہزارہ ابوریحان بیرونی در پاکستان (دانشگاہ اسلام آباد)
مقالہ نظری آثار ابوریحان بیرونی
۲۔ کنگرہ تاریخ پاکستان در دانشگاہ اسلام آباد۔ زیر نظر یونسکو و انجمن آسیائے مرکزی
مقالہ تحقیق نسخہ ہائے خطی پاکستان اور نسخہ جواہر العلم ہمایونی کا تعارف
۳۔ کنگرہ جہانی امیر خسرو دہلوی (اسلام آباد پاکستان) وحیدآباد سندھ
تین مقالے پڑھے۔ ۱۔ صنائع لفظی امیر خسرو ۲۔ طنز گوئی خسرو ۳۔ وزن شعر خسرو
۴۔ کنگرہ جہانی سیرت نبی صلعم (اسلام آباد۔ پاکستان) مقالہ نعت اور اس کے اشتقاقات

Marfat.com
Marfat.com

۵ - کانفرنس زبان اردو۔ (انجمن فیض الاسلام) مقالہ اردو میں فارسی تاثیر

۶ - جلسہ تعارف کتاب فارسی گویان پاکستان۔ مقالہ دانشمند زندہ

۷ - کتاب تاریخ روابط پزشکی ایران و پاکستان کا تعارف۔ مقالہ حکیم نیر واسطی اور ان کا نگار

۸ - میر ببر علی انیس کا سو سالہ دن پشاور میں۔ مقالہ انیس اور فارسی ادب

۹ - بزم اقبال گجرات میں۔ مقالہ اقبال حافظ شیرازی کے درشتہ میں۔

۱۰ - یوم اقبال ملتان میں مقالہ اقبال اور قرآن حکیم

۱۱ - یوم اقبال بہاولپور میں مقالہ اقبال کے نزدیک عشق اور تربیت

۱۲ - اقبال دانائے راز ایران و پاکستان (مری پور ہزارہ) مقالہ اقبال دانائے راز

۱۳ کانفرنس تاریخ پاکستان لاہور مقالہ بہترین مورخین پاکستان ۱؎

مکتوب

میرے ساتھ آقای تسبیحی کی خط و کتابت جاری رہتی ہے جب انہوں نے اپنے حالات لکھ کر بھیجے تو یہ مکتوب بھی ساتھ بھیجا جو بلفظہٖ درج کیا جاتا ہے

بسمہ تعالیٰ شانہ

حضرت مخدوم بزرگ و مقتدائے سترگ و عالم علوم اسلامی و پیر علامہ سلسلہ عالیہ نوشاہیہ جناب آقای الحاج سید شریف احمد شرافت نوشاہی مد ظلہ العالی۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ ہموارہ از درگاہ ذات واجب الوجود درخواست دارم کہ تندرست و دلخوش و کامروا باشید۔ این حقیر کوچک تر قطمیر چہ قیمت و ارزش دارد کہ از طرف حضرت شما مورد توجہ قرار گیرد

۱؎ یہ سب حالات آقای تسبیحی صاحب نے اپنے قلم سے مسودہ لکھ کر بھیجے اور وہی درج کئے گئے۔ اور ساتھ مکتوب بھیجا جو متن میں درج ہے۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

بایدسالهائے درحضور آں مخدوم بزرگ تلمذ وتتبع میکردم اما افسوس که خدمت من درپاکستان پایاں گرفت واکنوں درایران هستم - من میخواستم چند اثر ازشمارا به خرچ وکوشش خود چاپ کنم - که دراین اواخر بنیاد مالی وپولی من سست گردید ونقشهائم برآب شد - باوجود اینها همیشه کوشش میکنم که بامکاتیب ازمحضر انور حضرت عالی بهره مند گردم - خواهش میکنم از فیضان وجود ذیجود خود تاں پیوسته درنامهایتاں به این حقیر افتخار بخشید که تا توانم سربرآسمان سایم -

بهمراه این عریضه انیز که ازاحوال وآثار خود را به طور خیلے خلاصه تقدیم میدارم - اگرمورد پسند واقع گردد باعث سرافرازی وسربلندی این این حقیر است - خدمت همه دوستان وعزیزان وفرزندان وشاگردان و صاحبزادگان خاصه صاحب زاده سید رضا عارف نوشاهی سلمهم الله تعالیٰ سلام ودعا تقدیم میدارم - درانتظار گرامی مکتوبات وملفوظات مقدس و اشعار شیرین ومادہ تاریخهائے نمکین شماے باشم - سعاد تمند وسلامت باشید -

ارادتمند مخلص - محمد حسین تسبیحی -

۲۵-۳-۶-۷ شاهنشاهی - تهران

۲۸ جون ۱۹۷۷ عیسوی - ایران

[۱۰ رجب المرجب ۱۳۹۷ھ]

۸۵ - حسین - مولوی محمد حسین ولد مولوی خدا بخش چشتی صابری ایمن آباد - گوجرانواله - ان کے وعظ میں بڑی تاثیر ہوتی تھی - ان کا طرز بیان ایسا تھا - کہ اگر سامعین سینکڑوں کی تعداد میں ہوں تو بھی سب کو رونا آجاتا تھا - ایکبار مجھ کو سیداں ڈھوڈہ - ضلع گجرات - ۲۷ رجب کے عرس پر مولوی صدیق احمد

Marfat.com
Marfat.com

نقشبندی کے ہاں ان کی ملاقات ہوئی۔ مجھ کو کہا کہ آپ کے والد بزرگوار حضرت سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی مقبول خدا تھے۔

۸۶۔ حسین۔ مسٹر حسین شہید سہروردی۔ عوامی لیگ کے جلسہ پر ۹ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ کو میں نے باسک باغ گجرات میں اس کی تقریر سنی۔[1]

۸۷۔ حسین۔ مولوی حکیم محمد حسین کھوکھر۔ قصور پورہ۔ راوی روڈ۔ لاہور۔ چوہدری محمد اسلم قانونگوئے نوشکوی کو ساتھ لے کر ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ کو ہم ان کے پاس گئے۔[2]

۸۸۔ حسین۔ مولانا محمد حسین بن مولوی نیاز احمد بن مولانا غلام رسول مرحوم عادل گڑھ۔ متصل گکھڑ۔ ضلع گوجرانوالہ۔

ان کے ختنہ کی تاریخ ان کے دادا صاحب نے یہ مصرع کہا۔

ع — قط زدند ایں کلک را از بہر مشق فانکحوا (۱۳۲۷)

اپنے جد امجد مولانا غلام رسول سے علم دین اور فن کتابت سیکھا۔ خط نسخ و نستعلیق میں کمال پایا۔ اس کے علاوہ خط کوفی۔ خفری۔ شمسی۔ ثلث۔ رقاع۔ گلزار میں بھی پوری پوری مہارت رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنی سکونت وسن پورہ لاہور میں منتقل کر لی تھی۔ لاہور کے اعلیٰ خطاطوں میں ان کا شمار تھا۔ فن نقاشی اور ڈیزائن سازی میں بھی کامل تھے۔ فن کتابت میں میرے (شرافت کے) استاد تھے۔ کتابت کا تخلص مبارک رقم تھا۔ ساری عمر قرآن مجید کی کتابت میں گزاری۔ ایک قرآن مجید انہوں نے ایک صفحہ پر لکھ کر چھپوایا اور اپنے فنی کمال کا مظاہرہ کیا۔ قرآن کریم۔ کتابوں اور قطعات کی تجارت بھی کرتے تھے۔ اپنے ادارہ کا نام مبارک کمپنی وسن پورہ لاہور رکھا تھا کتاب راحت العاشقین۔ سنن الرسول اور قصہ مستورات شائع کیں۔ میری کتاب لطائف مجلد

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۰ ص ۱۰۱ [2] ثبات لا ایقان ص ۲۷۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

بھی انہیں نے چھپوائی۔ ہر سال مبارک جنتری بھی چھپوایا کرتے۔ اپنے آبائی خاندان کھیسر راجپوت کا شجرہ بھی مرتب کر کے شائع کیا۔ ان کی بیعت طریقت حضرت سید حافظ جماعت علی شاہ نقشبندی علی پوری سے تھی۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کی زیارت سے بھی مشرف اور فیضیاب تھے۔ بڑے خوش اخلاق اور اوصاف حمیدہ سے متصف تھے۔

میں اکثر مرتبہ ان کی ملاقات کو لاہور حاضر ہوا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ۱۰ رمضان ۱۳۵۵ھ کو دفتر عالمگیر تحریک قرآن لاہور میں جاکر ان کو ملا۔ [1]

[2] مولانا محمد حسین مبارک رقم کی وفات جمعہ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ ۸ مئی ۱۹۶۴ء کو لاہور میں ہوئی۔ اپنے قدیمی گاؤں عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ میں متصل جامع مسجد اپنے آباؤ اجداد کے احاطہ میں دفن ہوئے۔

ان کے ایک ہی صاحبزادہ مولوی محمد حسین صاحب تھے۔ جو ان کے بعد جلدی ہی انتقال کر گئے تھے۔

۸۹ حسین۔ ڈاکٹر سید محمد حسین۔ نوشہرہ شریف کے عرس پر ۵ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ کو ان کی ملاقات ہوئی۔ [3]

۹۰۔ حسین۔ مولانا سید حافظ محمد حسین شیرازی۔ علی پور سیداں سیالکوٹ حضرت مولانا سید حافظ جماعت علی شاہ نقشبندی علی پوری کے فرزند اکبر اور سجادہ نشین تھے ۷ شوال ۱۲۹۸ھ میں پیدا ہوئے۔ قرآن مجید حفظ کیا۔ میں نے (شرافت نے) ایک بار ان کو سیالکوٹ میں اہل سنت کے ایک جلسہ پر دیکھا تھا۔ ان کی تالیف سے ایک رسالہ افضل الرسل نام ہے۔ وفات ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ کو ہوئی۔ [4]

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۴۔ ص ۱۳۔ [2] گنجینۂ شرافت (بیاض) ص ۵۲۳

[3] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۰ ص ۸۲ [4] تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۲۲۴ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۹۱۔ حسین ۔ سائیں حسین علی ۔ ٹھوپانوالہ ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔
۱۸ ذیقعد ۱۳۲۸ھ کو میں نے اس کو دیکھا تھا۔ ؎۱

۹۲۔ حسین ۔ حکیم سید حسین علی شاہ ولد سید زمان علی شاہ چشتی نظامی ۔ سجادہ نشین آستانہ غوثیہ چھنی چوہیڑا متصل کالے کے ضلع گوجرانوالہ ۱۳۹۷ھ میں مقام کالیکے ان کی ملاقات ہوئی ۔

۹۳۔ حشمت علی ۔ مولانا حشمت علی بریلوی ۔ میں نے ایک مرتبہ سیالکوٹ میں اہل سنت کے ایک جلسہ پر ان کو دیکھا تھا۔ اور ان کی تقریر سنی تھی ۔

۹۴۔ حضور بخش ۔ سید حضور بخش شاہ ۔ ساکن کیمپ شکرانی ۔ بستی جان محمد ذیلدار متصل اوچ شریف ضلع بہاولپور ۔ ان کی ملاقات ۵ محرم ۱۳۵۳ھ میں اوچ متبرکہ میں ہوئی ۔ بلند پایہ آدمی تھے ۔ ؎۲

۹۵۔ حضور بخش ۔ حضرت پیر حضور بخش شاہ قریشی چشتی نظامی فریدی احمدی نازکی ۔ ساکن قریشی والہ ۔ تحصیل لودھراں ضلع ملتان ۔ اولاد حضرت غوث العالم شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہ ۲ محرم ۱۳۵۳ھ کو اوچ متبرکہ گیلانی میں ان کی زیارت ہوئی ۔ فرمایا ۔ آدمی تین قسم میں محجوب مجذوب و سالک ۔ دوسرے طور پر عام ۔ خاص اور خاص الخاص ۔ مجھ کو کئی وظائف اور عملیات کی اجازتیں دیں جو میری کتاب عملیات شرافت میں درج ہیں ۔ اور فرمایا کہ یہ میری چھ سال کی کمائی ہے جو میں آپ کو ایک ساعت میں دے رہا ہوں ۔ اور فرمایا ۔ قوالی بہت سنا کرو ۔ میں نے پوچھا سارنگی سننے کا کیا حکم ہے ؟ فرمایا ۔ ارشاد الٰہی ہے ان من شئی الا یسبح بحمدہٖ ولکن لا تفقھون تسبیحھم ۔ ہر ایک چیز خدا کی تسبیحیں پڑھتی ہے مگر تم

؎۱ روزنامچہ شرافت نمبر ۲ ص۲۸۔ ؎۲ حدائق الانوار ص ۱۹۲ ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

سمجھ نہیں سکتے ۔ سارنگی بھی چونکہ ایک چیز ہے ۔ لہذا وہ بھی تسبیحیں پڑھتی ہے مطلب یہ کہ اس کی آواز بھی تسبیح ہے ۔ لہ

۹۶ ۔ حفیظ ۔ حفیظ جالندھری ، فردوسی اسلام ۔ ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء اردو شاعر ، جالندھر میں پیدا ہوئے ۔ ابتدائی تعلیم جالندھر میں ہوئی ۔ ابھی تکمیل نہ ہونے پائی تھی کہ فکر معاش لاحق ہو گئی ۔ شروع ہی سے ادبی مشاغل سے دلچسپی رہی ۔ لاہور میں ہونہار بکڈپو قائم کیا ، اور کتابوں کی اشاعت میں مصروف ہو گئے ۔ دوسری جنگ عظیم کے زمانے میں حکومت برطانیہ نے انہیں دہلی میں سانگ پبلسٹی آرگینائزیشن کا ڈائریکٹر مقرر کیا ۔ کافی عرصہ تک یہ خدمت انجام دیتے رہے ۔ تقسیم ہند کے بعد حکومت پاکستان کے ماتحت کشمیر پبلسٹی کے کاموں کی نگرانی کرتے رہے شعر و شاعری کا ذوق بچپن سے تھا ۔ مولانا غلام قادر گرامی سے شرف تلمذ حاصل کیا ۔ وہ شعر کے اس دبستان فکر سے تعلق رکھتے ہیں جن کی بنیاد اردو میں عظمت اللہ خاں نے ڈالی تھی ۔ اور جس میں صنف لطیف کو پیکر عشق قرار دے کر اس کی زبانی تاثرات محبت کی ترجمانی کی گئی تھی ۔ نیز ہندی بحور اور حسین و شیریں ہندی الفاظ کو اردو میں رواج دیا تھا ۔ چنانچہ شروع شروع میں حفیظ اپنے گیتوں کی وجہ سے بہت مشہور ہوئے ۔ سر عبد القادر ایڈیٹر رسالہ مخزن کے فیض تربیت نے بھی ان کے ادبی ذوق کو بہت نکھارا ۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ شاہنامہ اسلام ہے جو تین جلدوں میں شائع ہوا ہے ۔ جس کے ذریعے انہوں نے اسلامی روایات اور قومی شکوہ کا احیا کیا جس پر قوم نے انہیں فردوسی اسلام کا خطاب دیا ۔ ان کی نظموں کا پہلا مجموعہ نغمہ زار

لہ حدائق الانوار ص ۲۱۳ مرآۃ

Marfat.com
Marfat.com

۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۵ء میں شائع ہوا تھا۔ تلخابۂ شیریں اور سوز و ساز بھی طبع ہو چکے ہیں نثر میں سات طبع زاد افسانوں کا مجموعہ ہفت پیکر بھی چھپ گیا ہے۔ پاکستان کا قومی ترانہ بھی انہیں کی کاوش کا نتیجہ ہے۔[1]

میں نے (شرافت نے) حفیظ صاحب کو انجمن حمایت اسلام لاہور کے ایک جلسہ پر دیکھا تھا۔ اور ان کی زبان سے ایک نظم سُنی تھی۔ (متوفی ۲۱ دسمبر ۱۹۸۲ء۔ عارف)

۹۷۔ حکم دین۔ سائیں حکم دین قادری قوم تیلی سے ہے ملنگ طبیعت رقص کرنے والا۔ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ کو رحمان پورہ لاہور میں میری مجلس میں آیا۔

۹۸۔ حیدر شاہ۔ سید پیر حیدر شاہ ولد سید غلام قادر المعروف پیر بنے شاہ گیلانی۔ ساکن جھیورانوالی۔ ضلع گجرات۔ ہمارے گاؤں ساہن پال شریف میں تشریف لایا کرتے تھے۔ امیر آدمی تھے۔ میں نے کسی مرتبہ ان کی زیارت کی ہے۔

۹۹۔ حیدر شاہ۔ سید پیر حیدر شاہ نقشبندی۔ گرونینڈوری۔ سیکھو پورہ بابا فقیر محمد چوراہی کے مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب عبادت و ریاضت تھے۔ باوجود نقشبندی ہونے کے درویش خصلت تھے۔ قوالی سنتے۔ کنجریوں کا تماشا بھی دیکھتے۔ بلکہ کئی کنجریاں ان کی مریدنیاں تھیں۔ عرسوں پر لنگر تقسیم کرتے تو ملنگوں کو بھنگ چرس بھی دیتے تھے ان باتوں سے ان کے دوسرے پیر بھائی ان سے متنفر رہتے تھے۔ چنانچہ منقول ہے کہ ایکمرتبہ اپنے پیر صاحب کے زمانہ حیات میں یہ چورہ شریف کے عرس پر گئے۔ آگے سید حافظ جماعت علی شاہ علی پوری مسجد میں تقریر کر رہے تھے۔ اور حضرت بابا فقیر محمد خود بھی مجلس وعظ میں تشریف فرما تھے۔ پیر حیدر شاہ مع اپنے مریدوں کے ننگے پاؤں گلے میں دوپٹے ڈالے ہوئے۔ دست بستہ آگئے۔ جب مسجد میں داخل ہونے لگے تو حافظ جماعت علی شاہ کو اعتراض کا موقع مل گیا۔ اور بلند آواز سے کہا۔ کہ حیدر شاہ! تو آداب مسجد سے واقف نہیں کہ ننگے پاؤں

---

[1] اردو انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن فیروز سنز ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء ص ۳۶۲ ثبات دو قیقان صلہ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ناپاک زمین پر چلا آیا ہے۔ اور بغیر صاف کئے پاؤں مسجد میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ اسوقت پیر حیدر شاہ نے کہا۔ حافظ صاحب! مجھ کو تو چودہ شریف کی ساری زمین مسجد کی طرح پاک ہی نظر آتی ہے۔ شاید آپ کی نظر میں یہ قطعہ ناپاک ہوگا۔ جب حضرت بابا فقیر محمد نے یہ بات سنی تو بلند آواز سے فرمایا۔ کہ حیدر شاہ کو میں اجازت دیتا ہوں۔ کہ اسی طرح مسجد میں چلا آوے۔ جیسا کہ پیچھے سے چلا آرہا ہے۔ چنانچہ یہ اسی طرح داخل ہوئے اور معترضین دم بخود رہ گئے۔

میں نے (شرافت نے) ان کو ایک مرتبہ دو تین سال قبل چک ۹۹ ضلع شیخوپورہ میں دیکھا تھا۔ اور ان سے ملاقات کی تھی۔ یہ وہاں اپنے مرید سید رسول شاہ بخاری کے ہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کا رنگ گورا چٹا تھا۔ لباس سیاہ رنگ پہنتے۔ دستار، کرتہ، تہبند سب سیاہ تھے۔ روشن چہرہ تھا۔

پنجابی کے شاعر نعت گو تھے۔ یہ اشعار ان کے ہیں ؎

پھوریاں نہیں عاجزاں تے بیبا ایڈیاں اوڑیاں
ہجر دے کھلیاں دیاں جاناں ہوون کم تریاں

قول نہ آیوں پاس تے اے ساجن کئے تک تے
کچ ہو چلیاں تیرے راہ تے غماں دیاں پوریاں

دل میرا قول نے گیا ہیں دھندیاں ای سامنے
بکھوں سکھیاں نی دسا بیبا اوتھیاں چوریاں

دیگر

بندہ رب دی ذات دا مشکور چاہیدا
اتے حُب حبیب تھیں معمور چاہیدا

نہیں زاہداں دی لوڑ
مسلماں والے نے کروڑ

او تے عاشقاں دی لوڑ
نہیں مزدور چاہیدا

بندہ رب دی ذات دا مشکور چاہیدا

کئی سال گزرے وفات پا چکے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

خ

١٠٠۔ خادم حسین ۔ سید خادم حسین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ محکمہ اسیران ۔ حکومت پاکستان ۔ سی ۔ ۳۲ جیل روڈ ۔ لاہور ۔ یہ درگاہ حضرت نوشہ گنج بخش پر زیارت کے لئے گئے ۔ اور وہیں مجھ سے ملاقات کی ۔

١٠١۔ خادم حسین ۔ سید پیر خادم حسین ولد سید بہادر علی شاہ کرمانی شیر گڑھی ، حضرت شیخ داؤد کرمانی قادری شیر گڑھی م ۹۸۲ھ کی اولاد سے تھے ۔ ۱۲۹۸ھ میں پیدا ہوئے [1] ۔ میرے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی قدس سرہ العزیز کے ساتھ برادرانہ تعلقات تھے ۔ ضلع گجرات کے دیہات میں اکثر ان کی پیری مریدی تھی ۔ اس علاقہ میں جب خدام کے دورہ پر آیا کرتے تھے بڑے باقبال اور پرشکوہ تھے ۔ اپنے آباؤ اجداد کی طرح مسلک اہل سنت جماعت پر تھے ۔ اور قادریہ سلسلہ کے پیروں میں سے تھے ۔ میں نے (شرافت نے) ایک مرتبہ اگرویہ میں ان کی زیارت کی تھی ۔ جب میرے جد بزرگوار حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نوشاہی نور اللہ مرقدہٗ ۱۳۳۷ھ میں فوت ہوئے تو پیر خادم حسین فاتحہ خوانی کے واسطے ہمارے والد صاحب کے پاس ہمارے غریب خانہ پر ساہن پال تشریف لائے ۔ انہوں نے ـــــــ ھ میں وفات پائی ۔

ان کے بیٹے پیر ذاکر علی شاہ متولد ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء ۔ اور عدیل اختر شیعہ مذہب اختیار کر چکے ہیں ۔

---

[1] اذکار شرافت (بیاض) ص ۵ ، ۵ ۔ شرافت ۔

Marfat.com
Marfat.com

١٠٢۔ **خالد**۔ مولانا خالد بزمی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور، حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب ۵۵ ریلوے روڈ لاہور میں ۲۵ رمضان ۱۳۹۱ھ کو ملاقات ہوئی۔[1]

١٠٣۔ **خدا بخش**۔ مولوی خدا بخش امین آبادی چشتی صابری طریقہ میں بابا ماہلے شاہ ڈیک والہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ میں نے (شرافت نے) ان کو ونوٹیا نوالی چک ۴۹ ضلع شیخوپورہ میں دیکھا تھا۔ ان کا وعظ پرتاثیر تھا۔ نماز جمعہ ان کے اقتدا میں پڑھا، سورۂ یوسف انہوں نے قراءت میں پڑھی، ایک لفظ میں رک گئے۔ تو میرے جدامجد حضرت سید حافظ محمد شاہ نوشاہی ؒ نے لقمہ دیا۔ تو آگے رواں ہوئے۔ یہ ۱۳۳۲ھ کا واقعہ ہے۔

مولوی صاحب قصاب قوم سے تھے۔ وعظ میں اپنا یہ شعر بھی پڑھا کرتے۔

ع خدا بخشا فقیرا او قصابا — مصیبت سخت دی درپیش آیا

ان کے دو بیٹے مولوی محمد حسین اور مولوی نذیر حسین بھی درویش خصائل تھے۔

د

١٠٤۔ **دایا**۔ سائیں دایا۔ قوم ماچھی ہے۔ جوشر کانہ، ضلع شیخوپورہ کا باشندہ تھا، اصلی نام محمد شفیع تھا، چشتی صابری خاندان کا درویش تھا تارک الدنیا مجرد، مجذوب اطوار، رند مشرب تھا، پست قد، سر کے بال اور ریش دراز۔ آخر عمر میں کئی سال ونوٹیا نوالی چک ۴۹ میں سکونت گزین رہا، جب میرے والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی قدس سرہ العزیز وہاں تشریف لے جاتے۔ تو ان کی خدمت میں بھی حاضر ہوا کرتا۔ گلیوں، بازاروں میں چکر کاٹتا رہتا، گرم کوئلے سرخ رنگ پھانک لیتا۔ اس کو کچھ گزند نہ پہنچتا

---

[1] ڈائری شرافت ۱۹۷۱ء۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

اس کا طریقہ تھا کہ جو چیز ملتی دودھ، لسی، چاول، گڑ، کھنڈ، آٹا وغیرہ سب اشیاء ایک ہی برتن میں ڈالتا رہتا۔ جب دس بارہ روز گزر جاتے۔ تو وہی کھاتا جنات کا بھی عامل تھا۔ پیر حضرت شاہ بخاری جو متشرع اور صاحب عبادت تھے ان کو سائیں دادا نے اپنے زور تصرف سے اپنا مرید بنایا تھا۔ ورنہ وہ پہلے اس سے نفرت کرتے تھے۔ اب دونوں پیر و مرید کے مزارات اکٹھے ایک گنبد میں ہیں۔ بمقام ونوشیا والی[1]

۱۰۵۔ دائم۔ میاں دائم اقبال دائم۔ ساکن دامو متصل منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔ قوم نجار سے ہے۔ ۱۳۲۷ھ؍ ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوا۔ مڈل تک تعلیم پائی۔ بیعت طریقت بابا میاں خاں وڑائچ جھلانوی سے ہے۔ وہ مرید بابا گوراندتا مجذوب بھکھوکی میاں دائم پنجابی اور اردو میں شعر کہتا ہے۔ مگر پنجابی میں جو مقام اس کو حاصل ہے۔ وہ اردو میں نہیں۔ متعدد دفعہ میری اس سے ملاقات ہوئی ہے۔ ایک مرتبہ ڈھوک نہالی میں بمکانِ احمد دین ولد خوشی محمد گھمیار میری مجلس میں آیا۔ دوسری مرتبہ شہداعالیہ میں بابا گوراندتا مجذوب کے عرس پر۔ تیسری مرتبہ ریل میں منڈی بہاؤالدین سے ملکوال تک۔ میں نے اس کے قصہ یوسف زلیخا کا فارسی میں قطعہ تاریخ طباعت لکھا تھا جو اس کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ میاں دائم کا کلام توحید و تصوف کا آئینہ دار ہے۔ میاں دائم ۱۳۹۷ھ[2] میں موجود ہے۔ کتب ذیل اس کی تصنیف سے ہیں۔

۱۔ قصہ سوہنی مہینوال ۲۔ قصہ ہیر رانجھا ۳۔ قصہ سسی پنوں ۴۔ قصہ سیف الملوک ۵۔ شاہی مرزا
۶۔ کنبل پوش ۷۔ شاہنامہ کربلا ۸۔ شہسوار کربلا ۹۔ شاہنامہ غوثیہ۔

۱۰۶۔ درویش علی۔ مولوی سید حافظ درویش علی ولد سید احمد شاہ۔ ساکن خونی بھٹیاں متصل ننکانہ ضلع شیخوپورہ۔ صاحب علم و فضل ہیں۔ کتاب الشفا فی حقوق المصطفے تصنیف قاضی عیاض مالکی کا مطالعہ رکھتے ہیں۔ چند مرتبہ میری ان سے ملاقات ہوئی۔ از انجملہ ۵ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ خونی میں[1]۔ اور ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ لاہور براندرتھ روڈ۔ راج گلی کے حکیم محمد یونس کے مطب پر[2]

---

[1] ثبات الاوقات ص ۸۔ [2] روزنامہ شرافت نمبر ۱۵۔ ص ۸۰۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

۱۰۷۔ **دلبر حسین**۔ پیر دلبر حسین ولد پیر دوران بادشاہ نقشبندی چورہ والے موضع بھوبالوالہ چک ۶۰ ضلع لائل پور میں۔ گھوڑے سے نیچے اُتر کر مجھے ملے۔ مصافحہ و معانقہ کیا۔ ۲۸ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ کو۔[۱] اس کے بعد بھی کئی دفعہ ملاقات ہوئی۔

۱۰۸۔ **دلیپ سنگھ**۔ بابا دلیپ سنگھ درویش۔ یہ مرید بابا نند لعل گودڑی والہ (مدفون گڑھ مہاراجہ قائم ضلع سرگودھا) کا۔ وہ مرید بابا احمد یار قادری قوم ماچھی ؟ (مدفون نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ) کا۔

بابا دلیپ سنگھ صاحب کشف تھا۔ میں نے اس کو ۱۳۶۵ھ میں موضع رن مل میں دیکھا تھا۔ ہندوؤں سکھوں کے ہاں آیا ہوا تھا۔ میں جب اس کے پاس گیا۔ تو یہ مسند پر بیٹھا تھا۔ بیس پچیس آدمی اس کے گرد مجلس میں بیٹھے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی سروقد اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور چند قدم آگے بڑھ کر میرے ہاتھ سے ہاتھ ملایا۔ اور مجھے اپنے مسند پر بٹھا دیا۔ اور خود ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا۔ مصری کوزہ کی ڈلیاں اور الائچی خورد میرے سامنے پلیٹ میں رکھ دیں۔ میں نے ایک ڈلی مصری کی اور ایک الائچی لے لی۔ میں نے اس کا طریقہ دیکھا کہ جب کوئی شخص اس کی مجلس میں آتا۔ تو چند منٹ مراقبہ کرکے اس کے حالات کا ملاحظہ کرتا۔ پھر جو اس کے حالات یا خیالات ہوتے وہ بیان کرنے لگ جاتا۔ مگر اُس کا نام نہیں لیتا تھا۔ نام اپنا لیتا تھا کہ دلیپ سنگھ نے ایسا کیا۔ کہا کہ حضرت نوشہ گنج بخش رح کی درگاہ شریف کے احاطہ اور اس کے درختوں کے نیچے سے کئی غوث قطب۔ ولی اللہ۔ گزرتے رہتے ہیں۔ مگر کوئی ان کو پہچانتا نہیں۔ میں نے ایک صاحب کے سامنے اس کے کشف کا تذکرہ کیا۔ وہ کہنے لگے کہ خواہ کسقدر وہ کشف و کرامت رکھتا ہو۔ ہے تو وہ سکھ اور کافر ہی۔ میں نے کہا کہ آپ چل کر دیکھیں تو سہی۔ چنانچہ دوسرے روز ہم پھر گئے۔ میرے ساتھ تو اس نے وہی سلوک

---

[۱] ثبات الایمان ص ۴۔ شرافت

کیا کہ اپنے مسند پر بٹھا دیا۔ اور خود ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا۔ اور اُن صاحب کو کچھ نہ کہا۔ وہ عوام میں بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر مراقبہ کر کے۔ وہ اپنے نام کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ کہ دلیپ سنگھ بڑا بھرمی ہے۔ اس کا بھرم نہیں جاتا کسی کو مسلمان کہتا ہے کسی کو کافر کہتا ہے۔ اس کو بستی اور بسنے والے کا فرق معلوم نہیں۔ اگر بستی کا نام رسول نگر ہے۔ اور اس میں بستا گوپال سنگھ ہے تو اس بستی کا اسلامی نام ہونے سے اُس بسنے والے پر کیا اثر ہے۔ ایسا ہی اگر بستی کا نام بہروپ گڑھ ہے۔ مگر اس میں بستا غلام رسول ہے۔ تو اس بستی کے کفریہ نام کا اُس پر کیا اثر۔ دلیپ سنگھ بھرمی ہے۔ بستی کو دیکھتا ہے۔ اس میں بسنے والے کو نہیں دیکھتا۔ حالانکہ دیکھنا یہ چاہیے کہ اس میں بستا کون ہے۔ اس کے بعد دلیپ سنگھ نے اُن صاحب کے سارے حالات فرداً فرداً بیان کر دیے جن کو میں بھی جانتا تھا۔ اور وہ صاحب بھی جانتے تھے۔ وہ شرم کے مارے سر نیچا کر رہے تھے۔ آخر میں اُس نے اُن کا حلیہ بھی بیان کر دیا۔ اور کہا کہ دلیپ سنگھ اب بوڑھا ہو گیا ہے۔ اور خواہ سر پر تولیہ لپیٹ کر ہنوز بیٹھا رہے۔ مگر ابھی تک اس کا بھرم نہیں گیا۔ جب ہم مجلس سے اُٹھے تو اُن صاحب نے کہا کہ اس نے میری باتیں بتا دیں۔ بابا دلیپ سنگھ نوجوان تھا۔ سر کے بال لمبے۔ لیکن سکھوں کی طرح جوڑا نہیں کیا تھا۔ پشت پر ڈال رکھے تھے۔ داڑھی بقدر ایک قبضہ کے برنگ سیاہ۔ کوئی کوئی بال سفید تھا۔ طبیعت امیر۔ لباس صاف سفید رنگ۔ خوشبو کا استعمال کرتا۔ صاحب علم تھا۔ وہاں کوئی شخص انگریزی اخبار لے آیا۔ تو بابا دلیپ سنگھ اس کو بخوبی پڑھنے لگا۔ ہندو، سکھ، مسلمان سب قوموں میں اس کے مرید تھے۔ رسول شاہ نامی ایک سید پا پڑ یا نوالی کا اس کا مرید تھا۔ اور اس کی مجلس میں بیٹھا رہتا تھا۔ بھائی موضع ورڈائچ نوالہ کے مسلمان کو جو بھی اس کے مرید تھی اپنے داماد شدہ بابا اصحاب کے پاس جانے کی...

۱۰۹۔ دوست علی ۔ حکیم میاں دوست علی اہلحدیث ۔ امام مسجد خانق پور ضلع گوجرانوالہ۔ جب ہم اس گاؤں میں اپنے احباب کے پاس جاتے ۔ تو یہ ضرور آکر مجلس میں بیٹھتا ۔ ۱۱ رجمادی الاولی ۱۳۵۱ھ کو اس نے مجھ سے جمعہ کا مسئلہ پوچھا [1] ۵ رجمادی الاولی ۱۳۷۲ھ کو بھی ملاقات ہوئی [2] وفات پا چکا ہے۔

۱۱۰۔ دیدار علی ۔ امام المحدثین مولانا سید دیدار علی شاہ مشہدی الوری لاہوری رح ۔ والد صاحب کا نام سید نجف علی تھا۔ ۱۲۷۳ھ / ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے۔ [3] مولانا شاہ ارشاد حسین رام پوری سے فقہ۔ اصول فقہ اور معقولات کی تعلیم حاصل کی۔ حافظ شاہ عنایت اللہ خاں رام پوری سے ہدایہ پڑھا۔ مولانا احمد علی سہارنپوری کے درس میں شامل ہو کر دورۂ حدیث کیا۔ مولانا سید نثار علی شاہ الوری اور مولانا شاہ کرامت اللہ سے بھی تلمذ کیا حضرت شاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادی سے بیعت کی۔ اس کے بعد حضرت شاہ آل رسول مارہروی اور مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رح سے بھی سلسلہ عالیہ قادریہ میں اجازت و خلافت حاصل کی۔ جمبئی اور رام پور کے بعد۔ آپ لاہور تشریف لائے۔ ۱۳۳۲ھ میں مسجد وزیر خاں کی خطابت سنبھالی۔ ۱۳۴۲ھ میں دارالعلوم حزب الاحناف کی بنیاد ڈالی۔ [4]

میں نے (شرافت نوشاہی) متعدد جمعے مسجد وزیر خاں میں ان کی اقتدا میں پڑھے اور ان کی تقریریں سنیں۔ ان کی وفات جمعرات ۲۲ رجب ۱۳۵۴ھ کو ہوئی۔ [5] مسجد چہنگر محلہ اندرون دہلی دروازہ لاہور میں دفن ہوئے۔

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۶۔ ص ۲۴ [2] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۰۔ ص ۱۹۹ [3] تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۱۴۲ [4] ماہنامہ عرفات لاہور ستمبر و اکتوبر ۱۹۶۵ء [5] خزینۃ العلوم ص ۲۲۹ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

مولانا دیدار علی شاہ کثیر التصانیف تھے۔ یہ کتابیں ان کی یادگار ہیں۔

۱۔ تفسیر میزان الادیان۔ ۲۔ المبسوط فی فرضیۃ الجمعۃ مع الشروط ۳۔ تحقیق المسائل ۴۔ الاستعانۃ من اولیاء اللہ عین الاستعانۃ من اللہ ۵۔ القبۃ الصغریٰ للمستقبین عن الاولیاء ۶۔ رسول الکلام فی بیان المولود والقیام ۷۔ ہدایۃ الغوی در رد روافض ۸۔ علامات الوہابیہ بالحدیث النبویہ ۹۔ ہدایۃ الطریق ۱۰۔ فضائل رمضان۔ ۱۱۔ فضائل شعبان ۱۲۔ سلوک قادریہ ۱۳۔ دیوان دیدار علی فارسی ۱۴۔ دیوان دیدار علی اردو

ذ

۱۱۱۔ **ذوالفقار**۔ مولوی سید حافظ ذوالفقار علی شاہ ولد سید سیف علی شاہ بخاری شیعی ساکن جلالپور جٹاں۔ ضلع گجرات۔ میں نے متعدد مرتبہ ان کو دیکھا ہے ۲۱ رجب/۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۰ھ میں جبکہ شاہ رحمان میں شیعہ سنی مناظرہ کے موقع پر۔ اور ایک دفعہ نور پور بیٹ گجرات میں معراج کے متعلق ان کی تقریر سنی انہوں نے بڑے عمدہ طریقہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عرش معلے پر جانا ثابت کیا۔ کہا اربعہ عناصر میں مٹی سب سے بھاری چیز ہے۔ پانی اس سے ہلکا ہے۔ کیونکہ اگر مٹی کا ڈھیلا پانی پر رکھیں تو وہ نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ اور پانی سے ہوا ہلکی ہے کیونکہ گیند کو اگر پانی کے نیچے لے جاکر پھاڑ دیں۔ تو ہوا اوپر نکل جائے گی اور اپنے کرہ میں مل جائے گی۔ اور ہوا سے آگ ہلکی ہے۔ کیونکہ اگر آگ جلائیں۔ تو اس کے شعلے اوپر کو جاتے ہیں اور اپنے کرہ ناری میں جا ملتے ہیں۔ اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپا نور تھے۔ جس کا مرکز عرش معلے ہے۔ اس لئے حضور تمام کرات سے گزر کر فوراً اپنے مرکز کو پہنچ گئے۔ حضور کا عرش پر جانا کچھ مشکل نہیں۔ بلکہ آپ کا زمین پر ٹھہرے رہنا بہت مشکل ہے۔ کہ باوجود نور ہونے آپ ۶۳ سال زمین پر کس طرح گزار گئے۔

Marfat.com
Marfat.com

ر

۱۱۳۔ رچرڈ۔ ڈاکٹر رچرڈ۔ ایم۔ ایٹن، اسسٹنٹ پروفیسر اورینٹیل سٹڈیز
یونیورسٹی آف اریزونا ٹکسن۔ اریزونا (ریاست ہائے متحدہ امریکہ)

پہلے ۱۷ر شوال ۱۳۹۵ھ (۲۳ر اکتوبر ۱۹۷۵ء) کو۔ پھر ۳ر ذیقعد ۱۳۹۵ھ (۸ر نومبر ۱۹۷۵ء) کو انہوں نے کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان راولپنڈی میں میرے برادرزادہ عزیز سید رفعاء اللہ شاہ عارف نوشاہی سے ملاقات کی۔ یہ پاکستان میں پنجاب کی ایک یا دو خانقاہوں کی روحانی، سیاسی و اجتماعی تاریخ لکھنا چاہتے تھے۔ اس سے پہلے وہ ہندوستان میں بیجاپور کے صوفیا پر مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ اور ایران میں بھی دو سال رہ چکے ہیں۔ اور فارسی بولنے، لکھنے اور سمجھنے میں پوری دسترس رکھتے ہیں۔

کتاب خانہ گنج بخش کے لائبریرین آقائے محمد حسین تسبیحی ایرانی نے انہیں سلسلہ نوشاہیہ سے متعارف کرایا اور خانقاہ حضرت نوشہ گنج بخش رح پر کام کرنے کی تحریک دی۔ ڈاکٹر رچرڈ نے خانقاہ نوشاہیہ اور سلسلہ نوشاہیہ پر کتب ملاحظہ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ ۴ر ذیقعد ۱۳۹۵ھ (۹ر نومبر ۱۹۷۵ء) کو عزیز سید عارف نوشاہی انہیں میرا کتب خانہ دکھانے کے لئے شالامار ٹاؤن لاہور میں بخانہ فرزندم سید سعید الظفر نوشاہی لے گیا۔ وہاں انہیں ۱۔ رسالہ الاعجاز از مرزا احمد بیگ لاہوری رح ۲۔ ثواقب المناقب از شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی رح ۳۔ تذکرہ نوشاہی از سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح ۴۔ تحائف قدسیہ از شیخ پیر کمال لاہوری رح ۵۔ کشکول نوشاہی از فقیر سید غلام محی الدین لاہوری رح ۶۔ شریف التواریخ از سید شرافت نوشاہی وغیرہ کتابیں دکھائیں۔ یہ کتاب شریف التواریخ سے بہت متاثر

Marfat.com
Marfat.com

ہوئے اور مؤلف کے بارے میں کہا "خیلے زحمت کشیدہ"

آغائی تسبیحی جنہوں نے انہیں سلسلہ نوشاہیہ سے متعارف کرایا تھا۔ انہوں نے اُن کے نام ایک فوری پیغام میں کتب خانہ نوشاہیہ کے متعلق یوں اظہار رائے کیا۔

" I have seen the Naushahi collection in Lahore, and it is indeed impressive."

(میں نے لاہور میں ذخیرہ نوشاہی دیکھا ہے جو یقیناً متاثر کن ہے)۔

۱۸ ذیقعد ۱۳۹۵ھ (۲۳ نومبر ۱۹۷۵ء) کو عزیز سید عارف نوشاہی انہیں ساہن پال شریف لے آیا۔ جہاں انہوں نے فرامین و دستاویزات شاہی متعلق بخاندان نوشاہیہ خاص دلچسپی سے دیکھے۔ نیز حضرت نوشہ گنج بخش کے مزار اقدس کی زیارت کی اور کیمرہ سے تصاویر بنائیں۔

میں (شرافت) اُن دنوں حج بیت اللہ شریف کے لئے مکہ معظمہ گیا ہوا تھا۔ مسٹر رچرڈ کی سلسلہ نوشاہیہ سے اس دلچسپی کی اطلاع مجھے وہیں سید عارف نوشاہی نے بذریعہ مکتوب دی۔ جب میں سفر حرمین الشریفین زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً سے واپس آیا۔ تو مسٹر رچرڈ نے ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ (۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء) کو لاہور میں مجھ سے ملاقات کی۔ اور عزیز عارف کے نام ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ (۳۰ دسمبر ۱۹۷۵ء) کے مکتوبہ ایک خط میں اعلان کیا کہ میں حضرت نوشہ گنج بخش اور حضرت بابا فرید گنج شکر کی خانقاہوں پر تفصیلی تحقیق اور ان کا تقابل کروں گا۔ اس تحقیق کے لئے پہلا عملی قدم انہوں نے یہ اٹھایا کہ ۹ محرم ۱۳۹۶ھ (۱۲ جنوری ۱۹۷۶ء) کو لاہور میں عزیز عارف نوشاہی اور عزیز سعید الظفر نوشاہی کی معیت میں ۱۔ رسالۃ الاعجاز ۲۔ ثواقب المناقب۔

Marfat.com
Marfat.com

۳۔ تذکرہ نوشاہی ۴۔ تشریف الفقراء کے عکس۔ اور ۵۔ تحائف قدسیہ ۶۔ لطائف گلشاہی ۷۔ مرأۃ الغفوریہ کے منتخب متن کے رو فوٹو گراف لئے۔

ڈاکٹر رچرڈ ایٹن ۔ ۱۵ ارمحرم ۱۳۹۶ھ (۱۸ جنوری ۱۹۷۶ء) کو عزیز عارف کے ہمراہ دوبارہ ساہن پال تشریف لائے۔ میں بھی وہیں موجود تھا۔ اس دفعہ انہوں نے میری راہنمائی میں فرامین شاہی دیکھے اور ان کی مطبوعہ نقول حاصل کیں۔ میرے کتب خانہ کی تصاویر بنائیں۔

ڈاکٹر صاحب سے تیسری ملاقات ۲۱ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ (۲۳ مارچ ۱۹۷۶ء) کو لاہور میں بخانہ فرزندم سید سعید الظفر نوشاہی ہوئی۔ اس دفعہ انہوں نے میری کتاب حدیقۃ الانساب اور تاریخ عباسی بطور خاص ملاحظہ کیں۔ انہوں نے خانقاہ نوشاہیہ پر جو تحقیق شروع کی اس کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ سلسلہ نوشاہیہ کا کس علاقہ، قبیلہ اور طبقہ پر اثر ہے۔

اس سے اگلے روز وہ پھر مجھے ملنے کے آئے۔ اور ہمارے بزرگوں یعنی آبا و اجداد ۔ سجادہ نشینان نوشاہ عالیجاہ ۔

۱۔ امام سلسلہ نوشاہیہ شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش ۔ م ۱۰۶۴ھ

۲۔ حضرت مولانا سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی فرزند اکبر نوشہ م ۱۰۹۳ھ

۳۔ حضرت مولانا سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم نوشاہی ابن شاہ برخوردار م ۱۱۴۲ھ

۴۔ حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی ابن حافظ جمال اللہ م ۱۱۷۳ھ

۵۔ حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ نوشاہی ابن حافظ محمد حیات م ۱۲۳۹ھ

۶۔ حضرت مولانا سید حافظ حکیم الٰہی بخش ابن حافظ نور اللہ م ۱۲۵۳ھ

۷۔ حضرت مولانا سید حافظ گل احمد نوشاہ ثانی ابن شاہ الٰہی بخش م ۱۲۸۶ھ

۸۔ حضرت مولانا سید شاہ محمد امین مختار ابن نوشاہ ثانی م ۱۳۱۰ھ

Marfat.com
Marfat.com

۹ ۔ حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نوشاہی ابن شاہ محمد امین ۔ م ۱۳۳۷ھ
۱۰ ۔ اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی نوشاہ ثالث ابن محمد شاہ م ۱۳۸۴ھ
۱۱ ۔ سید شریف احمد شرافت نوشاہی ابن شاہ غلام مصطفےٰ ۔ متولد ۱۳۲۵ھ

کے مریدوں کے حسب ذیل کوائف جمع کرنا شروع کئے ۔ سکونت ۔ پیشہ ۔ قبیلہ مرد یا عورت ۔ خلیفہ یا مرید ۔

۲۸ جمادی الاخرٰی ۱۳۹۶ھ (۲۷ جون ۱۹۷۶ء) کو پنجابی ادبی اکیڈمی لاہور کے زیر اہتمام ایجوکیشنل آڈیٹوریم میں "یوم نوشہ" منایا گیا ۔ مہمان خصوصی ملک محمد جعفر وزیر مملکت پاکستان تھے ۔ اس تقریب میں ڈاکٹر رچرڈ نے بھی انگریزی میں مقالہ پڑھا ، جس میں خانقاہ نوشاھیہ کی سماجی حیثیت پر روشنی ڈالی ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۶ھ (مئی ۱۹۷۶ء) میں عزیز عارف نوشاہی نے میری کتاب "اعجاز التواریخ" کا انتخاب چھاپا تو جناب رچرڈ نے انگریزی زبان میں تین صفحات پر مشتمل اس کا تعارف لکھا ۔ جس میں وہ میرے بارے میں یوں اظہار رائے کرتے ہیں ۔

زیر نظر مجموعہ روائتی فارسی صنف ادب "قطعہ" کا تازہ ترین نمونہ ہے ۔ فنی اعتبار سے "قطعہ" قصیدہ ہی کا ایک حصہ ہوتا ہے جو عربی اور فارسی کی کلاسیکل شاعری کی ایک قسم ہے ۔ وہ عام طور پر طویل ہوتا ہے اور اس میں مدحت ، نصیحت یا کوئی مذہبی مقصد بیان ہوتا ہے ۔ جیسا کہ ای ۔ جی ۔ براؤن نے اپنی تاریخ ادبیات فارسی میں لکھا ہے کہ قطعہ کی کئی اقسام ہیں جو اپنی آپنی جگہ پر مکمل ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ جو نظم قطعہ کے طور پر پیش کی جاتی ہے وہ دراصل ایک قصیدہ ہی ہوتی

Marfat.com
Marfat.com

(مکمل بحث کے لئے دیکھیے: براؤن کی دہ لٹریری ہسٹری آف پرشیا جلد دوم، صفحہ ۲۲ - ۲۴)۔ لہذا بعض قطعات کو ایک مختصر قصیدہ سمجھا جا سکتا ہے۔ زیر نظر مجموعہ بھی اسی نوعیت کا ہے۔

زیر نظر مجموعہ کے قطعات سید شریف احمد شرافت نوشاہی نے لکھے ہیں جو ایک ماہر شاعر، نثر نگار اور حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش کی خانقاہ کے سجادہ نشین ہیں۔ یہ خانقاہ موضع ساہن پال تحصیل پھالیہ ضلع گجرات، پنجاب میں واقع ہے۔ حضرت حاجی محمد نوشہ (۹۵۹-۱۰۶۴ھ/۱۵۵۲-۱۶۵۴ء) مغل سلطنت کے عروج کے وقت زندہ تھے اور اکبر، جہانگیر اور شاہجہان کے ہم عصر تھے۔ انہوں نے مغل ہندوستان میں روحانی عروج کی ویسی ہی نمائندگی کی جیسے مذکورہ تین بادشاہوں نے شہنشاہیت کے عروج کی نمائندگی کی تھی۔ وہ اپنے عہد کے ایک اہم صوفی تھے اور نہ صرف اُن کے اپنے زمانے کے بلکہ بعد کے مغل حکام بھی انہیں تسلیم کرتے تھے۔ یہ بات اُن اصل فرامین سے تصدیق شدہ ہے جو اُن (نوشہ) کے اخلاف کو دیئے گئے اور ابھی تک ساہن پال میں محفوظ ہیں۔ زیادہ اہم چیز یہ ہے کہ حضرت نوشہ تصوف کے ایک نئے سلسلہ "نوشاہیہ" کے بانی ہیں جو پورے پنجاب میں پھیلا ہوا ہے اور علاقے کا ایک غیر معمولی روحانی اور جانا پہچانا سلسلہ بن کر سامنے آیا ہے۔ سلسلۂ نوشاہیہ کے افراد نے متعدد پنجابی قبائل کو مشرف بہ اسلام کیا اور کئی ایک پنجاب میں سکھ حکومت میں اہم عہدوں پر فائز رہے۔ اپنی روحانیت اور ساہن پال گجرات کے جغرافیائی محل وقوع اور وہاں سجادہ نشینوں کی رہائش کے باعث اس سلسلہ نے مغل سلطنت کے عروج ہی سے لے کر پنجاب کی تاریخ پر گہرے اثرات

Marfat.com
Marfat.com

مرتب کئے ہیں۔

سیّد شریف احمد شرافت نوشاھی کو پنجابی تاریخ اور اسلامی تصوف کی بھرپور روائت ورثہ میں ملی ہے۔ برّصغیر کے کئی سجادہ نشینوں کے برعکس جو بڑی زمینوں کے مالک بن گئے ہیں اور انہوں نے اپنی روائت کے روحانی یا فکری پہلو کو بُری طرح نظرانداز کردیا، سید (شریف) احمد شرافت نے اِس روائت کو تن دہی کے ساتھ فروغ دیا ہے۔ وہ اپنی مادری زبان پنجابی اور اُردو زبان کے ساتھ ساتھ فارسی اور عربی میں بھی ماہر ہیں۔ انہوں نے اپنی ذاتی لائبریری میں مسودات، تذکرے، تواریخ اور سلسلۂ نوشاھیہ کے اسلاف کے شجرہ نامے جمع اور محفوظ کرر کھے ہیں۔ بے شک اُن کے ہاں فارسی مخطوطات کا ذخیرہ پنجاب میں اپنی نوعیت کا سب سے بھرپور ذخیرہ ہے۔ انہوں نے نہ صرف ایسے آثار جمع کئے بلکہ اپنے طور پر بھی نوشاھی ادب کے لئے مستقل کردار ادا کیا۔ میں اُن کے متاثرکن کام "شریف التواریخ" کا نام لوں گا۔ جو سلسلۂ نوشاھیہ کی تاریخ اور ادب پر ایک جامع تالیف ہے۔ اس کا مسودہ خود مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور تین جلدوں کے چودہ حصوں[1] اور آٹھ ہزار صفحات[2] پر مشتمل ہے۔ اِس کتاب میں سید شرافت نوشاہی نے اپنے خاندان سے متعلق تمام مطبوعہ ادب اور مخطوطات سے مدد لی ہے۔ اپنے موضوع پر یہ کام ایک حجت کے طور پر رہے گا۔

---

[1] پہلی اور دوسری جلد مستقل ہے تیسری جلد کے مزید بارہ حصے ہیں اِس لئے چودہ حصے کہے گئے ہیں۔ [2] تعداد صفحات نوہزار کے قریب ہے عارف

Marfat.com
Marfat.com

زیرِ نظر کتاب قطعات کا مجموعہ ہے جو سید شرافت نوشاہی کی ایک دوسری کتاب "اعجاز التواریخ" سے لئے گئے ہیں۔ یہ کتاب ایسی نظموں کا مرقع ہے جو قطعہ یا قطعۂ تاریخ کی خاص شکل میں پائی جاتی ہیں۔ نظم کی یہ صنف دو مقاصد بیان کرتی ہے۔ اولاً کسی خاص واقعہ یا شخص کی تعریف کرنا، ثانیاً اُس واقعہ یا شخص کی وفات کی تاریخ بتانا۔ زیرِ نظر مجموعہ میں بعض کتابوں کی تعریف پر بھی نظمیں ملتی ہیں جیسا کہ علی بن عثمان ہجویری کی کتاب "کشف المحجوب" یا شیخ احمد سرہندی کے مکتوبات کی تعریف، کتاب کا زیادہ تر حصّہ (قطعات) ایسے افراد کی مدح پر مشتمل ہے جو مذہبی امور میں خاص مقام رکھتے تھے، خاص طور پر تصوف کی روایت میں۔ اسی طرح اس میں چند قطعات علماء کی توصیف میں بھی ہیں۔ لیکن زیادہ تر سجادہ نشینوں اور اسلامی تصوف پر کتابیں لکھنے والوں کی مدح میں ہیں۔ مثلاً اسی جذبہ کے تحت کہا گیا ایک قطعۂ تاریخ مولوی شمس الدین کا ہے جو اسلامی تصوف سے متعلق نادر کتب کے تاجر تھے اور ان کی دکان لاہور میں انارکلی بازار کے سرے پر واقع تھی۔[1] جن صالحین کا اس کتاب میں تاریخ وار ذکر ہوا ہے وہ حضرت حاجی محمد نوشہ کے مرشد سخی شاہ سلیمان قادری (متوفی ۱۰۱۲ھ/۱۶۰۴ء) سے لے کر ۱۹۷۵ء تک فوت ہونے والے افراد ہیں۔ تاہم اکثر افراد گذشتہ عشرہ میں فوت ہوئے

---

[1] مرحوم مولوی شمس الدین کی دکان انارکلی کے شمالی سرے پر واقع مسلم مسجد کے نیچے ہوا کرتی تھی اور اہلِ علم کا مرجع تھا۔ عارف

Marfat.com
Marfat.com

ہیں۔

ان نظموں کا دوسرا مقصد اہم تاریخوں کی نشان دہی کرنا ہے۔ ایسا قطعہ جو کسی شخص کی توصیف میں ہو اُس کا آخری شعر یا جملہ اُس شخص کی تاریخ وفات بیان کرتا ہے اور ایسا قطعہ جو کسی کتاب کی تعریف میں ہو اس کے مقطع میں اس کی تاریخ تصنیف یا تاریخ طباعت ہوتی ہے۔ یہ آخری شعر ایک مادۂ تاریخ یا ایک مختصر لفظ ہوتا ہے جو متعلقہ شخص یا کتاب پر روشنی ڈالتا ہے اور یہ مادہ یا لفظ کے حروف علم ابجد کی رُو سے مجمعاً کی صورت میں تاریخ بتاتے ہیں۔ یہ کام سخت مہارت چاہتا ہے اور یہ مجموعہ ایسے مادہ کے تاریخ بنانے کی (مہارت کی) واضح دلیل ہے۔

سید رضا اللہ شاہ عارف نوشاہی نے "اعجاز التواریخ" سے قطعات منتخب کئے ہیں۔ وہ مصنف کا بھتیجا ہے اور مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان راولپنڈی کے کتاب خانۂ گنج بخش میں معاون کتابدار ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ کتاب عوام الناس میں نہ صرف قطعات تاریخ سے دلچسپی پیدا کرے گی بلکہ اُن اہم شخصیات اور کتابوں سے بھی روشناس کرائے گی جن کا ذکر اِس میں آیا ہے۔

(مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۷۶ء)

<u>یادداشت</u> :

اعجاز التواریخ پر جناب اسٹن کے انگریزی مقدمہ کا یہ اُردو ترجمہ میں نے حضرت شرافت کی وفات کے بعد زیر نظر حصّہ کی طباعت کے وقت کیا ہے۔ حضرت شرافت نے کئی بار مجھے اِس ترجمہ کے لئے کہا

Marfat.com
Marfat.com

تھا مگر میری کوتاہی کی وجہ سے نہ ہو پایا اور شریف التواریخ میں یہ مضمون بخطِ مصنف درج ہونے سے رہ گیا۔ اب یہ مضمون میرے نازیبا اور متفاوت خط میں شاملِ اشاعت کیا گیا ہے۔

عارف نوشاہی

رجب ۱۳۹۶ھ (جولائی ۱۹۷۶ء) کے اواخر میں یہ واپس امریکہ چلے گئے جناب رچرڈ۔ تقریباً تیس[30] سالہ نوجوان ہیں۔ علم دوست۔ راشنگو۔ وعدے کے پکے اور بااعتماد ہیں۔

۱۱۳۔ **رحمت بی بی** مسمات رحمت بی بی دختر کرم داد گوجر بھلیسر انوالہ ضلع گجرات۔ یہ جاجو وال۔ علاقہ لالہ موسیٰ میں ۱۸ر صفر ۱۳۷۲ھ کو مجھ کو ملی یہ میاں اللہ دین امرہ والے کی مریدنی تھی۔ وہ مرید میاں محمد حسن ڈھوڈیاں والے کے۔ وہ مرید مولوی غلام نبی نقشبندی للہ والے کے۔ رحمت بی بی علم والی۔ عابدہ۔ درویشوں سے محبت رکھتی تھی۔ اپنے خویش و اقارب کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتی رہتی تھی۔ یہ کہتی تھی کہ میرے لطائف ستہ جاری ہیں اور اب میں مراقبہ قلب کرتی ہوں۔ کئی سال گزرے وفات پا چکی ہے۔

۱۱۴۔ **رحمت علی** صوفی رحمت علی ارائیں۔ بھوبالوالہ۔ چک موہا۔ لالہ موسیٰ نقشبندیہ سلسلہ میں پیر چراغ شاہ مرارہ والے کا مرید ہے۔ وہ مرید پیر جماعت علی شاہ ثانی علیپوری کے۔ صوفی صاحب علم و عبادت ہے جب کبھی میں اس گاؤں میں جاؤں تو میری مجلس میں آکر بیٹھتا ہے۔ ۲۸ر ربیع الاول ۱۳۷۱ھ کو اس نے میرا مسودہ انوار السیادت مطالعہ کیا۔ اور پسند کیا۔ اور اپنی کئی کتابیں مجھے دکھائیں۔[2] ۱۸ر شوال ۱۳۸۸ھ کو بھی ملاقات کی۔[3] ۱۳۹۷ھ میں موجود ہے۔

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۱ ص ۲۴۲ [2] نجات الایمان ملک [3] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۵ ص ۳۴ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۱۱۵۔ رحیم بخش۔ میاں رحیم بخش۔ پانڈوکے تو۔ ضلع گوجرانوالہ۔

یہ مرید سائیں نظام دین موچی پتھوران والہ کے۔ وہ مرید بابا کھلا مجذوب قادری قوم دھوبی پتھوران ضلع گجرات والہ کے۔ میاں رحیم بخش پہلے کفشدوزی کیا کرتے تھے۔ پھر درویش ہو گئے تو کام کرنا چھوڑ دیا۔ عاشق رسول اللہ تھے۔ ہر سوموار کی رات کو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پر تکلف ختم شریف کیا کرتے تھے۔ ۳۶ سال متواتر اس خدمت کو انجام دیا۔ بابرکت شخص تھے۔ پیری مریدی کا سلسلہ جاری تھا۔ ہمارے جد بزرگوار حضرت سید حافظ محمد شاہ نوشاہی اور والد صاحب اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہی، جب کبھی پانڈوکے تشریف لے جاتے تو میاں رحیم بخش اُن کی مجلس میں آکر بیٹھتے اور فیضیاب ہوا کرتے تھے۔ میں (شرافت) بھی کئی مرتبہ ان کے ختم شریف کی تقریب میں حاضر ہوا ہوں۔ ایک ملاقات میری ۱۲ صفر ۱۳۵۹ھ کو ہوئی۔ [1]

میاں رحیم بخش نے ۱۳۶۳ھ میں وفات پائی۔ [2] قبر پانڈوکے تو میں گاؤں سے باہر شمال کی طرف ہے۔ ان کی اولاد نہیں تھی۔

۱۱۶۔ رکن الدین۔ میاں رکن الدین امام مسجد دایانوالی چک ۲۷ شیخوپورہ ہمارے جد بزرگوار حضرت سید حافظ محمد شاہ نوشاہی کے مجلس نشین اُن کے بعض کرامات کے راوی تھے۔ میں نے کئی بار ان کو دیکھا ہے ۱۳۵۵ھ میں وفات پائی۔ [3]

۱۱۷۔ رکھی۔ بی بی اللہ رکھی مجذوبہ۔ پسرور۔ ضلع سیالکوٹ۔

یہ ترکھان قوم سے تھیں۔ بابا بہار شاہ مجذوب قنداریان والہ مدفون شیخوپورہ کی مریدنی تھیں۔ جوانی میں ہی حالت جذب طاری ہو گئی۔ ٹھوڑی پر چند بال لمبے تھے۔ لوگ ان کو باباجی کہکر بلاتے۔ سات روز طبیعت پر جلال وارد ہوتا۔ اور سات روز جمال

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۸ ص ۲۱۵ [2] عیون التواریخ [3] ایضاً۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

جلالیت والے ایام کو لوگ کہتے آج باباجی گرم پہرہ میں ہیں۔ اور جمالیت والے دنوں کو کہتے کہ آج سرد پہرہ میں ہیں۔ ۴ رصفر ۱۳۶۹ھ (۲۶ رنومبر ۱۹۴۹ء) کو میں نے خود بیرون در جا کر ان کی زیارت کی۔ یہ واقعہ میں نے اپنے رسالہ برکات المحبوب فی زیارۃ السالک والمجذوب میں لکھا ہے۔ ۱۳۷۶ھ میں وفات پائی۔[1]

۱۱۸۔ رمضان۔ مرزا محمد رمضان۔ پروفیسر گورنمنٹ کالج۔ لاہور کئی مرتبہ ان کی ملاقات ہوئی۔ بمقام راج گڑھ۔ نوشاہی منزل میں مولوی محمد لطیف زار کے مکان پر ۲۸ رشوال ۱۳۸۸ھ کو[2] اور ۲ رشوال ۱۳۹۱ھ کو بھی[3] ملے۔ علم دوست۔ مودب۔ باوقار شخص ہیں۔

۱۱۹۔ رمضان۔ میاں محمد رمضان۔ مکی امجا بانوالی چک ۲۰م شیخوپورہ میاں غمر گل قادری کا مرید ہے۔ ۱۲ رمحرم ۱۳۹۰ھ کو چوہدری محمد صادق ولد عبداللہ تارڑ کے گھر مجھ کو ملنے کے واسطے آیا۔ اپنا رسالہ گلدستہ معرفت پنجابی منظوم دیا۔[4]

۱۲۰۔ زبیر احمد۔ صاحبزادہ میاں زبیر احمد قادری سجادہ نشین دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور۔ والد صاحب کا نام میاں بدرالدین ہے ابن حاجی غلام محی الدین بن میاں جان محمد مرحوم قوم راجپوت مجاوران داتا صاحب سے ہیں۔

میاں زبیر احمد ۸ رمحرم ۱۳۶۸ھ (۱۰ رنومبر ۱۹۴۸ء) کو پیدا ہوئے۔ اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی دروازہ لاہور سے ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء میں میٹرک کیا۔ پھر دیال سنگھ کالج لاہور سے ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء میں ایف اے کیا۔

سیاسی سرگرمیاں۔ میاں صاحب نے طالب علمی کے زمانہ میں صدر ایوب خاں کے خلاف محترمہ فاطمہ جناح کی الیکشن مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ پھر اعلان تاشقند کے

۱؎ عیون اللواریخ ۲؎ روزنامچہ شرافت نمبر ۱۵ - ص ۶۱۔
۳؎ ڈائری شرافت ۱۹۷۱ء ۴؎ ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

خلاف طلبا کے مظاہروں میں خاصہ حصہ لیا۔ ۱۳۸۹ھ / ۱۹۶۹ء میں پاکستان جمہوری میں شمولیت اختیار کی۔ اور پاکستان ڈیموکریٹک موومنٹ کی تحریک بحالی جمہوریت میں سرگرمی سے حصہ لیا، پاکستان جمہوری پارٹی کے لاہور شہر کی مجلس عاملہ کے رکن اور قائم مقام جنرل سیکرٹری لاہور بھی رہے۔ ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء کے پہلے عام انتخابات میں خواجہ رفیق شہید کی الیکشن مہم میں بھرپور حصہ لیا، اور جب خواجہ رفیق نے جمہوری پارٹی سے استعفیٰ دے کر پاکستان اتحاد پارٹی بنائی تو میاں زبیر احمد اس کے بانی ارکان میں شامل تھے۔ اور جب تک خواجہ رفیق زندہ رہے اُن کا پورا ساتھ دیا۔ صفر ۱۳۹۷ھ (جنوری ۱۹۷۷ء) میں جمعیت علمائے پاکستان میں شمولیت اختیار کی اور تحریک نظام مصطفیٰ میں حصہ لیا۔ اور انتخابات میں دھاندلیوں کے خلاف چلائی گئی ملک گیر احتجاجی تحریک میں حصہ لینے کے الزام میں مارشل لاء کے تحت مقدمات میں بھی زیر تفتیش رہے۔

دینی سرگرمیاں۔ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی سے بذریعہ خط بیعت کی ہے۔ مرکزی مجلس رضا لاہور میں ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء میں شامل ہوئے۔ اور اس وقت مجلس کے مرکزی نائب صدر ہیں۔

تحریک نظام مصطفیٰ کے لئے فتویٰ دینے والے ملک بھر کے سواد اعظم کے پندرہ اہم علماء و مشائخ کے تاریخی فتویٰ کی [داتا گنج بخش کے مجاورین کی نمائندگی کرتے ہوئے] تائید کی۔ علماء کرام کا یہ متفقہ فیصلہ روزنامہ وفاق لاہور۔ اتوار ۱۷ اپریل ۱۹۷۷ء (۲۷ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ) صفحہ ۶، کالم ۳ پر بدیں الفاظ شائع ہوا ہے۔ بلفظہٖ درج کیا جاتا ہے۔

"علمائے سواد اعظم کا متفقہ فیصلہ ۱۲ اپریل کو دارالعلوم حزب الاحناف پاکستان لاہور میں علمائے اہل سنت کا ایک خصوصی اجلاس مفتی اعظم پاکستان

علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب شیخ الحدیث کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں اس امر کا اظہار کیا گیا کہ موجودہ خطرناک بحران کا واحد حل صرف یہ ہے کہ پاکستان میں نظام مصطفےٰ علیہ السلام عملی طور پر نافذ وجاری کر دیا جائے۔

نظام مصطفےٰ علیہ السلام کے قیام اور شریعت اسلامیہ کے نفاذ سے متعلق مسلمانان پاکستان کی موجودہ تحریک خالص اسلامی جہاد ہے۔ اس تحریک میں حصہ لینے اور ظلم و بربریت کا شکار ہو کر اپنی جانیں قربان کرنے والے مجاہد اور شہید فی سبیل اللہ ہیں۔ ہر مسلمان کا یہ ملی و مذہبی و دینی فریضہ ہے کہ نظام مصطفےٰ علیہ السلام کے نفاذ کی موجودہ تحریک میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں

۱۔ علامہ سید محمود احمد رضوی سیکرٹری جنرل مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان لاہور۔

۲۔ شیخ القرآن علامہ غلام علی صاحب اوکاڑوی دارالعلوم اشرف المدارس اوکاڑہ

۳۔ حضرت مفتی ظفر علی نعمانی مہتمم دارالعلوم امجدیہ کراچی۔

۴۔ حضرت علامہ شاہ عارف اللہ صاحب قادری راولپنڈی۔

۵۔ حضرت علامہ حسین الدین صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم جامعہ رضویہ راولپنڈی۔

۶۔ حضرت مولانا سید خلیل احمد صاحب خطیب مسجد وزیر خاں لاہور۔

۷۔ حضرت علامہ عبدالمصطفےٰ ازہری شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی۔

۸۔ حضرت پیر سید محمد حسن شاہ گیلانی سجادہ نشین چک سادہ شریف گجرات۔

۹۔ حضرت مولانا شبیر احمد ہاشمی خطیب جامع مسجد بورے والا۔

۱۰۔ حضرت مولانا ملک الرحمٰن خطیب گلبرگ لاہور۔

۱۱۔ حضرت مولانا زاہد علی شاہ ناظم جامع قادریہ رضویہ گلبرگ لائل پور۔

۱۲۔ حضرت مولانا عبدالقادر جیلانی فاضل مدینہ یونیورسٹی راولپنڈی

Marfat.com
Marfat.com

۱۳۔ حضرت مولانا حافظ عبد الغفور شیخ الحدیث جامع غوثیہ بھابڑہ بازار۔ راولپنڈی

۱۴۔ مولانا عبد الحکیم شرف قادری۔ جامع نظامیہ رضویہ۔ لاہور۔

۱۵۔ صاحبزادہ ، زبیر احمد قادری ، درگاہ حضرت داتا گنج بخش ؒ ۔ لاہور۔ "

صاحبزادہ میاں زبیر احمد ، صاحب علم وحلم ، دینی کاموں میں انہماک رکھتے ہیں راقم الحروف (شرافت) کے ساتھ بھی محبت والفت رکھتے ہیں جب کبھی ملاقات ہو بڑے ادب وتعظیم سے ملتے ہیں۔ جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب پر اکثر ملاقات کا شرف حاصل ہوتا رہتا ہے۔ صاحبزادہ صاحب خوبصورت ، خوب سیرت تیس سالہ نوجوان ہیں۔ ۱۳۹۷ھ میں موجود ہیں۔

۱۲۱۔ زمان ۔ چوہدری محمد زمان قوم بھوبن۔ کوٹ سلیم ضلع گوجرانوالہ ۲۰ رمضان ۱۳۹۰ھ کو ملاقات ہوئی۔ اس نے میری کتاب تشریف الصلوات علی سید الکائنات دیکھی اور پسند کی۔ [۱]

۱۲۲۔ زین العابدین ۔ حضرت سید زین العابدین مکی۔ یہ ۱۳۵۰ھ میں ہمارے گاؤں ساہن پال میں تشریف لائے۔ اس وقت سو سال سے زیادہ عمر کے تھے۔ کہتے تھے کہ ہمارے آباؤ اجداد مکہ مکرمہ کے رہنے والے تھے۔ ہم دہلی آگئے۔ ہم کو اردو سکھانے کے لئے اُستاد اس طرح سبق پڑھایا کرتے تھے۔

اَلغَنَمُ بکری ۔ اَلجِنَادُ ککڑی ۔ المُلَحُ مکڑی۔ المَیدَانُ ٹکڑی۔ الحَطَبُ لکڑی فرماتے تھے کہ جب ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۷ء میں دہلی میں غدر ہوا تو ہم اس وقت دہلی میں موجود تھے۔ وہاں سے بھاگ کر جان بچائی تھی۔

سید صاحب گورے چٹے رنگ کے جسم طاقتور تھا۔ گوبر کے ایندھن سے پکی ہوئی روٹی یا سالن نہیں کھاتے تھے۔ فرماتے تھے یہ پلید ایندھن ہے۔ لکڑی کے ایندھن کو پاک بابن کہتے تھے

---

[۱] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۱۲۳۔ زین العابدین۔ سید غلام زین العابدین شاہ۔ مدار المہام دربار قادریہ غوثیہ اوچ متبرکہ گیلانی ضلع بہاول پور۔ و نائب میر مجلس و آنریری مجسٹریٹ جن ایام میں میں اوچ شریف میں چالیس پیٹرولنگ رہا تھا۔ اکثر ان کی ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ مخدوم صاحب گیلانی کا کتب خانہ انہیں معرفت مجھے دیکھنے کا موقع ملا۔ روشن چہرہ، باوقار، با اعتماد معمر تھے۔ میاں غلام فرید اخگر اوچی نے ان کی مدح میں ایک طویل قصیدہ لکھا ہے* جو میری کتاب حدائق الانوار میں درج ہے۔ یہاں بخوف طوالت نہیں لکھا گیا۔ میری ایک ملاقات ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ کو ان کے ساتھ ہوئی۔[1]

س

۱۲۴۔ سبط الحسن۔ سید سبط الحسن ضیغم۔ آلو مہار شریف سیالکوٹ۔ والد صاحب کا نام سید محمد حسین بن سید عباس علی شاہ بن سید فیض علی شاہ بن سید حسین شاہ نقوی بھاکری۔ ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء میں جامعہ [illegible] سے میٹرک کیا۔ ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء میں مرے کالج سیالکوٹ سے بی اے کیا۔ اسلامی جمعیت طلبا مرے کالج کے بنیادی ممبر و ناظم رہے۔

۱۳۶۶-۶۷ھ/۱۹۴۷-۴۸ء میں مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن حلقہ صدر ضلع سیالکوٹ کے جائنٹ سیکرٹری، ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء سے ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۳ء تک جماعت اسلامی کے رکن رہے۔ ربیع الثانی ۱۳۷۳ھ (دسمبر ۱۹۵۳ء) میں ضلع سیالکوٹ میں پارٹی سیکرٹری اور ضلعی آرگنائزر کسان کمیٹی رہے۔ کمیونسٹ پارٹی خلاف قانون قرار دی گئی تو ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ (یکم دسمبر ۱۹۵۶ء) تک آزاد پاکستان پارٹی میں رہے۔ محرم ۱۳۷۸ھ (اگست ۱۹۵۸ء) تک پاکستان نیشنل پارٹی کی خدمات انجام دیں۔ جو ڈھاکہ میں کنونشن ہوا اس کے بنیادی رکن

---

[1] حدائق الانوار ص ۱۱۶۔ شرافت * یہ قصیدہ فنا صاحب ... نظم کرا کے اخگر نے پیش کیا۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

رہے۔ ذیقعد ۱۳۸۸ھ (فروری ۱۹۶۹ء) تک نیشنل عوامی مزدور کسان پارٹی پنجاب کے جنرل سیکرٹری رہے۔ ذیقعد ۱۳۹۳ھ (نومبر ۱۹۷۳ء) تک پنجاب پارٹی کے جنرل سیکرٹری اور پاکستان مزدور کسان پارٹی کی مرکزی مجلس عاملہ کے رکن رہے۔ اور اب تک پنجاب مزدور کسان پارٹی کے سینئر نائب صدر ہیں۔ اور ۱۹ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ (۳۰ رمئی ۱۹۷۵ء) سے لے کر اب تک پاکستان پنجابی ادبی بورڈ کے سیکرٹری ہیں۔

اخبارات کی ادارت۔ ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء سے ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء تک انگریزی اخبار روزنامہ سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور۔ سٹاف رپورٹر ضلع گوجرانوالہ رہے۔

- صفر ۱۳۷۸ھ/اگست ۱۹۵۸ء سے شوال ۱۳۸۲ھ (مارچ ۱۹۶۳ء) تک ہفت روزہ اخبار قومی دلیر گوجرانوالہ کے ایڈیٹر رہے۔
- ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء سے ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء تک کلاتھ ٹیکس ورکرز یونین گوجرانوالہ کے جنرل سیکرٹری رہے
- ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء سے ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء تک انگریزی اخبار روزنامہ سن کے گوجرانوالہ سے سٹاف رپورٹر رہے۔
- ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء سے ذی الحجہ ۱۳۹۴ھ (دسمبر ۱۹۷۴ء) تک روزنامہ مساوات لاہور کے خصوصی وقائع نگار رہے۔
- روزنامہ امروز لاہور کے مستقل لکھنے والے ہیں۔
- انسائیکلوپیڈیا میں مضمون لکھ کر دیتے ہیں۔

تصنیفات۔

۱۔ ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء میں کالج کے زمانہ میں ایک ناول خون تمنا نام لکھا۔ جو کہ تقسیم پنجاب اور اس کے بعد کے واقعات پر مشتمل تھا۔ ۲۔ جماعت اسلامی کے نقطۂ نظر پر مشتمل دو جلد افسانے لکھے۔ ۳۔ اردو شاعری ۴۔ گوجرانوالہ کے زرعی مسائل ۵۔ پنجابی کتابیں دو جلد ۶۔ مڈھلی لفظالی ۷۔ فن تذکرہ نگاری تے پنجابی تذکرے ۸۔ پنجابی مرثیہ گوئی ۹۔ سچل چیناوی ۱۰۔ وارث جیون تے رچنا۔

Marfat.com
Marfat.com

جناب ضیغم صاحب میرے ساتھ بہت مؤانست رکھتے ہیں۔ اور خیر خواہ ہیں۔ میری تصانیف کی قدر شناسی کرتے ہیں۔ اور اب میری مرتبہ و مدونہ کتاب گنج شریف کا پنجابی حصہ چھپوانے کا انتظام کر رہے ہیں۔ جو حضرت نوشہ گنج بخشؒ کا کلام معرفت التیام ہے۔

۱۲۵۔ **سبط حسن**۔ ڈاکٹر سید سبط حسن رضوی۔ پروفیسر گورنمنٹ کالج اصغر مال راولپنڈی۔ یہ ۵ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ (۲ ستمبر ۱۹۲۷ء) کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ تقسیم ہند کے بعد پاکستان آ گئے۔ ۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۶ء میں مقالہ فارسی گویان پاکستان پر دانشکدۂ ادبیات و علوم انسانی دانشگاہ تہران سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ بعد میں یہ مقالہ، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان کی طرف سے کتابی صورت میں شائع بھی ہو گیا۔ آجکل خانہ فرہنگ ایران راولپنڈی میں فارسی پڑھاتے ہیں۔ میرے برادر زادہ عزیز سید عارف نوشاہی نے فارسی کی ابتدائی جماعتیں انہیں سے پڑھی ہیں۔

میں (شرافت) جب جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ (جون ۱۹۷۲ء) میں آقای تسبیحی کی دعوت پر مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، راولپنڈی گیا تو ان سے ملاقات ہوئی میری کتاب شریف التواریخ کی پہلی جلد اپنے زانو پر رکھ کر دیکھتے رہے۔ جب کتاب بند کرنے لگے تو شرٹ کا ایک کونہ بیچ میں آ گیا تو کہنے لگے "یہ کتاب تو بڑی دامن کش ہے"۔

۱۲۶۔ **ستّاں**۔ بی بی ستّ بھرائی المعروف مائی ستّاں۔ دوشیانوالی چک ۴۹ ضلع شیخوپورہ۔ اہلیہ میاں شیخ احمد ولد میاں حکیم عمر الدین چشتی نظامیؒ۔

مائی صاحبہ کی بیعت حضرت سید حیدر شاہ چشتی نظامی جلالپوریؒ سے تھی۔ میرے جد امجد حضرت سید حافظ محمد شاہ نوشاہیؒ اور اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہیؒ جب کبھی دوشیانوالی۔ تشریف لے جاتے تو یہ زیارت کے لئے حاضر ہوا کرتیں۔ اور فیض سے مستفیض ہوتیں۔

ان کا شوہر نوجوانی کی حالت میں فوت ہو گیا تھا۔ ان کے دو بچے محمد حسین اور کمال بی

۱۹۸۰ء میں یہ کتاب ادارہ معارف نوشاہیہ نے شائع کر دی۔

Marfat.com
Marfat.com

نام بھی جوان ہو کر فوت ہو گئے۔ لیکن مائی صاحبہ نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔ تمام عمر روزہ رکھا اور یادِ الٰہی میں مصروف رہتیں۔ لڑکیوں کو درسِ قرآن دیتی تھیں۔ طبی نسخہ جات سے بھی واقف تھیں۔ اکثر لوگوں کو ان سے شفا ہوتی تھی۔ گرد و نواح کے دیہات کے لوگ ان کے ارادتمندوں سے تھے۔ میں نے کئی بار ان کی زیارت کی ہے۔ ۲۷ شعبان ۱۳۸۵ھ کو انتقال کیا۔ دو تھیا نوالی میں مدفون ہیں۔

۱۲۷۔ سراج دین۔ مولوی سراج دین ولد میاں کرم الٰہی امام مسجد نوریہ گجرات۔ بہتیرے خود ان کی ملاقات ہوئی۔ ایک مرتبہ ۲۶ صفر ۱۳۷۵ھ کو ملے۔ [1]

۱۲۸۔ سردار احمد۔ محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد لائل پوری والد کا نام چوہدری میراں بخش تھا۔ مولانا کی پیدائش ۱۳۲۲ھ میں بمقام دیال گڑھ ضلع گورداسپور ہوئی۔ ابتدائی تعلیم قصبہ دیال گڑھ میں پائی۔ پھر اسلامیہ ہائی سکول بٹالہ سے ۱۳۴۳ھ میں میٹرک پاس کیا۔ مولانا مصطفےٰ رضا خاں بریلوی سے علمی استفادہ کیا۔ حکیم مولانا امجد علی سے سندِ فراغت پائی۔ سید امیر اجمیری سے بھی مستفید ہوئے۔ سلسلہ چشتیہ میں شاہ سراج الحق سے بیعت کی۔ اور قادریہ سلسلہ میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی سے۔ قیامِ پاکستان کے وقت کچھ عرصہ وزیرآباد پھر سارووکی رہے۔ ۱۳۶۸ھ میں لائل پور چلے گئے۔ اور جامع رضویہ مظہرِ اسلام کی بنیاد ڈالی۔ شیخ الحدیث والتفسیر اکابر علمائے اہلِ سنت سے تھے دو مرتبہ حج کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ پہلی مرتبہ ۱۳۶۲ھ میں اور دوسری مرتبہ ۱۳۷۶ھ میں۔ [2]

میں اس وقت ان کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں جب میں اپنے چھوٹے لڑکے

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۹۔ ص ۵۵ [2] تذکرہ اکابر اہلِ سنت ص ۱۵۴ شرافت

عزیز سید سعید الظفر نوشاہی سلمہ کو ان کے درس میں داخل کرنے کے لئے گیا تھا
پوچھا یہ کتنی تعلیم رکھتا ہے؟ میں نے کہا یہ میٹرک پاس ہے۔ فرمایا۔ مولانا
احمد رضا خاں بریلوی بھی میٹرک پاس تھے۔

مولانا سردار احمد کی وفات یکم شعبان ۱۳۸۲ھ میں ہوئی۔[1] ان کا روضہ
مسجد جامع رضویہ مظہر اسلام کے شمالی جانب ہے۔ میں نے ان کی وفات کا تاریخی
قطعہ لکھا تھا جو میری کتاب اعجاز التواریخ میں موجود ہے۔

تصانیف۔ شیخ الحدیث کی تصانیف ذیل یادگار ہیں۔

۱۔ اسلامی قانون وراثت ۲۔ تبصرہ مذہبی ۳۔ مرزا مرد ہے یا عورت۔
۴۔ موت کا پیغام دیوبندی مولویوں کے نام۔

۱۲۹۔ سردار شاہ۔ سید سردار شاہ۔ ڈھوک شہانی۔ ضلع گجرات
۲۶ صفر ۱۳۸۲ھ کو میری ملاقات کے واسطے آئے۔[2]

۱۳۰۔ سردار علی۔ ڈاکٹر سردار علی قوم لودھرا۔ بھوپالوالہ۔ چک مصوبا
لائل پور۔ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ کو ملاقات کے واسطے آیا۔[3] متعدد
مرتبہ درگاہ حضرت نوشاہ عالیجاہ رح پر عرس کے موقع پر حاضر ہوا۔ راگ کا ماہر
ہے۔ ہماری مجلس میں قوالی کرتا تو کہتا کہ ہم خیٹ قوال ہیں۔ کئی سال سے
صادق آباد ضلع رحیم یار خاں کے علاقہ میں چلا گیا ہے۔

۱۳۱۔ سردار محمد۔ مسٹر سردار محمد پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور۔
۲۷ رمضان ۱۳۹۱ھ کو حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب پر ملاقات ہوئی۔[4]

۱۳۲۔ سرور۔ پروفیسر غلام سرور اسلامیہ کالج لاہور۔ ان کی ملاقات
۲ شوال ۱۳۹۱ھ کو راج گڑھ لاہور میں مولوی محمد لطیف زار کے گھر ہوئی۔[5]

---

[1] تذکرہ اکابر اہلسنت صفحہ ۱۵۹ [2] روزنامچہ [illegible] صفحہ [illegible] [3] ثبات [illegible] [4] [illegible] [5] [illegible] ۱۹۷۱

Marfat.com
Marfat.com

۱۳۳۔ سرور۔ ڈاکٹر راجہ غلام سرور۔ کالس تحصیل چکوال ضلع جہلم۔

ان کی ولادت ۳۰ رجب ۱۳۲۷ھ (۱۷ اگست ۱۹۰۹ء) کو ہوئی۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے اور فارسی میں پی۔ ایچ۔ ڈی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے کئے۔ ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء تک اسی یونیورسٹی میں فارسی زبان وادب کی تدریس کرتے رہے۔ پھر پاکستان آ گئے اور یہی شغل جاری رکھا۔ اور کراچی یونیورسٹی میں شعبہ فارسی کے صدر کے عہدہ تک پہنچے ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء میں وہاں سے ریٹائرڈ ہوئے۔

ان سے میری پہلی ملاقات ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ (مئی ۱۹۷۳ء) کو قریشی احمد حسین قلعہ داری کے گھر گجرات میں ہوئی، جب وہ آقای تسبیحی کے ہمراہ مجھ سے جواہر الاولیا تالیف سید باقر بن سید عثمان بخاری کا مخطوطہ لینے آئے جس پر وہ کام کر رہے تھے۔ [یہ کتاب ان کے ۲۰۶ صفحات کے انگ مقدمہ کے ساتھ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان اسلام آباد کی طرف سے چھپ چکی ہے] ڈاکٹر صاحب موصوف نے مقدمہ جواہر الاولیا میں اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے۔

"در ماہ مہ سال ۱۹۷۳ میلادی ... بہ گجرات رفتم و نسخہ مزبورہ بہ لطف و مہربانی جناب آقای سید شریف احمد شرافت نوشاہی کہ از اخلاف دانشمند سادات ساہن پال نزدیک گجرات می باشند بہ دست آمد"

اور انگریزی مقدمہ میں لکھا ہے۔

This copy was procurred through the courtesty and help of Sayyid Sharif Ahmad Sharafat Nawshahi, a learned descendant of the Nowshahi saints of Sahinpal a village near Gujrat. (یہ انگریزی عبارت بلفظہٖ عبارت ہے)

Marfat.com
Marfat.com

ان سے دوسری ملاقات جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ (جون ۱۹۷۳ء) میں اُس وقت ہوئی۔ جب میں مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان راولپنڈی گیا تھا چونکہ جواہر الاولیا کے مصنف کا تعلق اوچ متبرکہ سے ہے لہذا میری تصنیف حدائق الانوار المعروف سفرنامہ اوچ متبرکہ کو خصوصی طور پر دیکھا۔

راجہ صاحب اعلیٰ تعلیم پانے اور اعلیٰ عہدے پر فائز ہونے کے باوجود سادہ مزاج ملنسار اور دیہاتی رکھ رکھاؤ والے ہیں علمی کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔

تصنیفات۔ راجہ صاحب کثیر التصانیف ہیں۔ یہ کتابیں ان کی یادگار ہیں۔

فارسی کتابیں۔ ۱۔ گلہائے بہار ۲۔ سخن نو ۳۔ حرف نو ۴۔ نقش تازہ ۵۔ آثار جاودان ۶۔ تاریخ زبان فارسی ۷۔ تاریخ ادبیات فارسی در پاک و ہند ۸۔ روابط سلاطین صفوی با شاہنشاہان مغول تیموری ۹۔ اقبال را از آثار او بشناسید۔ ۱۰۔ ادبیات جدید فارسی۔

اردو کتابیں۔ ۱۔ تاریخ ایران قدیم ۲۔ ہمیشہ بہار (ملک الشعرا بہار کا تذکرہ) ۳۔ شرح حال و آثار فرخی یزدی ۴۔ تاریخ ایران بعد از اسلام ۵۔ تاریخ ادبیات ایران بعد از اسلام ۶۔ مختصر تاریخ ادبیات فارسی پاک و ہند ۷۔ تاریخ تنقید ادبیات فارسی ایران۔

انگریزی کتابیں۔ ۱۔ تاریخ شاہ اسمٰعیل صفوی (ڈاکٹریٹ کا مقالہ) ۲۔ فہرست مخطوطات کتب خانہ گیلانیہ اوچ۔

تصحیحات۔

۱۔ تصحیح انتقادی گلشن راز شیخ محمد شبستری (فارسی)

۲۔ تصحیح و تحلیل جواہر الاولیا تصنیف سید باقر بن عثمان بخاری (فارسی)

Marfat.com
Marfat.com

۱۳۴۔ سرور۔ شیخ محمد سرور۔ مدیر ماہنامہ المعارف لاہور۔ ۵ محرم
۱۳۹۰ھ کو ان سے ملاقات ہوئی۔[1] (متوفی ۱۹-۲۰ ستمبر ۱۹۸۳ء شب۔ عارف)

۱۳۵۔ سرور۔ سید سرور حسین شاہ مصری۔ ان کے آباؤ اجداد قاہرہ
کے رہنے والے تھے۔ یہ بچپن میں کسی ذریعہ پنجاب آگئے۔ میں نے ۱۳۴۰ھ میں ان کو
ملکی اصحاباں والی چک ۔۶۰۔ ضلع شیخوپورہ میں دیکھا تھا۔ کرم دین موچی کے گھر رہتے تھے
اس دوران صائم الدہر اور قائم اللیل تھے۔ ساری رات درود شریف پڑھتے رہتے
کچھ ایام گھنیاں، کچھ چوہے والی میں گزارے۔ بھیاں والہ خورد ضلع شیخوپورہ میں فوت ہوئے

۱۳۶۔ سعید۔ قاضی محمد سعید نقشبندی۔ پیر کوٹ متصل گکھڑ، گوجرانوالہ
بڑی دفعہ ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ ۲۱ شوال ۱۳۹۰ھ کو بھیاں والہ کلاں میں مجھ کو
ملے۔ اور میرے بڑے القاب لکھ کر لائے۔[2] کہا کرتے ہیں کہ میں نے نوشاہی خاندان
میں تین حضرات کامل دیکھے ہیں۔ ۱۔ سائیں فرزند علی شاہ فتحپوری والے۔ ۲۔ سید
غلام مصطفےٰ نوشاہی ساہنپالوی۔ اور ۳۔ سید شریف احمد شرافت نوشاہی۔
قاضی صاحب بڑے خوش مزاج لطیفہ گو۔ واعظ شیریں بیان ہیں۔

۱۳۷۔ سعید۔ مولوی محمد سعید نقشبندی خطیب جامع مسجد داتا گنج بخش
مترجم مکتوبات مجدد صاحب سرہندی و مسلک امام ربانی۔ ۱۲ محرم ۱۳۹۰ھ کو حکیم
محمد موسیٰ امرتسری کے مطب پر ملاقات ہوئی۔[3]

۱۳۸۔ سفیر اختر۔ پروفیسر سفیر اختر راہی ایم اے شعبہ تاریخ۔ گورنمنٹ
کالج مری۔ یہ موضع نو بہر شریف۔ نزد واہ کینٹ ضلع راولپنڈی کے رہنے والے
ہیں۔ ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء میں ان سے غائبانہ خط و کتابت رہی۔ انہوں نے سلسلہ نوشاہیہ
پر میری مطبوعہ تصنیفات مانگیں چنانچہ اذکار نوشاہیہ ارسال کر دی گئی جسے

---

[1] ڈائری شرافت ۱۳۹۰ھ [2] ایضاً [3] ایضاً شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

پسند کیا۔ اور رسید دیتے ہوئے لکھا کہ اس کے ابتدائی حواشی کے مطالعہ ہی سے کئی گرہیں کھل گئیں۔ بالمشافہ ملاقات ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء میں ہوئی جب میں واہ گیا ہوا تھا۔ بڑے صالح اور صاحب علم جوان ہیں۔ ابتدائی عمر ہی میں اہم موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔

تصنیفات۔ مندرجہ ذیل کتابیں ان کی تصانیف سے ہیں۔

۱۔ تذکرہ مصنفین درس نظامی (مطبوعہ) ۲۔ مسعود عالم ندوی سوانح و مکتوبات (مطبوعہ) ۳۔ علامہ اقبال اور سید سلیمان ندوی ۴۔ علامہ اقبال اور مولانا ابو الاعلیٰ مودودی ۵۔ تذکرہ علمائے اٹک (زیر ترتیب) ۶۔ مضافات واہ اور ضلع ہزارہ کے کئی گمنام کتب خانوں کے مخطوطات کی فہارس لکھی ہیں جو کتاب خانہ گنج بخش اسلام آباد میں موجود ہیں۔ ۷۔ ذکر دلنواز ۸۔ تبرکات مدنی (مولانا حسین احمد مدنی)

ان کے علاوہ ۱۔ ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک ۲۔ ماہنامہ البلاغ کراچی۔ ۳۔ سہ ماہی العلم کراچی ۴۔ ماہنامہ سیارہ ڈائجسٹ لاہور ۵ ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور ۶۔ ماہنامہ المعارف لاہور ۷ ماہنامہ نقیب الاسلام راولپنڈی ۸ ماہنامہ فکر و نظر اسلام آباد ۹۔ ماہنامہ نور اسلام شرقپور ۱۰۔ مجلہ دارالعلوم دیوبند ۱۱ مجلہ تحریر حیات لکھنؤ ۱۲۔ زندگی رامپور۔ میں ان کے کئی تحقیقی مقالات چھپ چکے ہیں۔

۱۳۹۔ سلام اللہ۔ مولانا محمد سلام اللہ شائق ولد مولوی امان اللہ حنفی قاضی نکاح خواناں ساکن چک عمر علاقہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔ یہ قوم گوجر اوانہ سے تھے۔ ان کا نسب نامہ میری کتاب حدیقۃ الانساب میں درج ہے۔ ان کا خاندان آباؤ اجداد سے صاحب علم و فضل چلا آیا ہے۔ ان کے عم بزرگ حضرت مولانا شیخ عبد اللہ۔ پنجاب کے مفتی اعظم، بہترین شاعر اور نازک گو تھے۔ مولانا شائق بھی انہیں کے شاگرد رشید تھے۔ کچھ عرصہ موضع قصبہ متصل سرائے عالمگیر میں بھی پڑھے۔

Marfat.com
Marfat.com

اپنے علاقہ میں ان کا فتوٰے جاری تھا۔ بزرگانِ دین سے بہت عقیدت تھی۔ ایک مرتبہ حضرت نوشہ گنج بخش رح کے دربار شریف کی زیارت کو آئے تو روضہ شریف کے اندر یہ حدیث شریف لکھوا آئے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا من اھل القبور۔ (زین الحلم شرح عین العلم ملا علی القاری)

شعر گوئی۔ دوسری مرتبہ زیارتِ نوشاہ عالیجاہ رح کو حاضر ہوئے۔ تو یہ غزل اُن کی مدح شریف میں دیوار پر درج کرا آئے۔

غزل

قطب عالم غوث اعظم شاہ نوشہ مقتدا ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

ہر دو چشمش باز در عرفان چو لفظ ہا ہو سر نشین اولیا چوں نقطہ بر والضحیٰ

[illegible]

نامداران جہاں بر قدمش جاروب کش کمترین خادمانش شد کے عالم پیشوا

در محبت سرگشتہ ام اندوہ ناک از درش خادم چو من حاجتم سازد روا

المدد یا شیخ نوشہ حبیب پروردگار تشنہ کامم جود بخش اصفیا نوشہ رہنما

بر مراد شائق مسکین دعا کن مستجاب شاہد مقصود او را باد در بر دائما (فوائد شریف ص ۲۰)

- مولانا کو طالب علمی کے زمانہ سے سید پیر محمد عالم نوشاہی ڈھلوالہ رح سے کمال محبت تھی جو عشق کے مرتبہ تک پہنچی ہوئی تھی۔ جو ان کے مکاتیب سے ظاہر ہے۔ ایک مکتوب میں یہ شعر لکھا ہے

رات کو جب یاد تیری بات آوے اے سجن
نیند کس کافر کو ساری رات آوے اے سجن

- مولانا کا ایک شاگرد گوکڑہ شریف گیا۔ اور کوئی خط نہ بھیجا۔ تو انہوں نے یہ قطعہ لکھا۔

بیارا ہمارا گیا گوکڑے وہ مولا ہمارا ہے ہم گوکڑے
نہیں یاد کرتا وہ ہم کو کبھی کریں گے پیارا اُس سے وہ گوکڑے

فی البدیہہ گوئی۔ ایک شخص غلام غوث قوم وڑائچ ولد صوبے خاں نے کہا کہ آپ مجھے ایک ایسا مصرع بنا دیں جس میں میری قومیت بھی آجائے اور ولدیت بھی۔ مولانا نے فی البدیہہ کہا۔ ع "غلام غوث وڑائچ نسل صوبے خاں"

Marfat.com
Marfat.com

مولانا کو ہمارے خاندان سے بہت محبت وعقیدت تھی۔ اکثر صاحبزادہ پال میں آیا کرتے۔

تاریخگوئی۔ مولانا اپنے عہد میں بہترین تاریخگو تھے۔ سینکڑوں کی تعداد میں مادہ ہائے اور قطعات وغیرہ لکھے۔ جو بیاض کی صورت میں ان کی اولاد کے پاس محفوظ ہیں۔

مولانا نے میری شادی کی تاریخ لکھی جس کا سجع تاریخ یہ تھا "اتفاقِ شمع و پروانہ عجیب"

میرے لڑکے سعید الظفر کی تاریخ ولادت لکھی۔ میری تصنیف شریف التواریخ جلد اول کی تاریخ تصنیف لکھی۔ میرے نام کا یہ سجع بنایا۔ "شریف احمد غلام مصطفٰے باد"

مولانا فائق کی وفات پنجشنبہ ۲ محرم ۱۳۶۵ھ میں ہوئی[1]۔ مزار چک عمر۔ گجرات میں ہے۔ ان کے فرزند مولوی مظفر علی صاحب آجکل اپنے بزرگوں کے علمی جانشین ہیں۔

۱۴۰۔ **سلطان احمد**۔ میاں سلطان احمد امام مسجد جاجووال۔ ضلع گجرات ۱۷ صفر ۱۳۸۳ھ کو میرے ساتھ ملاقات کی اور اپنا کتبخانہ دکھایا[2]

۱۴۱۔ **سلیم**۔ پروفیسر محمد سلیم۔ لاہور۔ ۱۵ رمضان ۱۳۹۱ھ کو حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب پر ملاقات ہوئی[3]

۱۴۲۔ **سلیمان**۔ شیخ فاضل مولانا سید سلیمان ندوی بن سید ابوالحسن حسینی زیدی دسنوی بہاری ۲۳ صفر ۱۳۰۲ھ (۲۲ نومبر ۱۸۸۴ء) کو دسنہ ضلع پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے بڑے بھائی شیخ ابو حبیب نقشبندی سے پائی ۱۳۱۶ھ/۱۸۹۹ء میں پھلواری چلے گئے۔ ایک سال وہاں رہے بعض کتب درسیہ شیخ محی الدین مجیبی سے پڑھیں۔ پھر مدرسہ امدادیہ دربھنگہ میں چلے گئے۔ ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۱ء میں ندوۃ العلما میں داخلہ لیا۔ اس دار العلوم میں مفتی عبد اللطیف سنبھلی۔ سید علی زینبی امروہوی۔ مولانا شبلی بن محمد علی جیراجپوری۔ شیخ حفیظ اللہ بندوی۔ علامہ فاروق بن علی عباسی چریاکوٹی سے پڑھا۔ بعض کتب ادب علامہ سید عبد الحی بن فخر الدین حسنی مولف نزہۃ الخواطر سے

---

[1] عیون التواریخ [2] روزنامچہ شرافت ۱۹۶۳ء [3] ڈائری شرافت ۱۹۷۱ء شرافت

Marfat.com
Marfat.com

پھر علامہ شبلی بن حبیب اللہ ہندوی سے پڑھیں۔ اور ان سے عام استفادہ کیا۔ [۱]

۱۳۲۶ھ/۱۹۰۷ء میں سند فراغت حاصل کی۔ اور الندوہ کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء میں ندوۃ العلماء میں علم کلام اور جدید عربی ادب کے استاد مقرر ہوئے۔ ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء میں چند ماہ کے لئے الہلال کلکتہ کے ادارہ میں شامل ہوئے بعد وہاں سے دکن کالج پونہ میں لیکچرار ہو کر چلے گئے۔ نومبر ۱۹۱۴ء (۱۳۳۲ھ) میں علامہ شبلی نعمانی کی وفات پر ان کے تصنیفی و تالیفی منصوبوں کی تکمیل میں لگ گئے۔ ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۵ء میں دار المصنفین کی بنیاد رکھی اور ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء تک اس ادارہ کے ساتھ تعلق رہا ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء میں قاضی القضاۃ اور جامعہ احمدیہ بھوپال کے صدر کی حیثیت سے بھوپال گئے تین سال تک وہاں مقیم رہے۔ اور فرائض منصبی انجام دئیے۔ ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۹ء میں حج کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ جون ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء میں پاکستان آ گئے۔ اور یہیں ربیع الاول ۱۳۷۳ھ (نومبر ۱۹۵۳ء) میں وفات پائی۔ [۲]

تصنیفات ۔ ۱۔ لغات جدیدہ۔ تالیف ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء تا ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء ۔ ۲۔ ارض القرآن جلد اول ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۵ء ۔ جلد دوم ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۸ء ۔ ۳۔ سیرۃ عائشہ ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء ۴۔ سیرۃ النبی۔ علامہ شبلی نعمانی کے دو حصوں کو بالترتیب ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۸ء اور ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء میں ترتیب و تدوین کے ساتھ شائع کیا۔ اس کے بعد چار جلدیں ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۴ء، ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء، ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء ۔ ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء میں شائع ہوئیں۔ ۵۔ خطبات مدراس ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۵ء ۶۔ عرب و ہند کے تعلقات ۱۳۴۸ھ/۱۹۲۹ء ۷۔ عربوں کی جہاز رانی ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء ۸۔ عمر خیام ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۳ء ۹۔ نقوش سلیمانی ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء ۱۰۔ رحمت عالم ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء ۱۱۔ حیات شبلی ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء ۱۲۔ سیر افغانستان ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۵ء۔ ان کے علاوہ حیات مالک، مضامین سلیمانی، مکتوبات سلیمانی، برید فرنگ وغیرہ ہیں۔ [illegible]

۱؎ نزہۃ الخواطر جلد ۸ ص ۱۶۳ ۲؎ ایضاً ص ۱۲۶ تصرف۔

Marfat.com
Marfat.com

۱۴۳۔ صوفی مرزا۔ حکیم محمد صوفی مرزا۔ اوچ شریف۔ ضلع بہاول پور۔

یہ حکیم صاحب اور خلیفہ محمد یار اور خلیفہ واحد بخش۔ مجاوران دربار قادریہ غوثیہ اوچ شریف گیلانی ۱۱ محرم ۱۳۵۳ھ کو مجھ سے ملاقی ہوئے۔ اور مسجد گیلانی میں باہمی مجلس ہوئی۔ [1]

۱۴۴۔ سید احمد۔ مولانا سید احمد حنفی۔ جوکالیاں۔ گجرات۔

آباؤ اجداد سے عالم و فاضل ہوتے چلے آئے۔ ان کے آبائی خاندان سے ایک بزرگ مولانا مکرم جوکالوی بڑے مشہور فاضل گزرے ہیں۔ مولانا سید احمد بڑے عالم اور فقیہ تھے۔ اپنے علاقہ میں ان کا فتویٰ جاری تھا۔ کئی دفعہ ہمارے گاؤں ساہن پال میں تشریف لایا کرتے۔ میرے جد بزرگوار حضرت مولانا میاں حافظ محمد شاہ نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ ۲۲ محرم ۱۳۳۲ھ کا جنازہ انہیں نے پڑھایا تھا۔ اگر کسی کے استفتا پر میں (شرافت) کوئی جواب دیتا۔ تو مولانا اُسی فتوے پر تصویب کر دیا کرتے۔ کبھی میرے بتائے مسئلہ پر اختلاف یا انکار نہ کیا۔ بلکہ ہمارے مواضعات سے اگر کوئی شخص ان کے پاس کوئی مسئلہ پوچھنے جاتا تو اُن کو فرمایا کرتے کہ تم شریف احمد شرافت نوشاہی سے مسئلہ دریافت کر لیا کرو۔ میرے پاس آنے کی تکلیف نہ اٹھایا کرو۔ کئی بار مولانا کی زیارت ہوئی۔ از انجملہ ایکبار ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۴۸ھ کو جوکالیاں کے جلسہ پر گئے تھے۔ تو دو دن بھی ان کی ملاقات کی [2] مولانا سید احمد کی وفات ۱۳۵۹ھ میں ہوئی۔ جوکالیاں میں دفن ہوئے۔ ان کے لڑکے انگریزی خواں ہو کر ملازمتوں میں چلے گئے۔ اور ان کا سارا کتبخانہ فروخت کر دیا۔ مولانا کے ایک عزیز سید جیون شاہ۔ کوٹلہ محمود شاہ میں رہتے ہیں۔ بڑے باقبال شخص ہیں۔

---

[1] حدائق الانوار ص ۲۸۰ [2] روزنامچہ شرافت نمبر ۲۔ ص ۱۸۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۱۴۵۔ **سید احمد** ۔ پیر سید احمد نقشبندی ۔ چورہ شریف ۔ ضلع کیمبل پور

جن ایام میں مَیں عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ میں مولانا محمد حسین مبارک رقم سے کتابت کا فن حاصل کر رہا تھا ۔ اُس دوران ۱۳۴۱ھ میں یہ پیر صاحب وہاں تشریف لائے ۔ اور غربی مسجد میں ڈیرہ کیا ۔ معمر تھے ۔ سر پر زلفیں دراز تھیں جو سینہ پر ڈالی ہوئی ناف تک تھیں ۔ مہندی لگائی ہوئی تھیں ۔ مولانا محمد حسین مبارک رقم ۔ اور مولانا عبدالرشید محبوب رقم ۔ اور مولوی عبدالعزیز وغیرہ سب نے پیر صاحب کی ملاقات کی میں بھی اُسوقت اپنے اساتذہ کے ہمراہ زیارت سے مشرف ہوا ۔

۱۴۶۔ **سید محمد** ۔ میاں سید محمد قادری ۔ محلہ احمد پورہ ۔ شہر گوجرانوالہ

یہ حضرت شیخ سلیمان مدفون جھینڈے ضلع گوجرانوالہ کی اولاد سے تھے ۔ جو حضرت شیخ داؤد کرمانی قادری شیر گڑھی م ۹۸۲ھ کے خلیفہ ارجمند تھے میاں صاحب شریف الطبع ، نیک اخلاق ، روشن چہرہ ، درویشوں سے محبت رکھنے والے تھے ۔ میں نے اِن کا کتبخانہ ملاحظہ کیا ۔ اس میں ہمارے خاندان نوشاہی کا ایک قلمی بیاض مکتوبہ سید گل محمد بن شاہ عصمت اللہ [م ۱۱۷۰ھ] اور سید دوست محمد ولد سید گل محمد موجود تھا ۔ نیز مقامات داؤدی خلطی ۔ اور ایک شجرہ سلاسل فقرا بطرز گلزار ، میں نے یہ تینوں کتابیں اُن سے مستعار لے کر نقل کر کے واپس کر دیں ۔ اور بیاض موصوف کو بنام لطایف گل نوشاہی مرتب و مدون کیا ، مقامات داؤدی کا انہوں نے اُردو ترجمہ کسی شخص سے کرایا تھا ۔ جو اُن کے پاس موجود تھا ۔ میں متعدد مرتبہ گوجرانوالہ میں اِن کو ملا ۔ بڑی فراخدلی سے اپنا کتب خانہ دکھایا کرتے ۔ ایکمرتبہ مجھے بھرچی شاہ رحمان کے عرس پر جا کر ملے ۔ اُسوقت اسلامی تاریخ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ تھی[1] میاں صاحب نے ...... ھ میں انتقال کیا ۔

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۸ ۔ ص ۳۶۵ ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ش

۱۴۷ - **شاہ پیر** - سید شاہ پیر، کوٹ تارڑ تحصیل حافظ آباد، گوجرانوالہ ۶ محرم ۱۳۵۹ھ مجھے کو وارا پانوالی چک ۲۷ ضلع شیخوپورہ میں ملے[۱]

۱۴۸ - **شبیر** - مولانا سید شبیر حسین شاہ یا غلام شبیر شاہ ولد سید حامد علی شاہ بخاری - ساکن بھوپالوالہ چک ہوبا متصل چک جھمرہ ضلع لائل پور - **نقشبندی سلسلہ میں سید جماعت علی شاہ ثانی علی پوری کے پوتے سید علی حسین صاحب کے مرید ہیں** - صاحب عبادت بزرگ ہیں اپنے علاقہ میں ان کا بہت فیض جاری ہے - میرے ساتھ بھی بہت محبت رکھتے ہیں - جب میں ان کے گاؤں میں جاؤں تو اکثر میری مجلس میں آکر بیٹھتے ہیں - متعدد مرتبہ درگاہ نوشاہ الیجاہ رح پر بھی حاضری دی ہے - ۲۷ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ کو میرے ساتھ ملاقات کی - [۲] ۱۷ شوال ۱۳۸۸ھ کو میں نے ان کا کتب خانہ ملاحظہ کیا[۳]

سخی جواد بامروت شخص ہیں انہوں نے کتب ذیل مجھے تحفہ میں دی ہیں۔

۱ - تذکرہ اولیائے ہند از مرزا احمد اختر گورگانی کیرانوی ۲ - تذکرہ صوفیائے سرحد از مولانا قدوسی ۳ - تذکرہ قادریہ - از سید طاہر علاء الدین بغدادی نقیب زادہ۔ ۴ - سیرت بایزید از فضل احمد عارف ۵ - مہر منیر - از مولانا فیض احمد فیض ۶ - منور القلوب از بہاء الدین مرشد آبادی۔

سید غلام شبیر شاہ ۱۳۹۰ھ میں موجود ہیں۔

۱۴۹ - **شبیر** - ماسٹر سید شبیر شاہ ولد سید حیدر شاہ ترمذی - دادا گجرات ۱۱ صفر ۱۳۷۲ھ کو مجھے جاجووال میں ملاقات کے واسطے آئے[۴]

---

[۱] روزنامچہ شرافت نمبر ۸ - ص ۴۱ [۲] ثبات الایمان ص ۲ -

[۳] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۵ - ص ۱۳ - [۴] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۰ ص ۱۶۶ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۱۵۰۔ شجاع الدین۔ پروفیسر شجاع الدین دیال سنگھ کالج لاہور بڑے محقق اہل قلم تھے۔ اسرار صمدی۔ جس میں نواب عبدالصمد خاں ناظم پنجاب کی فتوحات کا ذکر ہے فارسی زبان میں لاہور میں ہے۔ انہوں نے اس مخطوطہ کو چھپوایا۔ میں ہمراہی حکیم محمد موسیٰ امرتسری ان کے مکان پر گیا۔ بڑے ادب سے پیش آئے۔ میری مرتبہ کتاب گنج الاسرار کا بڑا اچھا پیش لفظ لکھا۔ ۲۷ جنوری ۱۹۶۵ء میں وفات پائی۔

۱۵۱۔ شریف۔ میاں محمد شریف (بن فضل نبی)۔ امام مسجد دھل بھالیہ گجرات بڑے ظریف الطبع ہیں۔ فارسی، اردو اور پنجابی شاعروں کا کلام بہت یاد ہے۔ مجلسی علم بہت رکھتے ہیں۔ میاں جلال اویسی میاں رحیماں والے کے اشعار شوق سے پڑھتے ہیں۔ دائم اقبال شاعر کے شعروں کو پسند نہیں کرتے کہتے ہیں کہ وہ مجھے ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ نیلا تھوتھا کے غرارے کئے جاتے ہیں۔ ہمارے عرسوں پر حاضری دیا کرتے ہیں۔ اگرچہ مشرب اہلحدیث رکھتے ہیں مگر میری اجازت سے کئی وظائف پڑھا کرتے ہیں۔ کئی مرتبہ ملاقات ہوئی جن میں سے ایک ملاقات ۸ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ کو بھی ہوئی۔[1] اس وقت موجود ہیں

۱۵۲۔ شریف۔ فقیہ اعظم مولانا محمد شریف نقشبندی رضوی کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ۔ والد کا نام مولانا عبدالرحمٰن تھا۔ بیعت طریقت حافظ عبدالکریم نقشبندی راولپنڈی والے سے تھی۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی رح سے بھی اجازت وخلافت حاصل تھی۔ امرتسر سے ایک ماہنامہ الفقیہ جاری کر رکھا۔

میں نے (شرافت نے) ۱۳۴۲ھ (۱ ربیع الثانی) میں ان کو وزیرآباد میں اہل سنت کے ایک جلسہ پر دیکھا اور تقریر سنی تھی۔ امام اعظم رح کی سیرۃ بیان کی۔ اور ایک

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۵۔ ص ۸۳۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

نظم اُن کی مدح میں پڑھی جس کے تین[2] اشعار یہ ہیں ۔

ہے ذکر آج اس[1] فقیہ عالیجناب کا — جو پیشوائے دین ہے ہر شیخ و شاب کا
ڈنکا بجا ہے جس کی فقاہت کا چار سو — مانا مخالفوں نے بھی لوہا جناب کا
احمد بھی شافعی بھی بخاری بھی ترمذی — ہر ایک خوشہ چین ہے اس کی جناب کا

ان کی وفات بعمر نوے سال ۶ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ (۱۵ جنوری ۱۹۵۱ء) کو ہوئی[1]

تصانیف ۔ مولانا کی تصانیف ستر کے قریب ہیں ۔ جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں

۱۔ اربعین نبویہ ۲۔ صداقت الاحناف ۳۔ کتاب الوتر ۴۔ کتاب التراویح ۔
۵۔ تائید الامام ۔ امام ابی بکر ابن ابی شیبہ کی تالیف الرد علی ابی حنیفہ کا جواب ہے ۔
۶۔ ضرورت فقہ ۷۔ نماز حنفی مدلل ۸۔ ندائے یا رسول اللہ ۹۔ اخلاق الصالحین
۱۰۔ تصور شیخ ۱۱۔ شمس الحق[2] ۱۲۔ کشف المغطا[3]

۱۵۳۔ شریف ۔ خطیب پاکستان الحاج مولوی محمد شریف نوری قادری بن مولوی محمد دین ۔ ساکن چکوڑی ۔ ضلع گجرات ۔ ۱۳۵۴ھ میں پیدا ہوئے ۱۳۶۷ھ میں ہائی سکول کنجاہ سے میٹرک پاس کیا ۔ پھر دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع ساہیوال میں مولانا ابو الخیر نور اللہ نعیمی سے تعلیم پائی ۔ حدیث کا درس لیا ۔ اور قادریہ سلسلہ میں انہیں سے بیعت کی ۔ ۱۳۷۳ھ میں اردو فاضل اور ۱۳۷۶ھ میں عربی فاضل کیا ۔ سات سال جامع مسجد قصور میں خطابت کی ۔ ۱۳۸۱ھ میں لاہور آگئے ۔[4] لاہور سے ماہنامہ الحبیب جاری کیا ایک مرتبہ ایک برات کے ساتھ مولانا ہمارے گاؤں ساہن پال شریف میں آئے

---

[1] تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۸۵، [2] ماہنامہ عرفات لاہور ستمبر اکتوبر ۱۹۷۵ء
[3] تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۸۵، [4] تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور ص ۳۸۵ حاشیہ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

اور ہمارے دیوان خانہ میں رہیے۔ وہیں میری (شرافت کی) ان سے ملاقات ہوئی۔
۲۸ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ میں وفات پائی۔ لاہور۔ راوی روڈ پر مقبرہ بنا ہے۔[1]

تصنیفات۔ ان کی تصانیف سے مندرجہ ذیل کتب یادگار ہیں۔

۱۔ آفتاب سنت ۲۔ مسئلہ گیارہویں ۳۔ حرمت تعزیہ داری ۴۔ عرب کا مسافر
۵۔ بارہ تقریریں ۶۔ نثری تقریریں[2]

۱۵۴۔ **شریف**۔ مولوی محمد شریف خطیب جامع مسجد مرڑ چک ۲۴ شیخوپورہ
۲۴ صفر ۱۳۹۰ھ کو میری ملاقات کے واسطے سانگلا ہل میں آئے۔[3]

۱۵۵۔ **شریف**۔ میاں محمد شریف خوشنویس (کڑیال ورکاں۔ گوجرانوالہ
والد کا نام ماسٹر عبدالرشید ولد بدرالدین بن کرم بخش بن حسن محمد قوم گل ہے۔
۳۰ محرم ۱۳۶۶ھ (۲۵ دسمبر ۱۹۴۶ء) میں پیدا ہوئے۔ میاں محمد عالم مختار رقم لاہوری
کے ہمشیرہ زادہ ہیں۔ حاجی محمد اعظم منور رقم لاہوری سے کتابت کی مشق کی ہے۔
زود نویس اور صحیح نویس ہیں۔[4] میں نے اپنی کتابیں انتخاب گنج شریف اور
تذکرہ نوشہ گنج بخش انہیں سے کتابت کرائی ہیں۔ میاں صاحب۔ خوش اخلاق
خوب۔ مہمان نواز۔ علم دوست ہیں۔ ۱۳۹۷ھ میں موجود ہیں۔

۱۵۶۔ **شفیق**۔ ڈاکٹر محمد شفیق۔ میانوالی۔ یہ مولوی شمس الدین تاجر کتب نادرہ
لاہور کی زوجہ کا بیٹا ہے۔ جو اس کے پہلے شوہر سے ہے ۱۲ محرم ۱۳۹۰ھ کو ملاقات ہوئی۔[5]

۱۵۷۔ **شمس الدین**۔ مولوی شمس الدین تاجر کتب نادرہ۔ مسلم مسجد۔ لاہور۔
ان کے والد کا نام صوفی احمد علی قوم چوہان راجپوت تھا۔ موضع کھوشہ تحصیل حویلی۔
ریاست پونچھ کے رہنے والے تھے۔ مولوی صاحب کی پیدائش ۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۶ء میں ہوئی۔

---

[1] تذکرہ علمائے اہل سنت وجماعت لاہور ص ۲۸۸۔ حاشیہ [2] ایضاً [3] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء [4] تذکرہ علمائے اہل سنت وجماعت لاہور ص ۳۴۰۔ حاشیہ [5] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء
شرافت

Marfat.com
Marfat.com

چار سال کی عمر میں یتیم اور چھ سال کی عمر میں لاوارث ہو گئے۔ رشتہ داروں کی تکالیف سے تنگ آ کر ۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۷ء میں وزیر آباد آ گئے۔ مولوی قمر الدین کاتب سے نام حق اور کریما پڑھیں۔ ۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء میں لاہور آ گئے۔ اور حافظ عزیز الدین متولی مسجد سوراں (پاپڑ منڈی) اور خلیفہ حافظ نصیر الدین کی منظوری سے مسجد کی صفائی اپنے ذمہ لی۔ حافظ صاحب سے پند نامہ اور زلیخا پڑھیں۔ بعد ازاں اپنے ذوق کی کتابوں کی اشاعت کے لئے مکتبہ قیومیہ قائم کیا۔ ۱۳۶۹ھ / ۱۹۵۰ء میں مسلم مسجد چوک انارکلی لاہور کے نیچے ایک دکان تجارت کتب کے سلسلہ میں کرایہ پر لے لی۔ اور اپنی عمر کے دن وہیں گزارے۔[۱] مولوی صاحب کی دکان اہل علم حضرات کا مرکز تھی۔ ہر مکتبہ فکر کے علماء آتے رہتے۔ مصنفین، مورخین، علماء، فضلاء اور شعراء ان کی مجلس میں ہر وقت موجود رہتے۔ ان کو نادر کتابیں جمع کرنے کا شوق تھا۔ مزاج درویشانہ اور مخلصانہ تھا۔ ہر اہل علم کی قدر کرتے۔ چائے اور کھانے سے خاطر و مدارات کرتے میرے قدر شناس احباب میں سے تھے۔ مجھے کئی کتابیں تحفہ میں دے دیا کرتے تھے۔ ۱۰ شوال ۱۳۸۷ھ (۱۱ جنوری ۱۹۶۸ء) کو بے اولاد فوت ہوئے۔ اور گورستان شاہ طاہر بندگی میں دفن ہوئے۔ میں نے ان کی وفات کا قطعہ تاریخ بنایا جو میری کتاب اعجاز التواریخ میں درج ہے۔

۱۵۸۔ شمس الدین۔ مخدوم سید شمس الدین ثامن گیلانی سجادہ نشین درگاہ حضرت مخدوم سید محمد غوث الحسنی۔ اوچ متبرکہ ضلع بہاولپور۔ ان کے والد صاحب کا نام سید ولایت شاہ المعروف بہ شیخ حامد گنج بخش سابع تھا۔ ان کی ولادت ۱۳۲۹ھ میں ہوئی۔ تاریخی نام "خیرات حسین" اور "مخدوم عبد القادر سابع جیلانی" ہے۔ جن ایام میں اوچ شریف چلہ کرنے کے واسطے گیا تھا تو ۸ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ کو پہلی بار

---

[۱] تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور ص ۳۹۲۔ حاشیہ۔ نمبر ۸ نفت۔

Marfat.com
Marfat.com

ان کی ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد پورا مہینہ ملاقات کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ [١]
اس دوران ان کے متعلق میں نے ایک اردو غزل لکھی تھی۔ جو حدائق الانوار میں
درج ہے۔ اور شریف التواریخ کی پہلی جلد موسوم بہ تاریخ الاقطاب میں بھی تحریر ہے
میں نے جب چلہ ختم ہونے پر ان سے رخصتی اجازت لی تو فرمایا "دوئل کد آسیں"
یعنی پھر کب آؤ گے۔

اس سے کافی عرصہ بعد میں پھر اوچ شریف گیا تو ١٢ ربیع الثانی ١٣٩١ھ
کو شمسی محل میں ان کی زیارت و ملاقات کی۔ [٢]

١٥٩۔ **شوکت حسین**۔ مخدوم سید شوکت حسین گیلانی۔ سجادہ نشین
درگاہ حضرت موسیٰ پاک شہید گیلانی قادری، پاک دروازہ ملتان شریف۔
میں نے (شرافت نے) ان کو متعدد مرتبہ دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ ١٣ جمادی الاولیٰ
١٣٧١ھ کو بھی زیارت کی۔ [٣]

١٦٠۔ **شہباز**۔ مسٹر شہباز ملک۔ سلطان پورہ روڈ۔ لاہور۔
یہ اخبارات میں اکثر مضمون لکھتے رہتے ہیں۔ ١٣ جمادی الاولیٰ ١٣٩١ھ کو
ان کی ملاقات ہوئی۔ اپنے رسائل مواعظ نوشہ پیر تین عدد۔ اوراد کار نوشاہیہ
ایک عدد ان کو دیے۔ [٤]

١٦١۔ **شہسوار**۔ پیر شہسوار چشتی نظامی جگنہ۔ احمد نگر۔ گوجرانوالہ
یہ مولوی ابراہیم ساکن ہیوٹہ ضلع گجرات کے مرید تھے۔ وہ مرید خواجہ محمد دین
ولد شیخ شمس الدین سیالوی کے۔ پیر شہسوار کا اپنے علاقہ میں کافی ظہور تھا
میں نے اپنی ابتدائی عمر میں ان کو دیکھا ہے۔ قدرت الٰہی ایسی ہوئی
کہ ان کے ہاں جو لڑکے تولد ہوتے۔ مخبوط الحواس اور مجنون ہوتے۔

---

١ حدائق الانوار ص ١٩٠ ٢ ڈائری شرافت ١٩٧١ء ٣ ثبات الایقان ص ٦٢ ٤ ڈائری مذکور
شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۱۶۲۔ شیر محمد۔ حضرت میاں شیر محمد نقشبندی۔ شرقپور۔ ضلع شیخوپورہ

والد صاحب کا نام میاں عزیز الدین، ارائیں خاندان سے تھے۔ آباؤ اجداد مخدوم کے عرف سے مشہور تھے۔ ۱۲۸۲ھ میں پیدا ہوئے۔ شرقپور کے مڈل سکول میں پرائمری تک پڑھا۔ اپنے چچا حافظ حمید الدین سے فارسی پڑھی۔ اور حکیم شیر علی سے بھی کچھ تعلیم پائی۔ بیعت طریقت حضرت بابا امیر الدین نقشبندی کوٹلہ پنجو بیگ والے سے کی۔[1]

میں نے ۱۶ محرم ۱۳۴۶ھ کو ان کی زیارت کی۔ یہ مخلص، متدین، متقی، پارسا تھے۔ نام و نمود، ریاکاری، کبر و غرور سے محترز رہتے۔ اپنے وقت کے بزرگوں میں خاص مقام رکھتے۔ میں نے ان کے متعلق ایک مستقل رسالہ بنام کلمات قدسیہ المعروف بہ فیض نقشبندیہ ۱۰ محرم ۱۳۴۶ھ کو لکھا تھا جس میں ان کی ملاقات و زیارت کی مفصل روئداد درج کی تھی۔ یہ رسالہ ۱۳۹۲ھ میں چھپ گیا ہے۔

میاں صاحب کے متعلق بہت کتابیں لکھی گئی ہیں بعض کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ کلمات قدسیہ۔	سید شرافت نوشاہی
۲۔ ذکر محبوب	ملک حسن علی بی اے (علیگ) شرقپوری
۳۔ حیات جاوید	"
۴۔ خزینہ معرفت	صوفی ابراہیم قصوری
۵۔ انقلاب الحقیقۃ	صاحبزادہ محمد عمر بربلوی
۶۔ شیر ربانی	میاں محمد امین شرقپوری
۷۔ آفتاب ولایت	میاں احمد علی تائب نقشبندی
۸۔ سوانح میاں شیر محمد شرقپوری	پیر غلام دستگیر نامی لاہوری

---

[1] تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۱۸۰ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

لیکن ان سب میں سے میرے رسالہ کلاتِ قدسیہ کو تقدم حاصل ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ میں نے میاں صاحب کی زندگی میں لکھا جو میرے چشم دید واقعات پر مبنی ہے۔ جس میں کسی دوسرے کی روایت کو دخل نہیں۔

میاں صاحب بے اولاد فوت ہوئے۔ ۳ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ کو انتقال کیا۔ روضہ پاک شرقپور۔ ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

ص

۱۶۳۔ **صابر علی**۔ سید صابر علی ولد سید بلھے شاہ بن سید قلندر شاہ بخاری۔ رتووال۔ گجرات۔ ۷ شعبان ۱۳۹۱ھ کو ہماری دعوت کی [1]

۱۶۴۔ **صادق**۔ مولانا الحاج ابو داؤد محمد صادق خطیب جامع مسجد زینت المساجد۔ گوجرانوالہ۔ ۱۳۵۰ھ۔ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے دار العلوم نقشبندیہ علی پور سیداں میں مولانا عبد الرشید جھنگوی سے پڑھا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد جامعہ رضویہ منظر الاسلام بریلی میں داخل ہوئے۔ تقسیم ملک کے بعد جامعہ رضویہ لائل پور میں شیخ الحدیث مولانا سردار احمد سے دورۂ حدیث پڑھا۔ ۱۳۶۹ھ میں دستار فضیلت حاصل کی۔ ڈیڑھ سال اسی دار العلوم میں تدریس کی۔ پھر گوجرانوالہ کی زینت المساجد میں خطیب مقرر ہوئے۔ بیعت طریقت قادری سلسلہ میں مولانا سردار احمد سے کی [2]

میں نے متعدد مرتبہ ان کو دیکھا ہے ۲۶ رمضان ۱۳۹۰ھ کو شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں ان کی تقریر سنی تھی [3]

---

[1] ڈائری ۱۹۷۱ء شرافت [2] تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور ص ۲۱۷ [3] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

تصنیفات ۔ مولانا محمد صادق کی تصانیف سے رسائل ذیل موجود ہیں۔
۱۔ برہان صادق ۲۔ پیغام صادق ۳۔ تاریخی حقائق ۴۔ نورانی حقائق
۵۔ مودودی حقائق ۶۔ دیوبندی حقائق ۷۔ انوار عقیدت ۸۔ شاہ احمد نورانی
۹۔ کرنل قذافی۔

۱۶۵۔ صادق ۔ صوفی پیر محمد صادق قادری شاہین بلڈنگ ہاؤس گجرات والے۔ ۵ رجب ۱۳۹۰ھ کو گجرات میں بخانہ ماسٹر محمد مشتاق احمد ہاشمی ملے [۱]

۱۶۶۔ صادق ۔ مولوی محمد صادق کاتب ولد میاں محمد علی امام مسجد پیر کوٹ متصل گکھڑ ضلع گوجرانوالہ ۔ مترجم فتوح الغیب ۱۲ جمادی الاخری ۱۳۹۰ھ کو ملے [۲]

۱۶۷۔ صالح ۔ صوفی صالح محمد نقشبندی قصور پورہ ۔ ملادی روڈ ۔ لاہور یہ مرید میاں ایزد بخش باغبانپورہ والے کے ۔ وہ مرید بابا فقیر محمد چورہ والے کے۔ یہ قصور پورہ مستری محمد دین لوڑکوی کے گھر ملے

۱۶۸۔ صالح ۔ پیر صالح محمد ۔ متیرانوالی ضلع سیالکوٹ ۔ یہ میاں اللہ بخش قادری کے سلسلہ کے مرید ہیں۔ چند مرتبہ بھیانوالہ کلاں ضلع شیخوپورہ میں ان کی ملاقات ہوئی۔

۱۶۹۔ صدیق ۔ حکیم حاذق مولوی محمد صدیق قریشی فاروقی امام و خطیب جامع مسجد کوٹ رہاڑہ ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔ والد صاحب کا نام ماسٹر شاہ دین تھا۔ ابن ماسٹر امام دین بن مولوی کرم الٰہی فاروقی ۔ حکیم صاحب صفر ۱۳۳۵ھ ۲ دسمبر ۱۹۱۶ء میں پیدا ہوئے ۔ ابتدائی تعلیم ورنیکلر فائنل میں ۱۳۵۱ھ ۱۹۳۲ء میں وظیفہ لے کر کامیاب ہوئے ۔ پھر آبائی پیشہ طبابت حاصل کرنے کے لئے طبیہ کالج لاہور میں داخل ہوئے اسوقت طبیہ کالج کے پرنسپل حکیم محمد حسن قریشی تھے ۔ ۱۳۵۳ھ ۱۹۳۴ء میں امتیازی شان سے پاس ہوئے ۔ پھر گوجرانوالہ میں پریکٹس شروع کی ۔ چونکہ ان کے آبائی گاؤں کوٹ رہاڑہ

---

[۱] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء [۲] ایضاً شرافت

Marfat.com
Marfat.com

میں اس وقت امام مسجد کوئی نہ تھا۔ اس لئے سرکردہ زمینداروں نے ان سے گاؤں آنے کی فرمائش کی۔ ان کے آباؤ اجداد سات پشتوں سے موضع کوٹ رہاڑہ میں درس و تدریس کا کام کرتے رہے تھے۔ اس لئے اہل دیہہ کے اصرار پر انہوں نے یہاں سکونت اختیار کر لی۔ انہوں نے چالیس سال سے دواخانہ یونانی کھول رکھا ہے۔ امام اور خطیب مسجد بھی ہیں۔ ان کو مسجد سے کافی محبت ہے چنانچہ ان کے عہد خطابت میں ۱۳۶۹ھ / ۱۹۵۰ء میں مسجد از سر نو تعمیر ہوئی۔ اور توسیع بھی کی گئی۔ یہ سب ان کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ اس کے علاوہ گاؤں کے دیگر رفاہ عامہ کے کاموں میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ اردو۔ فارسی۔ اور عربی میں مہارت رکھتے ہیں۔ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء میں پیر ولایت شاہ نقشبندی گجراتی سے بیعت کی ہے۔ حکیم صاحب حلیم الطبع۔ خلیق۔ درویش صفت اور لاطمع ہیں۔ ان کو نوشاہی خاندان کے بزرگوں سے عموماً اور مجھ سے (شرافت سے) خصوصاً عقیدت ہے۔ میں جب کبھی ان کے گاؤں میں جاؤں تو ضرور میری مجلس میں آکر بیٹھتے ہیں۔ اور اگر میری موجودگی میں کوئی جمعہ آجائے تو پڑھانے کے لئے مجھ کو ہی سرفراز کرتے ہیں۔ ۱۳۹۰ھ میں موجود ہیں۔

تصنیفات۔ رسائل رموز طب ۲۔ بیاض خادم ۳۔ بزم نعتیہ صوفی ۴۔ مجموعہ اشعار مخطوطات کی صورت میں ان کے پاس موجود ہیں۔[1]

۱۷۰۔ صدیق۔ میاں محمد صدیق نعت خوان۔ پیر محل ضلع لائل پور ملتان کے ریلوے سٹیشن پر ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۱ھ کو اس نے نعت سنائی[1]

۱۷۱۔ صفدر۔ مولوی سید صفدر شاہ۔ چھنڈالہ۔ گجرات۔ ۲۴ جمادی الآخر ۱۳۹۰ھ کو موضع داؤ میں مجھے ملنے کے واسطے آئے۔ جودودی جماعت میں شامل ہیں۔[2]

---

[1] ثبات الایقان ص ۸۳ [2] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء۔ شرافت

ض

١٧٢۔ **ضیاء الدین۔** مولانا ضیاء الدین صدر شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی حیدرآباد (سندھ) دو مرتبہ ان کی ملاقات ہوئی۔ ایک مرتبہ ١٢ محرم ١٣٩٠ھ دوسری مرتبہ ٣ شعبان ١٣٩٠ھ کو لاہور کے پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں ہوئی۔[1]

١٧٣۔ **ضیاء الدین۔** شیخ العرب والعجم شیخ ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی۔ ١٢٩٤ھ میں قصبہ کلاس والا ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آفتاب پنجاب مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کی اولاد سے ہیں۔ مولانا محمد حسین پسروری رح مفتی پنجاب مولانا غلام قادر بھیروی سے علم حاصل کیا۔ علامہ شاہ وصی احمد محدث سورتی سے بھی فیض پایا۔ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی سے بیعت کر کے ١٣١٥ھ میں خلافت سے نوازے گئے۔ ١٣١٨ھ میں بغداد شریف چلے گئے ١٣٢٧ھ میں مدینہ منورہ حاضری ہوئی۔ وہاں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ ان کے مریدین حجاز مقدس کے علاوہ ترکی۔ شام۔ مصر۔ عراق۔ یمن۔ لیبیا الجزائر۔ سوڈان۔ انگلینڈ۔ افریقہ۔ افغانستان۔ بھارت۔ پاکستان وغیرہ میں لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔[2]

میں (شرافت) جب ١٣٧٥ھ میں حج کے واسطے حرمین الشریفین گیا تو مدینہ منورہ میں تین روز ان کے دولت خانہ پر حاضر ہو کر زیارت کا شرف حاصل کیا۔ یہ ١٣٩٠ھ میں بعمر ایک سو تین (١٠٣) سال قمری موجود ہیں۔ (متوفی ٣ ذی الحج ١٤٠١ھ)

١٧٤۔ **ضیاء اللہ۔** مولوی ضیاء اللہ ولد مولوی عبد الغنی ناظم نقشبندی ساکن جھیورانوالی۔ ١٥ صفر ١٣٩٢ھ میں ان کی ملاقات شہر گجرات میں ہوئی۔[3]

---

[1] ڈائری شرافت ١٩٧٠ء [2] ماہنامہ عرفات لاہور ستمبر اکتوبر ١٩٧٥ء ص ٢٢
[3] روزنامچہ شرافت نمبر ١٠۔ ص ٦۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

۱۷۵۔ ضیاء اللہ حکیم ضیاء اللہ ولد حکیم عبدالرحیم جمیل گکھڑ شاہ دولہ گجرات۔ علم دوست، نیک اطوار، خوش اخلاق مہمان نواز ہیں۔ قلمی کتابیں جمع کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ قاضی عبدالعزیز نسیم قریشی جلد ساز کے حقیقی بھانجے ہیں۔ میں کئی مرتبہ ان کے پاس گیا ہوں اور کتب خانہ ملاحظہ کیا ہے۔ ایک بار ۱۹ر جمادی الآخرہ ۱۳۹۰ھ کو بھی ملاقات ہوئی ہے۔ [1]

ط

۱۷۶۔ طفیل محمد۔ مولانا طفیل محمد گوہر ملسیانی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول چنیدرا جی۔ ضلع رحیم یار خاں۔ تذکرہ ان کے اپنے قلم سے۔

نام طفیل محمد۔ تخلص گوہر ملسیانی۔ تاریخ پیدائش ۱۵ر جولائی ۱۹۳۴ عیسوی (۲ر ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ) مقام پیدائش ملسیاں تحصیل نکودر ضلع جالندھر (بھارت) والد محترم کا نام چوہدری صدرالدین۔ تعلیمی استعداد ایم اے (اردو، انگریزی) بی ایڈ پیشہ صدر معلم۔ موجودہ سکونت ۲۶۷۔ منظر فرید کالونی۔ صادق آباد۔

شعروشاعری سے زمانہ طالب علمی سے دلچسپی رہی۔ نویں جماعت کا طالب علم تھا کہ پہلی غزل کہی۔ سکول کے زمانے میں نقوی احمد پوری اور کالج کے زمانے میں پروفیسر اسحاق جلالپوری سے اصلاح لی۔ مگر یہ سلسلہ زمانہ طالب علمی کے بعد منقطع ہو گیا۔ تخلیق و تنقید دونوں طرف رجحان ہے۔ منظوم کلام اور تنقیدی مضامین پاکستان کے ادبی جرائد میں چھپتے رہتے ہیں۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے اسلامی اور تحریکی لٹریچر نے اسلام کی طرف کھینچ لیا۔ اب نعت کی طرف زیادہ توجہ ہے۔

---

[1] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ع شرافت

Marfat.com
Marfat.com

مطبوعہ منصوبہ۔ انتخابِ کلامِ شکیل بدایونی

زیرِ طبع ۔ جوہرِ شخصیت اور شاعر۔ انتخابِ اصغر گونڈوی

زیرِ ترتیب ۔ دورِ حاضر کے نعت گو ۔ کلامِ گوہر

نمونۂ کلام ۔ ہدیۂ نعت ۔

فقر کی معراج ملتی ہے شہِ ابرار سے
دولتِ فکر و نظر بھی گنجِ گوہر بار سے

دیدنی ہے کیف زا عالم وفورِ شوق میں
جھومتے ہیں پی کے متوالے ترے دربار سے

سارے عالم سے حسیں تر ہے ترا اخلاقِ عظیم
سارے عالم نے فراست لی ترے کردار سے

جو ترے نقشِ قدم سے ہٹ کے دنیا میں چلا
کھو دیا اُس نے مقامِ بندگی انکار سے

عشق و مستی ہے سراپا دُہ نگاہِ جاں نواز
پھوٹتے ہیں نغمہ ہائے آگہی گفتار سے

وُہ نبی جس نے خدا کے دین کی تبلیغ میں
گالیاں کھائیں سُنیں باتیں لبِ اغیار سے

وہ مرا ہر موڑ پر ہے زندگی میں رہنما
جگمگا دیں منزلیں اُس نے حسیں انوار سے

میں تو ہوں اُن کے غلاموں کے غلاموں کا غلام
ہے مجھے بھی ایک نسبت احمدِ مختار سے

کسقدر لرزاں ہیں گوہر شدتِ جذبات میں
کیا برستی رحمتیں ہیں روضۂ سرکار سے [1]

ظ

۱۷۷۔ ظریف ۔ مولوی محمد ظریف اوچی ۔ ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ میں اوچ گیلانی میں ان کی ملاقات ہوئی ۔ [2]

۱۷۸۔ ظریف ۔ مولانا حکیم محمد ظریف انصاری خوشابی رح ان کے والد کا نام میاں بہاؤ الدین تھا ۔ حضرت مولانا فتح الدین از برحنفی قادری خوشابی کے حقیقی

---

[1] مسودہ گو... انی [2] حدائق الانوار ص ۱۳۵ ۔ شرافت ۔

Marfat.com
Marfat.com

برادر زادہ، شاگرد اور سجادہ نشین تھے۔ ۱۳۲۹ھ میں پیدا ہوئے۔ دینی تعلیم کے
ساتھ علم طب میں بھی کمال حاصل کیا۔ میں (مؤلف) ۱۳۵۰ھ میں خوشاب
شریف گیا، تو ان کے ساتھ میری ملاقات ہوئی،[۱] دوستانہ تعلقات پیدا ہو گئے،
اور ہماری آپس میں خط و کتابت جاری رہی۔ ایک خط میں انہوں نے یہ شعر
لکھا۔ ؎ دیکھئے کب تک جواب خط سے آنکھیں شاد ہوں
راستہ دیکھا نہیں قاصد بھٹکتا جائے گا[۲]

افسوس کہ پہلی ملاقات کے بعد پھر ان سے ملنے کا موقع نہ مل سکا۔ میں
پینتالیس ۴۵ سال کے بعد ۱۳۹۵ھ میں خوشاب شریف گیا تو مولانا ایک سال اس سے
پہلے انتقال کر چکے تھے۔ صرف قبر کی زیارت نصیب ہوئی۔ ان کے چھوٹے بھائی
مولوی حکیم مظفر الدین صاحب کی ملاقات ہوئی۔ ان سے مولوی حکیم فتح الدین
اڈہ بر حنفی کی کتابیں خریدیں۔

مولانا محمد ظریف کی وفات ۲۷ شوال ۱۳۹۴ھ[۳] کو ہوئی۔ قبر خوشاب شریف
مسجد حافظ خان محمد مرحوم کے جنوبی طرف چار دیواری میں ہے۔

۱۷۹۔ ظہور الدین۔ مولوی ظہور الدین حنفی۔ سید سے متصل بھالیہ، گجرات
ایک بار ہمارے ہاں ساہن پال میں تشریف لائے۔ گرمی کا موسم تھا ہم نے شیشے کی گڑوی
اور شیشے کے گلاس میں ان کو شربت پلایا۔ تو انہوں نے یہ آیت شریف پڑھی
قَوَارِيرَا قَوَارِيرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا۔

۱۸۰۔ ظہور الدین۔ ڈاکٹر ظہور الدین احمد۔ لاہوری۔ کئی مرتبہ میرا
کتب خانہ ملاحظہ کرنے اور ملاقات کے لئے ہمارے ہاں شالامار ٹاؤن میں آئے
اور اپنی تصنیفات کے لئے ہماری کتابوں سے بہت کچھ اخذ کیا۔

---

[۱] ہدیہ احباب ص ۲۳۳ [۲] مکتوب محمد ظریف [۳] تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۲۷۰ وغیرہ

Marfat.com
Marfat.com

۱۸۱۔ ظہور شاہ ۔ واعظ الاسلام مولانا پیر ظہور شاہ قادری جلالپور جٹاں ضلع گجرات ۔ والد کا نام محمد شاہ بن عبدالرحمٰن تھا ۔ ۱۳۰۰ھ میں پیدا ہوئے ۔ ابتدائی تعلیم حافظ نورالدین جلالپوری سے پائی ۔ قرآن پاک حفظ کیا فارسی ۔ عربی کتابیں انہیں سے پڑھیں ۔ پشاور کے محلہ یکہ توت کے مدرسہ میں صرف ۔ نحو کی کتابیں پڑھیں ۔[۱] اپنے بھائی مولانا محمد اعظم سے جموں میں استفادہ کیا ۔ دہلی سے بھی اکتساب فیض کیا ۔ اپنے والد صاحب کی بیعت تھے حضرت میاں شیر محمد نقشبندی شرقپوری رح سے بھی مستفیض ہوئے ۔[۲]

یہ وفات سے چند سال قبل منارہ ضلع جہلم میں سکونت پذیر ہو گئے ۔ وہیں ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۲ھ میں وفات پائی ۔ وہیں دفن ہوئے ۔[۳]

ان کے شہر جلالپور جٹاں میں شیعوں کا زور تھا ۔ اس لئے ان کو مناظرانہ حیثیت سے سامنے آنا پڑا ۔ مناظر اسلام اور واعظ خوش بیان تھے ۔ میں نے (شرافت نے) ۱۳۴۲ھ میں ان کو عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ میں دیکھا ۔ میرے اساتذہ مولانا عبدالرشید محبوب رقم اور مولانا محمد حسین مبارک رقم کے پاس آیا جایا کرتے تھے ۔ اور اپنی کتابیں ان سے کتابت کراتے اور چھپواتے تھے ۔ ان کا رنگ گورا سفید ۔ صورت نقش خوب ۔ داڑھی سیاہ ۔ لباس عمدہ ہوتا تھا ۔ کلمہ طیبہ اور درود شریف کا ذکر کراتے تھے ۔

تصنیفات ۔ رسائل و کتب ذیل ان کی یادگار ہیں ۔

۱۔ ظہور ہدایت ۲۔ ظہور صداقت ۳۔ ظہور کرامت ۴۔ نور ہدایت ۵۔ وظائف ظہوری ۶۔ خطبات ظہوری ۷۔ چرخہ ظہوری ۸۔ سیف المجاہدین علیٰ رؤس الفاسقین ۹۔ صمصام حنفیہ ۱۰۔ سیف مریم بر فرق یزید ۱۱۔ شمشیر برگردن تبریزیہ ۱۲۔ قہر یزدانی بر سر دجال قادیانی ۱۳۔ مرغوب الواعظین عرف محبوب العاشقین ۔

۱؎ تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور ص۳۲۳ ۲؎ تذکرہ اکابر اہل سنت ص۱۹۵ ۳؎ ایضاً ص۲۰۰ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ع

۱۸۲۔ عاشق۔ پیر عاشق حسین ولد پیر محمد نقشبندی سرہندی۔ موضع چک ۱۲
ضلع شیخوپورہ ۱۲/ صفر ۱۳۹۰ھ کو میری ملاقات کے واسطے سانگلہ ہل محلہ گوپال پورہ میں
ڈاکٹر عبدالغنی کے مکان پر آئے۔[1] اور مجھے اپنا کچھ مسودہ دکھایا جو اپنے بزرگوں
کے حالات میں لکھا تھا۔ شجرہ میں پیچیدگیاں بہت تھیں جن کو یہ حل نہیں کر سکتے تھے۔
میں نے ان کو ان کے والد پیر امیر محمد کی وفات کا قطعہ تاریخ بنا کر دیا۔ جو میری
کتاب اعجاز التواریخ میں درج ہے۔

۱۸۳۔ عاشق۔ سائیں عاشق حسین سرخپوش۔ بدو کے گوسائیاں۔ گوجرانوالہ
یہ شخص میں نے (شرافت نوشاہی) اپنی دس بارہ سال کی عمر میں دیکھا ہے۔ ایک عورت
حسین بی بی نام پر عاشق تھا۔ اسی لئے اپنا نام عاشق حسین کہلاتا تھا۔ سرخ لباس
رکھتا۔ گاؤں سے ایک میل دور صحرا میں ایک اونچا منارہ بنوایا تھا۔ جس کو علاقہ کے
لوگ "عاشق دی ٹلی" کہتے تھے۔ اس کے اوپر چڑھ کر دور سے اپنی معشوقہ کے مکان
کا نظارہ کیا کرتا۔ فقیر صورت تھا۔ لوگ اس سے دم درود کراتے تھے۔ اس کی وفات کے
بعد وہ منارہ بھی منہدم ہو گیا۔

۱۸۴۔ عالم شاہ۔ میاں عالم شاہ نصور ہاشمی نعت خواں۔ میں شرقپور میں گیا
ہوا تھا کہ ۱۲/ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ کو میری ملاقات کے واسطے آئے۔[2]

۱۸۵۔ عبدالحق۔ حضرت مولانا حکیم عبدالحق عبد چشتی نظامی۔ امام مسجد
ہرلانوالی ضلع گوجرانوالہ۔ والد صاحب کا نام میاں کرم الٰہی قوم کھوکھر قطب شاہی سے تھے
ان کے آبا و اجداد دھر جوکی میں رہتے تھے لیکن انہوں نے اپنی زندگی ہرلانوالی میں
گزاری۔ بیعت طریقت نیشنے ماموں حضرت مولانا عمر الدین طالب گروچھنگری سے تھی

---

[1] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء [2] ... العرفان ص ۱۸ شرافت

ان کو اپنے شیخ سے کافی محبت تھی۔ وہ بھی ان پر بہت مہربان تھے۔ ایک مرتبہ ان کے حق میں فرمایا۔ یاعبدالحق انت منی وانا منک (اے عبدالحق تو مجھ سے ہے میں تجھ سے ہوں) مولانا علوم فقہ، تصوف اور طب میں خاص مہارت رکھتے تھے۔ ریاضت ومجاہدہ کرتے ہوئے۔ ان کا جسم بالکل دبلا پتلا ہو گیا تھا۔ میں (شرافت) چند مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر زیارت سے مشرف ہوا۔ یہ خالص فقیر صاحب کشف وکرامات تھے ایک بار ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۴۸ھ کو میں برلا نوالی میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔[۱] مجھ کو وظائف چشتیہ کی اجازت دی۔[۲] دوسرے روز ۲۴ ذیقعدہ کو بعض عملیات کی اجازت دی جن کو میں نے عملیات شرافت میں درج کیا ہے۔

مولانا عبدالحق کو خاندان نوشاہی سے بھی عقیدت تھی۔ ایک مرتبہ کسی شخص نے کہا کہ نوشاہی فقیروں کی مجلس سماع میں اکثر لوگوں کو وجد ہوتا ہے۔ لیکن یہ جائے تعجب ہے کہ مسلمانوں کے علاوہ سکھوں، ہندوؤں، چوہڑوں کو بھی وجد ہو جاتا ہے۔ یہ کیا وجہ ہے؟ مولانا نے فرمایا کہ یہ حضرت نوشہ گنج بخش کے اعلےٰ تصرف کی دلیل ہے۔ کہ جس وقت نوشاہی تلوار چلتی ہے تو سب کو یکساں کاٹتی جاتی ہے۔ مسلمان نہ ہندو کا لحاظ نہیں کرتی۔ جو تلوار کے نیچے آ گیا اس پر چل گئی۔

ارشادات۔ فرمایا۔ ہمارے پیرخواجہ شمس الدین گڑھ شنکری متقدمین اولیاء اللہ جیسے تھے۔ کشف کونی اور کشف الٰہی دونوں ان کو حاصل تھے۔

فرمایا۔ اجابت دعا کی دو شرطیں ہیں۔ اکل حلال وصدق مقال۔

فرمایا۔ ہمارے چشتی خاندان میں دو عبادتیں ہیں۔ نماز اور سماع۔ نماز کا ظاہر جمع اور باطن پریشان ہے اور سماع کا ظاہر پریشان اور باطن جمع ہے۔

فرمایا۔ سارنگی کی آواز صوت سرمدی یا وحی کے مشابہ آواز ہے۔ صحیح بخاری

---

[۱] روزنامچہ شرافت نمبر ۲۔ ص ۳۵ [۲] ایضاً ص ۳۷ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

باب بدء الوحی میں وحی کی آواز کو کصلصلة الجرس (گھنٹی کی آواز) کی طرح کہا گیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گھنٹی کی آواز سنتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ فلاں آیت نازل ہوئی ہے۔ اسی طرح صوفیا جب سارنگی کی آواز سنتے ہیں۔ تو بتا دیتے ہیں کہ اب فلاں نعت یا غزل گا رہی ہے۔

فرمایا۔ نقشبندیوں اور وہابیوں کا ایک ہی مشرب ہے نقشبندیوں کو چھپالیں تو وہابیوں کو نکال لیں۔ وہابیوں کو چھپالیں تو نقشبندیوں کو نکال لیں۔

تصانیف۔ مولانا کی تصانیف سے ۱۔ قصہ مرزا و صاحباں فارسی منظوم موسوم بہ تفنگ عشق - ۲۔ شجرہ قادریہ نوشاہیہ عربیہ لامیہ بطرز قصیدہ غوثیہ ۳۔ عیسلہ بھڑی شریف پر ایک طویل نظم پنجابی ۴۔ ایک قلمی بیاض

مکاتیب۔ مولانا کے دو مکاتیب یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ جو میرے نام ہیں۔

(۱)

محب الفقراء والمساکین صاحبزادہ محمد شریف۔ صانہ اللہ عن حوادثات الخفیف والضعیف۔

السلام علیکم۔ جیسی جھی سنا روحی لله بیکم۔ بعد از سلام مسنون خیر الانام بخیالم رسید کہ اگر برائے چندے وقت واپسی از بھڑی شریف ایں درویش دلریش را بحصول نیاز خویش بنوازند خیلے انسب است و بسیار مناسب۔ دلم بوصول نیاز منتظر است و تجسس لطافت مفتقر۔ زیرا کہ فقر بصحبت قائم است و حکمت انوار الہٰ کہ در جان رجال مفوض شدہ از جانے بجانے بر صدور مرحمے بر حمے زائل شود۔ و دل بدل رہے ہست کہ بے گفت و شنید مستحسن و مزید آید۔ بنابراں معروض است کہ اگرہ الا بزرگوار بشما تشریف آور بھڑی شریف اند بمبر کابی آں بزرگوار بوصول نیاز ایں درویش بیخویش را بنوازند۔ اندک را بسیار فہمیدہ معذور فرمانند۔ فقط والسلام

Marfat.com
Marfat.com

عریضۂ نیاز درویش فقیر عبدالحق از ہرالنوالی بقلم خود ، مرقومہ سمت ۱۹۸۷ ب
[۲۰ ذی الحجہ ۱۳۴۸ھ] (گنجینۂ شرافت ص ۲۷۲)

(۲)

سلالۂ دودمانِ درویشی و سعادت خواہی ۔ سلالۂ خاندانِ قادری و نوشاہی ۔ مردمکِ روشن چشمانِ فناء الفنائی ۔ عالیہ فرسائے عاقبت اندیشی و بقاء البقائی ۔ الفقیر ابن الفقیر ابن الفقیر صاحبزادہ محمد شریف ۔ صانہ اللہ عن الحوادثات الرغیف ۔

از درویشِ بیخویش فقیرِ پرتقصیر قیدِ نفسِ شریر خاکسار عبدالحق چشتی النظامی طالبی ۔ بعد از سلام سنت انجام صداقت فرجام مسنون خیرالانام واضح و لائح باد کہ مدتِ مدید و عرصۂ بعید منقضی گشتہ کہ آں فخرِ خاندانِ درویشی و نوبادۂ گلستانِ قادری از خیریتِ حالات و عافیت و کمالاتِ متعلقین مطلع نساختہ آنکی مانع بخیر باد ۔ شاید تودد و ولاء بواسطہ رحمت[1] بے سروپا وابستہ بود ۔ اگر از عالمِ یکرنگی بودے ہمہ رنگہا یکسر رنگ بنمودے ۔ خلافِ قیاس اربابِ ہمت و برعکس اہلِ مروت است کہ محبتِ طریقت و ودادِ شریعت بواسطہ ناکسے امردِ بے ریشے وابستہ شود و از محبانِ دلی و مشتاقانِ قلبی گسیختہ بر طارمِ اعلیٰ نشستہ شود ۔ از خیریتِ حالات و شیرینیِ مقالات بتفصیل سرافرازی بخشند تفصیل ایں اجمال این است

---

[1] اس سے مراد صاحبزادہ رحمت علی ولد علم الدین ہے جو حضرت شیخ برخوردار برل (خلیفہ حضرت پاک رحمان) کی اولاد سے تھا ۔ اس کی واقفیت کی بنا پر پہلی دفعہ میں ہرالنوالی گیا اور حضرت مولانا سے خلوص و اتحاد پیدا ہوگیا ۔ چونکہ کچھ عرصہ میں ان کے پاس نہ پہنچ سکا تو انہوں نے اپنے مکتوب میں یہ اشارہ کیا کہ شاید آپ رحمت علی کے لئے آتے تھے ۔ اب نہیں آتے ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

کہ کتابے کاپی کہ از سینہ خویش تراشیدہ و از دل خراشیدہ و قواعد قواعد از ارباب محبت بگداگری جمع آوردہ بودمے۔ دزدے و شاگردے از صندوقچہ دزدیدہ است[1]۔ شجرہ منظومہ لامیہ عربی و دیگر فوائد بوجہ ملفوظات نوافل وغیرہ درج نمودہ بود اگر کسے بحضور رسانیدہ باشد مطلع فرمایند کہ مضطرب نشوم کہ از خانہ بخانہ رسانیدہ بوقت سعید طلب کردہ خواہد شد و اگر نرسانیدہ باشد در طلب آں خزینہ و گنجینہ مساعی جمیلہ مبذول فرمودہ مطلع سازند از عنایت بے غایت بعید نخواہد بود۔ بخدمت بابرکت والد ماجد جناب سلام نیاز و مضمون عرض واحد است۔ برخوردار محمد بشیر را السلام علیکم۔ مرزا صاحباں فارسی منظومہ نوشتہ محمد بشیر بوقت سعید رسیدہ نامش تفنگ عشق نہادہ والد شما است خیلے پسند افتاد۔ فقط۔ از جواب باصواب محروم نسازند فقط۔ والدعا

عریضہ فقیر پر تقصیر قید نفس تیر خاکسار عبدالحق حسینی النظامی از ہر لانوائی بقلم خود[2]

مولانا کے تین بیٹے ہوئے۔ ۱۔ حکیم برکت علی مرحوم ۲۔ حکیم فیضان علی ۳۔ میاں رشید احمد موخر الذکر دونوں اس وقت سنہ ۱۳۹۷ھ میں موجود ہیں۔

مولانا حکیم عبدالحق کی وفات سنہ ۱۳۵۶ھ میں ہوئی۔ اور ہر چوکی میں اپنے آباؤ اجداد کے پاس دفن ہوئے۔

۱۸۶۔ عبدالحکیم۔ ماسٹر عبدالحکیم۔ ساکن چورنڈہ۔ ضلع گجرات۔

۷ رمضان سنہ ۱۳۹۰ھ کو ڈھوک شہانی میں مجھ کو ملنے کے لئے آئے۔[3]

---

[1] یہ کاپی نہایت جستجو کے بعد مولانا کو سائیں امام الدین ترکھان، ساکن سہارن چیچہ کے پاس سے مل گئی تھی۔ [2] گنجینہ شرافت (بیاض) ص ۴۸۵۔

[3] ڈائری شرافت سنہ ۱۹۷۰ء شرافت۔

۱۸۷۔ عبدالحکیم۔ مولانا عبدالحکیم شرف قادری لاہوری۔

۲۳ شعبان ۱۳۶۳ھ (۱۳ اگست ۱۹۴۴ء) کو مرزا پور ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ان کے والد مولوی اللہ دتا صاحب لاہور میں قیام پذیر ہوئے۔ انہوں نے پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔[۱] بعد ازاں جامعہ رضویہ لائل پور میں ابتدائی کتب پڑھیں۔ اس وقت کے اساتذہ مولانا منصور شاہ، مفتی محمد امین۔ حافظ احسان الحق۔ حاجی محمد حنیف سے استفادہ کیا۔ ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں داخل ہوئے صرف و نحو کی کتابوں سے لے کر ملا جلال تک مطالعہ کیا۔ مولانا مفتی عبدالقیوم مولانا غلام رسول شیخ الحدیث اور مولانا شمس الزمان سے پڑھتے رہے۔ ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء میں دارالعلوم امدادیہ مظہریہ بندیال ضلع سرگودھا میں چلے گئے۔ آخری کتب حسامی قاضی مبارک خیالی اور صحاح ستہ وغیرہ استاذ العلما مولانا عطا محمد سے پڑھیں ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء میں سند فضیلت حاصل کی۔ ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء میں جامعہ نعیمیہ لاہور میں مدرس ہوئے۔ ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء میں جامعہ نظامیہ لاہور میں مدرس رہے۔ ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء میں دارالعلوم رحمانیہ ہری پور۔ اور ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء میں مدرسہ اشاعت العلوم چکوال میں صدر مدرس رہے۔[۲] ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ میں صدر مدرس اور ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء میں استاذ الحدیث مقرر ہوئے۔ تاحال اسی منصب پر فائز ہیں۔

میرے خاص کرم فرما ہیں۔ میں (شرافت) جب لاہور جاؤں تو ان سے اکثر ملاقات ہوتی رہتی۔ نیک اخلاق۔ بزرگوں کے محب، عاشقان غوث اعظم سے ہیں۔ مودب۔ متواضع ہیں۔

---

[۱] ماہنامہ عرفات لاہور نومبر دسمبر ۱۹۷۵ء ص ۲ [۲] تذکرہ علمائے اہل سنت جماعت ص ۱۱ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

تصنیفات۔ مولانا شرف کی تصانیف سے یہ کتابیں مشہور ہیں۔

۱۔ سوانح سراج الفقہا۔ مطبوعہ مرکزی مجلس رضا لاہور ۲۔ یاد اعلیٰ حضرت
۳۔ تذکرہ اکابر اہل سنت۔ اس کا قطعہ تاریخ طباعت میں نے لکھا ہے
۴۔ شرح کریما ۵۔ نام حق مع حاشیہ فضل حق ۶۔ حاشیہ مرقاۃ وغیرہ
۷۔ سیف الجبار ۸۔ اقامۃ القیامہ ۹۔ ایذان الاجر ۱۰۔ قوالی کی شرعی حیثیت
۱۱۔ الکافی حاشیہ ایساغوجی۔

۱۸۸۔ عبدالحکیم۔ مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری۔ لاہوری مفتی مظہر اللہ دہلوی کے مرید صادق ہیں۔ مولانا احمد رضا بریلوی رح کی تعلیمات کے مبلغ ہیں۔ کئی مرتبہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب پر ان سے ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ ان کی کتابوں۔ اعلیٰحضرت کا فقہی مقام۔ نعت محل اور مجمع البحار پر میں نے قطعات تاریخ طباعت لکھے ہیں جو ان کے ساتھ چھپ چکے ہیں۔

۱۸۹۔ عبدالرحمٰن۔ میاں حکیم عبدالرحمٰن ولد میاں شیر محمد پھلیجل شیخوپورہ صاحب علم اور حکیم حاذق ہیں۔ سائیں ولایت چشتی کے مرید ہیں۔ انہوں نے کئی دفعہ مجھ سے ملاقات کی۔ سامن پال شریف میں بھی آئے۔ لاہور میں جا کر بھی مجھے ملتے رہے۔ نئے نئے مسائل پوچھتے ہیں۔ ۲ محرم ۱۳۵۹ھ کو ملاقات ہوئی تو نفس و روح کے متعلق پوچھا[۱]

۱۹۰۔ عبدالرحمٰن۔ مولوی عبدالرحمٰن فیروز پوری۔ ان کو میں نے حضرت میاں شیر محمد نقشبندی رح کے عرس پر ۳ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ کو شرقپور میں دیکھا تھا۔ اور ان کی تقریر سنی تھی۔[۲]

---

[۱] روزنامچہ شرافت نمبر ۸۔ ص ۱۷ [۲] روزنامچہ شرافت نمبر ۵۔ ص ۱۷ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۱۹۱۔ عبدالرحمٰن۔ مولوی عبدالرحمٰن امام مسجد گکھڑ چیمہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔ میاں غلام محمد ولد میاں غلام اللہ نقشبندی شرقپوری کے مرید ہیں۔ ۱۷ر جمادی الآخرہ ۱۳۹۰ھ کو مجھ کو ملنے کے واسطے آئے۔ ؎۱

۱۹۲۔ عبدالرشید۔ خواجہ عبدالرشید کرنل کراچی والے۔ انچارج میو ہسپتال لاہور۔ ۶ر محرم ۱۳۹۰ھ کو پروفیسر محمد اقبال مجددی کے ہمراہ میں ان کی کوٹھی میں گیا، اور ملاقات کی۔ اور ان کا کتب خانہ ملاحظہ کیا ؎۲ بڑے اخلاق اور فراخدلی سے پیش آئے۔ یہ کتابیں ان کی تصنیف ہیں۔

۱۔ تذکرہ شعرائے پنجاب فارسی، طبع کردہ اقبال اکیڈمی کراچی۔ ۲۔ سفرنامہ فرنگ مطبوعہ لاہور۔ (متوفی ۱۳ مارچ ۱۹۸۳ء/ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ۔ عارف)

۱۹۳۔ عبدالرشید۔ مولانا عبدالرشید بن مولوی نیاز احمد بن مولانا غلام رسول۔ عادل گڑھ۔ ضلع گوجرانوالہ۔ آباؤ اجداد سے فن کتابت ان میں چلا آتا تھا۔ قوم کھیلیر راجپوت سے تھے۔ صاحب علم و فضل تھے۔ اپنے علاقہ میں ان کا فتوائے مقبول تھا۔ نسخ و نستعلیق کے بہترین خوشنویس تھے۔ محبوب قلم تخلص کرتے تھے۔ مدت العمر قرآن مجید کی کتابت کی، میرے بعض اصلاحوں میں استاد تھے زیادہ تر میں نے ان کے چھوٹے بھائی مولانا محمد حسین مبارک رقم سے سیکھا ہے۔ عمر کا آخری عہد انہوں نے لاہور میں گزارا۔ اپنے زمانہ کے اکابر خوشنویسوں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ کتاب انسائیکلو پیڈیا نیا ایڈیشن میں بھی ان کا ذکر آیا ہے۔ فارسی۔ اردو کے شاعر اور تاریخ گو بھی تھے ہمارے جد اعلیٰ حضرت مولانا سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی رح کا قطعہ تاریخ وفات لکھا۔ جو

؎۱ ڈائری شرافت ۱۳۹۰ھ ؎۲ ایضاً شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ان کے تذکروں ۔ سجادہ نشین اور مقامات برخوردار میں درج ہو چکا ہے ۔ مولانا جب لاہور چلے گئے تو وہاں جا کر بھی کئی دفعہ میں ان کو ملتا رہا ۔ چنانچہ ۱۰ر رمضان ۱۳۵۵ھ کو ایک مرتبہ ۔ اور دوسری بار خضری گلی ۔ حویلی پنڈو تاں ۔ اندرون دروازہ شیرا نوالہ لاہور ۱۲ر ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ کو جا کر ملا ۔ [2]

مولانا عبدالرشید محبوب رقم کی وفات ۲۰ر جمادی الآخر ۱۳۸۱ھ [3] بمطابق ۲۹ر نومبر ۱۹۶۱ء میں ہوئی ۔ [4]

مولانا کے لڑکے محمد سعید ۔ عبدالحمید ۔ محمد وحید ۔ محمد سعید ۔ محمد فرید وغیرہ بہت تھے لیکن علمیت اور فن کتابت ان کے گھر سے اٹھ گیا ہے ۔

۱۹۴ - عبدالرشید ۔ میاں عبدالرشید بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ۔ ولد مولوی محمد لطیف مدرس بھالیہ ، ضلع گجرات ۔ ۱۴ر ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ کو میں میاں عبدالمغنی ولد میاں میراں بخش ساہنیالوی کو ساتھ لے کر ان کے پاس گیا ، اور ان کا کتب خانہ ملاحظہ کیا ۔ انہوں نے ایک کتاب انوار مرتضوی مجھ کو تحفہ میں دی جو مولوی غلام مرتضےٰ نقشبندی بیربلوی رح کے حالات میں ہے ۔

۱۹۵ - عبدالعزیز ۔ قاضی عبدالعزیز تبسم ولد مولوی حسام الدین قریشی ساکن رتی ، متصل گجرات ۔ مالک جدید کتاب خانہ ۔ چوک شاہ دولہ ، مسلم بازار گجرات ان کی پیدائش ۱۳۲۲ھ میں ہوئی ۔ تاریخی نام "عبدالعزیز تبسم قریشی" [5] رکھا گیا صاحب علم و علم دوست ہیں جلد سازی کے فن میں کمال ماہر ہیں ۔ میں اپنی کتابیں انہیں سے جلد کراتا ہوں ۔ ان کی جلد عمدہ ۔ نفیس اور پختہ ہوتی ہے ۔ میرے ساتھ بھی

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۴ ۔ ص ۱۳ [2] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۰ ۔ ص ۴ ، [3] عیون التواریخ [4] گنجینہ شرافت ص ۲۵۴ [5] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۰ ۔ ص ۵ ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

خاص محبت رکھتے ہیں ۔ میں جب کبھی گجرات جاؤں تو ضرور ان کے پاس جاتا ہوں اور مجھے کئی علمی کتابیں ان سے حاصل ہوئی ہیں ۔ ان کی دکان پر ہر وقت علمی مجلس لگی رہتی ہے ۔ مصنفین ۔ مورخین ۔ علماء ۔ فضلاء ۔ شعرا وغیرہ کی اکثر آمد و رفت ان کے پاس رہتی ہے ۔

میری اکثر ملاقات ان سے ہوتی رہتی ہے ۔ از انجملہ ۱۵ ربیع الاول [؟] ۱۳۷۲ھ[1] ۱۸ شعبان ۱۳۷۶ھ[2] کو بھی ملاقاتیں ہوئیں ۔ ان کے تین لڑکے ظفر ۔ یونس اور مامون نام ہیں ۔

پروفیسر احمد حسین احمد قلعہ داری نے ان کے متعلق لکھا ہے ۔

"قاضی عبدالعزیز صاحب تبسم ۔ مولوی حسام الدین صاحب کے صاحبزادے ہیں ۔ علم و ہنر کا ذوق و شوق ورثہ میں پایا ہے ۔ جلد سازی کا فن اپنے والد بزرگوار سے سیکھا ۔ پرانی طرز کی مرصع جلد سازی کے بہت استاد ہیں اور جدید طرز کی جلد سازی میں بھی کمال رکھتے ہیں ۔ کوئی چالیس سال سے جلد سازی کا کام گجرات میں کر رہے ہیں ۔ راقم الحروف بندہ قریشی احمد حسین احمد کی کتابیں نہایت پیار سے بناتے ہیں ۔ ان کی بنائی ہوئی جلدوں میں مضبوطی اور دلکشی ہوتی ہے گجرات میں جلد سازی کا فن انہیں کے دم قدم سے زندہ ہے ۔ جلد بنانے میں جو خوبیاں قاضی عبدالعزیز میں پائی جاتی ہیں وہ آنے والے دور میں کہیں نظر نہیں آتیں ۔ صفائی ۔ مضبوطی ۔ سادگی میں حسن ان کا کمال ہے[3] "

۱۹۶ ۔ **عبدالعزیز** ۔ مولوی عبدالعزیز چشتی ولد مولوی فیضان علی بن مولوی عبدالحق چشتی نظامی طالبی ۔ برلانوالی ۔ گوجرانوالہ ۔ صاحب علم واعظ مقرر ہیں ۔ کچھ عرصہ قلعہ دیدار سنگھ میں خطابت کی ۔ اب چند سالوں سے گوجرانوالہ

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۱ ص ۵ [2] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۱ ۔ ص ۱ ۔

[3] تاریخ روشن کتاب سازی و کتاب نویسی قلمی ص ۲۱۸ ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

میں سکونت پذیر ہیں۔ خواجہ قمر الدین چشتی نظامی سیالوی کے مرید ہیں۔ وہابیوں کے خلاف سخت بولتے ہیں۔ کئی مرتبہ میری ان سے ملاقات ہوئی ہے۔ جب ملیں بڑی تعظیم اور آداب سے ملتے ہیں۔ ایک مرتبہ ۲۶ رمضان ۱۳۹۰ھ کو سٹیڈیم باغ گوجرانوالہ میں ان کی تقریر سُنی۔[1] کتاب عروج المحبوب ان کی تالیف ہے۔

۱۹۷۔ **عبد الغفار** ۔ مولوی عبد الغفار خادم درگاہ موئے پاک شہید۔ وخلیفہ پیران گیلانی پاک دروازہ ملتان شریف۔ متعدد مرتبہ میری ان سے ملاقات ہوئی۔ ۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۱ھ کو بھی ملے[2] ان کے پاس کتاب بحر السرائر ناقلمی تصنیف سید سعد اللہ موسوی قادری دیکھی گئی۔ اس میں سے اولادِ سید سیف الدین عبد الوہاب گیلانی بغدادی رح کے حالات میں نے نقل کئے۔ مولوی صاحب نے رسالہ شجرہ خاندان قادریہ۔ ہدیۃ الشوکت لاخوان الطریقت مجھے عنایت کیا۔

۱۹۸۔ **عبد الغفار** ۔ سید پیر عبد الغفار شاہ ولد پیر احمد شاہ بن پیر مصطفےٰ شاہ کشمیری لاہوری۔ ۱۳۱۸ھ/ ۱۹۰۰ء میں انہوں نے لاہور محلہ تکیہ سادھواں میں مدرسہ غوثیہ جاری کیا۔[3] درود شریف کے مختلف نسخے شائع کئے۔ ان کا لقب "حامی اشاعت درود شریف" تھا۔ میں نے (شرافت نے) ۱۳۳۸ھ میں ان کو دیکھا تھا۔ بزرگ صورت تھے۔ ان کی وفات بدھوار ۱۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۰ھ (۱۵ فروری ۱۹۲۲ء) کو ہوئی۔[4] گورستان میانی میں دفن ہوئے مزار پر گنبد ہے۔ ان کی تصانیف سے کتاب عشرہ کاملہ خزائن البرکات ہیں۔

۱۹۹۔ **عبد الغفور** ۔ مولوی عبد الغفور کاتب، داماد مبارک قلم گکھڑ، گوجرانوالہ۔ ۱۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۰ھ مجھ کو ملے[5]

---

[1] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء [2] ثبات الایقان ص۴ [3] ماہنامہ عرفات لاہور ستمبر، اکتوبر ۱۹۶۵ء ص۲۹ [4] تذکرہ اکابر اہل سنت ص۲۲۴۔ تذکرہ علمائے اہل سنت وجماعت لاہور ص۲۴۵ [5] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء

Marfat.com
Marfat.com

۲۰۰۔ عبد الغفور۔ شیخ القرآن۔ استاذ المعقولین والمنقولین حضرت

مولانا عبد الغفور ہزاروی وزیر آبادی۔ ابن مولوی عبد الحمید بن مولانا محمد عالم۔ ۹ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ کو ہری پور کے قریب موضع چنبہ میں پیدا ہوئے۔ کافیہ تک کتابیں اپنے والد ماجد سے پڑھیں۔ پھر مولانا احمد دین [بھوئی کیمبلپور] مولانا محب النبی۔ مولانا یار محمد بندیالوی۔ مولانا قطب الدین غور غشتوی میاں عبد الحق غور غشتوی۔ علامہ مشتاق احمد کانپوری سے درس لیا۔ دورۂ حدیث کے لئے مولانا حامد رضا خاں بریلوی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور دار العلوم منظر اسلام سے سند فراغت حاصل کی۔ فارغ ہونے کے بعد کچھ عرصہ بحار ضلع لائل پور میں اور تین سال مدرسہ خدام الصوفیہ گجرات میں تدریس کرتے رہے۔ ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء میں وزیر آباد متصل ریلوے سٹیشن جامع مسجد میں تشریف لائے اور بقیۃ العمر وہیں گزاری۔ ان کی بیعت طریقت حضرت پیر مہر علی شاہ چشتی نظامی گولڑوی سے تھی [۱]

ایک مرتبہ میں (شرافت) ان کی ملاقات کے واسطے وزیر آباد ان کی مسجد میں گیا، چار مولوی ان کے پاس بیٹھے تھے۔ اثنائے کلام میں مولانا نے یہ ذکر کیا کہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح پہلے حضرت مجدد الف ثانی رح کے خلاف تھے لیکن بعد میں مرید ہو گئے تھے۔ میں نے کہا مولانا! یہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ شیخ عبد الحق، حضرت مخدوم سید موسیٰ گیلانی ملتانی رح کے مرید تھے۔ ان کی کتاب اخبار الاخیار ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ اپنے کتب خانہ سے اخبار الاخیار لے آئے میں نے شیخ صاحب کے حالات سے ان کی بیعت کا واقعہ نکال کر دکھایا۔ اس میں پورے صفحہ سے بھی زیادہ القاب لکھ کر سید موسیٰ کا اسم گرامی رقم کیا ہے اور اپنی بیعت

---

[۱] تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۲۴۹ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور اس کتاب میں مجدد الف ثانی کا نام تک درج نہیں۔ مولانا
یہ پڑھ کر بہت متعجب اور متاثر ہوئے۔ اور میرے متعلق کہا "یہ جناب بڑے پتے کی بات کرتا ہے۔"
ایک بار میں نے مولانا کی تقریر سنی الحمد للہ رب العلمین کی تفسیر
کر رہے تھے۔ حمد۔ حامد۔ محمد۔ حمد تو تعریف ثنا ہے۔ حامد۔ حمد کرنے والا
اور محمود وہ جس کی حمد کی جائے تو اس سے ظاہر ہے کہ اللہ محمود ہے کیونکہ
سب حامد اسی کی حمد کرنے والے ہیں۔

مولانا نے جمعہ ۷ شعبان ۱۳۹۰ھ کو ٹرک کے حادثہ میں شہادت
پائی۔ [1] انگریزی تاریخ ۹ اکتوبر ۱۹۷۰ء تھی۔ [2] ان کا مزار وزیر آباد
سے جنوب کی طرف بھٹی کے سے شرقی جانب بنا ہے۔ اور عالیشان گنبد تعمیر ہوا ہے۔
مولانا کا قطعہ تاریخ وفات میں نے لکھا تھا جو اعجاز التواریخ۔ اور ضیائے حرم
لاہور رمضان ۱۳۹۰ھ اور تذکرہ اکابر اہل سنت میں درج ہو چکا ہے۔

۲۰۱۔ **عبد الغنی**۔ مولوی عبد الغنی ناظم نقشبندی امام مسجد جھیورانوالی
ضلع گجرات۔ بلہ شریف والے بزرگوں کے مرید تھے۔ ایک مرتبہ ہمارے جد امجد
حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نوشاہی رح کے عرس پر ۱۳ کاتک کو ہمارے
ہاں ساہن پال شریف آئے۔ نیک اخلاق حمیدہ اطوار تھے۔ رسائل اعانۃ الاخوات
اور الحق المبین ان کی تصنیف سے ہیں۔

۲۰۲۔ **عبد الغنی**۔ مولوی عبد الغنی ولد مولوی غلام نبی قوم نایچ ساکن جھنڈ
بستی مولوی یار محمد قیس ڈاکخانہ جنی گوٹھ تحصیل احمد پور شرقیہ۔ ضلع بہاولپور۔
یہ نوجوان دار العلوم قادریہ اچ شریف گیلانی میں مولوی قطب الدین الہ آبادی
سے مشکوۃ شریف پڑھتا تھا۔ میری پہلی ملاقات اس کے ساتھ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ

---

[1] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء [2] تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۲۵۱۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

کو مسجد گیلانیہ اوچ شریف میں ہوئی۔ پھر روزانہ مجلس ہوا کرتی تھی۔ یہ شخص حمیدہ اوصاف تھا۔ ؎۱

۲۰۳۔ **عبدالکریم**۔ مولوی عبدالکریم کاتب ولد مولوی غلام حسین ساکن عادل گڑھ متصل گکھڑ چیمہ، ضلع گوجرانوالہ۔ یہ آباو اجداد سے خوشنویس تھے ان کا خط نسخ بہت اچھا تھا۔ ساری عمر قرآن مجید کی کتابت میں گزار دی۔ قرآن مجید خوش آوازی اور ترتیل سے پڑھا کرتے۔ نعت خواں بھی تھے اچھی اچھی نعتیں پڑھا کرتے۔ سامعین کو ان کی قرأت سے تاثر ہوتی تھی۔ ۱۳۲۱/۱۳۲۲ھ میں میں کتابت سیکھنے کے لئے عادل گڑھ رہا تھا۔ اُس زمانہ سے لے کر ان کو میرے (شرافت کے) ساتھ بہت محبت بمنزلہ اخوت تھی۔ جب کبھی میں موضع ڈھب چیمہ میں چاہ نکھے والہ پر جاتا یا پیرکوٹ کے چاہ مرجانوالہ پر ڈیرہ ہوتا۔ تو مولوی عبدالکریم ملنے کے واسطے ضرور تشریف لاتے تھے۔ انہوں نے چند مرتبہ درگاہ حضرت نوشہ گنج بخش رح پر بھی حاضری دی۔ بیعت ان کی نقشبندی سلسلہ میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رح کے ساتھ تھی۔ مولوی صاحب منکسر المزاج متواضع نیک اخلاق تھے۔ ایک مرتبہ مجھے اپنے ہاں عادل گڑھ لے جاکر اپنا کتب خانہ دکھایا۔ ان کے کتب خانہ میں قصہ کامروپ قلمی اس کے مصنف میاں احمد یار مراولی کے وقت کا لکھا ہوا دیکھا۔

ان کی ملاقات تو اکثر ہوتی رہتی تھی۔ مگر ایک ملاقات ۱۲ ماہ جمادی الاخرٰی ۱۳۹۰ھ کو موضع پیرکوٹ کے چاہ مرجانوالہ پر ہوئی ؎۲ مولوی عبدالکریم نے ۲۵ شعبان ۱۳۹۵ھ کو وفات پائی۔ ان کا ایک بیٹا میاں یوسف اختر نام سکول ماسٹر ہے۔ بتولد ۱۳۵۷ھ تاریخی نام ہے۔

؎۱ حدائق الانوار ص ۸۴ ؎۲ ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۲۰۴۔ عبداللہ۔ میاں عبداللہ امام مسجد غربی۔ بھیانوالہ شیخوپورہ
۲ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ کو ملا[1]

۲۰۵۔ عبداللہ۔ میاں عبداللہ امام مسجد غربی۔ خالق پور۔ گوجرانوالہ
نابینا تھے۔ ہمارے والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ
کے دوست تھے۔ میں خالق پور گیا۔ سردار علی ولد احمد دین موچی کے گھر ڈیرہ تھا
۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۲ھ کو یہ میری ملاقات کے لئے وہاں آئے۔[2]
انہوں نے ۱۳۷۸ھ میں وفات پائی۔[3]

۲۰۶۔ عبداللہ۔ میاں عبداللہ امام مسجد خونی بھٹیاں۔ ضلع شیخوپورہ
علم دوست تھے۔ فقہی مسائل اور شرعی حیلوں سے بہت واقف تھے۔ جب میں
اس گاؤں میں جاتا تو ضرور آکر میری مجلس کیا کرتے۔ اپنی اہلیہ بی بی خاتون
کو خود میرے حلقہ بیعت میں داخل کرایا۔ ایک ملاقات ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ
کو ہوئی۔[4]

۲۰۷۔ عبداللہ۔ مولوی عبداللہ۔ مدرس۔ بھالیہ۔ ضلع گجرات۔
صاحب علم درویش طبع ہیں۔ ایکبار ہمارے ڈیرہ کے ساتھ بھڑی شریف کے عرس پر
بھی گئے۔ ایک ملاقات ان سے بھالیہ میں ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ کو ہوئی[5]
رسائل۔ روحانیات۔ نفسیات اور سیاسیات ان کی تصنیف سے ہیں۔

۲۰۸۔ عبداللہ۔ منشی محمد عبداللہ اسلم قریشی ہمبڑیالوی پوسٹ ماسٹر
اوچ شریف۔ تحصیل احمدپور شرقیہ۔ ضلع بہاولپور۔ ان کا اصلی وطن ہمبڑیال

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۱ ص ۱۵۷ [2] ایضاً ص ۲۰۱ [3] عیون التواریخ
[4] ثبات الایقان ص ۷ [5] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء شرافت

Marfat.com
Marfat.com

تھا۔ کچھ عرصہ سے اوچ شریف میں ملازمت کر رہے تھے۔ جس زمانہ میں مَیں (شرافت) اوچ متبرکہ میں دربار شریف حضرت مخدوم سید محمد غوث میں چالیس روز معتکف رہا۔ ۸ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ کو اِن سے ملاقات ہوئی اور پورا مہینہ روزانہ اُن کے ساتھ ملاقات ہوا کرتی تھی۔ کبھی یہ مسجد گیلانی میں آ جاتے۔ کبھی میں ڈاکخانہ میں اِن کے پاس چلا جاتا ۔[1] مثنوی مولانا روم کا سبق مولانا فقیر اللہ خطیب جامع درگاہ بخاریہ جلالیہ سے پڑھا کرتے تھے۔ منشی صاحب کو مہوسی کا بڑا شوق تھا۔ سونا بنانے کے نسخے تلاش کرتے رہتے۔ کاہی شرخ کے کئی فوائد بتاتے تھے۔ اور اس کی بہت جستجو میں رہتے۔ جب میں اوچ شریف سے واپس چلا آیا۔ تو بہت عرصہ میرے ساتھ خط و کتابت کرتے رہے۔ بڑے نیک اخلاق مہمان نواز تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد اپنے وطن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ میں چلے آئے۔ وہاں سے بھی کبھی عید کارڈ کبھی مکتوب بھیجتے رہے۔ اب کئی سال سے خاموشی ہے۔ کوئی پتہ نہیں۔

۲۰۹۔ عبد اللہ۔ مولوی حافظ عبد اللہ چشتی امام مسجد عادل گڑھ چک [2] ضلع شیخوپورہ۔ والد کا نام فیض احمد تھا بن قاسم الدین بن روشن دین بن نور الدین بن محمد سلیم بن حاجی دیا شہزاد [2] سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں مولوی صاحبزادہ محمد امین چکوڑوی کے مرید تھے۔ وہ مرید خواجہ شمس الدین سیالوی رح کے۔ حافظ صاحب اہل عبادت تھے۔ میرے والد اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی قدس سرہ کی مجلس میں اکثر حاضر ہو کر مستفید ہوا کرتے۔ آنجناب کے ملفوظات موسومہ بہ کنز المعرفت میں کئی جگہ اِن کا نام آتا ہے مجھ کو (شرافت کو) مسبعات عشر کی اجازت اِن سے حاصل ہوئی ہے دعائے حزب یمانی خوشخط قلمی لکھ کر اِن کو دی تھی۔ انہوں نے جمعہ کے روز ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ کو وفات پائی [3] اِن کے تین بیٹے نذیر احمد، غلام رسول اور منظور احمد موجود ہیں۔

---

[1] حدائق الانوار ص ۲۳ [2] حدیقۃ الانساب ق ۱۱ [3] گنجینہ شرافت ص ۲۲ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۲۱۰۔ عبد اللہ۔ مولانا محمد عبد اللہ سلیمانی، خطیب جامع مسجد
کنجاہ، ضلع گجرات۔ بڑے فاضل حنفی المذہب تھے۔ اپنے علاقہ میں ان کا فتوائے مقبول تھا۔ اپنے نام کے ساتھ سلیمانی لکھا کرتے تھے۔ غالباً یہ خواجہ سلیمان تونسوی رح کے ساتھ نسبت کا اظہار تھا۔ ۱۳۴۸ھ/۱۹۲۹ء میں میں نے ذبح فوق العقدہ کا مسئلہ پوچھا تھا۔ انہوں نے کتب فقہ سے تلاش و تحقیق کر کے لکھ کر دیا تھا کہ اگر غلطی سے ایسا ہو جائے تو حلال ہے۔ اس پر حرمت کا حکم نہیں کیا جا سکتا۔ مولانا کشمیری خاندان سے تھے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ کتاب تحفہ کنجاہ (کنجاہ کے تاریخی حالات میں) ہمارے پاس ہے۔ مگر کبھی کسی کو دکھائی نہ تھی۔ ۱۳۸۴ھ میں وفات پائی۔[۱] متولد ۹ جمادی الآخرہ ۱۲۸۰ھ

۲۱۱۔ عبد اللہ۔ مولانا محمد عبد اللہ عبیدی۔ کوٹ وارث، گوجرانوالہ
قوم کھوکھر قطب شاہی۔ جید فاضل اور اعلیٰ پیمانہ کے خوشنویس تھے۔ خط نسخ اور نستعلیق کے استادِ کامل تھے۔ بہت لوگوں نے ان سے یہ فن سیکھا۔ اپنے علاقہ میں ان کا فتوائے مقبول تھا۔ طلبائے فن کتابت کے لئے نستعلیق میں تختیاں لکھ کر، اور نسخ میں قطعات العربیہ لکھ کر چھپوائے۔ جس زمانہ میں ۱۳۴۱ھ میں عادل گڑھ میں مولانا محمد حسین مبارک رقم سے کتابت سیکھتا تھا۔ یہ مولانا وہاں تشریف لائے تو میں نے خط نسخ میں ایک تختی لکھ کر ان کو دکھائی۔ اور ان سے اصلاح لی تھی۔ لہذا میرے (شرافت کے) بھی استاد تھے۔

ایک دفعہ مولانا نے کیلیانوالہ میں جانا تھا۔ اور میں نے واپس اپنے گھو جانا تھا کہ وارث کوٹ سے علی پور چٹھہ تک میں ان کے ہمراہ گیا۔ راستہ میں مجھ کو بتایا کہ ساہن پال سے ایک بزرگ مولانا سید غلام قادر بن سید عبد اللہ نوشاہی

---

[۱] افکارِ شرافت ص ۲۰۵ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ہمارے گاؤں کوٹ وارث میں آیا کرتے تھے۔ اور پوچھا کہ وہ آپ کے کیا لگتے تھے۔ میں نے کہا وہ میری والدہ صاحبہ کے دادا صاحب تھے۔ مولانا نے کہا کہ میں نے واحد باری اُن سے پڑھی تھی۔ مولانا محمد عبداللہ طریقت میں حضرت میاں شیر محمد نقشبندی شرقپوری سے عقیدت رکھتے تھے ۲ رجب ۱۳۴۴ھ میں وفات پائی مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۲۶ء۔

۲۱۲۔ عبداللہ۔ مولانا سید عبداللہ شاہ خوارزمی حنفی امام مسجد جہام دالہ ضلع گوجرانوالہ۔ یہ سادات خوارزمی مگھو وال والے خاندان سے تھے۔ صاحب علم وفضل تھے۔ ستّرہ علوم کے عالم تھے۔ توحید وجودی پر گفتگو کیا کرتے۔ شیخ ابن العربی کے معتقد تھے۔ جہام دالہ میں ہمارے مریدوں کا سلسلہ وسیع تھا۔ جب کبھی میں (شرافت) وہاں جاتا تو ضرور ان کی ملاقات کیا کرتا۔ یہ کہا کرتے کہ جب آپ آتے ہیں تو نئی نئی کتابیں لاتے ہیں۔ اور نئی نئی باتیں سُناتے ہیں ان کی ایک ملاقات ۲ جمادی الاولےٰ ۱۳۵۷ھ کو ہوئی۔ ؎

ان کا کچھ تذکرہ میں نے شریف التواریخ کی پہلی جلد موسوم بہ تاریخ الاقطاب میں حضرت غوث اعظم رہ کے پوتے سید جمال اللہ حیات المیر کے ذکر میں ضمناً کیا ہے مذاکرہ علمیہ۔ ایکبار سید عبداللہ شاہ نے خود یہ واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ ہم کینیانوالہ میں پیر نور حسن شاہ نقشبندی کو ملنے کے واسطے گئے وہ اپنے مریدوں کو لمبی داڑھیاں دکھاتے تھے۔ چونکہ ہماری داڑھی قبضہ سے کچھ کم اور مقرض تھی۔ انہوں نے اعتراضاً کہا کہ آپ نے یہ کیا کیا ہے؟ یعنی داڑھی کترائی ہے۔ ہم کو اُن کی بے تکی بات سے جو آداب مجلس کے خلاف تھی دل میں کچھ کبیدگی آئی۔ ہم نے کہا قرآن مجید میں حکم ہے محلقین رؤسکم ومقصرین (سروں کو منڈائیں یا کترائیں) اس لئے ہم نے کترائی ہے۔ پیر صاحب نے کہا کہ یہ تو سر کے بارہ میں حکم ہے۔ یہاں داڑھی کا کہاں

؎ روزنامچہ شرافت نمبر ۶۔ ص ۵ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

ذکر ہے۔ ہم نے کہا کہ اگر کسی کا سر گنا ہو تو کہاں سے کاٹا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ گردن سے تو ہم نے کہا یہاں سے ثابت ہوا کہ گردن کے اوپر کا سارا حصہ سر کہلاتا ہے تو سر کو جہاں سے کوئی چاہے منڈائے یا کترائے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسا کہ کوئی کہے کہ پنجاب میں قحط پڑا ہے۔ تو گوجرانوالہ کا ضلع اس سے باہر نہیں رہ جاتا۔ پنجاب میں ہی شمار ہو جاتا ہے۔ یہی حال داڑھی کا ہے کہ وہ سر میں شمار ہے۔ پیر صاحب یہ جواب سن کر خاموش ہو گئے۔

مولانا سید عبداللہ شاہ نے ۲۰ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء میں وفات پائی۔

۲۱۳۔ عبدالمالک۔ علامہ ابو البرکات عبدالمالک المعروف علامہ صادق

رئیس اعظم کھوڑی، ضلع گجرات، میر منشی ریاست بہاول پور۔

والد کا نام مولانا محمد عالم ولد چوہدری گوہر خاں تھا۔ گوجر قوم سے تھے۔

انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب اور اپنے بھائی مولانا غلام غوث سے پائی۔ پھر مولانا شیخ عبداللہ قاضی چک عمرو والہ کے پاس رہ کر دس سال تک اکتساب علوم کیا۔ بعدازاں پٹواری کی ملازمت کی۔ پھر افسر مال ہو گئے۔ ان کے علم و فضل کا شہرہ سن کر نواب صادق محمد خاں عباسی خامس نے ان کو بلا کر بہاولپور میں میر منشی مال مقرر کر دیا۔ انہوں نے ۲۵ سال تک یہ فرائض انجام دیے[1]

۱۳۳۴ھ میں انہوں نے فریضہ حج ادا کیا۔[2]

ایک بار ایک شادی کی تقریب پر علامہ صادق چک عمر میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ میری ان سے ملاقات ہوئی۔ یہ اس وقت کتاب شاہان گوجر کا مسودہ لکھ رہے تھے۔ مجھ سے پوچھا کہ حضرت نوشہ گنج بخش گوجر قوم سے تھے؟ میں نے کہا وہ سید تھے۔ علامہ صاحب نے کہا کہ اگر گوجر ہوتے تو میں ان کا تذکرہ شاہان گوجر میں کرتا

---

[1] تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۲۷۲ [2] ایضاً ص ۲۷۳ شرافت۔

مولانا عبد المالک کی وفات ۲۵ جمادی الآخرہ ۱۳۶۰ھ میں ہوئی۔ [1]

تصنیفات۔ مندرجہ ذیل کتابیں ان کی تصنیف سے یادگار ہیں۔

۱۔ الطباق الزردہ فی شرح القصیدۃ البردہ ۲۔ حسن الجردہ فی شرح القصیدۃ البردہ۔ ۳۔ الجواہر المضیئۃ فی شرح القصیدۃ الغوثیہ ۴۔ صادق الارشاد فی شرح بانت سعاد۔ ۵۔ شرح درود کبریت احمر ۶۔ النبوۃ والرسالۃ ۷۔ المزمل۔ سیرت پاک میں۔ ۸۔ النور ۹۔ النکاح ۱۰ شرح محمدی علم المیراث میں ۱۱۔ تاہان کو جو۔ [2]

۲۱۴۔ عبد المجید۔ چوہدری عبد المجید ولد جیون تارڑ۔ کوٹ ستار۔ گجرات میٹرک پاس ہے۔ محکمہ ملیریا میں ملازم ہے سپرے کرتا ہے۔ نیک اطوار حمید خصال ہے۔ اکثر میرے پاس آمد و رفت رکھتا ہے۔ ایک ملاقات ۱۲ جمادی الاخرٰی ۱۳۹۱ھ کو بھی ہوئی۔ [3]

۲۱۵۔ عبد المنان۔ مولانا حافظ عبد المنان محدث وزیر آبادی، والد کا نام شرف الدین تھا۔ ۱۲۶۷ھ میں قرولی ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور نظر بند ہو گئی۔ ان کو علم کا شوق تھا۔ ابتدائی کتابیں مولوی برہان الدین ستاروی سے اور مولوی قمل احمد جکوی سے مختصرات پڑھیں۔ پھر سہارنپور گئے۔ شیخ محمد مظہر نانوتوی کی ملازمت میں کچھ عرصہ رہے۔ ان سے بہت فوائد حاصل کئے۔ پھر بھوپال گئے۔ قرآن اور سنن ابن ماجہ کی تعلیم شیخ عبد الجبار ناگپوری سے پائی۔ ترمذی۔ ابی داؤد۔ نسائی۔ داری حکیم محمد حسن حاجی پوری سے پڑھیں۔ پھر دہلی گئے میاں نذیر حسین دہلوی سے تفسیر جلالین۔ ہدایۃ الفقہ اور صحاح ستہ کی اجازت عامہ پائی۔ شیخ عمر عبد الحق بن فضل اللہ النیوتینی سے بھی اجازت پائی۔ پھر امرتسر گئے شیخ عبد اللہ غزنوی کے

---

[1] تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۲۰۶ [2] ایضاً ص ۲۰۵ [3] ڈائری شرافت ۱۳۹۱ھ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

پاس دو سال رہے اور فیض پایا۔ ۱۲۹۲ھ میں وزیرآباد چلے گئے اور سکونت اختیار کی۔ درس جاری کیا۔ صحاح ستہ کی کتابیں پینتیس ۳۵ سے زائد بار پڑھائیں۔ ۱۳۲۰ھ میں میاں نذیر حسین دہلوی نے ان کو دستار بندی اور پنجاب میں اپنا خلیفہ مقرر کیا میاں صاحب کے شاگردوں میں سے ان جیسا کوئی نہ تھا جو کثیر التلامذہ ہو۔ ان کو نحو اور لغت میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ علم اسماء الرجال اور فنون حدیث سے پورے باخبر تھے۔ اور اپنے عہد میں صحاح ستہ کے حافظ تھے۔ [1]

حافظ صاحب اگرچہ مشرباً اہل حدیث تھے۔ مگر میرے جد امجد حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نوشاہی رہ کے بڑے محب تھے۔ اور صوفیائے کرام میں سے بوجہ علم وفضل۔ اور کمال اتباع شریعت محمدی وسنت نبوی ان کی ولایت کے معترف تھے۔ کئی مرتبہ آپس میں ان کی ملاقاتیں ہوتی رہتی تھیں۔ میں نے (شرافت نے) اپنے جد بزرگوار کے ہمراہ وزیرآباد میں ان کی مسجد میں ان کو دیکھا تھا۔ اس وقت میری عمر آٹھ سال تھی۔ حافظ کا قد پست تھا۔ حافظ عبدالمنان کی وفات ۱۳۳۴ھ میں ہوئی۔ میرے والد ماجد اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی رہ نے مادہ تاریخ نکالا "اخص المحدثین" [2]

۲۱۶۔ عبدالنبی۔ مولانا قاضی عبدالنبی کوکب گجراتی لاہوری۔

ان کا تذکرہ ان کے اپنے قلم سے۔

" میرے والد مرحوم قاضی عبدالحکیم گجرات کے اہل علم اور متدین اصحاب میں شمار ہوتے تھے۔ علوم دینیہ کی تحصیل کے لئے لاہور بھی آئے یہ ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء کے قریب کا زمانہ تھا۔ اور اس وقت لاہور کے مدرسہ حمیدیہ میں داخلہ لیا تھا۔ جب ہمارے دادا حج پر گئے تو جدہ میں ان کا انتقال ہو گیا۔ اس لئے والد صاحب کو گجرات واپس جا کر کاروبار سنبھالنا پڑا۔ مسلم بازار میں کتابوں کی معروف دکان تھی۔

---

[1] نزہۃ الخواطر جلد ۸۔ ص ۳۱۱/۳۱۲ [2] نوائے شرافت ص ۳۶ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں بدایونی قدس سرہٗ گجرات تشریف لائے تو والد مرحوم کی اُن سے گہری دوستی ہو گئی۔ مجھے عمر کے چھٹے برس میں مفتی صاحب مرحوم کے حسب ایما اُن کے سپرد کر دیا گیا۔ مدرسہ خدام الصوفیہ گجرات میں حضرت مفتی صاحب سے ہی دورہ حدیث کی تکمیل کی۔ اسی مدرسے میں دیگر اساتذہ بھی تشریف لاتے رہے اور دینیات اور فنون کے کئی اسباق ہم لوگوں نے دوسرے مدرسین [حضرت علامہ قاضی عبد السبحان ہزاروی قدس سرہٗ۔ حضرت مولانا محمد اکرام صاحب مدظلہٗ۔ مولانا حضرت امیر۔ مولانا نور محمد۔ مولانا مفتی امین الدین رحمہ اللہ تعالیٰ۔ مولانا ظہیر احمد صاحب] سے بھی پڑھے۔

درس نظامی کے علاوہ میں نے ذاتی مطالعے سے فاضل اردو، فاضل فارسی، اور فاضل عربی کے امتحانات بھی پاس کئے۔ بعد میں لاہور آ کر ایم اے اردو اور ایم اے عربی کیا۔ لاہور کی زندگی کا آغاز جامعہ نعیمیہ میں تدریس سے ہوا جہاں فاضل عربی کی کلاس میرے سپرد ہوئی۔ اس سال کے نمایاں طلبہ میں مولانا محمد سعید نقشبندی اور مولانا سعادت علی قادری تھے۔ بعد میں جامع گنج بخش [مسجد داتا دربار رحمہ اللہ] میں دو سال پڑھایا۔ مولانا صوفی اللہ دتا صاحب اور مولانا قاری حافظ نذیر احمد (سیالکوٹ) اس دور کے اچھے طلبہ میں تھے۔

بعد میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں فہرست مخطوطات کے کام پر متعین ہوا۔ اس کام کا ایک حصہ الخزائن (نادر عربی مخطوطات) کے نام سے یونیورسٹی میں شائع ہو گیا ہے۔ اب میں یونیورسٹی اورینٹل کالج میں عربی لیکچرر کے طور پر متعلق ہو چکا ہوں۔ الخزائن کے علاوہ میرے متعدد مقالات اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی میں شامل ہیں۔ اور بعض دیگر تالیفات کے نام یہ ہیں۔

(تالیفات)۔ ۱۔ زندگی کی راہیں قرآن میں ۲۔ تحقیق قربانی ۳۔ یادِ شہید ۴۔ شاہ جیلان

Marfat.com
Marfat.com

۵ ۔ مقالات یوم رضا تین جلدیں ۶ ۔ آٹھویں کے لئے عربی ریڈر ٹیکسٹ بک بورڈ ۷ ۔ مجموعہ کتب سیرت [حضور پاک اور خلفائے راشدین ۔ بچوں کے لئے] تمت ۔ قاضی عبدالنبی کوکب لاہور یکم محرم ۱۳۹۸ھ ۱۲ دسمبر ۱۹۷۷ء " [1]

قاضی صاحب بہت عالی دماغ عقلمند اور ذی شعور تھے ۔ انہیں کی معرفت مجھے حضرت نوشہ صاحب رح کا اردو اور پنجابی کلام تقریباً ساڑھے چھ ہزار اشعار، پنجاب یونیورسٹی لائبریری سے ملے ۔ ان کے پاس ہر وقت مصنفوں ۔ مورخوں اور ادیبوں کا حلقہ موجود رہتا ۔ میں جب کبھی ان کو دیکھتا تو فوراً مجھے یہ آیت کریمہ ذہن میں آجاتی ماھذا بشرًا ان ھذا الا ملک کریم ۔ اگرچہ بیعت ان کی خاندان نقشبندیہ میں تھی مگر میرے ساتھ بھی کافی عقیدت رکھتے تھے ۔ ایک بار مجھے اپنے دولت خانہ پر بھی لے گئے بڑی خدمت و مدارات کی ۔ اور اپنے لئے دعائے خیر کرائی ۔ انہوں نے جب کتاب المخزائن کی تقریب کی تو حلقہ اہل فضل و کمال کو بلایا مجھ کو بھی دعوت دی ۔ میرا مقالہ جو پڑھا گیا انہوں نے بہت پسند کیا ۔ اور چند خواص احباب میں میرا فوٹو بھی لیا ۔

میری مرتبہ کتاب گنج شریف اردو کا انہوں نے بہت اچھا پیش لفظ لکھا ۔ میں جب کبھی لاہور جاتا تو ضرور قاضی صاحب سے ملاقات کیا کرتا جن میں سے تین ملاقاتیں ذیل کی تاریخوں میں ہوئیں ۔ ۱ ۔ ۲۸ شوال ۱۳۸۸ھ [2] ۔ ۲ ۔ ۳ محرم ۱۳۹۰ھ [3] ۳ ۔ ۱۲ محرم ۱۳۹۱ھ [4] وفات ۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ قاضی کوکب صاحب اپنے حالات کا مسودہ لکھ کر دینے کے بعد اڑتیس ۳۸ روز زندہ رہے ۔ یونیورسٹی سے گھر جا رہے تھے کہ اچانک ایک ویگن نے انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیا جس سے شدید زخمی ہو گئے ۔ اور میو ہسپتال جا کر دم توڑ دیا ۔ یہ عظیم سانحہ ویروار ۹ صفر ۱۳۹۸ھ ۱۹ جنوری ۱۹۷۸ء کو پیش آیا ۔ قاضی صاحب شہادت پا گئے ۔ انا للہ ۔

---

[1] مسودہ قاضی کوکب صاحب [2] روزنامہ شرافت ۱۵ مئی ۶۹ء [3] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء [4] ایضاً ۱۹۷۱ء شرافت

Marfat.com
Marfat.com

٢١٧۔ عبد الواحد۔ مولوی عبد الواحد اہلحدیث۔ گوجرانوالہ۔ ٢٩ر صفر ١٣٥٨ھ کو مدن چک ضلع گوجرانوالہ میں ملاقات ہوئی۔ ؎١

٢١٨۔ عطاء اللہ۔ ڈاکٹر عطاء اللہ پروفیسر طبیہ کالج لاہور۔ ٧ر محرم ١٣٩٠ھ کو ساندہ کلاں لاہور میں۔ بخانہ فرزندم سید سعید الظفر نوشاہی میری ملاقات کے واسطے آئے۔ ؎٢

٢١٩۔ عطاء اللہ۔ مولوی سید عطاء اللہ شاہ بخاری، نانگریاں، گجرات صاحب علم وفضل تھے۔ تقریر بڑی شستہ کرتے۔ جو لوگ سنتے مسحور ہو جاتے حدیث شریف وان من البیان لسحرًا کے مصداق تھے۔ مجلس احرار کے رکن تھے مرزائیت کی سخت تردید کرتے تھے۔ میں نے ١١ر شعبان ١٣٥٥ھ ٧ر نومبر ١٩٣٦ء کو موضع ڈنگہ ضلع گجرات میں ایک جلسہ پر ان کو دیکھا تھا۔ انہوں نے دوران وعظ میں کہا تھا کہ میں چکی پیس کر روٹیاں پکانے والی ماں کا بیٹا ہوں۔ نیز بتایا تھا کہ میں نے شہر اجودھیا میں حضرت شیث علیہ السلام کا مزار دیکھا ہے۔ ؎٣ ان کی بیعت حضرت پیر مہر علی شاہ چشتی نظامی گولڑوی رح سے تھی۔ مگر جب وہابیت سے متاثر ہوئے تو ان کی بیعت سے منحرف ہو گئے ٩ر ربیع اول ١٣٨١ھ میں وفات پائی۔ ملتان میں سپرد خاک ہوئے۔

٢٢٠۔ عطاء الٰہی۔ میاں عطاء الٰہی امام مسجد ڈھب جیمہ ضلع گوجرانوالہ ١٣٤١ھ میں جب میں فن کتابت عادلگڑھ سے سیکھنے کے لئے وہاں گیا۔ تو میری رہائش ڈھب میں بخانہ میاں احمد یار ولد محمد بخش بن میاں علی محمد نجار رہی۔ روزانہ میاں عطاء الٰہی کی ملاقات مسجد میں ہوتی رہتی تھی۔ کتاب طب عرفانی تصنیف شیخ حبیب اللہ الیاسی کا ایک قلمی نسخہ ان کے پاس دیکھا تھا۔ یہ نسخہ چھتیس (٣٦) ابواب

؎١ روزنامچہ شرافت ۷ ص ۵۲ ؎٢ ڈائری شرافت ١٩٧٠ء ؎٣ سفینۂ شرافت ص ۲۲ شرافت

تک تھا۔ آخری چار باب اس میں نہیں تھے۔ میاں صاحب کی وفات کے بعد میں نے ایکبار ان کے بیٹے برکت علی سے پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ نسخہ ہم سے مفقود ہو چکا ہے۔

۲۲۱۔ **عطاء الٰہی**۔ مولوی عطاء الٰہی ولد مولوی ابراہیم قریشی۔ امام مسجد ابو الفتح والی ضلع گوجرانوالہ۔ صاحب علم تھے۔ سہروردی سلسلہ میں شاہ بشیر احمد سوہدروی کے مرید تھے۔ میرے جد امجد حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نوشاہی رح کی زیارت سے مشرف ہو چکے تھے۔ اور اُن کے حالات کے راویوں میں سے تھے۔ اور میرے والد ماجد اعلیٰحضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی رح کے مجلس نشین تھے۔ کئی بار میری ملاقات کے واسطے بھی آئے۔ کتاب اسرار قادر تصنیف مولوی محمد جان بن عبد الغفور قادری فاضلی کا ایک خطی نسخہ جو اُن کے والد مولوی ابراہیم کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا ان کے پاس تھا۔ میں نے اِن سے عاریۃً لے کر ۱۳۴۷ھ میں نقل کیا تھا۔

ایکبار مجھے زکام تھا۔ انہوں نے یہ طبی مقولہ بولا۔ علاج الزکام۔ قلۃ الطعام وکثرۃ الکلام۔ [زکام کا علاج ہے۔ کھانا تھوڑا اور باتیں زیادہ کرنا]

آخری چند سال ابو الفتح والی سے نقل مکانی کر کے قصبہ سوہدرہ کے متصل رچھاڑا میں رہے سو وہیں انتقال کیا۔ اولاد نرینہ نہیں تھی۔

۲۲۲۔ **عطاء محمد**۔ مولوی عطاء محمد۔ ساکن الڑ ضلع سیالکوٹ۔ یہ مولوی محمد مسعود کے بھائی تھے۔ پیر سید شاہ نقشبندی چورہ والہ کے مرید تھے۔ کئی مرتبہ ان سے ملاقات ہوئی۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ کو بھڑی شاہ رحمان کے عرس پر بھی ملے۔ [1] میری کتاب شریف التواریخ کی پہلی جلد موسوم بہ تاریخ الاقطاب دیکھ کر بہت خوش اور معتقد ہوئے۔ سننے میں آیا ہے کہ کوٹھے سے گر کر وفات پائی۔

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۸۔ ص ۳۶۱۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

۲۲۳۔ علم الدین۔ پروفیسر علم الدین سالک۔ ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل۔ سابق صدر شعبہ فارسی و وائس پرنسپل اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور۔ میں (شرافت) ایکمرتبہ ان کے ہاں گیا ملاقات کی۔ اور نوشاہی سلسلہ کی کتابوں کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ انہوں نے ۲۷ جمادی سنہ ھ ۱۹۷۳ میں وفات پائی۔

۲۲۴۔ علم الدین۔ حافظ علم الدین قادری۔ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ یہ مولوی غلام رسول قادری رسولنگری کے مرید وخلیفہ تھے۔ اسقدر خود پ تھے کہ چالیس سال تک زمین پر بستر کرکے سوئے اور اپنے پیرخانہ کی طرف پشت نہیں کی ۱۳۵۷ سنہ ھ میں سائیں حیات اللہ سلیمانی رسولنگری فوت ہوئے تو اُن کا جنازہ انہیں نے پڑھایا تھا۔ اُسوقت میں نے حافظ صاحب کی زیارت کی۔ سو سال سے زیادہ عمر کے تھے۔

۲۲۵۔ علی اکبر۔ ڈاکٹر سید علی اکبر جعفری ایرانی، مدیر مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان راولپنڈی۔ ۲۱ ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء میں بمقام کرباق (ایران) پیدا ہوئے تحصیل علوم برصغیر پاک وہند میں کی۔ ان کا خصوصی میدان زبان شناسی۔ تاریخ۔ ایران و پاکستان شناسی۔ اور تقابل مذاہب ہے۔ فارسی ان کی مادری زبان ہے۔ اس کے علاوہ یہ عربی۔ بلوچی۔ گجراتی۔ سندھی۔ اردو۔ پنجابی۔ پشتو اور سرائیکی بھی روانی سے بولتے ہیں۔ ایران کی قدیم زبانیں اوستا و پہلوی بھی سنسکرت کی طرح شستہ بولتے ہیں۔

۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء میں راولپنڈی میں مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان قائم ہوا تو یہ اس کے مدیر بنائے گئے۔ اور ۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء تک اسی عہدے پر کام کرتے رہے اسی دوران میں میری ان سے چند ملاقاتیں ہوئیں۔ اور مکاتبہ بھی ہوتا رہا۔

Marfat.com
Marfat.com

یہ سلسلہ نوشاہیہ کی کتاب ثواقب المناقب تصنیف علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہیؒ
مرکز کی طرف سے چھاپنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ مجھ سے تعلیقات لکھوائیں۔ میں نے
ان کے ایما پر لکھ کر اس کا نام عواقب المناقب رکھا۔ مگر ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء میں ان کا تبادلہ
ایران میں ہو گیا۔ اب یہ واپس چلے گئے ہیں۔ اس کی طباعت وہیں رک گئی۔

تصانیف: ڈاکٹر جعفری صاحب کی مولفہ و مرتبہ مطبوعہ کتابیں یہ ہیں۔

۱۔ دو تقویم از یک سال در یک شہر ۲۔ تحقیقات فارسی در پاکستان ۳۔ ہفت ۔۔ ت
۴۔ شستش جہت از منشی روپ نرائن۔ غیر مطبوعہ ۵۔ آثار تاریخی پاکستان ۴ جلد
۶۔ سندیاں در ایران۔

۲۲۶۔ علی ۔ مولوی علی الحائری شیعی لاہوری مجتہد پنجاب۔ میں نے دو مرتبہ
لاہور میں ان کی تقریر سنی ایک مرتبہ میلاد حضرت علی المرتضیٰ رضؓ کی تقریب پر۔ دوسری
مرتبہ حضرت امام حسین رضؓ کے چہلم کی تقریب پر۔ انہوں نے کرسی پر بیٹھ کر بڑا مسجع
و مقفیٰ عربی خطبہ پڑھا۔ جب اشہد ان محمداً ۔ اور اشہد ان علیاً پڑھتے تو یہ دونو
نام تعظیماً اٹھ کر پڑھتے۔

۲۲۷۔ علی محمد ۔ حضرت میاں علی محمد خاں چشتی نظامی بسی شریف والے
والد کا نام محمد عمر خاں تھا۔ ۱۲۹۹ھ میں پیدا ہوئے۔ مولانا دین محمد بسی نو والے
مولانا حکیم عبداللہ جگراؤں اور مولانا مرید احمد خاں سے تحصیل علوم کی۔ چشتیہ نظامیہ
سلسلہ کے اکابر مشائخ سے تھے۔ ۱۳۳۲ھ میں میاں محمد خاں کے وصال پر بسی شریف
ریاست پٹیالہ میں سجادہ نشین ہوئے۔ میں نے ۱۳۵۵ھ میں پاک پتن شریف کے
عرس پر ان کی زیارت کی تھی۔ [لہ] تشکیل پاکستان کے وقت یہیں چلے آئے اور مستقل رہائش
پاک پتن شریف میں اختیار کر لی۔ دور دور سے لوگ حاضر ہو کر مستفیض ہوتے تھے۔ ہمارے

لہ تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۲۸۱، ۵۳۵، روزنامچہ شرافت نمبر ۳ ص ۳۴۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

محترم کرمفرما جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری ان کے ہی مریدان اخلاصمند سے ہیں۔
میاں صاحب کی وفات منگلوار ۱۵ محرم ۱۳۹۵ھ کو ہوئی [1] حلقہ درگاہ حضرت گنج شکر۔ پاک پتن شریف میں دفن ہوئے ہیں میں نے ان کی وفات پر چند اشعار کا قطعہ تاریخ لکھا تھا جو میری کتاب اعجاز التواریخ میں درج ہے۔

تصانیف ۱۔ راہِ فردا ۲۔ تفسیر سورہ ن عرف میلاد نامہ۔
۳۔ مکتوب در مسئلہ وحدت الوجود۔

۲۲۸۔ عمر - حکیم میاں عمر الدین چشتی نظامی امام مسجد ونو نیانوالی چک ۳۹ ضلع شیخوپورہ۔ حضرت سید حیدر شاہ ولد جمعہ شاہ بخاری چشتی نظامی جلالپوری کے مرید و خلیفہ تھے۔ سلسلہ پیری مریدی بہت تھا۔ طب میں خاص مہارت تھی۔ جب کبھی میرے جد بزرگوار حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نوشاہی اور میرے والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی ان کے گاؤں ونو نیانوالی میں تشریف لے جاتے تو حکیم صاحب ضرور مجلس میں حاضر ہوا کرتے۔ انہیں ایام میں میں نے بھی ان کو دیکھا ہے ان کا اکلوتا بیٹا میاں شیخ احمد اور اس کے دو لڑکے محمد حسین اور کامل دین ان کی زندگی میں فوت ہو گئے لہذا حکیم صاحب ۲۵ صفر ۱۳۵۲ھ کو لاولد فوت ہوئے۔

۲۲۹۔ عمر - سید عمر شاہ۔ ساکن لیدھر۔ متصل بھالیہ۔ گجرات صاحب علم تھے۔ میں نے ایک مرتبہ بھالیہ میں ان کو دیکھا۔ انبیائے کرام کی شان پر گفتگو کر رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے۔ کہ دوسری صفات تو علاوہ پیغمبروں کے خواص محمدیہ بھی دوسرے لوگوں سے الگ اور افضل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔

---

[1] تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۲۸۵۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

حسِ باصرہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدارِ الٰہی ہوا لقد رای من آیات ربہ الکبریٰ (۵۳/۱۸)

حسِ سامعہ۔ حضرت سلیمان ع نے چیونٹی کی آواز سنی۔ فتبسم ضاحکا من قولھا (۲۷/۱۹)

حسِ شامہ۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کنعان میں یوسف کی خوشبو سونگھ لی۔ انی لاجد ریح یوسف (۱۲/۹۴)

حسِ لامسہ۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی انگلیوں میں لوہا نرم ہوگیا۔ والنا لہ الحدید (۳۴/۱۰)

حسِ ذائقہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دوسری عورتوں کا دودھ نہ پیا۔ اور اپنی والدہ کا دودھ پہچان لیا۔ وحرمنا علیہ المراضع من قبل (۲۸/۱۲)

پیر عسر شاہ آخر عمر میں شیعہ ہوگئے۔

۲۳۰۔ عمر۔ مناظر اسلام۔ مولانا محمد عمر نقشبندی۔ اچھرہ۔ لاہور۔ والد کا نام مولوی محمد امین ولد حاجی عبد الاکبر لشی تھا۔ سنہ ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں موضع شیرو کا بنا نزد قصور میں پیدا ہوئے۔ نامور اساتذہ سے صرف، نحو، اصول، منطق اور معقولات کی کتابیں پڑھیں۔ صحاح ستہ کا مطالعہ کیا۔ مدرسہ رحمانیہ دہلی میں حدیث کی تحصیل کی۔ مولوی عبید اللہ روپڑی اہلحدیث سے سند حاصل کی اس کے بعد مولانا احمد علی میرٹھی سے دوبارہ حدیث کا درس لیا[1]۔ ۱۳۵۳ھ/۱۹۳۴ء سے مستقل طور پر لاہور میں قیام پذیر ہوئے۔ بیعت طریقہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری سے تھی اپنے عہد میں سب سے بڑے مناظر تھے۔ وہابیوں، دیوبندیوں، شیعوں، مرزائیوں سے بہت مناظرے کئے اور ان پر فتح حاصل کرتے رہے۔ مسجد دربار حضرت داتا گنج بخش میں سولہ ۱۶ سال تک خطابت کے فرائض انجام دیئے[2]۔

میں نے (شہرافتمند) ان کو قصبہ گکھڑ چیمہ میں ایک جلسہ پر دیکھا تھا اور تقریر سنی۔ ہر ایک مسئلہ کی دلیل قرآن کریم سے دیتے تھے۔ دوران وعظ میں کہا کہ شیطان نادلیقہ کے مزارات پر نہیں آتا اور مسجدوں میں آجاتا ہے دلیل یہ دی کہ شیطان نے خود کہا ہے کہ

[1] تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۲۹۵ [2] ماہنامہ عرفات لاہور نومبر دسمبر ۱۹۸۵ء ص ۳ شرافت

لاغوینهم اجمعین الا عبادک منهم المخلصین [میں سب لوگوں کو گمراہ کروں گا
مگر اے خدا تیرے مخلص بندوں کو گمراہ نہیں کر سکوں گا] اور حق تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا
ان عبادی لیس لک علیہم سلطان [میرے بندوں پر تیرا غلبہ نہ ہو سکے گا]
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان اولیاء اللہ کے پاس نہیں آسکتا اور نہیں آتا ۔ اور حدیث شریف
میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ نماز میں صفیں بنانے میں آپس میں وقفہ نہ رکھا کرو
اگر وقفہ ہو تو بیچ میں شیطان کھڑا ہو جاتا ہے ۔ اس سے ثابت ہوا کہ شیطان مسجدوں
میں مولویوں کے پاس چلا جاتا ہے ۔

مولانا محمد عمر کی وفات ۹ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ کو ہوئی۔ میں نے ان کا قطعہ تاریخ وفات[1]
لکھا جو تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۹۹ء پر تحریر ہے نیز اعجاز التواریخ میں بھی درج ہے ۔
تصنیفات ۔ ۱۔ مقیاس اسلام ۲۔ مقیاس توحید ۳۔ مقیاس نبوت ۴۔ مقیاس
خلافت ۵۔ مقیاس حنفیت ۶۔ مقیاس وہابیت ۷۔ مقیاس نور ۸۔ مقیاس حیات ۔
۹۔ مقیاس میلاد ۱۰۔ مقیاس صلوٰۃ ۱۱۔ مقیاس مناظرہ ۔ اور ایک ماہنامہ المقیاس
نام بھی جاری کیا تھا ۔

۲۳۱ ۔ عمر ۔ صاحبزادہ پیر محمد عمر نقشبندی ۔ بیربل ۔ ضلع سرگودھا ۔
خواجہ غلام مرتضیٰ بیربلوی خلیفہ مولانا غلام محی الدین قصوری کے پوتے ۔ اور
حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے مرید و خلیفہ تھے ۔ میں نے ۲ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ
کو شرقپور میں میاں صاحب کے عرس پر ان کو دیکھا تھا ۔ انہوں نے ۱۹ جمادی الاولیٰ
۱۳۸۷ھ ۲۶ اگست ۱۹۶۷ء کو وفات پائی ۔ میں نے یہ تاریخ نکالی وانک لعلیٰ خلق عظیم
کتاب انقلاب الحقیقۃ ان کی تصنیف ہے ۔

---

[1] تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور ص ۳۸۳ ۔ حاشیہ غیر اقت

Marfat.com
Marfat.com

۲۳۲۔ عنایت اللہ، مولوی حافظ عنایت اللہ اثری صدر انجمن اہل حدیث گجرات۔ ان کے آباد اجداد خیاطت پیشہ تھے۔ یہ مولوی عمر الدین وزیر آبادی کے شاگرد ہیں۔ وہ حافظ عبد المنان محدث وزیر آبادی کے شاگرد تھے۔ حافظ صاحب معجزات انبیاء کے منکر ہیں۔ تاویلات کر کے ان کا کوئی اور مطلب بیان کرتے ہیں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بغیر باپ پیدا ہونے کے منکر ہیں۔ اس مسئلہ پر کئی کتابیں لکھی ہیں۔ میری ان کے ساتھ اکثر ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ بالخصوص جدید کتابخانہ گجرات میں ملتے رہتے ہیں۔ ایک مرتبہ ان سے ۲۴ رجب ۱۳۷۹ھ کو ملاقات ہوئی [سلہ] ایک مرتبہ ۲ رجب ۱۳۹۰ھ کو بھی ملے [سلہ] ایک مرتبہ میری کتاب شریف التواریخ دیکھی تو بڑے خوش ہوئے۔ صوفیائے کرام کے حالات دیکھ کر کہا کہ اسلام کو بڑا پھل لگا ہے جس فن میں دیکھیں کوئی شمار نہیں۔ مفسرین۔ محدثین۔ فقہا صوفیا۔ شعرا۔ ادبا وغیرہ۔ پھر کہا کہ قرآن مجید کے پڑھنے اور سمجھنے میں مولویوں اور صوفیوں میں یہ فرق ہے۔ کہ مولوی لوگ دریا سے تیر کر پار کنارے لگ جاتے ہیں اور جان سلامت لے جاتے ہیں۔ لیکن صوفیائے کرام دریا میں غوطہ لگا کر کچھ جواہرات بھی ساتھ لے جاتے ہیں۔

حافظ صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ آپ نے شریف التواریخ کی پہلی جلد کتنے عرصہ میں تالیف کی ہے میں نے کہا دس سال کے عرصہ میں۔ انہوں نے کہا کہ کیا آپ کو علم تھا کہ میں نے دس سال زندہ رہنا ہے اتنا طویل کام شروع کر دوں۔ میں نے کہا ہاں۔ ہم اولیاء اللہ کے ہم مشرب ہیں۔ جن کو خدا نے علم لدنی دیا ہوتا ہے حافظ صاحب سن کر ہنس پڑے۔

[سلہ] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۳۔ ص ۴ [سلہ] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء شرافت

ایک مرتبہ میں حافظ صاحب کی مسجد میں گیا۔ چار مولوی اہلحدیث ان کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے مجھ کو کہا کہ میں آپ کے نواح ضلع عالیہ میں گیا تھا۔ مجھے خیال ہوا کہ آپ کے پاس سابق پال میں آؤں۔ پھر خیال آیا کہ شاید آپ سفر میں ہوں۔ اس لئے واپس چلا آیا۔ میں نے پوچھا آپ کن ایام میں وہاں گئے تھے۔ (یہاں تک تو بات اتفاقی تھی۔ آگے حافظ صاحب نے ازراہِ خوش طبعی بات کو اعتقادی رنگ دے دیا) کہا کہ آپ تو پیر ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ کہا کہ پیروں کو تو علم ہوتا ہے۔ پھر پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے کہا کہ کبھی پوچھنا پڑ ہی جاتا ہے کہ وما تلک بیمینک یموسیٰ (تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ)۔ حافظ صاحب یہ جواب سن کر خوب ہنسے دوسرے مولویوں نے پوچھا کہ آپ کیوں ہنستے ہیں؟ کہا کہ پیر صاحب نے یہ نہیں کہا کہ ہم کو علم نہیں تھا۔ بلکہ یہ کہا ہے کہ باوجود علم ہونے کے بھی پوچھا جا سکتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے علام الغیوب ہوتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے۔ حافظ صاحب ۱۳۹۸ھ میں موجود ہیں۔ (متوفی ۲۷ اگست ۱۹۸۰ء)

تصنیفات۔ حافظ صاحب کثیر التصانیف ہیں۔ دو سو ۲۰۰ سے زائد کتابیں ان کی تصنیف سے ہیں۔ ازانجملہ بعض کے یہ نام ہیں۔

۱۔ تفسیر آیات للسائلین۔ قرآنی آیات سے تفسیر بیلی فنزل کی ہے ۲۔ تسفیر الغبس فی تفسیر سورۃ عبس ۳۔ ارسال الصحیفہ الی من یرید ان ینظر فی سوانح الامام ابی حنیفہ یہ امام اعظم کے رد میں ہے ۴۔ عیون زمزم فی میلاد عیسیٰ ابن مریم۔ اس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے ۵۔ محیط اعظم ۶۔ الاثم المستولد من احتفال المولد میلاد نبوی کے عدم جواز میں ۷۔ کشف الحجاب عن مسائل فی اہل الصدق والصواب ۸۔ البیان المستطاب فیما فی التشہد من الدعاء والخطاب ۹۔ عدوان المفتی فی رمیہ مسلما بکفر فالیہ یرجع ما بہ یلقی ۱۰۔ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

۱۱۔ احسن البیان فی ما فی صلوٰۃ القرآن ۔ ۱۲۔ احقاق الحق بالحاق
الفلق ۱۳۔ تحقیق الحق بتحقیق المحلق ۱۴۔ تکمیل الموفی لمن یکتال علیہ من الموفی
۱۵۔ صحیفۃ المتقی الی خلیفۃ المتنبی ۱۶۔ احکام القطعیہ لاحکام الحکمیہ
۱۷۔ الابتداء بأی السلام فی الاقتداء بأی الامام ۱۰ عنی انوار المومنین
الکفار المسلمین ۱۸۔ لواء الاسلام لمکارم الاسلام ۔ غیر منقوط عبارت میں ہے
۱۹۔ نعم الوکیل ۔ کتاب العنایہ الی جناب العنایہ ۲۰ قطع الوتین من تبر الدین
۲۱۔ نادان و دانشمند ۲۲۔ خذوا غنا۔ اربعین حدیثا فیمن لیس بیتا ۔
۲۳۔ نظم القلادۃ من اربعین حدیثا فیمن خرج من ذنوبہ مثل یوم الولادۃ
۲۴۔ قلادۃ النحر من ثلاثین حدیثا فیمن غفرت لہ ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر
۲۵۔ اوساق الاثمار من عشرین حدیثا فیمن سقطت ذنوبہ کما تسقط اوراق الاشجار
۲۶۔ جمیع البراہین لرفع الصوت بآمین ۲۷۔ اکمال الزینۃ لمناظر الزینہ ۔
۲۸۔ القضایا النقایا فی العطایا البقایا ۲۹۔ القول المختار فی ما ورد فی
النبی المختار مُحرّف ۔ ذنب الاذنبۃ من وجوہ الاجم ۳۰۔ البیان المختار فیما فی انباء
الرسل الاخیار ۳۱۔ زینۃ الصلوٰۃ برفع الیدین فی اثناء الصلوٰۃ ۳۲۔ القول المحمود
فی صلوٰۃ ابن مسعود ۳۳۔ التحقیق المکمل فی ترجمۃ مختصر الموکل ۳۴۔ حصول
تیسیر البیان علی اصول تفسیر القرآن ۳۵۔ ایقاظ النیام بقرأۃ الفاتحۃ خلف الامام
۳۶۔ الاتعاظ بما فی الایقاظ ۳۷۔ تحفہ نظامت ۳۸۔ قرع الاذنین بشرع
الاذانین ۳۸۔ خوان التذنوب من اربعین حدیثا لمن غفر لہ ما تقدم من الذنوب
۳۹۔ جمیع الحسنات فی اربع ضربات ۴۰۔ الاجر الدائم للصائم والقائم ۔
۴۱۔ الخیر الجاری للسامع والقاری ۴۲۔ نماز نبوی ۴۳۔ تحفہ قادیان ۴۴۔ اخلاق
محمدی اور آئینہ مرزا ۴۵۔ میزان امجد اور آئینہ مرزا ۴۶۔ الدلیل الجلی علی اثبات الوحی الخفی۔

ط۔ ان میں سے اکثر کتابیں حضرت شرافت کے کتب خانہ میں موجود ہیں ۔ عارف

۲۳۳۔ عنایت اللہ۔ مولانا محمد عنایت اللہ ولد مولوی محمد عبد اللہ

متولد ۱۱ رجمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ھ

کوٹ وارث متصل گکھڑ چیمہ ضلع گوجرانوالہ۔ یہ بڑے فاضل اور خوشنویس ہیں۔ خط نسخ و نستعلیق میں کامل مہارت رکھتے ہیں۔ دیوبندی مکتبہ فکر سے متعلق ہیں۔ غیر شرعی فقیروں پر عتاب کرتے ہیں۔ ۱۳۴۱ھ ۱۳۴۲ھ میں جب میں کتابت سیکھنے کے لئے عادل گڑھ رہا تھا تو ان دنوں میں مولانا سے اکثر ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ انہوں نے میرے رسالہ لطائف علمیہ کا پیش لفظ لکھا تھا۔ جو میرے استاد مکرم مولانا محمد حسین مالک مبارک کمپنی وسن پورہ لاہور نے چھپوا کر شائع کیا تھا۔ مولانا ۱۳۹۵ھ میں موجود ہیں۔

۲۳۴۔ عین الحق۔ مسٹر عین الحق فرید کوٹی ایم۔ اے ۲۴/۲۳ گنج مغلپورہ لاہور

ان سے میری پہلی ملاقات ۷ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ [۲۱ مارچ ۱۹۷۵ء] کو لاہور۔ شالامار ٹاؤن میں بخانہ فرزندم سید سعید الظفر نوشاہی ہوئی۔ ان دنوں وہ پاکستان کی علاقائی زبانوں پر کام کر رہے تھے۔ اس سلسلہ میں میری کتب سے پنجابی شعرا کے احوال و آثار دیکھے۔ میری کتاب شریف التواریخ بھی ملاحظہ کی جس پر یوں اظہار رائے کیا۔

"مجھے حضرت سید شریف احمد صاحب شرافت نوشاہی کی گرانقدر اور ضخیم تصنیف شریف التواریخ دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس کے مطالعہ سے صاحب تصنیف کے تبحر علمی اور اپنے موضوع سے دلی لگن کا ثبوت ملتا ہے۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ تاریخ سلسلہ نوشاہیہ کے بارے میں ایک مکمل انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ نے اس تصنیف میں حق تصنیف ادا کر دیا ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ تاریخ ہزاروں صفحات پر مشتمل ہے لیکن آپ نے کسی جگہ بغیر حوالہ کے بات نہیں کی۔ اور اس چیلا چیلی اور بھاگم بھاگ زمانے میں یہ غنیمت ہے۔ یہ پاکستانی ادب میں ایک گرانقدر اضافہ ہے ع اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔" (آئینہ ایام روزنامچہ ۲ مارچ ۱۹۷۵ء)

Marfat.com
Marfat.com

غ

۲۳۵ - غلام احمد - حافظ غلام احمد - سوہاوہ متصل منڈی بہاء الدین ضلع گجرات - میں نے ایک مرتبہ ان کو دیکھا ہے - ۱۵ شعبان ۱۳۶۸ھ کو وفات پائی[1]

۲۳۶ - غلام احمد - میاں غلام احمد ولد میاں غلام فرید قوم وٹو امام مسجد پانڈوکے نو ضلع گوجرانوالہ - یہ خوش آواز اور شاعر تھے - میرے جد امجد حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نوشاہی رح اور میرے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفٰے نوشاہی رح کی مجلسوں سے فیض پایا تھا - کچھ عرصہ کوٹ پیر احمد رہے - پھر چک ۱۸ متصل وہاڑی ضلع ملتان میں چلے گئے - چند سال گزرے ہیں وہیں انتقال کیا - میرے بھی محب والاقدر تھے - بہت مرتبہ آپس میں ملاقات ہوئی - ایک مرتبہ ۱۹ ذیقعد ۱۳۶۸ھ کو پانڈوکی میں بھی ملے تھے[2] پنجابی کے بہترین شاعر تھے - ۱ - قصہ ویڑکی ۲ - قصہ کانک ۳ - قصہ دکھیاں ۴ - کافی ہائے حضرت نوشہ صاحب رح ان کی تصانیف ہیں -

۲۳۷ - غلام احمد - مولوی غلام احمد - ساکن سوہیہ - مدرس اسلامیہ سکول ڈنگہ ضلع گجرات - میری ملاقات ان سے ۲۹ صفر ۱۳۷۲ھ کو ہوئی[3] جسمات سردار زوجہ جلال شیخ کا ساکن سوہیہ بیان کرتی ہے کہ میں نے اپنے استاد مولوی غلام احمد سے پوچھا کہ میں بیعت ہونا چاہتی ہوں - کس سے بیعت کروں - مولوی صاحب نے کہا کہ میری نظر میں اس کے قابل صرف سید شرافت نوشاہی ہیں - چنانچہ میں ان کے کہنے پر ان کی بیعت ہوئی

۲۳۸ - غلام احمد - خان غلام احمد خان پٹھان - نے پاسک باغ گجرات میں عوامی لیگ کے جلسہ پر ۹ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ کو تقریر کی اور میں نے سنی[4]

---

[1] گنجینۂ شرافت ص۱۰۳ [2] روزنامچہ شرافت نمبر۲ ص۲۹ [3] ایضاً نمبر۱ ص۶۵ [4] ایضاً ص۱۰۱

Marfat.com
Marfat.com

۲۳۹- غلام احمد- مولوی غلام احمد اختر- اوچ گیلانی- ریاست بہاولپور

۱۲۷۵ھ میں پیدا ہوئے۔ علوم دینی پڑھے۔ خواجہ غلام فرید چشتی نظامی چاچڑاں والے کے مرید ہوئے۔ جب مولانا رکن الدین نے خواجہ صاحب موصوف کے ملفوظات بنام مقابیس المجالس المعروف اشارات فریدی جمع کئے۔ تو مولوی غلام احمد اختر بھی ان کے ممد و معاون تھے۔ اس کتاب میں کئی جگہ ان کا نام آتا ہے۔ مقام فنافی الشیخ تک پہنچے ہوئے تھے۔ کہ ان کا مزاج پلٹ گیا۔ اور خواجہ صاحب کو چھوڑ کر قادیانی مرزائی مذہب اختیار کر لیا۔ میں جب اوچ شریف میں وارد ہوا تو مجھے دربار گیلانی میں حضرت سید مبارک حقانی رح کے مزار کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ کئی دن میں تلاش میں رہا۔ مولوی اللہ خلیفوں، معمروں، بہنیروں سے پوچھا مگر کسی کو معلوم نہیں تھا۔ آخر کسی کے بتانے پر میں ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ کو مولوی صاحب کے مکان پر گیا۔ بڑی محبت اور اخلاق سے پیش آئے۔ میں نے مزار مبارک کا پتہ پوچھا تو انہوں نے الماری سے ایک کتاب موسوم بنام تاریخی "نتائج الاخبار" ۱۲۹۹ھ فارسی قلمی تصنیف مولانا خلیفہ محمد ادریس بن حافظ محمد مسعود اوچی رح نکالی۔ اس میں مزارات محل شریف گیلانیہ کا نقشہ بنا ہوا تھا اس سے معلوم ہوا کہ مخدوم سید محمد غوث الحسنی رح کے مزار مبارک سے شرقی جانب اُن کے بڑے فرزند سید عبد القادر ثانی کی قبر ہے۔ اور اس سے دو قبریں مشرقی چھوڑ کر تیسری قبر حضرت سید مبارک حقانی رح کی ہے۔ اس کے علاوہ مولوی صاحب نے تاریخ اوچ لکھی تھی جو خوشخط قلمی موجود تھی۔ اس میں سے میں نے مخادیم گیلانیہ کے حالات نقل کر لئے۔ اگرچہ ان کے نابینا بیٹے غلام رسول نے کہا کہ آپ قلمی کتاب سے کیوں استفادہ کرنے دیتے ہیں۔ لیکن مولوی صاحب نے فراخدلی سے مجھے مستفید ہونے کا موقع دیا۔ [۵۰]

---

۵۰ حدائق الانوار ص ۴۴ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

اس کے علاوہ میں نے مولوی صاحب کا کتب خانہ ملاحظہ کیا جس میں صافی
شرح اصول کافی دیکھی جو علامہ خلیل قزوینی شیعی کی تصنیف ہے اس میں لکھا تھا کہ
امام علی نقی رح کا ایک بیٹا جعفر نامی تھا جو اپنے بھائی امام حسن عسکری رض کی
امامت کا منکر تھا۔ لہذا شیعہ لوگ اس کو جعفر کذاب لکھتے ہیں۔ مولوی صاحب نے
بتایا کہ بخاری اور بھاکری سادات اسی جعفر کذاب کی اولاد ہیں۔

مولوی صاحب نے کہا کہ حضرت مخدوم سید محمد غوث الحسنی کے بیٹوں میں سے جو
سید مبارک حقانی رح تھے، وہ خالص فقیر تھے۔ اور یہ بھی کہا کہ حضرت شیخ عبدالقادر
جیلانی رح کو اُن کے معاصرین امام العصر کہا کرتے تھے۔

مولوی غلام احمد اختر نے ١٣٦١ھ / ١٩٤٢ء میں وفات پائی۔ [1]

٢٤٠۔ غلام اللہ۔ میاں غلام اللہ نقشبندی۔ شرقپور شریف۔ شیخوپورہ۔
والد صاحب کا نام میاں عزیز الدین تھا۔ ١٣٠٩ھ میں پیدا ہوئے۔ میٹرک پاس کیا
علم طب میں حکیم حاذق ہوئے۔ کچھ عرصہ میونسپل کمیٹی میں بطور سیکرٹری ملازمت کی [2]
اپنے بڑے بھائی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رح کے مرید تھے۔ ان کی وفات کے بعد
سجادہ نشین ہوئے۔ میں نے (شرافت نے) ایک مرتبہ ان کو عرس شریف کے موقعہ پر شرقپور
میں دیکھا تھا۔ بلند قامت۔ سیاہ ریش تھے۔ بدھوار ٧ ربیع الاول ١٣٧٦ھ کو وفات پائی [3]
ان کے دو لڑکے میاں غلام احمد اور میاں جمیل احمد موجود ہیں۔

٢٤١۔ غلام جیلانی۔ مخدوم غلام جیلانی پروفیسر اورینٹل کالج لاہور۔
اکثر مرتبہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب پر لاہور میں ان سے ملاقات ہوتی رہتی ہے
ایک ملاقات ٣ محرم ١٣٩٠ھ کو ہوئی۔ [4] علماء فضلاء پر اکثر نکتہ چینی کرنا ان کا شیوہ ہے

---

[1] سہ ماہی العلم کراچی۔ جولائی تا ستمبر ١٩٧١ء ص ٣١ [2] تذکرہ اکابر اہل سنت ٢٩٦
[3] ایضاً ص ٢٩٨ [4] ڈائری شرافت ١٩٧٠ء شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۲۴۲۔ **غلام حسن**۔ حاجی میاں غلام حسن چشتی نظامی۔ بکھر دلہ شیخوپورہ ۸ محرم ۱۳۵۹ھ کو واپانوالی چک ۲۷ میں آکر مجھ کو ملے۔[1] ان کے بیٹے محمد اقبال منظور احمد اور بشیر احمد میرے مریدوں سے ہیں۔ میاں غلام حسن جمعرات ۱۱ شعبان ۱۳۹۲ھ کو فوت ہو[2]

۲۴۳۔ **غلام حسین**۔ میاں غلام حسین شاعر۔ کیلیانوالہ۔ گوجرانوالہ

یہ کیلیانوالہ کے علما خاندان سے تھے۔ پنجابی کے بہترین شاعر تھے۔ ہفت روزہ اخبار المنیر پہلے جھنگ سے جاری رکھا، پھر لاہور میں جاری کیا۔ کچھ عرصہ ۱۳۴۳ھ میں میں نے بھی اس کی کتابت کی۔ ان کا لڑکا نوجوان غلام رسول نام اُن ایام میں فوت ہو گیا، تو اس کے صدمہ میں اخبار نکالنا ترک کر دیا۔ اور خود بھی چند سال بعد فوت ہو گئے۔ ان کا قد دراز رنگ چٹا گورا۔ داڑھی سفید مقرض۔ مہندی لگاتے تھے۔

تصانیف: ۱۔ مسلمان نسیم ۲۔ قصہ حسن دیل ۳۔ میاں نیاں کلیاں

۲۴۴۔ **غلام حسین**۔ مولانا غلام حسین ولد مولوی ابراہیم نقشبندی سیتھل۔ ضلع گجرات۔ سلسلہ طریقت ان کا بلگہ شریف والے خاندان سے ملتا تھا۔ متعدد مرتبہ ان کی زیارت ہوئی۔ گاہ بگاہ ہمارے ہاں ساہن پال میں بھی تشریف لایا کرتے۔ ان کا کتب خانہ میں نے ملاحظہ کیا۔ مولانا صاحب کشف تھے۔ کہتے تھے کہ حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر ایک نورانی پھوہار ہر وقت برستی رہتی ہے اور مثل گنبد کے مجھ کو نظر آتی ہے۔ اور کہتے تھے کہ حضرت نوشہ صاحب کی اولاد سے اگر کسی شخص کو میں دیکھوں تو پہچان لیتا ہوں۔ میں نے پوچھا کیسے؟ کہا کہ ان کے سروں پر ایک شعلہ بلند مجھے نوشاہ عالیجاہ رحمۃ اللہ علیہ کا نور مشہود ہوتا ہے۔ ــــــھ میں وفات پائی۔

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۸۔ ص ۵۴۔ [2] گنجینہ شرافت (بیاض) ص ۲۳ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۲۴۵۔ غلام حیدر۔ سائیں غلام حیدر ولد دیوان علی مجاور دربار بابا مستان شاہ مداری۔ سودھرہ۔ گوجرانوالہ۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ کو سودھرہ میں ملاقات ہوئی۔ [۱]

۲۴۶۔ غلام دستگیر۔ مولانا پیر غلام دستگیر نامی قریشی لاہوری ہ والد صاحب کا نام پیر حامد شاہ م ۱۳۱۲ھ تھا جو رتہ پیراں ضلع شیخوپورہ کے رہنے والے تھے۔ اور شیخ عبدالجلیل چوہڑ شاہ بندگی لاہوری م ۹۱۰ھ کی اولاد سے تھے۔ پیر نامی ۲۳ جمادی الآخرہ ۱۳۰۱ھ میں پیدا ہوئے۔ صاحب علم و فضل تھے۔ اپنی سکونت لاہور۔ اندرون اکبری دروازہ۔ چوک نواب صاحب۔ محلہ چلہ بیبیاں میں رکھی تھی۔ ان کے مکان کے ایک حصہ میں سید احمد توختہ ترمذی کا مزار تھا۔ پیر صاحب بڑے مورخ، محقق اور تاریخگو تھے۔ میری (شرافت کی) کئی مرتبہ ان سے ملاقات ہوئی۔ ۱۵ شوال ۱۳۷۰ھ کو میں ان کے دولتخانہ پر گیا۔ انہوں نے میری کتاب شریف التواریخ پر بہترین تقریظ لکھی۔ اور قطعہ تاریخ تصنیف بھی لکھا۔ اور مجھ سے اپنی کتاب بزرگان لاہور کے لئے نوشاہی اولیائے لاہور کے حالات لئے۔ [۲] [۳] میرے رسالہ کشف الحقائق کی بھی تقریظ لکھی۔

پیر نامی ۷ رجب ۱۳۸۱ھ میں فوت ہوئے اور اپنے آبا و اجداد کے پاس موضع رتہ پیراں میں دفن ہوئے۔ [۴] ان کا قطعہ تاریخ وفات میں نے لکھا جو اعجاز التواریخ میں درج ہے اور تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۳۱۲ میں شایع ہو چکا ہے۔

---

[۱] روزنامچہ شرافت نمبر ۹۔ ص ۱۲۱ [۲] یہ کتاب بزرگان لاہور پیر نامی کی وفات کے بعد پیر معصوم نوری کتب خانہ والے نے چھپوائی۔ انہوں نے میرا مسودہ نوشاہی بزرگوں والا کتاب سے خارج کر کے ضائع کر دیا۔ [۳] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۲۔ ص ۵ [۴] خزینۃ العلوم ص ۲۴۹۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

تصنیفات۔ پیر نامی صاحب کی تصانیف ڈیڑھ سو کے قریب ہیں۔ چند نام یہ ہیں

۱۔ تاریخ مدینہ ۲۔ تاریخ جلیلہ ۳۔ تاریخ نجدیہ یعنی حقیقت وہابیہ

۴۔ نسب نامہ رسول انام وصحابہ کرام ۵۔ صدیق اور فاروق مستشرقین کی نظر میں

۶۔ رسالہ شیر و شکر ۷۔ بزرگانِ لاہور ۸۔ تعلیم الاخلاق ۹۔ اسلامی قانون وراثت۔ اکثر بزرگوں کی مختصر سوانح عمریاں لکھی ہیں۔

۲۴۷۔ غلام دین۔ مولانا غلام دین خطیب جامع مسجد شیشہ لاہور۔ یہ موضع چکوڑا مضافات کنجاہ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ کنجاہ کے ہائی سکول میں تعلیم پائی۔ مولانا عبداللہ سلیمانی کنجاہی رح سے تلمذ کیا۔ پھر دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں تعلیم حاصل کی ۱۳۵۸ھ / ۱۹۳۹ء میں سند فضیلت پائی۔ علامہ ابوالبرکات سید احمد لاہوری سے بھی شاگردی کا فخر حاصل کیا۔ انجمن شیشہ لاہور میں مسجد تعمیر کرائی اور خطابت کرتے رہے۔ میں نے (شرافت نے) ایک جلسہ پر ان کو دیکھا تھا اور تقریر سنی تھی۔ واعظ خوش بیان اور سراپا اخلاص و استقلال تھے۔ ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء میں وفات پائی۔ اُسی مسجد میں دفن ہوئے۔ مزار پر چھوٹا سا گنبد بنایا گیا ہے میں نے ان کی وفات کا قطعہ تاریخ لکھا جو کتاب اعجاز التواریخ میں درج اور ماہنامہ ضیائے حرم لاہور رمضان ۱۳۹۰ھ / نومبر ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا ہے۔

۲۴۸۔ غلام رسول۔ استاذ الکل مولانا غلام رسول مدرس دارالعلوم انہی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔ قوم زمیندار رانجھا سے تھے۔ علوم معقول و منقول میں فارغ التحصیل، دارالعلوم دیوبند سے سند یافتہ تھے۔ اپنے گاؤں موضع انہی میں درس جاری کیا۔ ممالک و امصار بعیدہ سے طلبا آکر علم حاصل کرتے تھے۔ پنجاب ہندوستان۔ چھچھ۔ ہزارہ۔ خراسان۔ قندھار، افغانستان اور کشمیر کے طلبا آکر پڑھتے تھے۔ اسی مرتبہ قطبی پڑھائی۔ ان کو اپنے وقت میں استاذ الکل

Marfat.com
Marfat.com

کہا جاتا تھا۔ میں نے ۱۳۴۵ھ میں ان کو ڈھوک کاسب ضلع گجرات میں ایک تبلیغی جلسہ پر دیکھا تھا۔ بالکل سادہ لباس اور جاٹوں جیسی صورت تھی۔ انہوں نے ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم کا ترجمہ وتفسیر اپنے وعظ میں بیان کی۔ زلزلہ کا ترجمہ اپنے علاقہ بار کی زبان میں "بھنجب" کیا۔ قاضی محمد اکرم قطبی ملتانی اور حافظ اللہ داد شیالوی وغیرہ علماء جب تقریر پر کھڑے ہوتے تو مولانا غلام رسول سے خائف ہوتے اور برملا کہتے کہ ہم کو اس برگزیدہ فاضل ہستی کے سامنے بولنے کی جرأت نہیں پڑتی۔

مولانا غلام رسول کی وفات ۱۳۵۱ھ میں ہوئی۔ [1]

۲۴۹۔ **غلام رسول**۔ مولانا غلام رسول بہاولپوری خطیب جامع مسجد گیلانیہ اوچ شریف گیلانی۔ ریاست بہاولپور۔ یہ مولانا محلہ نوابان شہر بہاولپور کے باشندہ تھے کچھ عرصہ اوچ شریف میں رہے۔ مسجد گیلانیہ کی خطابت کرتے۔ مخدوم سید شمس الدین ثامن گیلانی سجادہ نشین دربار غوثیہ قادریہ کے زمانہ میں تھے۔ میری پہلی ملاقات ان سے ۵ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ کو اوچ میں ہوئی۔ [2] ۱۲ محرم سنہ مذکور کو میں نے ان کے پیچھے نماز جمعہ پڑھی۔ ان کی پوری تقریر میں نے تحریر کر لی جو میری کتاب حدائق الانوار قلمی کے صفحہ ۲۰۰ سے صفحہ ۳۰۲ تک درج ہے۔ ان کے پاس میں نے کتاب اکمال الکلام فی مآثر الکرام الملقب احسن التواریخ دیکھی تھی جو سید آل رسول محمد میاں قادری برکاتی قاسمی سجادہ نشین مارہرہ کی تصنیف تھی۔ مولانا غلام رسول کی بیعت طریقت حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی سے تھی۔

۲۵۰۔ **غلام رسول**۔ مولوی غلام رسول مخدوم چشتی نظامی امام مسجد چھنی لک مضافات سابن پال شریف۔ والد کا نام میاں تاج الدین بن میاں شرف الدین بن میاں نور محمد تھا۔ جو مخدوم عثمان، لنگر مخدوم والے کی اولاد سے تھے۔ ان کے باپ دادا موضع علاؤ الدین کے چھٹہ کلاں ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ مولوی صاحب ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے

---

[1] عیون التواریخ [2] حدائق الانوار ص ۳۰۹ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

ابتدائی تعلیم کریا ونام حق مولوی غلام احمد خطیب جامع مسجد شیخاں علی پور چٹھہ، گوجرانوالہ سے حاصل کی۔ بعد ازاں دلاور چیمہ سے پندنامہ شیخ عطار پڑھا۔ پھر لاہور، محلہ ماڑھواں میں پیر عبدالغفار شاہ کشمیری سے قرآن کریم مع ترجمہ کے پڑھا۔ پھر موضع چھنی لک میں مسجد کے امام مقرر ہوئے اور تاحال اسی خدمت مسجد کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۹ء میں حضرت سید پیر مہر علی شاہ چشتی نظامی گولڑوی رح کے ہاتھ پر بیعت کی۔ تین مرتبہ حضرت میاں شیر محمد نقشبندی شرقپوری رح کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ میرے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی رح کی خدمت اقدس میں آتے رہتے تھے۔ میرے (شرافت کے) ساتھ بھی بہت محبت اور عقیدت رکھتے ہیں۔ ہمارے ختموں، عرسوں پر بھی شامل ہوتے رہتے ہیں۔ آگے پیچھے بھی آکر ملتے رہتے ہیں۔ عملیات میں بھی خاص دسترس رکھتے ہیں۔ نقش مثلث۔ مربع، مخمس، مسدس، مسبع، مثمن پُر کرنے کے کئی طریقے ان کو یاد ہیں۔ مولوی صاحب متدین، نیک شعار، خوب اخلاق والے ہیں۔ ان کا کتب خانہ بھی میں نے ملاحظہ کیا ہے۔ اس میں دو کتابیں نایاب تھیں: جواہر الاولیا خطی از سید باقر بن عثمان بخاری ۲۔ بیاض عملیات میاں دوا تونگر سہروردی۔ جواہر الاولیا، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان راولپنڈی والوں نے ان سے خرید کر بڑی آب و تاب سے شائع کر دی ہے۔ راجہ غلام سرور پی۔ ایچ۔ ڈی نے اس کو مرتب کیا ہے اور اس پر بہترین مقدمہ لکھا ہے۔

مولوی غلام رسول ۱۳۹۸ھ میں موجود ہیں ان کے بیٹے محمد علی کاتب اور محمد شفیق مودودی جماعت کے ہم مشرب ہیں۔

۲۵۱ - غلام عباس - مولوی غلام عباس خطیب جامع حنفیہ نور پور چہلال ضلع گوجرانوالہ۔ یہ مولوی محمد اسمٰعیل اہلحدیث گوجرانوالہ کے شاگرد ہیں کتب صحاح ستہ انہیں سے پڑھی ہیں لیکن مسلک حنفی کے پابند ہیں۔ ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۰ھ کو میری مجلس میں آئے۔ [ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء]

Marfat.com
Marfat.com

۲۵۲۔ غلام غوث۔ سائیں غلام غوث چشتی۔ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ میں ان کی ملاقات اوچ متبرکہ میں ہوئی۔ [1]

۲۵۳۔ غلام فرید۔ مسٹر غلام فرید اخگر اوچی۔ اس کی ملاقات بتاریخ ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ کو اوچ شریف میں ہوئی[2]۔ اردو زبان کا شاعر ہے اس نے ایک قصیدہ مرحیہ بنام سید غلام زین العابدین شاہ مدار المہام دربار عالیہ اوچ شریف اردو زبان میں لکھا جو میری کتاب حدائق الانوار میں درج ہے۔

۲۵۴۔ غلام فرید۔ میاں غلام فرید وٹو امام مسجد پانڈوکے ضلع گوجرانوالہ بڑے خوش مزاج، خوش آواز۔ اور نعت خواں تھے۔ یہ شعر نعتیہ ان کی زبان سے مجھے یاد ہے۔ ؎

از وجہ نیرہ یغرب بر بام کن طلوع
حتی نرٰیک عیننا کالشمس فی الضحیٰ

اور ایصال ثواب والے ختم شریف میں یہ شعر بھی پڑھا کرتے۔ ؎

برحق مسطر نبی کریم — تسنیم جسیم نسیم وسیم

چارپایاں بننے اور گانٹھنے کے فن میں ماہر تھے۔

۱۳۴۶ھ میں میری (شرافت کی) شادی ہوئی۔ اور میری برات پانڈوکے میں گئی۔ میرا نکاح سیدہ فضل بیگم بنت سید جلال شاہ بن سید محمد علی شاہ نوشاہی کے ساتھ میاں غلام فرید نے ہی پڑھا تھا۔ انہوں نے ۱۳۴۸ھ میں وفات پائی[3]

۲۵۵۔ غلام قادر۔ مولوی غلام قادر امام مسجد گوجروں متصل گجرات تین ماہ میں بچے کو قرآن مجید ختم کرا دیتے تھے۔ ۱۵ صفر ۱۳۷۲ھ کو ان سے ملاقات ہوئی۔ ان کا آبائی گاؤں صابی تھا[4]۔

---

[1] حدائق الانوار ص ۔ [2] ایضاً ص ۱۳۵۔ [3] عیون التواریخ۔ [4] روزنامچہ شرافت نمبر ۵ شرافت

۲۵۶ - غلام قادر - میاں غلام قادر نقشبندی امام مسجد ساد و چک مضافات نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ ۲۶ جمادی الاولی ۱۳۹۰ھ کو کو کر بلا ۱ گئے۔

۲۵۷ - غلام قادر - علامہ مرزا غلام قادر لاہوری۔

ان کے والد کا نام میاں احمد دین ولد حسن محمد تھا۔ میرانی والہ ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد لاہور چلے آئے۔ مرزا صاحب ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک شیرانوالہ ہائی سکول میں پڑھا۔ ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء میں اورینٹل کالج میں منشی فاضل کیا۔ فارسی ادب میں ڈاکٹر سید عبد اللہ۔ مولانا نور الحق علوی اور مولانا یسین فیض باغ والے سے استفادہ کیا۔ انہیں سے منطق کی کتابیں پڑھیں۔ فلسفہ کا گہرا مطالعہ کیا۔ فلسفہ وحدۃ الوجود سے خاص دلچسپی ہوئی شیخ ابن العربی کی ساری کتابیں پڑھیں۔ حکمت اشراقی کا بہ دقت نظر مطالعہ کیا۔ ۲ مرزا صاحب کے ساتھ لاہور میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب پہ اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔ از انجملہ ایک ملاقات ۲ ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ کو ہوئی۔ ۳ وحدۃ الوجود کے متعلق عالمانہ گفتگو کرتے ہیں۔ اس مشرب میں موجودہ وقت میں منفرد ہیں۔ کتابوں کے بڑے شوقین ہیں دس ہزار (۱۰۰۰۰) کے قریب کتابیں جمع کی ہیں۔

۲۵۸ - غلام محمد - سائیں غلام محمد نقشبندی۔ پھلتھکے۔ گوجرانوالہ۔ یہ مرید میاں محمد شاہ کوکارا کے۔ وہ مرید سائیں عبد الوہاب کے۔ وہ مرید شیخ عماد الدین المعروف سائیں حماد مجذوب چنیوٹی کے۔

سائیں غلام محمد کو میں نے دیکھا ہے۔ متین بزرگ نورانی صورت۔ صائم الدہر قائم اللیل تھے۔ دائمی روزہ رکھتے تربیت السالکین کے ساتھ اظہار

---

۱ ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء ۲ تذکرہ علمائے اہل سنت وجماعت لاہور ص ۳۹۰۔ حاشیہ ۳ ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء شرافت

Marfat.com
Marfat.com

کرتے جو سخت کڑوا ہوتا ہے تاکہ نفس کو لذت نہ آئے۔ ہمارے گاؤں کے قریب موضع چھینی لک میں آیا کرتے تھے۔ مریدین ان کو پالکی میں اٹھا کر لایا کرتے ساتھ چند درویش ہوتے۔ سب کے لباس عمدہ ہوتے اور ساتھ اونٹ ہوتے وہ بھی سجائے ہوئے ہوتے تھے۔ ان کا ایک درویش سائیں بہادل نام شیر پور ضلع گوجرانوالہ میں رہتا تھا۔ سائیں غلام محمد کا نام بیاض خزینۃ العلوم صفحہ ۱۸۹ میں درج ہے۔

۲۵۹۔ غلام محی الدین۔ سید غلام محی الدین شاہ۔ برادرزادہ علاء الامام دربار قادری اوچ شریف۔ ریاست بہاولپور۔ ۱۱ محرم ۱۳۷۳ھ کو میرے[1] لئے گھر آیا

۲۶۰۔ غلام مرشد۔ مولانا غلام مرشد۔ خطیب شاہی مسجد لاہور۔ یہ بڑے علامہ زمانہ ہیں۔ ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۶۸ھ کو ان کو جوکالیاں ضلع گجرات میں میں نے ایک جلسہ پر دیکھا اور تقریر سنی تھی۔[2]

۲۶۱۔ غلام نبی۔ مسٹر غلام نبی ایم۔ اے۔ ایم۔ ایل۔ اے نے پاسک باغ گجرات میں عوامی لیگ کے جلسہ پر ۹ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ کو تقریر کی اور حکومت حاضرہ کے عائدین کے نقائص بیان کئے میں نے وہ تقریر سنی[3]

۲۶۲۔ غلام نبی۔ مولوی غلام نبی امام مسجد نور پور چاہلاں۔ گوجرانوالہ خوش آواز ہے سیف الملوک بڑی بہترین طرز پر پڑھتا ہے۔ نعت خوانی بھی کرتا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت نوشاہ عالیجاہ ؒ کے عرس پر بھی حاضری دی ہے۔ ایک مرتبہ ۲۹ر رمضان ۱۳۹۰ھ کو موضع خالق پور میں مجھ کو آکر ملا۔[4]

۲۶۳۔ غوث۔ مولوی محمد غوث قریشی امام مسجد قصاباں۔ گجرات ۱۳۶۸ھ میں میں نے فتویٰ حلت ذبح فوق العقدہ پر ان کی تصویب کرائی۔

---

۱ حدائق الانوار صفحہ ۲۶۷ ۲ روزنامچہ شرافت نمبر ۲ صفحہ ۱۹ ۳ ایضاً نمبر ۱ صفحہ ۱ ۴ ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء
شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ف

۲۶۴ - فاروق - مولانا سید محمد فاروق قادری - ڈبل ایم اے - سجادہ نشین شاہ آباد گڑھی اختیار خاں - سندھ یونیورسٹی کے سٹوڈنٹ - ۱۱ محرم ۱۳۹۰ھ کو حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب ۵۵ ریلوے روڈ پر ان کی ملاقات ہوئی۔ ۱؎

۲۶۵ - فاضل - میاں محمد فاضل ولد میاں جلال دین اویسی - ساکن پھالیہ ضلع گجرات۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ کو پھالیہ میں ان کی ملاقات ہوئی۔ ۲؎

۲۶۶ - فاضل - مولوی محمد فاضل - جڑانوالہ - ضلع لائل پور - ۲۲ ذ ح ۱۳۸۹ھ کو مردانہ ضلع شیخوپورہ میں عرس پر ان کی تقریر سُنی ۳؎

۲۶۷ - فتح الاکرام - سیٹھ فتح الاکرام بی اے - گجراتی ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ کو ملاقات کے لئے صابن ہال آیا۔ ۴؎

۲۶۸ - فتح الدین - مولانا فتح الدین اذبر انصاری حنفی قادری خوشابی والد بزرگوار کا نام حکیم غلام محمد تھا - سلسلہ نسب حضرت اُسید بن حضیر انصاری صحابی رضہ سے ملتا ہے۔ ابتدائی تعلیم خوشاب میں حاصل کی۔ پہلے منشی فاضل کا امتحان دیا۔ کچھ عرصہ مور آنوالی مسجد لاہور میں پڑھتے رہے۔ پھر حیدر آباد دکن جاکر مولانا انوار الحق سے علوم معقول و منقول حاصل کئے۔ پھر یونیورسٹی جامعہ ازھر قاہرہ مصر میں چلے گئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہو کر لوٹے۔ قادریہ سلسلہ میں سید ابراہیم بغدادی سے بیعت کی۔ اور شیخ الدلائل مدنی شیخ ممتاز احمد المعروف عارف اللہ شاہ سے دلائل الخیرات کی اجازت لی۔ امیر عثمان علی خاں والی دکن کے ابتدائی دور میں شاہی طبیب اور قاضی القضاۃ مقرر ہوئے۔

۱؎ ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء ۲؎ ۵ ایضاً ۳؎ ایضاً ۴؎ روزنامچہ شرافت نمبر ۸ ص ۱۹۸ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

میں (شرافت) معہ چند احباب کے ۱۳۵۰ھ میں خوشاب شریف گیا۔ حضرت مخدوم شاہ معروف چشتی قادری اور دیگر اولیائے خوشاب کی زیارت مزارات سے مشرف ہوا۔ اُن دنوں مولانا فتح الدین اذبر حیات تھے اور حافظ خان محمد مرحوم کی مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض ادا کرتے تھے۔ میں ان کی زیارت سے مشرف ہوا ضعیف اور صاحب یمن و برکت بزرگ تھے۔ ہر شخص کو خوش اخلاقی سے ملتے۔ اگر کسی کو مخاطب کرتے تو فرماتے "خیر تھیوی" یعنی تجھے خیر ہو۔ مجھے شجرہ ولایت الشہدا عطا فرمایا تھا مولانا کی وفات ۱۶ شوال ۱۳۵۶ھ میں ہوئی۔ ؎ خوشاب میں مسجد حافظ خان محمد کے شمالی طرف دفن ہوئے۔ میں نے ۱۳۹۵ھ میں قبر کی زیارت کی ہے۔ آس پاس چار دیواری ہے۔ سرہانے کی طرف سنگ مرمر کا کتبہ لگا ہوا ہے۔

تصنیفات۔ مولانا کثیر التصانیف تھے حسب ذیل کتابیں ان کی یادگار ہیں۔

۱۔ تفسیر روح الایمان فی تشریح آیات القرآن ۱۳۳۲ھ ۲۔ مقدمہ تفسیر روح الایمان ۱۳۳۲ھ ۳۔ شرح ترکیب دیباچہ گلستان سعدی معہ حواشی مفیدہ ۱۳۲۶ھ ۴۔ الوقعۃ الاسلامیہ محرم ۱۳۵۱ھ ۵۔ کتاب العطایا ۶۔ خزینۃ المیراث۔ ۷۔ نقشہ انوار الفرائض ۸۔ صفوۃ المصادر العربیہ الموسوم صرف اذبریہ خطی ۹۔ کتاب الصرف الموسوم صرف کبیر خطی ۱۰۔ ترجمہ و حاشیہ دلائل الخیرات۔ ۱۱۔ رسالہ مفتاح الدلائل ۱۲۔ قرار الانوار و مرادات الاسرار (عملیات میں) ۱۳۔ شجرہ ولایت الشہداء۔

۲۶۹۔ فتح محمد، مولوی فتح محمد۔ ۲۶ رمضان ۱۳۹۰ھ کو سیٹیڈیم باغ گوجرانوالہ میں میں نے ان کی تقریر سنی۔ ؎۲

؎۱ تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۳۰۲ ؎۲ ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۲۷۰ - فدا حسین - ممتاز الشعرا ابوالطاہر فدا حسین فدا - مدیر اعلیٰ ماہنامہ مہر و ماہ لاہور - ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۹ء میں پیدا ہوئے علامہ تاج الدین احمد تاج لاہوری کے تلمیذ خاص اور جانشین ہیں - فن تاریخ گوئی کے بھی ماہر ہیں - میرے (شرافت کے) والد ماجد اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی کی وفات کا قطعہ تاریخ لکھا جو رسالہ ذکر نوشاہی مطبوعہ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء میں چھپ چکا ہے میری اکثر دفعہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب پر ان سے ملاقات ہوتی رہتی ہے میری مرتبہ کتاب گنج شریف پنجابی کے مقدمہ کی تصحیح میں میری معاونت کی ہے۔ ۱۳۹۸ھ میں موجود ہیں۔

تصنیفات - ۱- آفتاب تاج ۲- آفتاب نصرت ۳- افکار پریشان (مجموعہ کلام) ۴- جہاد سخن وغیرہ

۲۷۱ - فرزند علی - سید فرزند علی شاہ ولد سید ہاشم شاہ قادری رسول نگر ضلع گوجرانوالہ - میں نے کئی بار ان کو دیکھا ہے - دراز قد - لائق فائق تھے - ۱۳۹۱ھ میں وفات پائی۔

۲۷۲ - فضل احمد - میاں فضل احمد نقشبندی امام مسجد سید والی ضلع گوجرانوالہ - نعت خواں بھی تھے - ۲۸ شعبان ۱۳۸۶ھ کو میری مجلس میں آئے[1]

۲۷۳ - فضل الدین - مولانا حافظ فضل الدین قاری - رانکے گجرات انہوں نے حفظ قرآن کا درس جاری کیا تھا - سینکڑوں کو قرآن مجید حفظ کرایا بڑے بارعب قد آور کلیم جسیم تھے - میں جب رانکے جاتا تو میری مجلس میں آیا کرتے ۱۳۶۹ھ میں وفات پائی[2] انہوں نے علم قرأت میں کتاب مصباح التجوید تصنیف کی جو اس فن میں عمدہ کتاب ہے - ان کے بعد چھپی ہے۔

۱؎ روزنامچہ شرافت نمبر ۱۱ - ص ۱۰ ۲؎ عیون التواریخ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

۲۷۴۔ فضل الرحمٰن۔ مولانا فضل الرحمٰن قادری بن شیخ ضیاء الدین مدنی
یہ ۱۳۹۲ھ میں مدینہ طیبہ سے لاہور تشریف لائے۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے مجلس رضا
کی طرف سے ان کی چائے نوشی کا انتظام نوری مسجد متصل ریلوے سٹیشن لاہور میں
کیا تھا۔ حافظ جماعت علی شاہ نقشبندی علی پوری کے نواسہ پیر حیدر شاہ۔ اور دوسرے
کئی اکابر بطور خادم ان کے ہمراہ تھے۔ کئی لوگ ان کی زیارت و ملاقات کے لئے
حاضر ہوئے۔ میں بھی پہنچا۔ حکیم صاحب نے ان سے میرا تعارف کرایا۔ تو مصافحہ کے
وقت مولانا نے میرے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ یہ مولانا شاہ احمد نورانی کے خسر ہیں۔

۲۷۵۔ فضل الٰہی۔ میاں فضل الٰہی ولد میاں غلام احمد جنجوعہ امام
مسجد وضو پر حورد۔ متصل حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ۔ ساہن پال شریف
اکثر آیا جایا کرتے تھے۔ میں نے کئی مرتبہ ان کو دیکھا ہے ۱۳۶۹ھ میں فوت ہوئے[1]
ان کا بیٹا میاں اکبر علی بعمر اسّی سال اسوقت موجود ہے۔

۲۷۶۔ فضل حسین۔ پیر فضل حسین ولد پیر دسندھی شاہ بن پیر حسن شاہ
بھاکری نقشبندی۔ ساکن آلو مہار۔ ضلع سیالکوٹ۔ بڑے خلیق و حلیم
نیک اوصاف تھے۔ بھیری شاہ رحمان کے عرس پر اکثر آیا کرتے اور مسجد درگاہ
رحمانیہ میں ڈیرہ کرتے۔ چونکہ ہمارے بزرگوں کا ڈیرہ بھی مسجد میں ہوا کرتا تھا
اس لئے کئی مرتبہ ان کی ملاقات ہوئی۔

۲۷۷۔ فضل حسین۔ مولوی فضل حسین قریشی نقشبندی امام مسجد
چک ۵۴ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔ پیر سیدن شاہ چورہ والے کے مرید تھے۔ خوب
صورت۔ خوش طبع تھے۔ ہمیشہ حیا ملت کرتے۔ میرے جد بزرگوار اور میرے والد صاحب
کے بڑے محب تھے۔ اور ان کو قطب زمان سمجھتے تھے۔ میری مجلس میں بھی آیا کرتے تھے۔

---

[1] عیون التواریخ۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

۲۷۸۔ فضل حق۔ قاضی فضل حق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور۔

ان کے آبا و اجداد حاجی والہ ضلع گجرات کے تھے۔ انہوں نے کتاب ثواقب المناقب تصنیف علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی؟ بوساطت ماسٹر میراں بخش دوبرجی والہ ہم سے منگوائی جو میرے چھوٹے بھائی مولانا سید نذیر احمد قبادت نوشاہی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی نہایت خوشخط تھی۔ اُس سے فائدہ اٹھایا لیکن کتاب واپس نہ کی۔ میں خود بھی اُن کے پاس کتاب لینے کے واسطے گیا۔ اُسوقت بیمار تھے۔ گرمی کا موسم تھا۔ بستر کے گرد برف کے بلاک لگائے تھے۔ اور چھت والا بجلی کا پنکھا چل رہا تھا۔ مگر اُنہوں نے کتاب واپس نہ کی اور دنیا سے چلے گئے۔ اب وہ کتاب ان کے لڑکے بذل حق کے پاس موجود ہے۔ مگر اس کو بھی کتاب واپس دینے کی توفیق عطا نہیں ہوئی۔

قاضی فضل حق نے ایک رسالہ چٹھیاں دی وار پنجابی مرتب کرکے شائع کیا تھا۔

۲۷۹۔ فضل شاہ۔ مولانا سید ابوالبرکات پیر فضل شاہ ولد سید مظفر شاہ بن سید حیدر شاہ چشتی نظامی۔ ساکن جلالپور کیکناں۔ ضلع جہلم۔

۴ر جمادی الاولیٰ ۱۳۱۳ھ کو پیدا ہوئے[۱] اپنے دادا صاحب کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ ایک تحریک بنام حزب اللہ چلائی۔ خود امیر حزب اللہ کہلاتے تھے۔ میری کئی بار ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک ملاقات ۱۴ر ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ کو بمقام ڈھوک مضافات سا ہنیال تشریف ہوئی۔ وہ سارا واقعہ بنام رسالہ فیض چشتیہ فارسی میں لکھ رہا ہے۔

پیر فضل شاہ کی وفات ۱۷ر شعبان ۱۳۸۶ھ میں ہوئی۔

۲۸۰۔ فضل شاہ۔ سید فضل شاہ خوارزمی معین الدین پور والے۔ محلہ طارق آباد۔ لائل پور۔ ۳ر ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ کو میری ملاقات کو آئے میں اُسوقت طارق آباد میں گیا ہوا تھا۔[۲]

---

[۱] خزینۃ العلوم ص ۲۴۴ [۲] ثبات الایقان ص ۸ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۲۸۱۔ **فضل کریم**۔ مولوی حاجی فضل کریم ولد میاں الہ دین حفظہ نہ رسول نگری م یکم ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ۔ حال ساکن واہ، ضلع راولپنڈی۔
حضرت نوشہ صاحب رح کی صاحبزادی حضرت سیدہ سائرہ خاتون رح، زوجہ حضرت حافظ معموری سیلانی رح کی اولاد سے ہیں۔ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ کو میرے پاس ساہن پال شریف میں آئے۔ تفسیر ابن جریر، تفسیر ابن کثیر، تاریخ الخلفاء کا مطالعہ رکھتے ہیں۔[۱] ۱۳۹۸ھ میں موجود ہیں۔
حاجی صاحب کے سات بیٹے ہیں۔ ۱۔ مولوی عبدالرحمٰن بی۔اے۔ بی۔ایڈ، ۲۔ زبید۔ ایم۔اے۔ بی۔ایڈ ۳۔ سعید۔ ایف۔اے۔ سی ٹی ۴۔ ہارون، ۵۔ لقمان ۶۔ طارق ۷۔ ایوب

۲۸۲۔ **فقیر اللہ**۔ مولوی فقیر اللہ سند یافتہ دیوبند امام و خطیب جامع مسجد درگاہ حضرت شیر شاہ جلال بخاری۔ اوچ بخاری۔ ریاست بہاولپور۔ میری ان سے ملاقات ۹ محرم ۱۳۵۴ھ کو وہیں ہوئی۔ مثنوی مولانا روم کا درس دیتے تھے۔[۲] اس سے کچھ عرصہ بعد مسجد درگاہ گیلانی کے خطیب مقرر ہوئے جب میں ۲۸ شوال ۱۳۸۹ھ میں دوبارہ اوچ متبرکہ گیا۔ اس وقت پھر ملاقات ہوئی۔ گیلانی کتب خانہ اور زیارات متبرکہ انہیں کی وساطت سے کیں اور تبرکات اوچ دیکھے۔

۲۸۳۔ **فقیر اللہ**۔ حاجی فقیر اللہ خطیب جامع مسجد اسٹیشن علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔ میاں ابراہیم اویسی کے مرید و خلیفہ تھے۔ سات بار حج سے مشرف ہوئے میں نے متعدد مرتبہ ان کو دیکھا ہے۔ جبہ پہنا کرتے تھے۔ فقیرانہ لباس رکھتے ۱۳۸۹ھ میں انتقال کیا۔[۳] ان کے مریدوں سے حاجی عبداللہ پانڈو کی والا، صوفی اسمعیل کھڑ زوہ میرے احباب سے ہیں

---

[۱] روزنامچہ شرافت ص ۲۴۳ [۲] حدائق الانوار ص ۲۴۱ [۳] عیون التواریخ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۲۸۴۔ فقیر شاہ ۔ سید فقیر شاہ مشہدی ۔ ساکن راولپنڈی ۔ ۲۸ صفر ۱۳۵۹ھ
کو ڈھوک شبانی ضلع گجرات میں مجھ کو ملے ۔ ؎

۲۸۵۔ فقیر محمد ۔ مسٹر فقیر محمد انجم رحانی ۔ ساکن چٹی شاہ رحان ۔ گوجرانوالہ
والد صاحب کا نام اللہ دتا تھا جو کھیتی باڑی کرتے تھے ۔ انجم رحانی صاحب ۳۰ جمادی الاخریٰ
۱۳۶۵ھ [یکم جون ۱۹۴۶ء] میں پیدا ہوئے ۔ ابتدائی تعلیم مقامی پرائمری سکول میں پائی
اس زمانے میں استاد فرید احمد تھے جو کہ شاعر بھی تھے ۔ اکثر طرح مصرع دیا کرتے اور
تک بندی کرنے کا حکم دیتے ۔ اس لئے ان کے مزاج میں شاعرانہ اثر ہو گیا ۔
ڈی سی ہائی سکول احمد نگر ضلع گوجرانوالہ میں ۱۳۷۹ھ / ۱۹۵۹ء میں میٹرک کیا ۔
یہاں پر استاد کلب علی خاں رامپوری سے اردو ، فارسی پڑھی جس کی بنا پر زبان
دانی اور شاعری میں مزید شغف پیدا ہوا ۔

۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء ۔ گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ سے ایف اے کیا ۔ یہاں پر انور بیگ
اعوان فارسی کے اور نثار احمد قریشی انگریزی کے اساتذہ تھے ۔ ان کی تعلیم سے
ادبی دلچسپیوں کا خاص اثر ہوا ۔

۱۳۸۷ھ / ۱۹۶۷ء ۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اردو کیا ۔
۱۳۸۹ھ / ۱۹۶۹ء ۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم ۔ اے فارسی کیا ۔
۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء ۔ ادارہ تعلیم و تحقیق پنجاب یونیورسٹی سے ایم ۔ اے ایجوکیشن کیا
ادارہ میں مختلف سرگرمیوں میں شرکت کی ۔ اور مجلہ تعلیم و تحقیق کی ادارت کی ۔ "اردو
کی ترویج میں پنجاب کے نظام تعلیم کا حصہ" کے موضوع پر پی ۔ ایچ ۔ ڈی مقالہ
زیر تصنیف برائے پنجاب یونیورسٹی ۔ ادارہ کے لسانیات کے پروفیسر انور سلیم دل
کی رہنمائی اور سرپرستی سے تحقیقی ذوق کی نشو و نما ہوئی ۔

؎ روزنامچہ شرافت نمبر ۹ ۔ ص ۸ ۔ شرافت ۔

Marfat.com
Marfat.com

فراغت تعلیم کے بعد ایک سال محکمہ اوقاف میں بطور استاد کام کیا۔ ۱۰ شوال ۱۳۹۱ھ

۲۹ نومبر ۱۹۷۱ء] سے ۲ ذیقعد ۱۳۹۲ھ [۳ دسمبر ۱۹۷۲ء] تک گورنمنٹ ہائی

سکول جبکو۔ ضلع لاہور میں بطور ہیڈ ماسٹر کام کیا۔

۲ رجب ۱۳۹۳ھ [۲ اگست ۱۹۷۳ء] سے لاہور عجائب گھر میں بطور ریسرچ

کام شروع کیا۔ اور اسی عہدے پر ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ [۳۱ مئی ۱۹۷۷ء] تک کام کیا

۱۳ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ [یکم جون ۱۹۷۷ء] سے لاہور عجائب گھر میں بطور کیپر

ڈیپارٹمنٹ آف مسلم پیریڈ ترقی ہوئی۔

لاہور عجائب گھر میں تحریک پاکستان اور پاکستانی ڈاک ٹکٹوں کو ترتیب دیا۔

جو اپنی نوعیت کی پہلی اور منفرد کوشش ہے۔

جناب انجم رحمانی صاحب میرے (شرافت کے) خواص احباب میں سے

ہیں۔ میں جب لاہور جاؤں تو ان کی ملاقات کے لئے ضرور عجائب گھر جاتا

ہوں۔ اور ان کے پاس سے کئی نوادر علمی کتابیں دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

بڑے ذہین۔ فطین۔ خوش اخلاق۔ باوقار نوجوان ہیں۔ علمی کاموں میں

مصروف و منہمک رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر و علم میں برکت کرے۔

تصنیفات۔ جناب انجم رحمانی صاحب کثیر التصانیف ہیں۔ ان کے مقالات و رسائل

کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ افکار انجم (شعری مجموعہ) ۲۔ اسلام از روئے قرآن (مقالہ) ۳۔ مادری زبان

اور اس کی تدریس (مقالہ) ۴۔ اردو اور مقامی زبانیں (مقالہ) ۵۔ ہمارا نظام تعلیم

کیا ہونا چاہیئے (مقالہ) ۶۔ ہمارے نظام تعلیم میں سب سے بڑی خرابی ۷۔ ثانوی

مدارس میں معاشرتی علوم کا نصاب ۸۔ اسلام کا نظریہ تعلیم ۹۔ ہمارا نظام تعلیم اور

اس کی خرابیاں ۱۰۔ دیباچہ گلشن مشرق [تصنیف ڈاکٹر محمد شجاع ناموس] ۱۱۔ تعلیمی معارف

Marfat.com
Marfat.com

کی منصوبہ بندی ۱۲۔ چین میں ابتدائی نظام تعلیم ۱۳۔ تعلیم کا رواج عام ۱۴۔ مدارس
کی تنظیم نو ۱۵۔ اردو زبان و ادب ۱۶۔ یادگار تاج ۱۷۔ لاہور میوزیم تاریخ کے آئینے میں
۱۸۔ جنتی شاہ رحمان ۱۹۔ قائداعظم محمد علی جناح ۲۰۔ قائداعظم کی کہانی
تصاویر کی زبانی ۲۱۔ پاکستان کا پہلا پرچم (انگریزی) ۲۲۔ تحریک آزادی میں خواتین اور
طلبا کا حصہ ۲۳۔ اخلاق سے عاری مغربی سیاست کے نتائج و اثرات۔
۲۴۔ ڈاکٹر سید عبداللہ سے ایک ملاقات ۲۵۔ پروفیسر حمید خاں سے ایک ملاقات
۲۶۔ پروفیسر علی خبیر کاظمی سے ایک ملاقات ۲۷۔ ڈاکٹر محمد شجاع ناموس سے ایک
ملاقات ۲۸۔ دیباچہ اور انتخاب "مثنوی سچے صاحب دربار" از ڈاکٹر
محمد شجاع ناموس ۲۹۔ معاون مصنف ارمغان درویش (سوانح مادھولال حسین)
۳۰۔ خط کوفی کا ارتقاء ۳۱۔ ادارت "مجلہ تعلیم و تحقیق" پنجاب یونیورسٹی لاہور
۳۲۔ مختلف تعلیمی انجمنوں میں مختلف ذمہ داریاں اور وفود میں نمائندگی۔

— مسودات۔

۱۔ بچے اور مطالعہ ادب ۲۔ پاکستان کی تعمیر نو میں اساتذہ کا کردار ۳۔ اخلاقی تعلیم
۴۔ اسلام کا نظریہ تعلیم ۵۔ تعلیم اور سیاست ۶۔ اسلامی اور مغربی جمہوری نظریہ
سیاست کا تقابلی جائزہ ۷۔ نظریاتی تعلیم ۸۔ زبان کی ابتدا ۹۔ کشمیری شالیں
۱۰۔ جدوجہد آزادی کے دو سو سال ۱۱۔ شاہدرہ اور اس کے احوال و آثار۔
۱۲۔ سفرنامہ (لاہور تا ملکن کوٹ) ۱۳۔ لاہور عجائب گھر میں کتبات۔
۱۴۔ ہمارے قومی ترانے کی زبان۔

— انٹرویو

۱۔ آغا شورش کاشمیری مرحوم ۲۔ صادق کاشمیری مرحوم ۳۔ شفیق کوٹی مرحوم ۴۔ احسان دانش
۵۔ احمد ندیم قاسمی ۶۔ حفیظ جالندھری ۷۔ اشفاق احمد تلقین شاہ وغیرہ

Marfat.com
Marfat.com

۲۸۶ **فیض احمد** - میاں فیض احمد مخدوم ~~جی ابن ابراہیم~~ - امام مسجد اگرو یہ نمنصل سامرہ ڈال شریف ضلع گجرات - میرے جد بزرگوار حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نوشاہی رہ کے احباب میں سے تھے - میرے والد ماجد اعلیٰ حضرت نوشاہی رہ کے بھی محب تھے - میں نے بیشمار دفعہ ان کو دیکھا ہے - جن میں سے ایک ملاقات ۲ ر ذیقعد ۱۳۴۸ھ کو ہوئی [1] - میاں صاحب نیک طبع شریف النفس تھے - عمامہ سیاہ رنگ رکھتے تھے - ۱۳۶۲ھ میں وفات پائی [2]

۲۸۷ **فیض الحسن** - ڈاکٹر سید فیض الحسن - دھدو لبیرا - سیالکوٹ - ۵ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ کو نوشہرہ شریف کے عرس پر ان کی ملاقات ہوئی [3]

۲۸۸ **فیض الحسن** - پیر فیض الحسن نقشبندی آلومہاری - ساکن گوجرانوالہ والد کا نام پیر محمد حسین م ۱۳۵۴ھ ابن پیر دستگیر شاہ بن سید چنن شاہ بھاکری؟ پیر چنن شاہ خواجہ نامدار نقشبندی کے مرید و خلیفہ تھے - اور ان کے دادا پیر دستگیر شاہ کا اصلی نام محمد امین تھا - ان کے ایک مرید نے قرآن مجید کی ایک تفسیر بنام تفسیر محمد امینی پنجابی لکھی ہے - ان کے والد پیر محمد حسین آنریری مجسٹریٹ تھے -

پیر فیض الحسن ۱۳۳۰ھ میں پیدا ہوئے [4] بی - اے تک تعلیم پائی - خوش پوش وضعدار ذی وجاہت ہیں - تقریر بڑی تیز زبان سے کرتے ہیں - میری ان سے کئی بار ملاقات ہوئی ہے - ایکدفعہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ کو قصبہ کنجاہ ضلع گجرات میں ان کی تقریر سنی [5] - دوسری مرتبہ یکم ربیع الآخر ۱۳۶۲ھ کو موضع بیروالہ ضلع شیخوپورہ میں [6] ۱۳۹۸ھ میں موجود ہیں - (متوفی ۲۱ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ/ ۲۳ فروری ۱۹۸۱ء - عارف) -

۲۸۹ **فیض محمد** - مولوی فیض محمد خلیفہ اوچی - ۱۰ ر محرم ۱۳۵۴ھ کو حضرت مخدوم جہانیاں کے حلقہ درگاہ میں بمقام اوچ شریف ملاقات ہوئی ان کو اپنا شجرہ نسب لکھ کر دیا - [7]

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۲ - ص ۲ [2] عیون التواریخ [3] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۰ - ص ۸۲ - [4] تذکرہ علماء اہلسنت وجماعت لاہور ص ۳۵۸ حاشیہ [5] روزنامچہ شرافت نمبر ۹ ص ۶ [6] ایضاً ص ۱۶ [7] حدائق الانوار ص ۲۵۰ - شرافت -

Marfat.com
Marfat.com

ق

۲۹۰۔ قدوسی۔ مولوی قدوسی کباڑیہ۔ انارکلی۔ لاہور میں پرانی کتابوں کی دکان رکھتا ہے۔ میں نے اس سے کئی کتابیں خریدی ہیں۔ ایک شجرہ سادات خطی مکتوبہ ۱۳۰۴ھ بقیمت ۱۳۳ روپیہ خریدا۔ نیز کتاب قمر عارفاں۔ تحقیقات چشتی نیا ایڈیشن۔ تاریخ اولیائے قصور اس سے خریدی ہیں۔

۲۹۱۔ قطب الدین۔ مولوی قطب الدین الہ آبادی مدرس دارالعلوم قادریہ اوچ شریف گیلانی۔ ریاست بہاولپور۔ جن دنوں میں اوچ شریف میں دربار غوثیہ پر چلہ نشین رہا۔ مولوی صاحب کی روزانہ ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ فقہ۔ حدیث کا درس دیتے تھے۔ ایک ملاقات ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ کو ہوئی۔ ؎۱

۲۹۲۔ قطب الدین۔ مولانا غلام قطب الدین برہمچاری اوائل ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ میں اہل سنت و جماعت کے ایک جلسہ پر وزیرآباد میں ان کو دیکھا تھا۔ متعصب حنفی تھے۔ اہل حدیث کا ترجمہ کرتے تھے "باتونی لوگ"۔ ہندوؤں کے چاروں وید انہوں نے پڑھے ہوئے تھے۔ اور برہمچاری کی سند پائی تھی۔

۱۳۴۹ھ/۱۹۳۰ء میں وفات پائی۔ ؎۲

۲۹۳۔ قمر الدین۔ مولانا قمر الدین کاتب وزیرآبادی اچھے خوشنویس تھے۔ واعظ خوش بیان اور رقیق القلب تھے۔ گریہ زاری ان پر غالب تھی۔ جس زمانہ میں میں بمقام لکھو میں مولانا محمد حسین مبارک رقم سے کتابت سیکھتا تھا۔ یہ اکثر بسبب رشتہ داری کے وہاں آتے جاتے رہتے تھے۔ لہٰذا مجھے کئی مرتبہ ان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ داڑھی کو مہندی لگاتے تھے۔ ۱۳۲۸ھ میں فتویٰ حلت ذبح فوق العقدہ پر انہوں نے بھی تصدیق کی تھی۔ عمو صاحب سید غلام احمد کاتب نوشاہی

؎۱ حدائق الانوار ص۱۹۱ ؎۲ تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور ص۳۳۶ حاشیہ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

فن کتابت میں۔ اور مولوی شمس الدین ناظم کتب نادرہ زیر مسلم مسجد لاہور علم دین میں
ان کے شاگردان رشید سے تھے۔ مولانا قمر الدین نے سنہ [illegible] میں وفات پائی

ک

۲۹۴ - کامل - کامل صاحب لاہوری۔ ہندوستانی تھے۔ اکثر مرتبہ ان کی ملاقات حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب پر ہوا کرتی۔ ایک ملاقات ۳ محرم ۱۳۹۰ھ کو ہوئی۔ لہ ۱۳۹۵ھ میں وفات پائی۔

۲۹۵ - کانشی رام - ڈاکٹر کانشی رام ولد بیلی رام بھاٹیہ ساہوکار ساکن ترن مل ضلع گجرات۔ اس کے آباؤ اجداد لکھو پتی تھے۔ اور علاقہ میں ساہوکار کرتے تھے۔ اس نے حکیم برکت علی عزازی سے طب پڑھی۔ اور اپنا مطب کھولا۔ اسکی ایک ٹانگ ران سے کٹی ہوئی تھی۔ گھوڑی پر چلتا تھا ہمارے ہاں بیماروں پر اکثر آتا اس کے ہاتھ سے بحکم الٰہی شفا ہوتی تھی۔ اس نے قرآن مجید پڑھا ہوا تھا۔ اور خوش آوازی سے تلاوت کیا کرتا تھا۔ بیاض نور دین قادیانی اور مجربات نوشاہی وغیرہ طبی کتابیں اکثر اس کے معمول میں تھیں۔ تشکیل پاکستان کے وقت ہندوستان چلا گیا۔ اس کا ایک لڑکا دیوان چند نامی تھا۔ یہ دونوں باپ بیٹا ہمارے ساتھ محبت عقیدت رکھتے تھے۔

۲۹۶ - کرم الٰہی - میاں کرم الٰہی امام مسجد گھٹے والہ ضلع گوجرانوالہ سنہ ۱۳۵۹ھ ۲ میں نے کئی بار ان کو دیکھا ہے۔

۲۹۷ - کرم الٰہی - سائیں کرم الٰہی مجذوب المعروف بابا کانوانوالہ۔ محمدہ گجرات۔ قوم ارائیں سے تھے۔ سید امام شاہ مجذوب قادری چنڈالوی کے مرید تھے

لہ ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء ۲ لہ عیون التواریخ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

اُن کی نگاہ سے مجذوب ہو گئے۔ سر۔ داڑھی۔ مونچھوں اور بغلوں کے بال دراز تھے
صرف ایک چھوٹی سی تہبندی کمر میں باندھتے۔ کانوں کا ایک گچھا ہاتھ میں رکھتے
اس کو شمار کرتے رہتے۔ صاحب کشف و کرامات تھے۔ ارباب حاجات کا ہجوم ہوتا
ان کے پاس رہتا۔ صاحب جلالیت تھے۔ گالیاں دیتے اور مارتے بھی تھے۔
میں نے (شرافت نے) ایک مرتبہ ان کی زیارت کی ہے۔ مولوی حافظ عبداللہ ڈوگوی
اور مولوی فضل حسین نقشبندی چک ۵۱ والے ان کی کرامات بیان کرتے تھے۔ بابا
صاحب کے پاس کووں کا ہجوم رہتا تھا۔ اس لئے ان کو بابا کانوانوالہ کہتے تھے
بابا صاحب نے ۲۳ صفر ۱۳۴۹ھ کو وفات پائی[1]۔ محمدہ گجرات میں دفن ہوئے
قبر پر عالی شان گنبد بنا ہے۔

۲۹۸۔ کرم شاہ۔ مولانا پیر کرم شاہ ولد پیر محمد شاہ قریشی بھیرہ۔
ضلع سرگودھا۔ حضرت مخدوم شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی کی اولاد سے ہیں۔
۲۱ رمضان ۱۳۳۶ھ کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مولانا محمد قاسم بالاکوٹی
سے حاصل کی۔ فلسفہ۔ منطق کی فنی کتابیں مولانا محمد دین۔ ساکن ہرہو۔
ضلع کیمبل پور سے پڑھیں۔ ادب۔ فقہ۔ ریاضی کا مطالعہ مولانا غلام محمد
ساکن پیپلاں۔ ضلع میانوالی سے کیا۔ سند حدیث جامعہ نعیمیہ مراد آباد سے
صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین سے حاصل کی۔ ۱۳۶۴ھ / ۱۹۴۵ء میں بی۔ اے
کیا۔ ۱۳۷۰ھ / ۱۹۵۱ء میں جامع ازہر مصر میں داخلہ لیا۔ تین سال کے بعد ۱۳۷۴ھ / ۱۹۵۴ء
اس عدیم المثال یونیورسٹی سے درجہ خاص میں سند حاصل کر کے واپس آئے۔
خواجہ ضیاء الدین چشتی نظامی سیالوی سے بیعت کر کے خلافت پائی۔ میری کئی بار
حکیم محمد موسیٰ کے مطب پر لاہور میں ان سے ملاقات ہوئی ہے۔ بہت ملنسار۔

---

[1] عیون التواریخ۔ افکار شرافت ص ۵۷۹۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

خوش اخلاق ۔ روشن چہرہ ۔ عالم باعمل ہیں ۔ اس وقت علمائے اہل سنت میں امتیازی شان رکھتے ہیں ۔

تصانیف ۔ ۱۔ تفسیر ضیاء القرآن ۲۔ سنت خیر الانام ۳۔ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور سے جاری کیا ہے ۔ اس کا قطعہ تاریخ اجرا میں نے فارسی میں لکھا تھا ۔ جو دوسرے نمبر میں چھپ گیا ۔ اور میری کتاب اعجاز التواریخ میں بھی درج ہے ۔

۲۹۹ ۔ **کفایت حسین** ۔ مولوی حافظ کفایت حسین شیعی ۔ ۱۱ر صفر ~~۱۳۷۲~~ کو کمپنی باغ گجرات میں ایک جلسہ پر یہ صدر تھے ۔ علماء کی تقریروں کے بعد انہوں نے بڑی عمدہ تقریر کی ۔ جس میں کہا کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نور ہیں ۔ نورانی نہیں ۔ سراپا عقل ہیں ۔ علم ہیں ۔ حلم ہیں ۔ رحمت ہیں ۔ ان کی تقریر کا خلاصہ میں نے اپنے روزنامچہ نمبر دہم میں درج کر لیا تھا جو صفحہ ۹ سے صفحہ ۱۶ تک تحریر ہے ۔

گ

۳۰۰ ۔ **گنڈا سنگھ** ۔ سردار گنڈا سنگھ دوکاندار ۔ ابوالفتح والی ۔ گوجرانوالہ علم شاستر کا واقف تھا ۔ کتاب سرمکنون جو شاہ فقیر اللہ قندھاری کی تصنیف ہے اور ہندی بھاشا ۔ سرائکی زبان میں ہے ۔ اس کے کئی مشکل الفاظ میں نے (سرلفنے) اس سے حل کئے ۔ مثلاً اجپا جاپ ۔ (اونچا ذکر) مکت (نجات) پراپت (حاصل) "سوہج باہر سو اور بھیتر ہنگ" (جب سانس باہر جاوے تو سو اور جب اندر جاوے تو ہنگ کا ذکر کرے) جیسے اہل اسلام صوفیوں میں پاس انفاس کا ذکر کرتے ہیں ۔ جب باہر سانس جاوے تو اللہ ۔ جب اندر جاوے تو ھو کا ذکر کرتے ہیں" بابا گنڈا سنگھ انگریزوں کی حکومت کے آخری سالوں میں فوت ہو گیا ۔ اس کا ایک بیٹا بلونت سنگھ نامی تھا ۔ غالباً سال وفات ~~۱۳۶۴~~ھ ۱۹۴۵ء تھا ۔

Marfat.com
Marfat.com

ل

۳۰۱ - لال شاہ - سید لال شاہ بخاری - ڈھل متصل بھالیہ - ضلع گجرات
شیعہ مسلک کے پیرو ہیں - نیک اطوار - دیانت دار ہیں - میں جب کبھی ان کے
گاؤں میں جاؤں تو ضرور محبت سے آتے ہیں - اور مجلس میں بیٹھتے ہیں -
ایک ملاقات ۷ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ کو ہوئی ہے[1]

۳۰۲ - لال شاہ - سید لال شاہ اولاد میراں عارف شاہ کاظمی -
ڈھوک شہانی - ضلع گجرات - جب میں ان کے گاؤں میں جاتا ضرور میری
ملاقات کو آتے - اور مجلس میں بیٹھتے - اور مسائل سنا کرتے - ایک ملاقات ۹ صفر
۱۳۷۲ھ کو ہوئی - [2] کئی سال سے وفات پا چکے ہیں - ان کے بیٹے
حبیب شاہ - غلام علی شاہ - محمد شاہ - نجیب شاہ - اکبر شاہ موجود ہیں

۳۰۳ - لطیف - میاں عبد اللطیف - مجعد ر - گوجرانوالہ ۲۳ ربیع الثانی
۱۳۷۲ھ کو موضع لکھیبی میں آکر میرے ساتھ ملاقات کی ہے[3]

۳۰۴ - لطیف - حکیم عبد اللطیف عارف - محلہ قاسم پورہ - گجرات -
میں نے ایک مرتبہ ان سے ملاقات کی - پنجابی کے اچھے شاعر تھے - حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے حالات میں کتاب مکی دالا نظم کی -

۳۰۵ - لطیف - مولوی محمد لطیف ماسٹر سکول بھالیہ - ضلع گجرات -
۱۳۲۵ھ میں میری ان سے ملاقات ہوئی - کتاب شاہ نامہ عرف شاہنشی نامہ
یا رنجیت سنگھ نامہ فارسی تصنیف میاں احمد یار مرالوی کا ایک قلمی نسخہ ان کے
پاس دیکھا - نہایت خوشخط تھا - کچھ اقتباسات میں نے اس میں سے لئے -
مولوی صاحب وفات پا چکے ہیں -

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۵ ص ۸۳ [2] ایضاً نمبر ۱۰ ص ۵۲ [3] ایضاً ص ۱۸۶ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۳۰۶۔ یکھن شاہ۔ سید یکھن شاہ خوارزمی، منگھووال، ضلع گجرات۔

یہ صاحب علم نیک اخلاق۔ متواضع تھے۔ تصنیف و تالیف میں معروف رہتے۔ ایک کتاب تاریخ سادات خوارزمیہ بڑی عمدہ لکھی ہے۔ جو ابھی تک چھپی نہیں۔ یہ شاہ صاحب باوجود معمر ہونے کے تیرہ ۱۳ میل پیدل سفر کر کے میری (شرافت کی) ملاقات کے واسطے ساہن پال شریف تشریف لاتے۔ چند سال گزرے وفات پا چکے ہیں۔

۳۰۷۔ محبوب عالم۔ قاضی محبوب عالم۔ ساکن محمدہ، متصل گجرات۔

یہ زبدۃ المکاشفین قاضی سلطان محمود اعوان شریف والہ کے حقیقی برادر زادہ اور سجادہ نشین ہیں۔ ان کی ملکیت میں ایک بڑا کتب خانہ ہے جس نے بھی ملاحظہ کیا ہے اس سے مولوی محمد اشرف فاروقی منچری کی سیر انی اشرفی کا صحیح نسخہ۔ اور ایک سیر انی پیر ان اکجاد دستیاب ہوئی۔ میں نے اپنی کتاب شریف التواریخ کی پہلی جلد موسوم بہ تاریخ الاقطاب اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ان کو دکھائی۔ دیکھ کر بڑے خوش ہوئے اور کہا کہ اس کا خط خوش دیکھ کر تسرّ الناظرین کا منظر آنکھوں کے سامنے آ گیا ہے۔ اور کہا کہ ہمارے بڑے قاضی سلطان محمود رح فرمایا کرتے تھے کہ حضرت نوشہ گنج بخش مجسم عشق تھے۔"

قاضی محبوب عالم ۱۳۹۸ھ میں موجود ہیں۔

۳۰۸۔ محمد۔ محدث اعظم شمس الافاضل ابو المحامد سید محمد محدث اشرفی کچھوچھوی۔ والد کا نام مولانا نذر اشرف تھا۔ ۱۳۱۱ھ میں جائس ضلع رائے بریلی میں پیدا ہوئے۔ درس نظامی مولانا عبد الباری فرنگی محلی سے مکمل کیا۔ پھر مولانا مفتی لطف اللہ۔ مولانا شاہ مطیع الرسول عبد المقتدر بدایونی سے درس حدیث کی تکمیل کی۔ بیعت طریقت شاہ احمد اشرف کچھوچھوی سے تھی۔ پانچ ہزار غیر مسلم ان کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے۔ چار مرتبہ حج اور زیارات سے مشرف ہوئے۔

Marfat.com
Marfat.com

۱۳۶۵ھ میں آل انڈیا سنی کانفرنس منعقدہ بنارس کے صدر شعبۂ عمومی مقرر ہوئے تھے[1]
میں نے (شرافت نے) ملتان میں ایک جلسہ پر ان کو دیکھا تھا اور تقریر سنی تھی۔
انہوں نے ۱۷ رجب ۱۳۸۴ھ میں بمقام لکھنؤ وفات پائی۔ کچھوچھہ شریف میں قبر ہے[2]
ان کا مجموعہ کلام نظم بنام فرش پر عرش شائع ہوا ہے۔

۳۰۹۔ محمد۔ حافظ محمد۔ گوجرہ جھنڈیوالی متصل لالہ موسیٰ۔ گجرات
بڑے شریف الطبع حلیم مزاج تھے۔ میرے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ
نوشاہی رح کے محب خاص تھے۔ اُن کی مجلس میں حاضر ہوا کرتے۔ حج کی سعادت
سے مشرف ہو چکے تھے۔ میں نے کئی مرتبہ ان کو دیکھا ہے۔ ۱۳۷۵ھ میں وفات پائی۔[3]

۳۱۰۔ محمد۔ شیخ محمد مکی نائب معلم حجاج۔ یہ ۱۲ جمادی الاولیٰ
۱۳۷۲ھ کو توڑ بکی ضلع گوجرانوالہ میں مجھ کو ملے۔[4]

۳۱۱۔ محمد احمد۔ مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد الوری قادری لاہوری
والد کا نام سید دیدار علی شاہ تھا۔ ان کے اساتذہ میں مولانا احمد رضا خاں
بریلوی اور مولانا نعیم الدین مراد آبادی کے نام خاص قابل ذکر ہیں۔ کئی سال تک
جامع مسجد آگرہ اور بمبئی میں خطابت کی۔ پھر لاہور مسجد وزیر خاں میں خطیب رہے
میں نے (شرافت نے) ان کو لاہور میں دیکھا تھا ان کے پیچھے جمعہ پڑھا اور تقریر
سنی تھی۔ یہ مرکزی تنظیم جمعیت علمائے پاکستان کے صدر بھی رہے۔[5]
ان کی وفات جمعہ ۲ شعبان ۱۳۸۰ھ کو ہوئی۔[6]
تصنیفات۔ ۱۔ تفسیر الحسنات ۲۔ ترجمہ اردو کشف المحجوب ۳۔ طیب الوردہ شرح
قصیدۃ البردہ ۴۔ اوراق غم ۵۔ دیوان حافظ اردو ۶۔ صبح نور ۷۔ مرزائیت پر تبصرہ

---

[1] تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور ص ۳۲۶ حاشیہ [2] ایضاً ص ۳۲۶ [3] عیون التواریخ ص ۲۳۰
[4] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۔ ص ۲۰۹ [5] ماہنامہ عرفات لاہور ستمبر اکتوبر ۱۹۶۰ء ص ۱ [6] تذکرہ اکابر اہلسنت

۳۱۲ - محمد بخش - میاں محمد بخش چشتی لاہوری - ۱۳ محرم ۱۳۹۰ھ کو لاہور میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب پر ملاقات ہوئی - [1]

۳۱۳ - محمد بخش - مولانا محمد بخش مسلم بی اے - خطیب جامع مسلم مسجد بیرون لوہاری دروازہ - لاہور -

علامہ اقبال احمد فاروقی نے ان کے متعلق لکھا ہے - "آپ مرنجاں مرنج علمائے کرام کی یادگار ہیں - اپنی خوش بیانی اور قادر الکلامی کی وجہ سے برصغیر میں معروف ہیں - مسلم مسجد لاہور آپ کی خطابت کا ثمرہ ہے - خوش آواز ہیں اور حاضرین کو اچھا تاثر دیتے ہیں - آپ کی بے پناہ سیاسی اور دینی خدمات کی وجہ سے موجودہ حکومت نے اسلامک کونسل کا رکن منتخب کیا ہے" [2]

میں نے (شرافت نے) کئی مرتبہ جمعہ کی نماز ان کے پیچھے پڑھی گورنمنٹ برطانیہ کے زمانہ میں ہر جمعہ میں متعدد ہندو لوگ ان کے ہاتھ پر اسلام لایا کرتے تھے - اب بھی کئی عیسائی مسلمان ہوتے ہیں - ان کو انگریزی عبارتوں کے کئی جملے زبانی یاد ہیں - جب یہ اسلام کی حقانیت میں انگریزوں کے حوالے بیان کرتے ہیں تو انگریزی دان طبقہ بہت متاثر ہوتا ہے - ایک جمعہ ۱۱ رمضان ۱۳۵۵ھ کو ان کے پیچھے پڑھا - [3] ۱۳۹۸ھ میں موجود ہیں -

۳۱۴ - محمد دین - مولوی محمد دین - بھیر - ضلع میرپور - قصبہ گنجاہ کے جلسہ پر ۱۳ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ کو ان کی تقریر سنی تھی - خوش آواز ہیں [4]

۳۱۵ - محمد دین - میاں محمد دین امام مسجد محلہ گڑھی والہ متصل صابر پال ۱۲ ذیقعد ۱۳۴۸ھ کو جوکالیاں کے جلسہ پر ان کی تقریر سنی [5]

---

[1] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء [2] تذکرہ علمائے اہل سنت وجماعت لاہور ص ۳۲۲ حاشیہ

[3] روزنامچہ شرافت نمبر ۴ ص ۱۴ [4] ایضاً نمبر ۹ ص ۸ [5] ایضاً نمبر ۲ ص ۱۹ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۳۱۶۔ محمد دین۔ مولوی محمد دین الموسوم بہ محمد عنایت خطیب جامع مسجد انوار مدینہ محلہ شفقت آباد۔ منڈی بہاؤالدین۔ گجرات۔ یہ پیر فضل شاہ ولد مظفر شاہ چشتی نظامی جلالپوری کے مرید ہیں۔ کچھ عرصہ درگاہِ عالیہ نوشاہیہ کی مسجد کے بھی خطیب رہے۔ ایک مرتبہ ہمارے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت نوشاہی رح کے عرس پر آئے اور تقریر کی۔ کئی مرتبہ ان سے ملاقات ہوئی۔ ایکبار ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ کو ۱؎ ایک بار ۶ جمادی الاولے ۱۳۹۱ھ کو ملے۔ ۲؎

۳۱۷۔ محمد دین۔ مولوی حاجی محمد دین قادری سروری۔ گڑھی شاہ دولہ گجرات صاحب علم درویش تھے۔ ۱۳۴۸ھ/۱۹۲۹ء میں میں (شرافت) مسئلہ حلت ذبح فوق العقدہ کا استفتا لے کر ان کے پاس گیا۔ انہوں نے اس کی حلت پر تصدیق کر دی تھی۔ انہوں نے چند رسائل لکھے تھے۔ ۱۔ تمباکو نوشی کی حرمت میں ۲۔ ایک رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ حضرت سلطان باہو کا ظاہری مرشد کوئی نہیں تھا۔ اُنہوں نے بلاواسطہ حضرت غوث الثقلین رض سے روحانی فیض پایا۔ دلیل یہ دی کہ اگر اُن کا کوئی ظاہری مرشد ہوتا تو اُن کی تصانیف چالیس سے زیادہ کتابیں ہیں۔ کسی میں اپنے پیر کا نام درج کرتے یا اُس کی تعریف کرتے۔ حالانکہ کسی کتاب میں کوئی ذکر نہیں کیا۔ ۳۔ ایک رسالہ پنجابی منظوم اپنے معاصر درویش سائیں کرم الٰہی مجذوب گجراتی عرف کانواں والہ کے رد میں لکھا جس کا ایک شعر مجھے یاد ہے۔

اِکناں مجھاں نونہ دُدھانے نی اوہ خلقت ولی بنائے نی

حاجی محمد دین نے اپنی زندگی میں پانچ مسجدیں تعمیر کرائی تھیں۔ جن میں سے ایک گجرات میں اور ایک شورکوٹ جنکشن کے ریلوے سٹیشن پر موجود ہے۔

۱؎ ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء ۲؎ ایضاً ۱۹۷۱ء شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۳۱۸ - محمد دین - مورخ لاہور - میاں محمد دین کلیم بی اے گڑھی شاہو لاہور

ان کے والد کا نام میاں شہاب الدین قادری (م ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء) تھا۔ ابن میاں رحمت اللہ (م ۱۳۰۲ھ / ۱۸۸۵ء) بن میاں قمر بخش (م ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۷ء) بن خواجہ احمد (م ۱۲۴۴ھ / ۱۸۲۸ء) سلسلۂ نسب قاضی شمس الدین تک پہنچتا ہے۔

میاں صاحب ذیقعد ۱۳۳۵ھ (اگست ۱۹۱۷ء) کو بمقام دیپال پور ضلع گوجرانوالہ پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں کے مدرسہ سے حاصل کی۔ پھر دینی کتب پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ بریلی سے بذریعہ وی پی دس بارہ کتابیں اور رسالے منگوائے۔ پھر ذوق و شوق بڑھا۔ تو سیر و سیاحت کے لئے۔ کلکتہ۔ پٹنہ۔ بانکی پور۔ گیا۔ پھلواری شریف آسنسول۔ بنورہ۔ کھگول۔ سون۔ آگرہ۔ دہلی۔ لکھنؤ۔ کراچی۔ ملتان اور راولپنڈی گئے۔ اور برصغیر پاک و ہند کی مشہور لائبریریوں اور نامور علماء و فضلاء اور صوفیا سے استفادہ کیا۔ ملازمت لاہور کے دوران مدینۃ الاولیا لاہور سے اتنا عشق ہوا کہ اس شہر کا گوشہ گوشہ چھان مارا۔ اور کافی قدیم آثار کو ڈھونڈ نکالا

تعلیمی ریکارڈ اس طرح پر ہے۔

۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء۔ میں میٹرک کیا۔

۱۳۷۰ھ / ۱۹۵۱ء۔ ایل۔ ایس۔ جی۔ ڈی۔ پنجاب

۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۴ء۔ ادیب فاضل۔

۱۳۷۴ھ / ۱۹۵۵ء۔ ایف۔ اے۔

۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۶ء۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔ اے۔

۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء۔ حکومت پاکستان کی طرف سے مردم شماری پاکستان میں انچارج سپرنٹنڈنٹ۔

۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء۔ اے گریڈ کوالیفائڈ اکوئنٹ گورنمنٹ آف پنجاب

Marfat.com

اکومنس افیسر لاہور میونسپل کارپوریشن ۔ ریکارڈ اپ ٹوڈیٹنگ افیسر وائروننگ لاہور ۔ ڈویلپمنٹ اتھارٹی لاہور ۔

۱۳۸۹ھ / ۱۹۶۹ء میں سید مقبول محی الدین گیلانی اولاد شاہ سکندر کیتھلی حال مقیم ڈیرہ غازیخاں سے قادری سلسلہ میں بیعت کی ۔

۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء اگست میں نہایت اعزاز سے ریٹائر ہوئے ۔

کلیم صاحب میرے (شرافت کے) ساتھ محبت اور عقیدت رکھتے ہیں ۔ لاہور اکثر ان کے ساتھ علمی مجلسیں ہوتی رہتی ہیں میں نے ان کی کئی کتابوں کے پیش لفظ اور کئی کتابوں کے قطعات تاریخ لکھے ۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب پر اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں ۔ ازانجملہ ۳ ؍ ذیقعد ۱۳۸۸ھ ؎۱ ۶ ؍ محرم ۱۳۹۰ھ ۱۲ ؍ محرم ۱۳۹۰ھ ۳ ؍ شعبان ۱۳۹۰ھ کو بھی ملاقاتیں ہوئیں ؎۲

تصنیفات ۔ کلیم صاحب کثیر التصانیف ہیں ۔ انہوں نے جو کچھ لکھا ہے لاہور کے متعلق لکھا ہے ۔ تقریباً ایک سو کے قریب مطبوعہ کتب و مقالہ جات ہیں ۔ پچاس کے قریب مسودات تیار ہیں جو سب کے سب اسی شہر سے متعلق ہیں ۔ لاہور پر آج تک کوئی مصنف اس قدر کتب نہیں لکھ سکا کچھ اسماء یہاں لکھے جاتے ہیں ۔

مطبوعہ کتب ۔

۱ ۔ لاہور میں اولیائے نقشبند کی سرگرمیاں ۲ ۔ لاہور کے اولیائے چشت ۳ ۔ لاہور کے اولیائے سہروردیہ ۴ ۔ سوانح حیات حضرت پیر مکی ۵ ۔ سوانح حیات حضرت عبداللہ شاہ قادری مزنگوی ۶ ۔ سوانح حیات حضرت جان محمد حضوری قادری لاہوری ۷ ۔ سوانح حیات حضرت شاہ چراغ گیلانی لاہوری ۸ ۔ سوانح حیات سید میر محمود شاہ لاہوری ؒ ۹ ۔ سوانح حیات شیخ محمد سلطان نقشبندی کشمیری لاہوری ۱۰ ۔ سوانح حیات شیخ جان محمد

؎۱ روزنامچہ شرافت نمبر ۱۵ ۔ ص ۲۷ ؎۲ ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء قلم شرافت

Marfat.com

قادری بابک وال لاہوری ۱۱۔ سوانح حیات شیخ محمد عظیم قادری بیگم کوٹ لاہوری

۱۲۔ سلسلہ عالیہ قادریہ اور لاہور حصہ دوم تذکرہ مشائخ قادریہ ۱۳۔ مدینۃ الاولیا لاہور

۱۴۔ لاہور کی تاریخی مساجد جن کا اب نام و نشان تک باقی نہیں ہے ۱۵۔ قدیم لاہور۔

۱۶۔ لاہور میں موسم بہار کی رنگینیاں ۱۷۔ رئیس المیلاد لاہور میں آنحضرت م سے

منسوب تبرکات ۱۸۔ لاہور میں عید میلاد النبی کی تقریبات و جلوس ۱۹۔ لاہور میں عرس

غوث الاعظم کی تقریبات و جلوس ۲۰۔ شیخ ابو اسحاق قادری مزنگ لاہوری۔

۲۱۔ حضرت بی بی پاکدامناں کی تاریخی حیثیت ۲۲۔ لاہور کے قرآنی نوادرات۔

۲۳۔ مدینۃ الاولیا لاہور اور حضرت مجدد الف ثانی سرہندی ۲۴۔ شیخ عبدالحق محدث

دہلوی کا لاہور سے روحانی تعلق ۲۵۔ مرکز علوم اسلامیہ لاہور اور ملا عبدالحکیم سیالکوٹی

۲۶۔ سوانح حیات حضرت داتا گنج بخش لاہوری ۲۷۔ غزنوی عہد کے لاہوری صوفیا

و علما ۲۸۔ سوانح حیات حضرت گھوڑے شاہ بخاری لاہوری ۲۹۔ شہزادہ دارا شکوہ

قادری کا لاہور سے عشق ۳۰۔ لاہور کے قدیم دینی مدارس ۳۱۔ لاہور میں امام

اہل سنت شاہ احمد رضا خاں بریلوی کا فیضان۔

— مضامین مطبوعہ

۳۲۔ دعوت عمل ۳۳۔ ایثار ۳۴۔ اسلام اور عورت ۳۵۔ تاریخی واقعات ۳۶۔ مصلح اعظم

۳۷۔ سپہ سالار بدر و حنین ۳۸۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبر اغیار

کی کتابوں میں ۳۹۔ لاہور عہد اکبری میں ۴۰۔ شالامار باغ لاہور ۴۱۔ لاہور کا محرم الحرام۔

۴۲۔ لاہور کے میلے ۴۳۔ لاہور کے قدیم حمام ۴۴۔ لاہور کا پہلا مبلغ اسلام۔

۴۵۔ لاہور کے قدیم و جدید تاجران کتب ۴۶۔ لاہور کے امام باڑے ۴۷۔ حضرت بہاء الدین

زکریا ملتانی سہروردی ۴۸۔ میاں محمد شاہ چشتی ہوشیارپوری ۴۹۔ میاں وڈا سہروردی

لاہوری ۵۰۔ آغا محمد حسین قادری لاہوری ۵۱۔ مولانا غلام قادر بھیروی لاہوری

Marfat.com

۵۲۔ جامع مرکزی دار العلوم نعمانیہ لاہور ۵۳۔ شیخ عبد الجلیل چوہڑ بندگی لاہوری

۵۴۔ میاں احمد دین سہروردی لاہوری ۵۵۔ لاہور کے جیولرز ۵۶۔ لاہور میں مدفون

ایک مجاہد بادشاہ ۵۷۔ مولانا تاج الدین لاہوری ۵۸۔ غازی علم الدین لاہوری

۵۹۔ لاہور میں اہل سنت کی درسگاہیں ۶۰۔ لاہور میں اہل بیت کے تبرکات

۶۱۔ لاہور کی تاریخی مساجد ۶۲۔ لاہور میں شاہجہانی دور کی مساجد ۶۳۔ زندہ دلان

لاہور اور یوم ولادت ۶۴۔ محمد عربی۔ رسول کریم کی آمد و عظمت کا اعتراف۔

۶۵۔ شیخ عبد الحق مجذوب لاہوری ۶۶۔ باغبانپورہ کی قدیم و جدید مساجد ۶۷۔ لاہور کی

ایک میناری مساجد ۶۸۔ برصغیر میں خانوادہ فاروقی کی خدمات جلیلہ ۶۹۔ لاہور کی

بادشاہی مسجد ۷۰۔ پیر فضل گجراتی کے لاہور میں شب و روز ۷۱۔ تعلیمات حضرت

شاہ محمد غوث قادری لاہوری ۷۲۔ مسجد شہید گنج لاہور ۷۳۔ لاہور میں مسجد نبوی کے نمونے

۷۴۔ باغبانپورہ لاہور کے قدیم آثار ۷۵۔ عہد ناظمان لاہور کی یادگاریں۔

۷۶۔ لاہور کے متنازعہ فیہ آثار ۷۷۔ لاہور کے جنتی اہل بہشت ۷۸۔ لاہور میں

مدفون اولیائے نقشبند ۷۹۔ شہنشاہ جہانگیر اور لاہور ۸۰۔ لاہور میں نقاشی کی کہانی

۸۱۔ دہلی دروازہ سے ریلوے سٹیشن تک ۸۲۔ برصغیر پاک و ہند میں حضرت امام

اعظم کی اولاد امجاد ۸۳۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی تعلیمات کے لاہور پر اثرات

۸۴۔ کشف المحجوب کے قدیم و جدید نسخہ جات ۸۵۔ لاہور میں مدفون بزرگان سہروردیہ

۸۶۔ لاہور میں کاشی کاری۔ چینی کاری کا ارتقا اور زوال ۸۷۔ بزرگان لاہور کی تصانیف

۸۸۔ لاہور کی عید کا تاریخی پس منظر ۸۹۔ نئی انارکلی لاہور ۹۰۔ لاہور کے شیعہ عالم

۹۱۔ قطب الارشاد لاہور ۹۲۔ شاہی قلعہ لاہور و مسلمانوں کی عظمت رفتہ کا نشان

۹۳۔ ارشادات رسول ۹۴۔ عید میلاد النبی کس طرح منائی جاتی ہے (علمائے لاہور

ایک انٹرویو) ۹۵۔ آزادی ہند ۱۸۵۷ء میں لاہور کا کردار ۹۶۔ علامہ اقبال سے

Marfat.com

سرزمین لاہور کے روابط ۹۷۔ حضرت امیر ملت اور لاہور ۹۸۔ حضرت خواجہ اجمیری کا لاہور سے تعلق ۹۹۔ علمائے قصور کی لاہور میں علمی خدمات ۱۰۰۔ پاکستان میں حضرت صدیق اکبر کی اولاد امجاد ۱۰۱۔ خواجہ غریب نواز غیر مسلم مفکرین کی نظر میں ۱۰۲۔ تحریک پاکستان میں علمائے لاہور کا حصہ ۱۰۳۔ لاہور کے صوفیائے نقشبند ۱۰۴۔ انوار نقشبندیہ ۱۰۵۔ حضرت بدر حسن شاہ نقشبندی مجددی کلانوری۔ [1]

۳۱۹۔ محمد عالم۔ مولوی محمد عالم امام مسجد جوکالیاں۔ ضلع گجرات ۱۲ ذیقعد ۱۳۴۸ھ کو جوکالیاں میں ایک جلسہ پر ان کو دیکھا۔ وہاں منتظم یہی تھے۔ [2]

۳۲۰۔ محمد عالم۔ حکیم محمد عالم حفظانہ رسول نگر۔ ضلع گوجرانوالہ م ۱۳۳۸ھ [3] میں نے کئی بار ان کو دیکھا ہے۔

۳۲۱۔ محمد عالم۔ مولانا محمد عالم۔ جھگیاں شہاب الدین۔ لاہور۔ والدین نے نام محمد عالم رکھا۔ مگر پیر غلام دستگیر نامی نے تاریخی نام مختار حق رکھا جس سے ۱۳۴۹ھ سال ولادت ظاہر ہوتا ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد مولانا حاجی محمد حسین ولد کرم الٰہی سے حاصل کی۔ پھر میٹرک پاس کیا۔ فاضل فارسی کیا۔ کتابوں کے بڑے شوقین ہیں۔ تقریباً چار ہزار کتابیں ان کے کتب خانہ میں جمع ہیں۔ میں نے دو تین مرتبہ یہ کتب خانہ ملاحظہ کیا۔ نادر علمی کتابیں محفوظ کی ہیں۔ میں جب کبھی لاہور جاتا ہوں تو ان سے ملاقات کرتا ہوں۔ میرے روزنامچہ میں بھی کئی ایک ملاقاتوں کا ذکر موجود ہے۔ جیسا کہ ۳ ذیقعد ۱۳۸۸ھ [4]، ۸ محرم

---

[1] حکیم صاحب کے حالات اور تصانیف کی فہرست ماہنامہ عرفات لاہور نومبر۔ دسمبر ۱۹۷۵ء ص ۳۵ سے لکھے گئے ہیں۔ [2] روزنامچہ شرافت نمبر ۲۔ ص ۱۵ [3] عیون التواریخ [4] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۵۔ ص ۴۲۔ شرافت

Marfat.com

سنہ ۱۳۹۰ھ ۔ ۱۱ر شوال سنہ ۱۳۹۰ھ سلہ مولانا مختار حق صاحب ۔ ذہین ۔ فطین ۔ خوش اخلاق ۔ علم دوست ہیں ۔ سیارہ ڈائجسٹ کے قرآن نمبر کے یہ خصوصی معاون تھے ۔ اردو تراجم پر پُر مغز اور مفصل مقالہ لکھا ۔ نقوش کے سیرت نمبر کے لئے ایک انڈیکس تیار کیا ۔ جس میں سیرۃ النبی پر اردو ادب میں جتنا کام ہوا ہے ۔ اس پر معلومات جمع کردی ہیں ۔

ان کا مختصر تذکرہ شریف التواریخ کی تیسری جلد کے آٹھویں حصہ موسوم بہ شواہد الافکار میں مولانا نور الدین رسولنگری کے ذکر میں بھی تحریر ہو چکا ہے ۔

۳۲۲ ۔ محمد علی ۔ میاں محمد علی قادری قلندری ۔ ماتگٹ ۔ گجرات ۔

یہ پیر عنایت ولد پیر پھل ڈھیری والہ کا مرید ہے ۔ پنجابی میں شعر کہتا ہے ۔ قصہ مرزا صاحباں نظم کیا ہے ۔ ۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۰ھ کو چک جانو کلاں میں مجھے ملا ۔ سلہ

۳۲۳ ۔ محمد یار ۔ مولانا محمد یار بہاولپوری ۔ عبد النبی المختار خواجہ مولانا محمد یار ۔ گڑھی اختیار خاں ۔ ضلع رحیم یار خاں ۔ ریاست بہاولپور سنہ ۱۳۰۰ھ میں پیدا ہوئے ۔ والد کا نام مولانا عبد الکریم تھا ۔ قرآن مجید اور فارسی کی کتابیں جلالپور کے درس میں پڑھیں ۔ بعض کتابیں مولانا محمد حیات اور مولانا تاج محمود سے پڑھیں ۔ دورہ حدیث سنہ ۱۳۱۹ھ کو کر کے سند فضیلت حاصل کی ۔ چشتی نظامی سلسلہ میں خواجہ غلام فرید چاچڑاں والہ سے بیعت کی ۔ سنہ ۱۳۳۳ھ میں حج بیت اللہ شریف سے مشرف ہوئے ۔ سلہ ان کا عارفانہ کلام دیوان فریدی کے نام سے چھپا ہے ۔ بلبل اور محمد تخلص کرتے تھے ۔ مشرب وحدۃ الوجود تھا ۔

سلہ ڈائری شرافت سنہ ۱۹۷۰ء سلہ ایضاً سلہ تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۵۱۲ بحوالہ الیواقیت المہریہ ص ۱۲۷ ۔ مصنفہ مولانا غلام علی ۔ شرافت

واعظ خوش بیان تھے۔ ایک مرتبہ ۴ محرم ۱۳۵۵ھ میں نے ان کو پاک پتن میں حضرت
بابا فرید شکر گنج رح کے عرس پر مسجد درگاہ فریدیہ میں وعظ کرتے دیکھا اور سنا
کہ رہے تھے کہ مخالفین کہتے ہیں کہ پیروں کا ذکر قرآن میں نہیں اور ہم کہتے ہیں
کہ پیروں کا ذکر تو درکنار۔ پیروں کے کتوں کا بھی ذکر قرآن میں آیا ہے وکلبھم
باسط ذراعیہ بالوصید۔ اصحاب کہف نبی نہیں تھے پیر ہی تھے۔

دوسری مرتبہ میں نے ان کا وعظ مسجد داتا گنج بخش لاہور میں ۲۱ صفر ۱۳۵۶ھ
کو عرس کے موقعہ پر سنا۔[1]

مولانا محمد یار کی وفات ۱۴ رجب ۱۳۶۷ھ لاہور میں ہوئی۔ ان کا تابوت
گڑھی اختیار خاں میں لے جا کر دفن کیا گیا۔[2]

۳۲۴۔ محمود۔ محمود احمد۔ میوہ منڈی۔ لاہور۔ ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ
کو رحمان پورہ۔ لاہور میں یہ ملنے کے واسطے آیا۔[3]

۳۲۵۔ محمود۔ محمد محمود مغل۔ ریاض سٹریٹ دل محمد روڈ لاہور۔
۱۶ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ کو ہماری دعوت کی اور اپنے گھر بلایا۔[4]

۳۲۶۔ مراتب علی۔ سید مراتب علی شاہ ولد سید نواب علی شاہ گیلانی
ساکن اکبر پور سیداں۔ ضلع شیخوپورہ یہ مولانا محمد اعظم نوشاہی برخورداری میروالی
کے شاگرد تھے۔ انہوں نے ان کا سجع بنایا ع فدائے محمد مراتب علی۔
پنجابی کے اچھے شاعر تھے ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ کو ہم معہ قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی
اکبر پور میں ان کے ہاں گئے۔ ان کا کچھ کلام ان کی زبان سے سنا۔ اور کچھ اشعار لکھے۔[5]

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۵۔ ص ۱۳ [2] تذکرہ علمائے اہل سنت وجماعت لاہور ص ۳۵۵
حاشیہ [3] ثبات الایقان ص ۲۱ [4] ایضاً ص ۲۲ [5] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء شرافت

بابو محمد یوسف مردانوی کے متعلق

میاں یوسف مرچکا کدھرے گلی نہ دالی دی   چودہ نوں چا قطب کیتا پیر میرو والوی

حقہ کے متعلق

حقہ بچیاں نوں نقصان دیندا فائدہ مند ہر چند ہے بڈھیاں نوں
کوڑا کُٹ تما کو نسوار لے صاف کرے دماغ دیاں سُدیاں نوں
ایہو ہی قدر برباراں دے جٹ جانن پچھو بھیراں دے کوٹ دیاں چھیاں نوں
ہلاں منگر مراتبا بین حقے توپی لگدی اسے سدھے دیاں گھوڑیاں نوں

سید مراتب علی شاہ نے ۱۳۹۵ھ میں وفات پائی۔

۳۲۷۔ مرتضےٰ۔ مولوی حافظ غلام مرتضےٰ۔ دھمیکال۔ گجرات
والد صاحب کا نام مولانا شیخ احمد ولد مولوی حسن محمد قوم سیرا تھا۔ تعلیم ظاہری مولانا سید غلام قادر بن سید عبداللہ نوشاہی (م ۱۳۰۶ھ) سے پائی قرآن مجید حفظ کیا۔ میں نے (شرافت نے) کئی بار ان کو دیکھا ہے۔ سادہ مزاج تھے۔ ایک مرتبہ علی پور چٹھہ کے ریلوے اسٹیشن پر اتفاقاً ان کی ملاقات ہوئی میں اپنے والد ماجد اعلیٰ حضرت مولانا سید مخدوم مصطفےٰ نوشاہی رح کے ہمراہ تھا۔ انہوں نے پوچھا حافظ صاحب! آج کل کے کئی مولوی نداء یا رسول اللہ کو شرک کہتے ہیں۔ حافظ صاحب نے کہا کہ یہ اُن لوگوں کی غلطی ہے۔ کیا شرک کہنے کو اور چیزیں تھوڑی ہیں۔ حافظ صاحب نے جمعہ کی رات ۱۱ر رجب ۱۳۷۱ھ کو وفات پائی۔[1]

۳۲۸ مسعود۔ مولوی مسعود احمد نائب۔ دتو چوہڑ متصل منڈی بہاء الدین
والد صاحب کا نام مولوی محمد الدین چشتی نظامی ہے۔ جو دتو چوہڑ کے امام مسجد ہیں۔

---

[1] خزینۃ العلوم بیاض ص ۲۳۳۔ شرافت

یہاں ثاقب صاحب کے اپنے حالات لکھے جاتے ہیں

"میں ۱۹۵۹ء [۱۳۷۹ھ] بروز بدھ اس اقلیمِ غم میں مولوی محمد الدین چشتی نظامی صاحب کے گھر وارد ہوا۔ چار سال کی عمر میں قرآن مجید پڑھنا شروع کیا۔ اور ساتھ ہی پرائمری سکول ڈوچوہڑ میں داخل ہوا۔ قرآن مجید اور دیگر ابتدائی تعلیم والد صاحب سے حاصل کی۔ بعد ازاں اپنے نواحی گاؤں کھیوہ میں داخل ہوا تین سال تک وہاں تعلیم حاصل کی۔ وہاں سے مڈل کا امتحان پاس کیا۔ اور بعد میں گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول منڈی بہاؤالدین میں داخل ہوا۔ دو سال تک وہاں پڑھتا رہا۔ ۱۳۹۵ھ ۱۹۷۵ء کو سرگودھا بورڈ سے میٹرک کی سند حاصل کی۔ چونکہ طبعی میلان اسلامی تعلیم کی طرف تھا۔ اس لئے سکول چھوڑتے ہی استاذ العلماء حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب سجادہ نشین اہلہ شریف سے علوم اسلامی کا استفادہ کیا۔ پندنامہ، کریما، گلستانِ سعدی۔ نور الایضاح تک آپ سے کتابیں پڑھیں۔ بعد میں ملازمت کے خیال سے مسلم کمرشل کالج منڈی بہاؤالدین میں تین ماہ تک ٹائپ سیکھتا رہا۔ مگر یہ کام بھی طبیعت کے خلاف تھا۔ اور بزرگوں کی بھی رائے یہ تھی کہ راہِ علمِ شریعت پر گامزن رہوں۔ اس لئے ۲۴ مئی کو دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف میں داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ عشقِ مصطفیٰ کا جذبہ بھی دل میں بفضلِ خدا بدرجہ اتم موجود ہے جس کی وجہ سے کبھی کبھی ممدوحِ خدا، سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت کہہ لیتا ہوں ایک ابتدائی کلام اور سادہ سی نعت ذیل میں درج ہے۔ ؎

چار سُو جب نورِ احمد کا اُجالا ہو گیا　　کفر کی تاریک راتوں کو نکالا ہو گیا

براق بھی جبریل بھی رفرف بھی پیچھے رہ گئے　　زیرِ پائے مصطفیٰ تھا عرشِ اعلےٰ ہو گیا

عاصیو گھبراؤ نہ بالکل عذابِ نار سے　　حشر میں شافع ہمارا کملی والا ہو گیا

Marfat.com

مرحبا ! تشریف لائے جس مہینے میں نبی   سب مہینوں سے ہے اس کا شان بالا ہوگیا

ہوں کہاں میں اور کہاں نعتِ محمد مصطفےٰ

یہ بھی اک اعجاز نائب شاہِ والا ہوگیا :

خادم کہن مسعود احمد نائب [1]

مولوی نائب صاحب اکثر ہمارے عرسوں پر آتے رہتے ہیں ۔ بڑے ذہین ۔ نیک اطوار خوش اخلاق ہیں ۔ ہمارے مجبانِ خواص سے ہیں ۔ طلب علم میں معروف ہیں ۔ خط اچھا ہے ۔ ہمارے ساتھ خط و کتابت رکھتے ہیں ۔ سلمہ اللہ تعالیٰ ۔

۳۲۹ ۔ مسعود ۔ مولانا سید مسعود حسن شہاب دہلوی بہاولپوری ۔

— اُن کے اپنے قلم سے —

"۱ ۔ میرا مکمل نام سید مسعود حسن شہاب ہے ۔

۲ ۔ والد گرامی کا نام سید منظور حسن رضوی مرحوم ہے ۔

۳ ۔ میری ولادت دہلی میں ہوئی اور سن ولادت ۲۰ ، اکتوبر ۱۹۲۲ء [۲۸ ، صفر ۱۳۴۱ھ]

۴ ۔ تعلیم بی ۔ اے تک ۔ پنجاب یونیورسٹی سے بی ۔ اے پاس کیا تھا ۔

۵ ۔ عمر کا ابتدائی حصہ بہاول پور میں گزرا تھا ۔ یہاں میری ننہال کے بزرگ گذشتہ سو برس سے بسلسلہ ملازمت مقیم تھے ۔ میں ۱۹۳۵ء [۱۳۵۴ھ] میں مڈل کا امتحان دے کر دہلی واپس چلا گیا تھا پھر ۱۹۴۷ء [۱۳۶۶ھ] مہاجر ہو کر بہاولپور آ گیا ۔ اور اب تک یہیں مقیم ہوں ۔ [تعلیم کے سلسلہ میں کچھ عرصہ ریاست پٹیالہ میں بھی رہا ہوں وہاں میرے پھوپھا مولوی فضل متین صاحب جج تھے ۔ ان کا تعلق مولانا فضل حق

---

[1] مکتوب مسعود احمد نائب ۔ تراقت ۔

Marfat.com

خیرآبادی کے خاندان سے تھا۔ میرے پھوپھی زاد بھائی جعفر حمید محکمہ تعلقات عامہ مغربی پاکستان میں ڈپٹی ڈائریکٹر تھے]

۶۔ میں نے ۱۹۴۰ء / ۱۳۵۹ھ میں دہلی سے الہام جاری کیا تھا جو ماہنامے اور ہفت روزے کی شکل میں ایک ہی نام سے شائع ہوتا تھا ستمبر ۱۹۴۷ء [ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ] کا آخری پرچہ دہلی سے نکلا تھا۔ اس کے بعد اسی الہام کی تجدید اشاعت بہاولپور سے کی۔ اور بحمداللہ اب تک جاری ہے۔

۷۔ طریقت میں مجھے اپنے والد گرامی سے بیعت کا شرف حاصل ہے جو سلسلۂ چشتیہ نظامیہ میں منسلک تھے۔ ان کے مرشد بہار شریف کے حضرت شاہ کریم رضا تھے جن کا مزار دہلی میں حضرت نظام الدین اولیاءؒ کی درگاہ کے پاس ہے۔

۸۔ مجھے زمانہ طالب علمی میں کرکٹ اور ہاکی کا شوق رہا ہے لیکن جب الہام کا اجراء ہوا ہے میرا مشغلہ لکھنے پڑھنے کے علاوہ کچھ اور نہیں رہا۔ ۳۹-۱۹۳۸ء / ۵۸-۱۳۵۷ھ سے میں نے باقاعدہ لکھنے کا آغاز کیا اور میرے مضامین نظم و نثر مختلف رسائل و جرائد میں چھپنے لگے۔

۹۔ میں نے کچھ عرصہ سرکاری ملازمت بھی کی ہے۔ ون یونٹ کے ابتدائی دور میں انفارمیشن افسر مقرر ہوا تھا۔ فیلڈ مارشل ایوب خاں کے انقلاب کے بعد ملازمت سے مستعفی ہوگیا۔ اس کے علاوہ حکومت کے ایک سرکاری رسالہ لوکل گورنمنٹ ریویو کا بھی تقریباً ایک سال ایڈیٹر رہا۔ یہ رسالہ لاہور سے نکلتا تھا اور اس کے دو حصے تھے۔ ایک انگریزی میں۔ دوسرا اردو میں۔ پی۔ پی۔ آئی (نیوز ایجنسی) سے بھی تعلق رہا ہے۔ نیز کوہستان لاہور اور پاک جمہوریت کی نمائندگی بھی کی ہے۔

۱۰۔ ان ادبی و علمی اور صحافتی مشاغل کے علاوہ سیاسیات میں بھی میں نے بھرپور حصہ لیا ہے۔ قیام پاکستان سے قبل مسلم لیگ سے وابستہ تھا۔ بہاولپور میں آیا

Marfat.com

قیام میں حصہ لیا۔ میں آل پاکستان مسلم لیگ کا کونسلر اور پاکستان مسلم لیگ بہاولپور کی ورکنگ کمیٹی کا رکن تھا۔

سابق ریاست بہاولپور میں پہلی بار انتخابات کا سلسلہ شروع ہوا تو میں بلدیہ بہاولپور کا سینئر وائس پریذیڈنٹ منتخب ہوا۔ پھر ایوبی دور میں یونین کمیٹی کا چیئرمین اور ڈسٹرکٹ کونسل اور ڈویژنل کونسل کا رکن رہا۔

اب گزشتہ چار سال سے عملی سیاست سے قطعی لاتعلق ہوں اور زیادہ وقت تصنیف و تالیف میں صرف کرتا ہوں۔

۱۱۔ بہاولپور اردو اکیڈمی کا جنرل سیکرٹری ہوں۔ یہ ایک علمی اور ادبی اور تحقیقی ادارہ ہے۔ ڈویژنل کمشنر اس کے صدر ہوتے ہیں۔ اس ادارے کی طرف سے میری نگرانی میں ڈیڑھ درجن کے قریب تحقیقی اور علمی کتب شائع ہو چکی ہیں۔ اکیڈمی کی طرف سے میری ادارت میں ایک سہ ماہی رسالہ "الزبیر" بھی شائع ہوتا ہے۔

۱۲۔ میری تین کتابیں ۱۔ خطہ پاک اوچ ۲۔ خواجہ غلام فرید (سوانح اور شاعری) ۳۔ اولیائے بہاولپور۔ اکیڈمی کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں۔ ایک مجموعہ کلام "نقوش شہاب" مکتبہ الہام کی طرف سے ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء میں شائع ہوا تھا۔ ایک طویل نظم جو تقریباً پانسو اشعار پر مشتمل ہے "جنگ نامہ" کے نام سے ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء کی جنگ کے موضوع پر کلاسیک لاہور کی طرف سے شائع ہوئی تھی۔ نعتوں، منقبتوں اور مرثیوں پر ایک مجموعہ "موج نور" کے نام سے مکتبہ الہام کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ قائد اعظم نمبر زیر ترتیب ہے۔"

شہاب[1] ۱۰؍ نومبر ۱۹۷۶ء (۲۰ ذیقعدہ ۱۳۹۶ھ)

---

[1] مکتوب مسعود حسن شہاب مرافقت

Marfat.com

میں (شرافت) ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء میں بہاولپور گیا۔ اور ان سے ملاقات کی۔ اور ان کی وساطت سے سنٹرل لائبریری سے کتاب مراۃ الغفوریہ خطی تصنیف لطیف میاں امام بخش بن خواجہ نور اللہ لاہوری کا نسخہ لے کر فوٹو سٹیٹ کرایا۔

۳۳۰۔ **مسعود** ۔ مولانا محمد مسعود حنفی۔ الخ۔ چونڈہ سیالکوٹ جید عالم اور واعظ تھے۔ میں نے ۱۳۴۱ھ میں ایک جلسہ پر موضع گکھڑ ضلع گوجرانوالہ میں ان کا وعظ سنا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات بیان کئے تھے۔ ان کی وفات ۱۴ رمضان ۱۳۵۹ھ کو ہوئی [۱]

ان کے علاقہ میں مشہور ہے کہ یہ لوہار تھے۔ مگر ان کا لڑکا بنام صاحبزادہ افتخار احمد اب سید کہلاتا ہے۔ اور لائل پور۔ محلہ منصور آباد میں جمعہ کراتا ہے تقریر اس کی عمدہ اور دل پسند ہوتی ہے۔ لوگ شوق سے سنتے ہیں۔ اپنی سیادت کو پختہ منوانے کے لئے تشیع کی طرف کچھ میلان رکھتا ہے۔ مثلاً ایک کتاب اس نے خاک کربلا لکھی ہے۔ دوسری کتاب کفر یزید۔ حالانکہ آج تک کسی نے یزید کو کافر نہیں لکھا۔ فاسق فاجر لکھتے ہیں۔ مگر مولوی افتخار احمد نے شیعوں کو خوش کرنے کے لئے یہ رسالہ لکھا ہے۔ اور اپنی سیادت کو پختہ کرنے کے لئے یہ کام کیا۔

ایک سید نے اس سے پوچھا کہ اپنا شجرہ نسب دکھاؤ۔ تو بجائے اس کے کہ شجرہ دکھاتا کہہ دیا کہ تم نے ہم کو رشتہ دینا ہے کہ شجرہ پوچھتے ہو؟

۳۳۱ **مسعودہ** ۔ حاجن مسعودہ بیگم۔ زوجہ محمد موسیٰ خاں ڈرائیور لاہور ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء میں ساتویں حج کو ہمارے ساتھ شمس جہاز میں حرمین الشریفین گئی۔ درویشوں سے عقیدت رکھنے والی ہے۔ ۲۵ شوال ۱۳۹۵ھ جہاز میں ہمارے ساتھ ملاقات کی۔ نیک صالحہ عورت ہے۔ لاہور میں بھی ہمارے مکان پر کئی مرتبہ ملنے کے واسطے آئی۔ [۲]

---

[۱] بیاض گنجینہ شرافت ص ۲۱۵ [۲] سفر نامہ حج ص ۸۲ شرافت

Marfat.com

۳۳۲۔ مشاہد رضا۔ ڈاکٹر مشاہد رضا گجراتی ۔ ۱۵ رمضان ۱۳۹۱ھ
کو حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب پر بمقام لاہور ملاقات ہوئی [1]

۳۳۳۔ مشتاق احمد۔ ماسٹر مشتاق احمد قریشی ہاشمی نوشہروی۔ گجرات
میرے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی کی وفات کا قطعہ تاریخ
بنایا جو ذکر نوشاہی میں چھپ چکا ہے۔ ماسٹر صاحب کا ذکر تذکرہ شعرائے پنجاب میں
بھی درج ہے۔ ماسٹر صاحب کو خاندان نوشاہی سے خاص محبت ہے۔ کئی مرتبہ
ساہن پال شریف میں آئے ہیں۔ اکثر مرتبہ ملاقات ہوئی ہے۔ ایک ملاقات ۹ رجب
۱۳۹۰ھ کو ہوئی۔ [2]

۳۳۴۔ مشرف شاہ۔ حاجی سید مشرف شاہ۔ اکبرپورہ نزد درگاہ
اخون پنجو صاحب۔ ضلع پشاور۔ ۱۳۹۵ھ میں حج کے موقع پر ملاقات ہوئی
مکہ مکرمہ میں شارع مسفلہ پر ہمارے ساتھ ایک ہی کمرہ میں رہے۔

۳۳۵۔ مطیع اللہ۔ سید محمد مطیع اللہ ولد سید محمد حسین بن فتح علی خان
خوارزمی اولادِ میراں شعیب رح جو میراں سید شریف خوارزمی گھوڑانی کے بھائی
تھے۔ میراں شریف رح۔ حضرت نوشہ گنج بخش رح کے معاصر تھے۔ سید مطیع اللہ
چشتی خاندان میں مرولیانوالہ حضرات کے مرید ہیں۔ ۱۳۹۰ھ میں موضع جکڑیاں
علاقہ گھوڑانوال ضلع گجرات میں ان کی ملاقات ہوئی [3]

۳۳۶۔ مظفر حسین۔ حکیم میاں مظفر حسین ولد میاں فقیر علی فاروقی
ساکن اجنیکے ضلع گوجرانوالہ۔ طبیب کامل تھے۔ بہت عرصہ ہمارے خاندان کے معالج
رہے۔ ہمارے سلسلہ کے عقیدتمندوں سے تھے۔ بیعت طریقت حضرت میاں
شیر محمد نقشبندی شرقپوری رح سے تھی۔ اُن کے کچھ مکاتیب ان کے گھر موجود ہیں

---

[1] ڈائری شرافت ۱۹۷۱ء [2] ایضاً ۱۹۷۰ء [3] گنجینۂ شرافت صفحہ ۲۵۱ نزافت

میری متعدد مرتبہ ان سے ملاقات ہوئی۔ جن میں سے ایک ملاقات ۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۷ھ کو ہوئی [1] انہوں نے اپنے مورث اعلیٰ مولوی حکیم محمد اشرف فاروقی کا بیاض مع بیاض میاں قل احمد فاروقی مجھ کو عطا کیا تھا۔

میاں مظفر حسین نے ۱۴ شوال ۱۳۶۲ھ کو وفات پائی۔ موضع اچھیکے کے گورستان میں مدفون ہوئے۔

۳۳۷۔ معوان حسین۔ مولانا سید معوان حسین رام پوری ۱۳۰۶ھ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام شاہ ارشاد حسین تھا۔ انجمن اسلامیہ لاہور نے ان کو شاہی مسجد لاہور کا خطیب مقرر کیا۔ کئی سال تک انہوں نے خطابت کے فرائض انجام دیئے۔ خلافت مولانا شاہ عنایت اللہ جان سے حاصل کی تھی۔ خطابت شاہی مسجد کے ایام میں میں نے (سید شرافت نے) مولانا کی زیارت کی، اور ان کے اقتدا میں جمعہ کی نماز پڑھی۔ (۱۲ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ کو [illegible] میں فوت ہو چکا)

۳۳۸۔ مغیث الدین۔ کرنل فقیر سید مغیث الدین بخاری۔ اندرون بھاٹی دروازہ۔ فقیر خانہ۔ لاہور۔ میں (شرافت) دو مرتبہ ان کے ہاں گیا بڑی محبت سے پیش آئے۔ میں نے ان کا کتب خانہ دیکھا۔ اس میں سے کئی نوادرات ملے۔ رسالہ تشریف الفقرا قلمی جس میں سے ملا۔ جو ان کے مورث اعلیٰ فقیر سید غلام محی الدین بخاری نوشاہی برقندازی کی تصنیف سے ہے۔

ایک ملاقات ۲۴ محرم ۱۳۹۱ھ کو ہوئی [2] فقیر صاحب امیر آدمی۔ مؤدب عابد۔ خوش اخلاق۔ رقیق القلب۔ شب بیدار۔ فراخ مشرب تھے۔ کئی اسماء الٰہی۔ کلمہ طیبہ۔ درود شریف کا وظیفہ کیا کرتے۔ دو سو رکعت نوافل رات کو پڑھا کرتے۔ کچھ وظائف کی اجازت مجھ سے بھی لی۔ ـــــــ ھ میں وفات پائی۔

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۶ ص ۱۱ [2] ڈائری شرافت ۱۹۷۱ء شرافت

Marfat.com

۲۳۹۔ مقبول الرسول۔ مولانا خواجہ مقبول الرسول نقشبندی۔ ہلہ شریف
ضلع جہلم۔ والد کا نام خواجہ عبدالرسول تھا ابن مولوی دوست محمد بن مولوی
غلام نبی ہلّی رح۔ ــــــ ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کے دونوں پاؤں لنگ تھے۔
یعنی اندر کو مڑے ہوئے تھے۔ جسم بھارا تھا بہت کم گو تھے۔ میں نے ایک بار
ان کو چک دوساوا میں دیکھا تھا۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ کو وفات پائی۔[1]

۲۴۰۔ ممتاز بیگم۔ ڈاکٹر ممتاز بیگم چوہدری پروفیسر میری کوئن کالج سنت نگر
لاہور۔ دانشکدۂ ادبیات و علوم انسانی۔ دانشگاہ تہران۔ ایران
کی تعلیم یافتہ ہیں۔ ۱۳۴۶/۱۳۴۷ ہجری شمسی میں ڈاکٹر حسین خطیبی کی زیر نگرانی
فارسی میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے مقالہ "کتابہائے تصوف
بزبان فارسی در پاکستان و ہند" لکھا جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔

جلد اول ۵۱۹ صفحات	جلد دوم ۵۱۶ صفحات
جلد سوم ۵۱۱ صفحات	جلد چہارم ۳۷۶ صفحات

یہ مقالہ کتابخانہ گنج بخش اسلام آباد میں محفوظ ہے۔

اس مقالہ میں سلسلہ نوشاہیہ کی جو کتب تصوف مذکور ہیں۔ ان کے
کوائف میں نے فراہم کئے تھے۔ اس کے لئے محترمہ موصوف تہران سے میرے ساتھ
مکاتبہ کرتی رہی ہیں۔

۷ محرم ۱۳۹۰ھ - ۹ شعبان ۱۳۹۰ھ کو میری ملاقات کے لئے بخانہ فرزندم
سید سعید الظفر نوشاہی۔ سانده کلاں۔ لاہور میں آئیں۔[2] کتاب بہ ارزش میراث
صوفیہ مجھے تحفہ میں دی۔ شریف مزاج۔ عقلمند۔ حمیدہ صفات ہیں۔

---

[1] تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۳۴۳ [2] ڈائری شرافت ۱۳۹۰ھ شرافت

Marfat.com

۴۲۱۔ منشا۔ مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری —

— تابش صاحب کے اپنے قلم سے حالات —

"نام۔ محمد منشا ابن میاں الہ دین۔ تخلص تابش۔ نسبت قصوری

مولد و مسکن۔ مری ھر۔ تحصیل قصور [اب ضلع قصور]

خاندان۔ ارائیں۔

تعلیم و تربیت۔ قرآن کریم گھر پڑھا۔

میٹرک۔ ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء۔ ڈی بی ہائی سکول گنڈا سنگھ والا، تحصیل قصور، ضلع لاہور

دینی تعلیم کیلئے ۱۳۸۰ھ سے ۱۳۸۵ھ تک دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور، ضلع ساہیوال

میں قیام رہا۔ ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء میں سند فراغت حاصل کی۔ مولانا ضیاء القادری

علیہ الرحمۃ نے ایک طویل نظم میں تاریخ فراغت نکالی ہے

منشائے محمد کو منشائے خدا سمجھا — تاریخ ضیا کہئے ابرار شریعت آ

۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء میں حضرت شیخ الاسلام خواجہ حافظ محمد قمر الدین صاحب سیالوی دامت برکاتہم

العالیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء میں حج کعبہ و حاضری حضور پر نور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نصیب ہوئی۔

مسجد نبوی میں بخاری شریف کا دوبارہ درس لیا اور سند حاصل ہوئی۔

اساتذہ کرام۔ ۱۔ حضرت فقیہ اعظم مولانا الحاج ابوالخیر محمد نور اللہ صاحب نعیمی قادری

مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع ساہیوال ۲۔ حضرت العلام مولانا ابوالضیا

محمد باقر صاحب ضیاء النوری صدر المدرس دارالعلوم حنفیہ ۳۔ حضرت مولانا الحاج

صاحبزادہ ابوالفضل محمد نصر اللہ صاحب نوری نائب مہتمم دارالعلوم حنفیہ ۴۔ حضرت

شیخ الاسلام مولانا ضیاء الدین احمد قادری خلیفہ مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی

سے مدینہ طیبہ میں حاضری کے وقت دلائل الخیرات شریف کی اجازت حاصل کی۔

Marfat.com

- گیارہ سال سے فردوس شیر یز میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دیئے جارہے ہیں
- پاک و ہند کے تمام سُنی رسائل و جرائد میں مضامین لکھے جن میں درج ذیل رسائل خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔

پاکستان۔ ۱۔ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور شریف ۲۔ ماہنامہ ترجمانِ اہلِ سنت کراچی ۳۔ ماہنامہ نورِ اسلام شرقپور [امام اعظم نمبر] ۴۔ ماہنامہ سلطان العارفین گکھڑ ۵۔ ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ ۶۔ ماہنامہ الجامعہ۔ جامع محمدی جھنگ ۷۔ ہفت روزہ الہام بہاولپور ۸۔ ہفت روزہ سوادِ اعظم لاہور ۹۔ نور الحبیب بصیر پور ۱۰۔ الفرید پاکپتن

انڈیا۔ ۱۔ ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف ۲۔ ماہنامہ جمالِ حق کانپور ۳۔ ماہنامہ فیض الرسول براؤن شریف ۴۔ ہفت روزہ استقامت کانپور ۵ ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور

ترتیب و تصانیف۔ مطبوعات۔

۱۔ اغثنی یا رسول اللہ ۲۔ محمد نور ۳۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کا تاریخی جائزہ ۴۔ گلزارِ حسانی ۵۔ انوار الصیام ۶۔ راہِ عمل ۷۔ گنجِ شکر۔
۸۔ میلاد النبی کا انقلاب آفریں پیام ۹۔ نذرانۂ عقیدت بحضور فقیہ اعظم
۱۰۔ تذکرۃ الصدیق۔ ۱۱۔ مطالب القرآن کے عنوان سے قرآنی آیات پر مبنی مختلف موضوع پر ایک مبسوط فہرست ترتیب دی جو مولانا شاہ احمد رضا خاں کے ترجمہ قرآن کنز الایمان مع تفسیر خزائن العرفان از مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی (علیہما الرحمۃ) کے ساتھ تاج کمپنی نے بڑے اہتمام سے شائع کی۔ اس ترجمہ کی تصحیح کا شرف بھی مجھے حاصل ہوا۔

- غیر مطبوعہ

۱۔ دشمنانِ رسول کا انجام ۲۔ تنویر مصطفیٰ [حمد و نعت و مناقب پر منظوم کلام]
۳۔ داستانِ اولیاء ۴۔ امام اعظم کے ارشد تلامذہ ۵۔ تذکرہ محدث اعظم پاکستان

Marfat.com

۶۔ شاتمانِ صحابہ کرام کا انجام ۷۔ شاخ در شاخ ۸۔ گلہائے رنگا رنگ۔

۹۔ ضیائے ملت تذکرہ علماء اہل سنت ۱۰۔ الفاتحہ ۱۱۔ التامین ۱۲۔ الاختلاف

۱۳۔ بیس تراویح۔

— سیاسی طور پر جمعیت العلماء پاکستان سے منسلک ہوں۔

— مکتبہ قادریہ کا قیام۔ اور مندرجہ ذیل سنی کتب کی اشاعت میں حصہ لیا۔

۱۔ باغی ہندوستان ۲۔ تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان ۳۔ النیرۃ الوضیۃ

۴۔ زلزلہ ۵۔ کربلا کا مسافر ۶۔ مجدد اسلام اعلیٰ حضرت بریلوی ۷۔ سیف الجبار

۸۔ ورفعنا لک ذکرک ۹۔ تذکرۃ المحدثین ۱۰۔ غایۃ التحقیق۔ اور

فاضل بریلوی کے اکثر رسائل۔

— ان انجمنوں کی خدمت کا شرف پایا۔

۱۔ انجمن حزب الرحمٰن شعبہ تبلیغ دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور۔ نائب ناظم
جبکہ علامہ محمد شریف نوری قصوری علیہ الرحمۃ ناظم اعلیٰ تھے۔

۲۔ انجمن رضائے حبیب منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ۔ ناظم نشر و اشاعت

۳۔ مرکزی مجلس رضا کے ایک رکن اور مجلس کی اکثر کتابوں کی پروف ریڈنگ
میں حصہ لیا۔

۴۔ جامعہ رضویہ لوہاری دروازہ لاہور میں شعبہ تصنیف و تالیف کا ناظم ہوا

اہل قلم سے مراسم۔ ۱۔ حضرت الحاج جامع شریعت و طریقت مولانا سید شریف احمد
شرافت نوشاہی دامت برکاتہم العالیہ

۲۔ حضرت الحاج مولانا حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری مدظلہ صدر مرکزی مجلس رضا لاہور

۳۔ پروفیسر محمد مسعود احمد پرنسپل گورنمنٹ کالج ٹھٹھی (سندھ)

۴۔ پروفیسر محمد ایوب قادری پروفیسر اردو کالج کراچی۔

Marfat.com

۵۔ علامہ اقبال احمد فاروقی۔ ایم۔ اے۔ لاہور

۶۔ علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ناظم جامعہ نظامیہ لاہور

۷۔ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری لاہوری

۸۔ جناب راجہ رشید محمود صاحب ایم اے۔ لاہور

۹۔ علامہ نسیم صاحب بستوی

۱۰۔ مولانا بدرالدین احمد قادری

۱۱۔ مولانا محمد احمد مصباحی (اوجھیانی)

۱۲۔ مولانا محمد معراج الاسلام۔ بی۔ اے۔" [۱]

مولانا تابش صاحب۔ جید عالم لائق فائق محقق ہیں۔ میرے (شرافت کے) ساتھ بڑا خلوص و محبت رکھتے ہیں۔ جب کبھی مریدکی جاؤں تو ملاقات کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ اور کتابوں و رسائل کے تحفے دیتے رہتے ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ

۳۴۲۔ منظور۔ پیر منظور شاہ۔ کوٹوالہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔

قادریہ نوشاہیہ سلسلہ میں مسند پیر ضلع سیالکوٹ والے پیروں کے مرید ہیں۔ میں سفر میں تھا۔ میری ملاقات کے واسطے ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ میں بمقام غیبی ضلع گوجرانوالہ آئے۔ [۲]

۳۴۳۔ منظور عالم۔ مولوی منظور عالم خطیب جامع مسجد دلوشیانوالی چک ۴۹ ضلع شیخوپورہ۔ میاں بخت یار کے نواسہ ہیں۔ میرے جدامجد حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نوشاہی رح نے ان کو دعا دی تھی کہ یہ عالم ہو جائیں گے چنانچہ یہ فضیلت علم سے مشرف ہوئے۔ خوش آواز ہیں۔ وعظ ان کا دل پسند ہوتا ہے۔ میں جب کبھی ان کے گاؤں میں جاؤں تو ملاقات کو آتے ہیں۔ ایک ملاقات ۲۸ محرم ۱۳۹۰ھ کو ہوئی [۳]

---

[۱] مسودہ تابش قصوری [۲] روزنامچہ شرافت نمبر ۱۰ صفحہ ۱۸۹ [۳] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء نمبر ۲ شرافت

Marfat.com

۴۴۳۔ موسیٰ ۔ ممتاز الاطبا الحاج مولانا حکیم محمد موسیٰ امرتسری زاد مجدہٗ

مقیم شاد باغ لاہور ۔ مطب ۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور ۔ بالمقابل دواخانہ

حکیم اجمل خاں ۔ و ہمدرد دواخانہ ۔ وامرت دھارا بلڈنگ ۔

اندراج حالات حکیم صاحب کے اپنے قلم سے

" محمد موسیٰ ، میں ۲۷ اگست ۱۹۲۷ء [۲۸ صفر ۱۳۴۶ھ] کو امرتسر میں پیدا ہوا۔ والد ماجد کا اسم گرامی فخر الاطبا حکیم فقیر محمد چشتی نظامی امرتسری [متوفی ۱۳۷۱ھ ۔ مدفون بجوار حضرت شیخ میاں میر قادری لاہور] قرآن مجید ناظرہ استاذ القراء قاری کریم بخش مرحوم سے پڑھا۔ فارسی کی کتابیں کریما ۔ پند نامہ ۔ گلستان ۔ بوستان ۔ سکندر نامہ ۔ زلیخا (جامی) احسن القواعد ۔ اخلاق محسنی ۔ بدائع منظوم ۔ مالا بدمنہ ۔ اور عربی صرف کا رسالہ قانونچہ کھوائی مفتی عبد الرحمٰن ہزاروی مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر سے پڑھیں۔ پھر حضرت مولانا محمد عالم آسی سے استفادہ کیا۔ طب کی سب کتابیں والد ماجد سے پڑھیں۔ اور مثنوی شریف [مولانا روم] کے پہلے دو دفتر بھی والد ماجد سے پڑھے۔ طب کی عملی تربیت بھی انہی سے حاصل کی محمد شفیع پاندہ سے لنڈے پڑھے۔ اس لئے کہ ہندوؤں سے حساب کتاب کرنے میں سہولت ہو۔ تقسیم ملک پر ہجرت کر کے لاہور میں مقیم ہو گیا۔

تمام بزرگ اور افراد خاندان مذہباً حنفی اور مشرباً صوفی ہیں۔ والد ماجد اپنے رشتہ کے چچا مولوی فتح الدین چشتی دھیموی سے فیض یاب ہوئے اور اُن ہی کے ایما پر حضرت میاں علی محمد خاں چشتی نظامی سجادہ نشین بسی نو ضلع ہوشیارپور سے بیعت ہوئے۔ پھر خود مولوی فتح الدین صاحب نے خلافت سے نوازا۔ احقر کی بیعت بھی حضرت میاں علی محمد خاں صاحب چشتی

Marfat.com

ہوشیار پوری رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔ حضرت مہر محمد صوبہ نقشبندی کے خلیفہ حاجی علم الدین صاحب نے سلسلہ کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۱۳۹۳ھ۔ مدینہ منورہ کی حاضری اور فریضہ حج کی ادائی کا شرف نصیب ہوا۔ مدینہ منورہ میں دو ماہ سترہ دن حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور شیخ العرب والعجم حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی مدظلہ العالی مہاجر مدنی خلیفہ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ کی خدمت میں روزانہ حاضری نصیب ہوتی رہی۔ مدینہ پاک کی حاضری کے دوران حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدظلہٗ، حضرت شیخ محمد حسین رمزی یمنی اور شیخ الدلائل حضرت شیخ محمد ہاشم شقرون سے دلائل الخیرات اور قصیدہ بردہ شریف کی اجازتیں حاصل کیں۔ حضرت مولانا شیخ ضیاء الدین احمد قادری مدظلہٗ احقر پر غایت درجہ شفقت فرماتے ہیں۔ اور ہمیشہ دعاؤں میں یاد فرماتے ہیں۔ چنانچہ حضرت موصوف نے ۱۳۹۵ھ میں احقر کو سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ اور دیگر سلاسل کی اجازت تحریر فرما کر بھجوائی۔ یہ حضرت صاحب کا کرم ہے " وگرنہ من آنم کہ من دانم "

— تصانیف نہ ہونے کے برابر ہیں۔

۱۔ مولانا غلام محمد ترنم۔ [سوانح مولانا غلام محمد ترنم]

۲۔ ذکر مغفور۔ [سوانح سید مغفور القادری]

۳۔ اذکار جمیل۔ [سوانح سید برکت علی شاہ خلیانوی]

مضامین بھی متعدد تحریر کئے۔ اور بہت سی کتابوں کے مقدمے اور پیش لفظ تحریر کئے۔ جن میں سے ۱۔ مقدمہ کشف المحجوب مترجمہ مولانا ابوالحسنا

Marfat.com

۲۔ مقدمہ مکتوباتِ امام ربانی مترجمہ مولانا محمد سعید احمد نقشبندی خطیب دربار داتا صاحب

۳۔ پیش لفظ عباد الرحمٰن (تذکرہ مشائخ بھرچونڈی شریف) ۴۔ مقدمہ شرح

قصیدہ غوثیہ از مولانا عبد المالک کھوڑوی۔ اہل علم نے پسند کئے ہیں۔

۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء میں مرکزی مجلس رضا لاہور قائم کی۔ اب اس ادارے کا صدر بھی ہوں۔ پیر غلام دستگیر نامی مرحوم و مغفور کے قائم کردہ "دائرۃ الاصلاح" کے اشاعتی کام میں نامی صاحب کا معاون رہا۔ افسوس کہ پیر نامی صاحب کی وفات کے بعد یہ اصلاحی ادارہ جاری نہ رہ سکا" (مسودہ حکیم محمد موسیٰ)

حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری۔ میرے (شرافت کے) خاص کرم فرما۔ اور خواص احباب میں سے ہیں اور ہر لحاظ سے میرے خیر خواہ ہیں۔ میں جب لاہور جاتا ہوں۔ تو روزانہ ان کے مطب پر حاضر ہوا کرتا ہوں۔ ان کا مطب عالموں۔ فاضلوں۔ مورخوں۔ مصنفوں۔ محققوں۔ ادیبوں۔ شاعروں۔ فلاسفروں۔ اور پیر فقیروں وغیرہ کا مرکز ہے۔ پاکستان کے تمام بڑے شہروں۔ کراچی۔ حیدرآباد ٹھٹھی۔ بہاولپور۔ ملتان۔ لائل پور۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ راولپنڈی پشاور وغیرہ کے اکابر اہل قلم حضرات حکیم صاحب کے پاس آتے رہتے ہیں۔ اور ان سے مستفید ہوا کرتے ہیں۔ بلکہ دوسرے ممالک ہندوستان۔ افغانستان ایران اور عرب کے نمائندے بھی تشریف فرما ہوتے رہتے ہیں۔ حکیم صاحب کی ذات محسن ملت ہے۔ ہر ایک اہل علم کی بے لوث علمی مدد کرتے ہیں۔ خود بذاتِ گرامی پختہ اہل سنت و جماعت میں مکتبہ فکر بریلوی کے ہم نوا ہیں۔ مگر ان کے پاس دیوبندی۔ اہلحدیث۔ خارجی۔ شیعہ اور مرزائی مذاہب کے لوگ بھی آتے رہتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ حکیم صاحب طریقتاً چشتی نظامی ہیں۔ اور وظائف چشتیہ کے پورے پورے عامل ہیں مگر صوفیا کے دوسرے سلاسل قادریہ۔ نوشاہیہ۔ فاضلیہ۔ وارثیہ۔ صابریہ۔ سہروردیہ۔ جلالیہ۔

Marfat.com

نقشبندیہ اور مجددیہ کے سالکین بھی ان کے پاس آتے رہتے ہیں۔ ان کا مطب ہر طبقہ کے اہل فضل و کمال کا مرجع ہے۔ حکیم صاحب کو بزرگانِ دین سے بڑی عقیدت ہے۔ حضرت داتا گنج بخش رح کے دربار کی جامع مسجد میں جمعہ ادا کیا کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ ساہن پال شریف میں حضرت نوشہ گنج بخش رح کے عرس پر بھی حاضر ہوئے۔ حکیم صاحب فراخ مشرب، وسیع النظر، کریم الاخلاق، سخی جواد ہیں۔ ان کے مطب پر دوپہر کے وقت جتنے اشخاص موجود ہوں۔ سب کو فراخدلی سے کھانا کھلاتے ہیں۔ مجلس رضا کی طرف سے اکثر رسائل و کتابیں چھپواتے ہیں اور اہل علم حضرات میں مفت تقسیم کرتے ہیں اور غیر ممالک میں بھی بھیجتے ہیں۔ ان کا وسیع کتب خانہ ہے جس میں مختلف علوم و فنون کی کتابیں محفوظ ہیں میں نے کئی بار ملاحظہ کیا ہے۔

مجھ کو سینکڑوں کی تعداد میں علمی کتابیں تحفہ میں دی ہیں۔ میری کتابوں اذکارِ نوشاہیہ۔ انتخاب گنج شریف کے پیش لفظ لکھے۔ اور میری کتابوں سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں اور ان کی اشاعت میں کوشش اور معاونت کرتے ہیں اللہ کریم عز اسمہٗ ان کو دونوں جہان کی برکات و سعادات سے نوازے۔ آمین

۳۲۵۔ مولاداد۔ میاں حکیم مولا داد ولد حکیم غلام محی الدین۔ چک کیا ضلع سیالکوٹ۔ یہ مرید سید حیدر شاہ ویروکی والہ کے۔ وہ مرید بابا روڈے شاہ چیمہ سوڈالہ چیمہ والہ کے۔ نماز روزہ کے پابند تھے۔ طریق ملامتیہ رکھتے تھے۔ شب بیدار خدا یاد تھے۔ چونکہ ان کے والد صاحب نوشاہی تھے۔ اور میرے جد امجد حضرت سید حافظ فضل احمد حضرت نوشاہ ثانی رح کے مرید تھے۔ اس لئے ہمارے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت نوشاہی ان کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ میں بھی ہمراہ ہوتا تھا۔[1] ۱۳۶۵ھ میں وفات پائی۔[2]

---

[1] خزینۃ العلوم ص ۱۹۱ [2] عیون التواریخ شرافت

Marfat.com

۳۴۶۔ مہتاب شاہ۔ سید مہتاب شاہ بخاری چشتی صابری۔ ونوشیانوالی چک ۳۹ ضلع شیخوپورہ۔ سائیں دا یہ قوم ماچھی کے مرید تھے۔ متبع شریعت۔ صاحب عبادت۔ شب بیدار تھے۔ جب میرے والد صاحب اعلیٰ حضرت نوشاہی ؒ اس گاؤں میں اپنے مریدوں کے ہاں تشریف لے جاتے تو یہ اُن کی مجلس میں آکر بیٹھا کرتے تھے۔ میں نے کئی مرتبہ ان کو دیکھا ہے۔ ۱۳۷۰ھ میں وفات پائی۔ ؎۱

۳۴۷۔ میاں خاں۔ مولوی میاں خاں امام مسجد وایانوالی گکھڑ۔ ضلع گوجرانوالہ ۱۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۰ھ کو ملاقات کے واسطے آیا۔ ؎۲ ۱۲ شعبان ۱۳۹۳ھ کو فوت ہوا۔

۳۴۸۔ میراں بخش۔ میاں میراں بخش امام مسجد سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ کو ملاقات کے لئے آیا۔ ؎۳

۳۴۹۔ میراں بخش۔ مولوی میراں بخش چشتی نظامی امام مسجد لوہاراں۔ گجرات میں ۱۳۴۸ھ میں گجرات ان کے پاس گیا۔ اور فتویٰ حلت ذبح فوق العقدہ پر تقریب کرائی۔

ن

۳۵۰۔ ناصر۔ ناصر کتابدار۔ مسلم بازار چوک شاہ دولہ۔ گجرات۔ یہ کشمیری قوم سے تھا۔ کتابوں کی دکان رکھی تھی۔ پرانی کتابیں خرید کر لاتا تھا اور آگے بیچتا تھا اور کہتا تھا کہ میں نااہلوں سے کتابیں لاتا ہوں اور اہلوں کو پہنچاتا ہوں۔ میں نے (شرافت نے) بھی کئی کتابیں اس سے خریدیں۔ ذیقعدہ ۱۳۹۴ھ کو وفات پائی۔ ؎۴

؎۱ عیون التواریخ ؎۲ ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء۔
؎۳ روزنامچہ شرافت نمبر ۱۰۔ ص ۱۲۱ ؎۴ افکار شرافت ملک شرافت

Marfat.com

۳۵۱۔ ناظر حسین۔ سید ناظر حسین بخاری، سعد اللہ پور، متصل رام کے چھٹہ، ضلع گوجرانوالہ۔ ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۴۸ھ کو ہم بمعیت میاں سلطان احمد حکیم ولد میاں غلام فرید وڈو امام مسجد بانڈو کے تو، متصل علی پور چٹھہ، موضع کوٹ پیرا سے چل کر اس کے پاس گئے۔ سادات حسینی کا ایک شجرہ چار سو صفحات کی کتاب اس کے پاس دیکھی۔ ۱؎

۳۵۲۔ نبی بخش۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ، سابق وائس چانسلر، صدر شعبہ تالیف سندھ یونیورسٹی حیدرآباد، سندھ۔ کئی مرتبہ لاہور میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب پر ان سے ملاقات ہوئی۔ ازانجملہ ۱۲ محرم ۱۳۹۰ھ اور ۳ شعبان ۱۳۹۰ھ کو ملے۔ ۲؎

میری ان کے ساتھ مراسلت جاری رہی۔ رسالہ تشریف الفقرا خطی تصنیف فقیر سید غلام محی الدین بخاری نوشاہی برقندازی لاہوری میں نے اپنے ہاتھ سے نقل کرکے ان کو بھیجا۔ اور اس کے حواشی بھی لکھے تھے۔ اس وقت ان کا ارادہ اس کو چھپوانے کا تھا۔ لیکن پھر چھپوایا نہیں۔ نامعلوم کیا وجہ ہوئی۔

۳۵۳۔ نذیر احمد۔ مولوی نذیر احمد قادری گجراتی۔ ۵ رجب ۱۳۹۰ھ کو ماسٹر مشتاق احمد صاحب ہاشمی کے گھر ملنے کے واسطے آئے۔ ۳؎

۳۵۴۔ نذیر حسین۔ سید نذیر حسین نقشبندی، دولت نگر، گجرات ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ کو ڈھل متصل بھاگیہ ضلع گجرات ملاقات ہوئی۔ ۴؎

۳۵۵۔ نظام الدین۔ رئیس المناظرین مولانا نظام الدین ملتانی۔ وزیرآبادی۔ ان کی کنیت ابو المنظور تھی۔ اپنے آپ کو خادم شریعت لکھا کرتے قادری سہروردی سلسلہ میں حضرت امیر سلطان کے مرید تھے۔ مذاہب باطلہ کے ساتھ

۱؎ روزنامچہ شرافت نمبر ۲ صفحہ ۲۷ ۲؎ ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء ۳؎ ۴؎ ایضاً شرافت

Marfat.com

مناظرے کرتے۔ حق کا بول بالا کرتے۔ دوسرے مذاہب والے لوگ ان سے مناظرہ
کرنے سے جھجکتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک دیوبندی مولوی صاحب کو کہا کہ حروفِ تہجی کی آپس میں مناسبت
بیان کرو۔ یعنی الف کے بعد ب کیوں ہے۔ اس کے بعد ت کیوں ہے۔ علیٰ ہذا القیاس
سب حروف کی یہ ترتیب کیوں ہے۔ الف کے بعد ق کیوں نہیں۔ ج کے بعد ط
کیوں نہیں۔ مولوی صاحب کوئی جواب نہ دے سکے۔

میں (شرافت) دو مرتبہ ان کی ملاقات سے مشرف ہوا۔

ایک مرتبہ ۱۳۴۸ھ / ۱۹۲۹ء میں مسئلہ ذبح فوق العقدہ پوچھنے کے لئے میں وزیرآباد
میں ان کے دولتخانہ پر گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے یہ مسئلہ اپنی کتاب سلطان الفقہ
المعروف فتاویٰ نظامیہ میں لکھا ہے وہ کتاب خرید لو۔ میں نے مبلغ پانچ روپے سے
مکمل کتاب دسوں حصے ان سے خرید لئے۔ اس میں لکھا ہے کہ اگر غلطی سے کوئی جانور
گھنڈی سے اوپر ذبح ہو جائے تو وہ حلال ہے۔

دوسری مرتبہ ۴ر۵ر اکتوبر ۱۹۳۱ء [۲۱ر۲۲ر جمادی الاولیٰ ۱۳۵۰ھ]
کو بمقام جتی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ۔ شیعہ سنی مناظرہ پر ان کو دیکھا۔ اہل سنت
کی طرف سے مناظر مولانا ثناء اللہ امرتسری تھے۔ اور شیعوں کی طرف سے مرزا احمد علی
امرتسری۔ مولانا نظام الدین، مولانا ثناء اللہ کے ممد و معاون تھے۔ کتابوں سے
حوالے تلاش کر کے اُن کو دیتے تھے۔ مسئلہ اصحابِ ثلاثہ کے ایمان کا تھا۔ مولانا
ثناء اللہ غالب آگئے تھے۔

دوسرا مسئلہ ماتم کا تھا۔ اس میں شیعوں کی طرف سے تو وہی مناظر تھے۔
البتہ اہل سنت کی طرف سے مولوی عبدالعزیز ملتانی مناظر تھے۔ شرائط میں یہ تھا کہ
قرآن مجید اور صحاح ستہ اہل سنت اور صحاح اربعہ اہل شیعہ کے سوا کوئی حوالہ نہ پیش

Marfat.com

کیا جائے۔ مگر مولوی عبدالعزیز نے نہج البلاغۃ کا حوالہ دے دیا، اِس پر شیعوں نے کہا کہ مولوی عبدالعزیز نے شرائط کی خلاف ورزی کی ہے۔ نہج البلاغۃ صحاح میں داخل نہیں۔ اس پر مولوی نظام الدین جوش سے اُٹھے اور کہا کہ دوسرے اماموں کے جو اقوال ہیں اُن کو تم احادیث سمجھتے ہو اور صحاح میں داخل کیا، اور جو ابوالائمہ اور امام الائمہ ہیں یعنی حضرت علی مرتضٰے رض اُن کی کتاب کو تم صحاح سے خارج سمجھتے ہو۔ یہاں دو باتوں میں سے ایک بات ہم کو تحریر کر دو یا تو کمدو کہ یہ کتاب حضرت علی مرتضٰے رض کی تصنیف نہیں اور اگر ہے تو پھر اسکو صحاح میں داخل سمجھو۔ اس بات سے شیعہ لاجواب ہو گئے۔ کیونکہ وہ اس کو حضرت علی مرتضٰے رض کی تصنیف تو سمجھتے ہیں۔ لیکن حدیث کی کتابوں میں شامل نہیں کرتے۔

تصنیفات۔ مولانا نظام الدین کثیر التصانیف تھے۔ یہ کتابیں ان کی ہیں۔

۱۔ سلطان التفاسیر ۳۰ پارے ۲۔ سلطان الفقہ المعروف فتاوائے نظامیہ۔ ۳۔ ظل الغمام فی عدم جواز الفاتحہ خلف الامام ۴۔ رسالہ عدم جواز رفع یدین و آمین بالجہر ۵۔ انکارِ عشق۔ ذیل رومی شرح یکی رومی ۶۔ اصلاح الطالبین ۷۔ تحفۂ دستگیر ۸۔ راہ عرفان ۹۔ تحقیق مسئلہ ہمہ اوست ۱۰۔ تفسیر نور ۱۱۔ دُرِ ثمین المعروف فیوضات سلطانی ۱۲۔ رسالہ اثبات ذکر جہر ۱۳۔ شرح قصیدہ غوثیہ ۱۴۔ تحفۃ الناظرین یادگار نظام الدین ۱۵۔ صمصام الامامیہ علیٰ اعناق الرافضیہ ۱۶۔ حقیقت مذہب شیعہ ۲ حصے ۱۷۔ بم کا گولہ بر رافضی ٹولہ ۱۸۔ ابا طیل وہابیہ ۱۹۔ جرعۂ غسلین در حلق غیر مقلدین ۲۰۔ سیف الرحمان علیٰ اہل الطغیان ۲۱۔ بلاغ المبین ۲۲۔ سیرۃ المقلدین ۲۳۔ تمسکہ بجواب طمانچہ ۲۴۔ مقامۂ علمائے دیوبند ۲۵۔ القول الجلی فی ردّ حسین علی ۲۶۔ قہر یزدانی بر فتنۂ قادیانی ۲۷۔ النعم والآکرب فی احکام اللحیٰ والشوارب[1]

---

[1] تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۵۵۰ شرافت

Marfat.com

۳۵۶ ۔ نوازش علی۔ پیر نوازش علی چشتی صابری۔ گڑھی شاہو۔ لاہور
یہ مرید میاں محمد فاروق کے وہ مرید شاہ محمد حسن رام پوری مصنف تواریخ آئینہ تصوف
ہیں (شرافت) ایک مرتبہ کتاب مذکور دیکھنے کے واسطے ان کے پاس گیا تھا
دوران گفتگو میں ان کی زبانی معلوم ہوا کہ ان کے دادا صاحب سید جیون شاہ
نوشاہی فاضل شاہی سلسلہ کے مرید تھے۔

۳۵۷ ۔ نور احمد۔ مولانا نور احمد خاں فریدی۔ قصر الادب جگو والہ۔ ملتان
بڑے علامہ۔ فہامہ۔ مورخ۔ محقق اور مفکر اسلام ہیں۔ میری ملاقات ان سے
جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب پر لاہور میں ہوئی تھی۔ تحقیق میں بلند مرتبہ ہیں۔
تصنیفات۔ ۱۔ بہاء الدین زکریا ۲۔ صدر الدین عارف ۳۔ رکن الدین رکن عالم
۴۔ تاریخ ملتان، معیاری کتابیں ہیں۔

۳۵۸ ۔ نور اللہ۔ بابو نور اللہ اعوان سجامیاں والہ۔ محلہ مبوں کا
چھجہ وارڈ ۲۰۰۔ ملتان شریف۔ سیشن جج کے دفتر میں کلرک تھے۔ انکی
ملاقات ۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۱ھ کو ملتان میں ہوئی۔ اپنے گھر لے گئے [۱]

۳۵۹ ۔ نور حسن۔ پیر نور حسن شاہ بن سید غلام علی شاہ بن سید
حیات شاہ۔ کیلیانوالہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔ ۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۶ھ
میں پیدا ہوئے۔ رسولنگر میں پرائمری تک تعلیم پائی۔ مولوی نور الٰہی سے کتابت سیکھی [۲]
پہلے شیعہ عقائد رکھتے تھے حضرت میاں شیر محمد نقشبندی شرقپوری کی نگاہ پڑ گئی۔
تائب ہو کر ان کے حلقہ ارادت میں آگئے اور خلافت پائی۔ میں نے (شرافت نے)
۲ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ کو میاں صاحب کے عرس پر ان کو شرقپور میں دیکھا تھا۔ [۳]

---

[۱] ثبات الایقان ص ۴۲ [۲] تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۵۵۱
[۳] روزنامچہ شرافت نمبر ۵ ۔ ص ۱۶ شرافت

Marfat.com

ان کی وفات ۳ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ میں ہوئی۔ ؎۱ مزار کیلیانوالہ میں ہے۔ گنبد تعمیر ہو چکا ہے۔ ان کے ملفوظات بنام الانسان فی القرآن، اور سوانح حیات بنام انشراح الصدور بتذکرۃ النور چھپ چکے ہیں۔

۳۶۰ - **نور حسین** - میاں نور حسین جنجوعہ۔ ڈھاباں متصل چکوال۔ جہلم یہ مرید میاں غلام فرید سلہو کی والہ کے۔ وہ مرید خواجہ ضیاء الدین چشتی نظامی سیالوی کے۔ ان کا سلسلہ پیری مریدی جاری ہے۔ ۱۱ جمادی الآخر ۱۳۹۰ھ کو موضع کالیوالہ ضلع گوجرانوالہ میں مجھ کو (شرافت کو) ملے۔ سادہ مزاج ہیں۔ میاں غلام کھمان چشتی (مدفون کوٹ مومن) نے جو ڈھولے بنائے ہیں۔ ان کے سننے کے بہت شوقین ہیں۔ ؎۲

۳۶۱ - **نور محمد** - مولوی نور محمد امین آباد۔ ضلع گوجرانوالہ۔ زرگر قوم سے تھے۔ خوش آواز تھے۔ نعتیں اور غزلیں پڑھا کرتے۔ ریڈیو پر وارث شاہ کی ہیر پڑھا کرتے۔ ایک مرتبہ ۲۵ رجب کو بابا گوہر شاہ سلیمانی کے عرس پر موضع رن مل شریف آئے تھے۔ میری ملاقات ان سے ہوئی تھی۔

۳۶۲ - **نور محمد** - مولوی قاضی نور محمد دیوبندی خطیب جامع مسجد قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ۔ کئی بار ان کو دیکھا ہے۔ ایک بار منڈی چک میں مولوی تاج محمد امام مسجد کے ہاں آئے ہوئے تھے۔ ۲۹ صفر ۱۳۵۸ھ کو ان سے ملاقات ہوئی۔ مجھ کو کہا کہ تفسیر مظہری۔ تفسیر عزیزی اور مثنوی مولانا روم پڑھا کرو۔ اور اللہ اللہ کیا کرو۔ ؎۳ ـــــــھ میں بمقام راولپنڈی وفات پائی۔ اور نعش قلعہ دیدار سنگھ میں لاکر دفن کی گئی۔

؎۱ تسطیر زیارت (بیاض) ص ۳۰۵ ؎۲ ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء

؎۳ روزنامچہ شرافت نمبر ۲ ص ۵ شرافت

Marfat.com

٣٦٣ - نور محمد - مولوی نور محمد - خطیب جامع مسجد غربی - بھونیہ - گجرات

یہ مولوی ابراہیم چشتی نظامی بھونیہ والا کے سجادہ نشین ہیں - ۱۴ شعبان ۱۳۹۰ھ کو بھونیہ میں ان سے ملاقات ہوئی - [۱]

٣٦٤ - نور محمد - بابو نور محمد ناز ولد کرم - وٹیانوالی - شیخوپورہ

طالب علمی کے زمانہ سے یہ میرا مجلس نشین رہا - میٹرک پاس کرنے کے بعد - سنٹرل کوآپریٹو بینک تانڈلیانوالہ میں کلرک رہا - وہاں ۱۵ جمادی الاولی ۱۳۷۱ھ کو میں اس کے پاس گیا [۲] اس کے بعد کچھ عرصہ ماموں کانجن کے بینک میں رہا - اب کافی عرصہ سے لائل پور کے بینک میں ملازم ہے - اور سکونت محلہ حاجی آباد میں رکھتا ہے - صاحب علم اور علم دوست ہے - کچھ کتب خانہ بھی رکھا ہے - جو میں نے ملاحظہ کیا ہے - میں جب کبھی لائل پور جاؤں - خواہ کسی محلہ میں ڈیرہ رکھوں یہ آکر ملاقات کرتا رہتا ہے - ناظم آباد - منصور آباد - برجن پورہ - محمود پورہ جہاں میں شب باش ہوں - یہ حاضری دیتا رہتا ہے - شریف الطبع - نیک اخلاق ملنسار - متواضع ہے -

٣٦٥ - نور نگ - حافظ نور نگ قادری - چک ۱۹۲ - ضلع ملتان

نابینا ہیں ۶ صفر ۱۳۹۱ھ کو میری ملاقات کے لئے آئے - [۳]

٣٦٦ - نہالا - بابا نہالا کھتری - ہندو مذہب - علی پور چٹھہ - ضلع گوجرانوالہ - بانڈو کے کوئیں کریانہ کی دکان کرتا تھا - جب کبھی میرے جد امجد حضرت سید حافظ محمد شاہ نوشاہی وہاں جاتے تو یہ مجلس میں آکر فیضیاب ہوتا - فقیر طبع تھا - بابا گلاب شاہ مجذوب رسولنگری کا مرید تھا - ہر جمعرات کو دربار پر حاضری دیا کرتا - میں نے (شرافت نے) اپنے بچپن میں کئی بار اسکو دیکھا ہے -

---

[۱] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء [۲] ثبات الایقان ص ۸۵ [۳] ڈائری شرافت ۱۹۷۱ء شرافت

Marfat.com

و

۳۶۷ - واحد بخش - مولوی واحد بخش المعروف محب صادق - مرید مخدوم سید شمس الدین صادق گیلانی - ۱۲ محرم ۱۳۵۲ھ کو بیج شریف میں ملاقات ہوئی [۱]

۳۶۸ - وحید - ڈاکٹر وحید قریشی - ایم - اے فارسی - ایم - اے تاریخ پی - ایچ - ڈی فارسی - ڈی - لٹ فارسی اینڈ اردو پنجاب یونیورسٹی - لاہور - ۷ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ [۲۱ مارچ ۱۹۷۵ء] کو لاہور میں بجائے فرزند مخدوم سید سعید الظفر نوشاہی آئے اور میری کتاب شریف التواریخ دیکھ کر اپنے تاثرات آئینہ ایام [روزنامچہ عارف نوشاہی - تاریخ مذکورہ] پر یوں قلمبند کئے۔

"شریف التواریخ ایک مفصل دائرۃ المعارف کی حیثیت رکھتی ہے کسی قدر اختصار سے شائع ہو سکے تو تصوف کی تاریخ میں ایک اہم اضافہ ہے"

۳۶۹ - ولایت شاہ - سید ولایت شاہ ترمذی امام مسجد داؤ - متصل بکیانہ ضلع گجرات - والد کا نام سید حیدر شاہ - خوش آواز میں اکثر ملاقات کرتے رہتے ہیں - اشعار پڑھ کر سنایا کرتے ہیں - ایکبار ۱۹ صفر ۱۳۰۲ھ کو جاجووال میں آ کر ملے - [۲]

۳۷۰ - ولایت شاہ - پیر ولایت شاہ ولد احمد شاہ ترمذی گجراتی - ۱۳۰۶ھ میں پیدا ہوئے - مدرسہ تعلیم القرآن جنڈ میں قرآن مجید حفظ کیا - درسی کتابیں مولوی غلام حیدر گجراتی سے پڑھیں - مولوی غلام نبی للّٰہی سے کتب تجوید کا درس لیا - جامعہ نعمانیہ لاہور میں مولانا غلام محمد گھوٹوی سے سند فراغت حاصل کی - ۱۳۳۲ھ میں نقشبندیہ سلسلہ میں سید حافظ جماعت علی شاہ شیرازی علی پوری سے بیعت کر کے خلافت پائی - [۳] متعدد مرتبہ میں نے ان کو دیکھا ہے - ایکبار

---

[۱] حدائق الانوار ص ۲۸۱ [۲] روزنامچہ شرافت نمبر ۱ ص ۲۵ [۳] تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۶۵

Marfat.com

بندی کالو میں ۱۳۴۸ھ میں تبلیغی جلسہ پر ان کو دیکھا تھا ۔ اور ان کی تقریر[1] سُنی تھی ۔ ان کی وفات ۸ جمادی الآخرۃ ۱۳۹۱ھ میں ہوئی ۔

۳۷۱ ۔ ولی محمد ۔ میاں ولی محمد امام مسجد چک جانو کلاں ضلع گجرات صاحب علم تھے ۔ میرے والد بزرگوار اعلٰی حضرت مولانا سید غلام مصطفٰے نوشاہی جب کبھی ان کے گاؤں میں جاتے تو یہ ضرور اُن کی مجلس کرتے اور مستفیض ہوتے میں نے کئی بار ان کو دیکھا ہے ۔ کتاب بحر المعانی تصنیف سید محمد بن جعفر مکی خلیفہ خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی ۔ نسخہ خطی ۔ اور کتاب تلخیص الصحاح مطبوعہ ان سے لے کر میں نے مطالعہ کیں ۔ ۱۳۸۱ھ میں وفات پائی ۔ وفات کے بعد مجھے خواب میں ملے اور مجھ سے کرتہ طلب کیا ۔ چنانچہ میں نے کرتہ ان کی طرف سے فی سبیل اللہ دیا ۔

ی

۳۷۲ ۔ یعقوب ۔ مولانا محمد یعقوب فراہی افغانستانی ۔

—— فراہی صاحب کے اپنے قلم سے ——

" محمد یعقوب ولد الحاج شاہزادہ قوم نورزائی ساکن فراہ موضع سفرک ۔ مربوطات دولت اسلامیہ جمہوریہ افغانستان ۔ حال ساکن ۔ کوئٹہ بلوچستان ۔ پاکستان غربی ۔

میں ۲۲-۶-۱۳۲۵ شمسی ہجری کو پیدا ہوا ۔ ۱۱-۹-۱۳۳۱ھ ش کو والد صاحب سے سیپارہ عم یتساءلون شروع کیا اور آہستہ آہستہ پڑھتا رہا ۔ ۱۲-۱-۱۳۳۵ھ ش کو ختم کیا ۔ پھر پہلے سیپارہ سے شروع کیا ۔ دو سیپارے

---

[1] روزنامچہ شرافت نمبر ۹ ۔ ص ۱۹ شرافت ۔

اُستاد سے پڑھے۔ باقی قرآن خود ہی پڑھ کر ختم کیا۔ نماز پنجگانہ شروع کی اللہ کے فضل سے تادم تحریر ۱۳۵۲ش ھ امورِ شرعیہ پر کاربند ہوں۔ قرآن ختم کرنے کے بعد پانچ کتابیں کریما۔ نام حق۔ ابداع۔ پندنامہ فریدالدین عطار اور قاضی قطب پڑھیں اس کے بعد تحفہ نصائح۔ یوسف زلیخا۔ دیوان حافظ۔ دیوان حسن فارسی پڑھے۔ پھر عربی کتابیں شروع کیں۔ علم فقہ میں شروط الصلوٰۃ۔ قدوری۔ کنزالدقائق۔ مختصر وقایہ شرح العباسی۔ شرح الوقایہ۔ ہدایہ اول۔ اور ہدایہ آخر ختم کیں۔ پھر علم صرف شروع کیا۔ علم حاصل کرنے کے لئے گھر سے روانہ ہوا۔ اور سفر اختیار کیا۔ اور مختلف مدارس میں سے علوم۔ صرف۔ نحو۔ منطق۔ حکمت۔ ریاضی۔ حساب۔ ہندسہ۔ طب یونانی میراث (میں سراجی و شریفیہ) مناظرہ۔ عقائد۔ اخلاق۔ اصول فقہ۔ معانی۔ بدیع۔ تفسیر۔ حدیث۔ ترجمہ۔ لغت وغیرہ دیار افغانستان میں پڑھے۔ دوبارہ ۱۳۴۹ش ھ میں دورہ حدیث پشاور میں کیا۔ مدرسہ مظہر العلوم راکی تحصیل صوابی ضلع مردان سے فارغ ہونے کے بعد مدرسہ قندھار میں مدرس ہو گیا۔ چند عرصہ علوم نحو۔ فقہ۔ اصول فقہ اور منطق کے طلبا کو پڑھاتا رہا۔ ۱۳۵۱ش ھ میں دنیاوی امور میں مشغول ہوا۔ قلمی کتابوں کی تجارت شروع کی۔ تدریس کو چھوڑ دیا۔ اب گزرے ہوئے احوال پر افسوس کرتا ہوں۔ حررہٗ محمد یعقوب[1] ۲۲-۱۱-۱۳۵۲ش ھ

میں نے (شرافت نے) فراہی صاحب کو مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان میں دیکھا۔ وہیں پہلی ملاقات ہوئی۔ بڑے مودب ذی وجاہت خلیق انسان ہیں۔

تصنیفات۔ ۱۔ حاشیہ کافیہ ۲۔ دافع کلیہ۔ دہریہ اور وہابیہ فرقوں کے رد میں۔ ۳۔ تعبیرات۔ ترجمہ قرآن مجید۔ میری کتابت شدہ ایک کتاب تجلی محمدی از سید عبدالحکیم دنبوی غزنوی علیہ فضل الباری۔

---

[1] مسودہ مولانا محمد یعقوب فراہی۔ شرافت

Marfat.com

۳۷۳۔ یعقوب۔ مولانا سید یعقوب شاہ خوارزمی خطیب جامع مسجد کیرانوالہ مضافات کنجاہ۔ ضلع گجرات۔ ان کے والد ماجد کا نام سید نور الھدیٰ شاہ تھا۔ ان کے آباؤ اجداد گھوڑدل سے کیرانوالہ تشریف لے گئے۔ سب باپ دادے علما و فضلا ہوتے چلے آئے ہیں۔ یہ فاضل جید ہیں۔ کیرانوالہ میں خطیب ہیں۔ اس علاقہ میں ان کا فتویٰ مقبول ہے۔ میں نے (مترافقت نے) ایک مرتبہ ان کا کتب خانہ ملاحظہ کیا۔ ہمارے خاندان کی مملوکہ قلمی کتابیں ان کے کتب خانہ میں دیکھی گئیں۔ کتاب سلسلۃ الاولیا تصنیف مولانا محمد صالح کنجاہی م ۱۱۳۰ھ مکتوبہ مولوی تاج الدین خوشنویس باگڑیانوالہ محررہ ۱۳۰۵ھ وہ تھی۔ ان سے عاریۃً لے کر ۱۳۸۳ھ میں نقل کی۔

۳۷۴۔ یعقوب۔ مولوی سید یعقوب شاہ۔ خطیب جامع مسجد بھالیہ۔ گجرات یہ مولانا سید جلال شاہ مشہدی صدر مدرس سعکھی شریف کے حقیقی برادر زادہ ہیں تبلیغی جلسوں کے لئے لوگ ان کو دعوت دیتے ہیں۔ یہ وعظ تقریر کرتے ہیں۔ میں نے ڈھوک شعبانی میں ان کو دیکھا تھا۔ شیعوں کے خلاف تقریر کی تھی۔ کہا تھا کہ شیعہ لوگ جو امام حسین کا گھوڑا نکالتے ہیں۔ اس کا کوئی ذکر قرآن مجید میں نہیں۔ اس کے برعکس اصحاب کہف کے کتے کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ وکلبہم باسط ذراعیہ بالوصید۔ اگر امام حسین کا گھوڑا باعظمت ہوتا تو اس کا ذکر بھی قرآن میں ہوتا

۳۷۵۔ یوسف۔ مولانا حافظ محمد یوسف سدیدی۔ رئیس القلم۔ روزنامہ امروز لاہور۔ ۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۷ء میں قصبہ بھون تحصیل چکوال ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ قرآن پاک حفظ کیا۔ فن خطاطی میں منشی محمد شریف لدھیانوی کے شاگرد ہیں۔ عربی رسم الخط کے مختلف طریقے سیکھے۔ دہلی پہنچ کر منشی محمود عالم سے اسباق حاصل کئے۔ تقسیم ملک کے بعد لاہور آکر صوفی عبدالمجید پروین رقم

Marfat.com

اور منشی تاج الدین زریں رقم سے استفادہ کیا۔ [1]

میری پہلی ملاقات ان سے ۱۲ محرم ۱۳۹۰ھ کو حکیم محمد موسیٰ کے مطب پر ہوئی [2]
میری کتاب شریف التواریخ کی پہلی جلد دیکھی۔ اور بہت پسند کی اور کہا کہ یہ کاتبوں
سے نہ لکھوانا۔ اس کا فوٹو چھپوا دینا۔

دوسری مرتبہ ان کی ملاقات بریار نو میں ۱۶ جمادی الآخرہ ۱۳۹۷ھ ۴ جون
۱۹۷۷ء کو ہوئی۔ انہوں نے میرے "شرافت کے" مختلف تین فوٹو لئے۔
ان کی بیعت مولانا خواجہ سدید الدین چشتی نظامی سیالوی سے ہے۔ اس لئے
اپنے نام کے ساتھ "سدیدی" لکھتے ہیں۔ خوش اخلاق۔ متواضع منکسر المزاج ہیں۔
سدیدی صاحب اس وقت سرزمین پاکستان کے مایۂ ناز خطاط اور نامور خوشنویس ہیں
خط نسخ۔ نستعلیق۔ کوفی وغیرہ میں استاد کامل ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے
کبھی قلم کی قیمت وصول نہیں کی۔ مساجد کے محراب و منبر، یادگار پاکستان کے
ایوان، مسجد شہدا کے درودیوار اور ملکی دستاویزات ان کی تحریرات کے
یادگار ہیں۔ سلطان قطب الدین ایبک کے مقبرہ کے دروازہ پر قدیم زمانہ کی رسم الخط
کے مطابق آیات تحریر کی ہیں۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے مزار شریف کا کتبہ سنگ مرمر
پر انہیں کے قلم کا شاہکار ہے [3] شریف التواریخ اور گنج شریف کا ٹائٹل بھی انہی کا لکھا ہوا ہے۔ عارف
میرے ساتھ بہت محبت و عقیدت رکھتے ہیں۔ اللہ کریم عز اسمہ ان کو سعادت
دارین سے مفتخر فرمادے۔ آمین۔

---

[1] تذکرہ علمائے اہل سنت جماعت لاہور ص ۴۲۱ حاشیہ۔

[2] ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء شرافت۔ [3] اعلیحضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی کے مزار کا کتبہ بھی حافظ صاحب نے لکھا ہے۔

Marfat.com

اسمائے احباب

جن احباب کے حالات نہیں مل سکے ان کے اسمائے گرامی یہاں بترتیب حروف تہجی درج کئے جاتے ہیں۔

الف

۱۔ ابراہیم۔ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اہل حدیث مفسر قرآن۔

۲۔ احمد جلیل۔ فرزند محمد رفیق حجازی کتبخانہ رہنمائے زندگی۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ لائل پور

۳ احمد شاہ۔ پیر احمد شاہ۔ ساکن گھیلڑکے۔ گوجرانوالہ

۴ احمد ندیم۔ قاسمی۔ مجلس ترقی ادب۔ کلب روڈ۔ لاہور

۵ ارشد۔ حاجی محمد ارشد قادری۔ کتابخانہ المعارف گنج بخش روڈ لاہور

۶ اسمٰعیل۔ مولوی محمد اسمٰعیل شیخ الحدیث خطیب جامع مسجد اہلحدیث گوجرانوالہ

۷ اسمٰعیل۔ مولوی محمد اسمٰعیل شیعہ مناظر۔ گوجرہ۔ لائل پور

۸ اصغر شاہ۔ پیر اصغر شاہ سجادہ نشین دربار والد خود پیر مہتاب شاہ چشتی صابری وڈونیانوالی چک ۳۹۔ ضلع شیخوپورہ

۹ اللہ دتا۔ مولوی اللہ دتا نقشبندی۔ گاگے والی۔ گوجرانوالہ

۱۰ امیر الدین۔ مولوی امیر الدین واعظ۔

ب

۱۱ برکت علی۔ مولوی برکت علی ولد حکیم عبدالحق چشتی نظامی۔ پیر لاثانی۔ گوجرانوالہ

۱۲ بگا۔ بابا بگا درویش مجاور مسجد چک ۴۷ تحصیل پھالیہ۔ گجرات

۱۳ بھوہڑے شاہ۔ سید تصدق حسین المعروف بھوہڑے شاہ۔ شیعہ۔ ساکن چک مانو کلاں۔ ضلع گجرات

۱۴ بیلی رام۔ بھاٹیہ۔ ساہوکار رن مل۔ ضلع گجرات

Marfat.com

ت

۱۵ تاج محمد۔ مولوی حکیم تاج محمد دیوبندی خطیب جامع مسجد مدن چک غربی۔ گوجرانوالہ

۱۶ تجمل حسین۔ میاں تجمل حسین پروفیسر سائنس کالج گجرات

ح

۱۷ حامد شاہ۔ پیر حامد شاہ بخاری بھوپالوالہ چک ہوبا۔ لائل پور

۱۸ حسن دین۔ مولوی حسن دین اہلحدیث۔ سرانوالی متصل وزیرآباد۔ گوجرانوالہ

۱۹ حسین۔ میاں محمد حسین امام مسجد سنگووالی متصل گکھڑ۔ گوجرانوالہ

۲۰ حسین۔ پیر محمد حسین ولد پیر دستگیر شاہ نقشبندی۔ آلو مہار۔ سیالکوٹ

۲۱ حفیظ۔ تائب۔ شاعر نعت گو

۲۲ حق نواز۔ صوفی حق نواز واعظ

خ

۲۳ خلیل۔ میاں خلیل الرحمن امام مسجد شرقی۔ مکی اصحابانوالی۔ شیخوپورہ

۲۴ خواج محمد۔ میاں خواج محمد ولد میاں کبیر اویسی سجادہ نشین میلوآنہ۔ گوجرانوالہ

۲۵ خیردین۔ میاں حکیم خیردین اہلحدیث۔ سرانوالی متصل وزیرآباد۔ گوجرانوالہ

۲۶ خیر محمد۔ مولوی خیر محمد جالندھری دیوبندی مشرب

ذ

۲۷ ذاکر علی۔ پیر ذاکر علی شاہ شیعہ ولد پیر خادم حسین قادری۔ شیر گڑھ۔ لاہور

ر

۲۸ رحمت اللہ۔ مولوی رحمت اللہ ولد احمد دین بن ولی محمد بن نور محمد بن
میاں محمد لطف۔ اولاد شیخ فرید قوم جوئیہ۔ امام مسجد
رکن پور۔ ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

۲۹ رسول شاہ۔ سید رسول شاہ بخاری نقشبندی۔ دونیانوالی چک ۳۹۔ شیخوپورہ

۳۰ رشید نیاز۔ سیالکوٹی۔ مولف تاریخ سیالکوٹ

۳۱ رفیق۔ میاں محمد رفیق امام مسجد دونیانوالی چک ۳۹۔ شیخوپورہ

۳۲ رفیق۔ مسٹر محمد رفیق ایم اے۔ محلہ لنگیاں متصل فیض پور خورد۔ شیخوپورہ

۳۳ رمضان۔ حاجی رمضان ماچھی چک ۵۳۔ تحصیل پھالیہ۔ گجرات متنج وبزرگتھا

۳۴ رمضان۔ میاں رمضان علی ولد مرید احمد چشتی نظامی، ہرچوکے۔ گوجرانوالہ

۳۵ رنگی مولا۔ ولد سید پیر شاہ خوارزمی۔ دونیانوالی چک ۳۹۔ شیخوپورہ

س

۳۶ سردار۔ مولوی سردار خاں چٹھہ واعظ۔ بنڈاری چٹھہ۔ گوجرانوالہ

۳۷ سردار۔ مولوی سردار علی نقشبندی امام مسجد سوبالوالہ چک ہوبا۔ لائل پور

۳۸ سکندر۔ مفتی سکندر حیات گورنمنٹ کالج وزیرآباد۔ گوجرانوالہ

۳۹ سکندر۔ چوہدری سکندر خاں ولد پیر بخش بارڈ ذیلدار جوکالیاں۔ گجرات

۴۰ سلیم۔ حکیم اسمٰعیل چشتی ایم اے۔ الکتاب گنج بخش روڈ۔ لاہور

۴۱ سوماں۔ مائی سوماں مجذوبہ۔ جاٹکے چٹھہ۔ گوجرانوالہ

۴۲ سیف الرحمٰن۔ ڈاکٹر سیف الرحمٰن ڈار انجم۔ ڈائریکٹر سنٹرل میوزیم۔ لاہور

ش

۴۳ شریف۔ حکیم محمد شریف۔ امام مسجد و مدرس گورنمنٹ ہائی سکول بنڈی کالو۔
ضلع گجرات

۴۴ شریف۔ میاں محمد شریف اولاد میاں داؤد سہروردی دریم والا۔ چک ۳۶۔ شیخوپورہ

۴۵ شمس الدین۔ قاضی شمس الدین دیوبندی۔ لائل پور۔

۴۶ شبیر محمد۔ مولوی حاجی شبیر محمد چشتی اہلحدیث مول چک غربی۔ گوجرانوالہ

Marfat.com

ص

۴۷ صادق ۔ مولوی محمد صادق قصوری ۔ حسن خاں والا بھاٹھ ۔ ضلع لاہور

۴۸ صادق ۔ مولوی محمد صادق مخدوم مودودی مشرب ۔ رسولپور ۔ گجرات

۴۹ صائم ۔ چشتی ۔ رضا آباد ۔ لائل پور ۔ نعت خوان و نعت گو

۵۰ صدیق ۔ مولوی محمد صدیق مخدوم امام مسجد گاجر گولہ ۔ گوجرانوالہ

ط

۵۱ طفیل ۔ میاں محمد طفیل ولد میاں احمد دین سجادہ نشین دربار شیخ جلال
جمال دریاہ ۔ کیلیانوالہ ۔ گوجرانوالہ ۔

۵۲ طیب ۔ مولانا قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند ۔ ضلع سہارنپور

ع

۵۳ عابد ۔ مولانا عابد نظامی ۔ لاہور

۵۴ عباس ۔ سید غلام عباس نقوی ۔ گلی معصوم شاہ ۔ ڈسکہ ۔ سیالکوٹ

۵۵ عباس ۔ پیر عباس شاہ ولد امیر شاہ ۔ بھابڑہ ۔ ضلع سرگودھا

۵۶ عبدالاحد ۔ صوفی عبدالاحد نائب مدرس گورنمنٹ پرائمری سکول
کوٹ سارنگ ۔ تحصیل تلہ گنگ ۔ ضلع کیمبلپور

۵۷ عبدالحکیم ۔ قاضی عبدالحکیم کاتب دیوبندی ۔ جنڈیالہ ڈھابوالہ ۔ گوجرانوالہ

۵۸ عبدالرحیم ۔ مولوی عبدالرحیم کاتب ولد مولوی غلام حسین ۔ عادل گڑھ ۔ گوجرانوالہ

۵۹ عبدالرحیم ۔ حکیم عبدالرحیم جمیل ۔ گڑھی شاہ دولہ ۔ گجرات

۶۰ عبدالعزیز ۔ مولوی عبدالعزیز میر دص کاتب ، امام مسجد غربی عادل گڑھ ۔ گوجرانوالہ

۶۱ عبدالقادر ۔ مولوی عبدالقادر ولد مولوی عبداللہ خوشنویس کوٹ وارث ۔ گوجرانوالہ

۶۲ عبدالکریم ۔ مولوی عبدالکریم اہلحدیث امام مسجد سرانوالی ، متصل وزیرآباد ۔ گوجرانوالہ

Marfat.com

۶۳ عبداللہ۔ سائیں عبداللہ خاں مجذوب۔ ڈنگہ۔ ضلع گجرات

۶۴ عبدالمجید۔ مولوی عبدالمجید کاتب۔ عادل گڑھ۔ متصل گکھڑ۔ ضلع گوجرانوالہ

۶۵ عثمان علی۔ مولوی عثمان علی چشتی نظامی۔ ہرچوکے۔ گوجرانوالہ

۶۶ عزیز علی۔ حکیم سید عزیز علی شاہ دیوبندی۔ کھیجے کے۔ گوجرانوالہ

۶۷ عطاء الرحمن۔ سید عطاء الرحمن قادری۔ قادری منزل۔ حسنین سٹریٹ ۹
نزد نوناریاں۔ نیا شالا باغ۔ ملتان روڈ۔ لاہور

۶۸ علی محمد۔ میاں علی محمد مجذوب جانو چک الہ۔ کراں۔ گجرات

۶۹ عنایت اللہ۔ مولوی سید عنایت اللہ شاہ بخاری دیوبندی۔ گجرات

غ

۷۰ غلام احمد۔ مولوی غلام احمد جالپ امام مسجد بجری شاہ رحمان۔ گوجرانوالہ

۷۱ غلام احمد۔ مولوی غلام احمد مخدوم۔ امام مسجد چک چٹھہ۔ گوجرانوالہ

۷۲ غلام خاں۔ مولوی غلام خاں دیوبندی۔ راولپنڈی

۷۳ غلام قادر۔ مولوی حکیم غلام قادر چشتی نظامی۔ ڈھوک مراد۔ گجرات

۷۴ غلام محمد۔ میاں غلام محمد راں۔ امام مسجد چک بانو کلاں۔ گجرات

۷۵ غلام محمد۔ مولوی غلام محمد سہروردی خطیب جامع مسجد نتھو چابیکے۔ گوجرانوالہ

ف

۷۶ فاضل۔ مولوی محمد فاضل دیوبندی خطیب جامع مسجد محلہ فقراللہ۔ گوجرانوالہ

۷۷ فاضل۔ مولوی محمد فاضل دیوبندی خطیب جامع مسجد ٹھیکریاں۔ گجرات۔

۷۸ فاضل۔ مولوی محمد فاضل کاتب۔ حسن کنھو بٹ۔ وزیرآباد۔ گوجرانوالہ

۷۹ فتح دین۔ مولوی فتح دین اہلحدیث برانوالی۔ وزیرآباد۔ گوجرانوالہ

۸۰ فضلاں۔ مائی فضلاں نانگی مجذوبہ۔ گجرات۔

Marfat.com

۸۱ فضل محمد۔ مولوی فضل محمد ولد اللہ دتا بن علی محمد بن غلام محی الدین قادری جالندھری (صاحب دیوان قادری)

۸۲ فیضان علی۔ مولوی حکیم فیضان علی ولد مولوی حکیم عبدالحق چشتی نظامی۔ امام مسجد ہرلالوالی۔ ضلع گوجرانوالہ

۸۳ فیض رسول۔ میاں فیض رسول ولد میاں غلام احمد جنجوعہ۔ دھنویہ خورد۔ گوجرانوالہ

ق

۸۴ قاسم علی۔ مولوی قاسم علی ولد مولوی خواجہ عمرالدین طالب چشتی نظامی گڑھ شنکری۔ ہرچوکے۔ ضلع گوجرانوالہ

۸۵ قاضی احمد۔ مولوی قاضی احمد قادری امام مسجد معروف آباد۔ وزیرآباد۔ گوجرانوالہ

۸۶ قطب الدین۔ مولانا قطب الدین واعظ۔ جھنگ

ک

۸۷ کسراجی کنسرلٹ منہاس نمبر ۱۹ ۲۶ - ای۔ اندرون موچی دروازہ۔ لاہور

۸۸ کرم الٰہی۔ مولوی کرم الٰہی امام مسجد۔ بنوبہ۔ متصل ڈنگہ۔ ضلع گجرات

۸۹ کرم الٰہی۔ مولوی کرم الٰہی قاری۔ امام مسجد گوجرہ۔ بھالیہ۔ گجرات

م

۹۰ محبوب شاہ۔ پیر محبوب شاہ قریشی۔ پنڈی کالو۔ گجرات

۹۱ محبوب عالم۔ مولوی محبوب عالم اہلحدیث مدرس سکول کالووالی۔ گوجرانوالہ

۹۲ محمد انور۔ مولوی محمد انور دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور [illegible] کے مالک ہیں اور بازیٹو کا کام کرتے ہیں شریف التواریخ کے بازیٹو انہی کی محنت کا نتیجہ ہیں انکے ساتھ انکے بیٹے [illegible] کام کرتے ہیں

۹۳ محمد علی۔ میاں محمد علی نقشبندی امام مسجد برکوٹ متصل گکھڑ۔ گوجرانوالہ

۹۴ محمود شاہ۔ مولوی محمود شاہ ولد پیر ولایت شاہ ترمذی۔ گجرات

Marfat.com

۹۵ مشتاق۔ قاری محمد مشتاق چشتی صابری۔ گورنمنٹ ہائی سکول برائے گونگے و بہرے۔ چوبرجی۔ لاہور

۹۶ ملک شاہ۔ پیر ملک شاہ دیسانوالہ۔ رسول نگر۔ گوجرانوالہ

۹۷ مہدی۔ ملک مہدی زمان خاں۔ ڈپٹی کمشنر۔ شیخوپورہ

۹۸ مہردین۔ حافظ مہردین خطیب جامع مسجد نکی اعجابانوالی۔ شیخوپورہ

۹۹ مہماں۔ سائیں مہماں مجذوب وزیرآبادی۔ اپنے رخساروں پر طمانچے مارتا تھا۔

ن

۱۰۰ نعمت اللہ۔ مولوی ابومعاویہ نعمت اللہ قادری اہلحدیث۔ کراچی

۱۰۱ نورالھدائے۔ مولانا سید نورالھدائے شاہ خوارزمی۔ کیرانوالہ شہبانہ متصل کنجاہ۔ ضلع گجرات

۱۰۲ نورالٰہی۔ مولوی نورالٰہی کاتب اہلحدیث۔ کیلیانوالہ۔ گوجرانوالہ

۱۰۳ نورشاہ۔ مولانا سید نورشاہ بخاری بھوپالوالہ چک بانگا۔ لائل پور

۱۰۴ نورمحمد۔ مولوی سید نورمحمد قادری چک ۱۵ شمالی۔ منڈی ال۔ گجرات

و

۱۰۵ ولایت علی۔ ماسٹر ولایت علی ولد حاجی نیک محمد قوم جویہ میاں رحیماں۔ ضلع گوجرانوالہ

ی

۱۰۶ یحیٰے خاں۔ مسٹر یحیٰے خاں جالندھری۔ کوٹھی ۵ ش بیگم روڈ۔ لاہور۔

Marfat.com

کتابیات

ماخذ و مراجع کتاب طوالع الانظار حصہ دوازدہم [۱۲] از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کہ جلد سوم [۳] است از کتاب شریف التواریخ

بترتیب حروف تہجی

مخطوطات

الف

۱	آئینہ ایام (روزنامچہ)	سید رضاء اللہ شاہ عارف نوشاہی
۲	اعجاز التواریخ	سید شرافت نوشاہی
۳	افکار شرافت (بیاض)	•
۴	اقرارنامہ	میاں مراد بخش ولد میاں جیوا رحمانی نوشاہی سجرپوار مکتوبہ سنہ ۱۰۹۱ھ

ب

۵	برکات المحبوب	سید شرافت نوشاہی
۶	بیاض شائق	مولانا محمد سلام اللہ شائق چک عمروالہ م سنہ ۱۳۶۵ھ
۷	بیاض شائق	مولانا غلام قادر شائق فاروقی نوشاہی رہونکری م سنہ ۱۳۰۰ھ
۸	بیاض عبدالکریم	مولوی عبدالکریم قریشی قلعہ داری م سنہ ۱۳۷۷ھ
۹	بیاض قادری	مولانا سید غلام قادر نوشاہی ساہنپالوی م سنہ ۱۳۰۶ھ
۱۰	بیاض قل احمد	مولانا قل احمد فاروقی م سنہ ۱۲۵۱ھ
۱۱	بیعنامہ	بڈھا و سید خان مقدران بھٹی دھونکھڑ مکتوبہ ۹ شوال سنہ

ت

۱۲	تاریخ الاقطاب	سید شرافت نوشاہی

Marfat.com

۱۳ تاریخ نقوش کتاب سازی و کتاب نویسی ۔ مولوی احمد حسین احمد قلعہ داری ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۴ء

۱۴ تاریخ سادات المعروف نسبنامہ سادات ۔ سید مراد علی شاہ ولد سید حسین شاہ بخاری
ساکن گنجیانوالہ ضلع گوجرانوالہ ۔ مملوکہ شرافت

۱۵ تحریر شرافت (بیاض) سید شرافت نوشاہی

۱۶ تسطیر بشارت (بیاض) سید بشیر احمد بشارت نوشاہی م ۱۳۸۱ھ

۱۷ تملیکنامہ سلمہ بنت عبد النبی زوجہ میاں سعد اللہ ساکن بھڑی دیوتر
مکتوبہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۱۵۳ھ

ث

۱۸ ثبات الایقان سفرنامہ ملتان سید شرافت نوشاہی

ح

۱۹ حدائق الانوار فی زیارۃ السادات الابرار (سفرنامہ اوچ شریف) سید شرافت نوشاہی

۲۰ حدیقۃ الانساب سید شرافت نوشاہی

خ

۲۱ خزینۃ العلوم (بیاض) سید شرافت نوشاہی

د

۲۲ درۃ البیضا (بیاض) سید شرافت نوشاہی

۲۳ دستخط ۔ بر رسالہ احمد بیگ لاہوری از قلم میاں عبد الکریم پشاوری مکتوبہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۲۹۴ھ

۲۴ دستخط ۔ بر قصیدہ غوثیہ از قلم میاں ارشد علی ولد میاں قطب الدین قریشی خانپوری مکتوبہ ۱۲ اسوج

۲۵ دستخط بر مجموعہ کتاب بوٹا فقیر از قلم میاں اللہ دتا ولد غلام محمد اوجلہ خورد مکتوبہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۰۵ھ

۲۶ دستخط بر ہدایۃ النحو از قلم سید محتشم شاہ ہمدانی خیرپوری ،
مکتوبہ ۹ جمادی الثانی ۱۱۸۹ھ

Marfat.com

ڈ

٢٧ ڈائری شرافت ۱۹۷۰ء - سید شرافت نوشاہی

٢٨ ڈائری شرافت ۱۹۸۱ء "

ر

٢٩ روزنامچہ شرافت سید شرافت نوشاہی

ج ۲ ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۴ - ۱۵ -

ز

٣٠ زین الحلم شرح عین العلم ملا علی قاری حنفی

س

٣١ سجادہ نشین سید شرافت نوشاہی

٣٢ سفرنامہ حج ۱۳۹۵ھ "

٣٣ سفینۂ شرافت (بیاض) "

ع

٣٤ عیون التواریخ سید غلام مصطفیٰ نوشاہی م ۱۳۸۴ھ

ف

٣٥ فوائد شرافت (بیاض) سید شرافت نوشاہی

٣٦ فیض محمد شاہی (بیاض) جلد ۳ - ۹ - ۱۰ سید غلام مصطفیٰ نوشاہی

ک

٣٧ کنز المعرفت الموسوم ملفوظات نوشاہی - مرتبہ سید شرافت نوشاہی

گ

٣٨ گنجینۂ شرافت (بیاض) سید شرافت نوشاہی

Marfat.com

م

۳۹	مجمع الاسرار تصنیف ۱۲۲۹ھ	سید بہادر شاہ حسینی سجاکری۔ جھنگ بہاؤالدین
۴۰	مسودہ	آقائی محمد حسین تسبیحی ایرانی
۴۱	مسودہ	قاضی عبدالنبی کوکب گجراتی مکتوبہ ۱ر محرم ۱۳۹۶ھ
۴۲	مسودہ	مولانا طفیل محمد گوہر ملسیانی صادق آبادی
۴۳	مسودہ	مولانا محمد اقبال مجددی پروفیسر شاہ حسین کالج لاہور
۴۴	مسودہ	حکیم محمد موسیٰ امرتسری
۴۵	مسودہ	مولانا محمد منشا تابش قصوری
۴۶	مسودہ	مولانا محمد یعقوب فراہی افغانستانی
۴۷	مقامات برخوردار یہ	سید شرافت نوشاہی
۴۸	مکتوب	قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی مکتوبہ ۱۹ محرم ۱۳۹۳ھ
۴۹	مکتوب	مولوی مسعود احمد تابش چشتی
۵۰	مکتوب	مولانا تحسین نوشاہی
۵۱	مکتوب	بابا ثابت شاہ مکتوبہ ۱۸ر جمادی الاخریٰ ۱۲۶۶ھ
۵۲	مکتوب	چوہڑ مل
۵۳	مکتوب	مولوی سلام اللہ شائق
۵۴	مکتوب	سید شرافت نوشاہی
۵۵	مکتوب	سید مسعود حسن شہاب دہلوی مدیر الہام بہاولپور
۵۶	مکتوب	مولوی حکیم محمد ظریف خوشابی
۵۷	مکتوب	سید علاؤالدین قادری حیدرآبادی مکتوبہ ۲ر شوال ۱۲۳۶ھ
۵۸	مکتوب	ملا کالے شاہ نوشاہی مکتوبہ قبل از ۱۱۳۷ھ

Marfat.com

۵۹ مکتوب — میاں مراد بخش رحمانی بھڑوال

۶۰ مکتوبات — آقای محمد حسین تسبیحی تہرانی۔ ایران

ن

۶۱ نشتر عشق

ھ

۶۲ ہدیہ احباب منوّر خوشاب — سید شرافت نوشاہی

مطبوعات

الف

۶۳ ادبیات فارسی میں ہندوؤں کا حصہ۔ ڈاکٹر سید عبد اللہ ایم۔ اے۔ ڈی لٹ
لیکچرار پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور۔
شائع کردہ انجمن ترقی اردو ہند دہلی ۱۳۶۱ھ / ۱۹۴۲ء

۶۴ اردو انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ لاہور ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء

۶۵ از خوانسار تا خراسان — آقای محمد حسین تسبیحی تہرانی

۶۶ اکابر تحریک پاکستان — محمد صادق قصوری مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء

۶۷ الودود

۶۸ انوار مرتضوی

۶۹ اولیائے نقشبندیہ المعروف شیر ربانی۔ میاں محمد امین شرقپوری مطبوعہ اشرف
پریس ایبک روڈ و ہبور بیشکردہ پیکو لمیٹڈ لاہور

ب

۷۰ باغ اولیائے ہند — مولوی محمد دین اہلحدیث نوشاہی دیہڑ ورکاں۔ گوجرانوالہ

Marfat.com

۷۱ بے مثل نثر — مولانا محمد اعظم نوشاہی بر قندازی میروالی م سنہ ھ

ت

۷۲ تاریخ پاکستان از روئے نسخہ ہائے خطی — آقای محمد حسین تسبیحی تہرانی

۷۳ تاریخ سیالکوٹ

۷۴ تاریخ لاہور — رائے کنہیا لال لاہوری

۷۵ تاریخ مخزن پنجاب — مفتی غلام سرور لاہوری م ۱۳۰۷ھ

۷۶ تحفۃ الامیر — شاہ ولی اللہ دہلوی

۷۷ تحقیقات چشتی — مولوی نور احمد چشتی لاہوری م ۱۲۸۴ھ

۷۸ تذکرہ اکابر اہل سنت — مولانا عبد الحکیم شرف قادری مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

۷۹ تذکرہ حفاظ پشاور — مولوی سید امیر شاہ قادری یکہ توت۔ پشاور

۸۰ تذکرہ شعرائے پنجاب — خواجہ عبد الرشید کراچوی

۸۱ تذکرہ علماء و مشائخ سرحد ج ۱ — مولوی سید امیر شاہ قادری پشاوری۔ مطبوعہ اتحاد پریس بل روڈ لاہور۔ شائع کردہ عظیم پبلشنگ ہاؤس خیبر بازار۔ پشاور

۸۲ تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور۔ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم اے مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ

۸۳ تذکرہ علمائے ہند — مولوی رحمان علی۔ ترجمہ پروفیسر محمد ایوب قادری کراچی مطبوعہ پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کراچی ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۱ء

۸۴ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ — مولانا نور بخش توکلی ایم۔ اے پروفیسر و بانی مدرسہ توکلیہ مطبوعہ اصلاحی برقی پریس لدھیانہ تصنیف ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء

۸۵ تقریظ۔ بر رسالہ طریق السالکین۔ سید ابو محمد برکت علی شاہ بجواڑی

Marfat.com

۸۶ تیمور شاہ دُرانی ج ۱ مصنف عزیز الدین وکیلی فوفلزائی خلاصہ ہفت نشر کردہ تاریخ ٹولنہ (انجمن تاریخ) نمبر (۸۷) طبع ۱۳۴۶ھ

ج

۸۷ چار باغ پنجاب منشی گنیش داس بڈہرہ قانونگوئے گجرات

ح

۸۸ حیات سالک قاضی عبد النبی کوکب گجراتی

د

۸۹ درویشز (انگریزی) براؤن

ذ

۹۰ ذکر خیر المعروف صحیفہ نور مولوی محبوب عالم نقشبندی سیدوی

۹۱ ذکر کرام مولوی حفیظ الرحمٰن حفیظ بہاولپوری مطبوعہ ۱۳۵۰ھ

۹۲ ذکر نوشاہی سید شرافت نوشاہی

س

۹۳ سفر نامہ امین چند ۱۲ ستمبر ۱۸۵۰ء (۹ ذیقعد ۱۲۶۶ھ)

۹۴ سلیم التواریخ صوفی اکبر علی جالندہری تالیف ۱۳۳۳ھ

۹۵ سوانحعمری سید چراغ شاہ سبزواری۔ میاں دولا بخش ولد خدا بخش لاہوری مطبوعہ فیض عام پریس لاہور

ش

۹۶ شریف الصلوٰۃ علیٰ سید الکائنات سید شرافت نوشاہی

ط

۹۷ طبی دنیا المعروف بیسویں صدی کے نامور اطبائے پاکستان۔ حکیم بدر الدین ہاشمی

Marfat.com

منشی فاضل شائع کردہ طبی ترقیاتی ادارہ منٹگمری

ظ

۹۸ ظفرنامہ رنجیت سنگھ دیوان امرناتھ مطبوعہ ہنزی لاہور

ع

۹۹ عبرت نامہ دفتر اول مفتی علی الدین بن خیرالدین لاہوری

۱۰۰ عملیات شرافت سید شرافت نوشاہی

ف

۱۰۱ فارسی پاکستانی و مطالب پاکستان شناسی ج ۲۔ آقای محمد حسین تسبیحی تہرانی

۱۰۲ فہرست نسخہ ہائے خطی کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان ج ۱
آقای محمد حسین تسبیحی تہرانی۔ از انتشارات مرکز تحقیقات
فارسی ایران و پاکستان سد لو لپنڈی۔ پاکستان

ک

۱۰۳ کتابخانہ ہائے پاکستان ج ۱۔ آقای محمد حسین تسبیحی تہرانی

۱۰۴ کرسی نامہ عرب منشی مولوی حکیم خدا بخش تالیف ۲۵ مارچ ۱۹۰۱ء
۴ ذی الحجہ ۱۳۱۸ھ حکیم محمد بخش ایل۔ ایم۔ ایس
ایم۔ ڈی طبیب حاذق نے اپنے انشر و ڈاکٹری نوشکے
ساتھ ۱۳۵۲ھ ۱۹۳۴ء میں چھپوایا۔ اور باہتمام ظفر عالم مالک
مطبع گجرات۔ پرنٹنگ پریس گجرات میں چھپا۔

گ

۱۰۵ گورداسپور گزٹیر ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء

Marfat.com

م

۱۰۶ ماموریت ادبی — آقای محمد حسین تسبیحی تهرانی

۱۰۷ مراۃ العاشقین — سید محمد سعید زنجانی بحر شوی

۱۰۸ مصباح السالکین — پیر بخش خان ایم - اے ایل - ایل - بی - پشاور

ن

۱۰۹ نزہۃ الخواطر ج ۸ — علامہ شریف عبد الحی حسنی لکھنوی

ھ

۱۱۰ ہم اور ہمارے اسلاف — ڈاکٹر سید عبد الرحمن ہمدانی خیرپوری - مطبوعہ جولائی ۱۹۶۹ء [جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ] مطابع پاکستان ٹائمز پریس - لاہور

ی

۱۱۱ یادگار چشتی — مولوی نور احمد چشتی لاہوری - مطبوعہ لاہور - کوہ نور ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۸ء

۱۱۲ الیواقیت المہریہ عربی فی شرح القدرۃ العندیہ رسائل حجۃ اللہ — مولوی غلام مہر علی حنفی چشتی آبادی

۱۱۳ آغاز لاہور (روزنامہ) ۱۲ محرم ۱۳۹۷ھ - مضمون پیر غلام دستگیر نامی

۱۱۴ امروز لاہور (روزنامہ) ۲۳ مئی ۱۹۷۵ء [۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ]

۱۱۵ ضیاء حرم لاہور (ماہنامہ)

۱۱۶ عرفات لاہور (ماہنامہ) ستمبر اکتوبر ۱۹۷۵ء و نومبر دسمبر ۱۹۷۵ء

۱۱۷ العلم کراچی (سہ ماہی) جولائی تا ستمبر ۱۹۷۱ء مضمون پروفیسر ایوب قادری

۱۱۸ فردا تہران (روزنامہ) شمارہ ۹۹۹ - ۲۸ فروردین ۱۳۵۳ھ ش

۱۱۹ قومی زبان کراچی (ماہنامہ) جولائی ۱۹۷۵ء

Marfat.com

۱۲۰ مشرق لاہور (روزنامہ) ۲ر جنوری ۱۹۶۹ء [۱۲ر شوال ۱۳۸۸ھ]

۱۲۱ نقوش لاہور (ماہنامہ) لاہور نمبر

۱۲۲ وحید تہران (ماہنامہ) شمارہ ۱-۲-۳-۴ ۱۳۵۴ خ

خاتمہ

الحمد للہ کہ شریف التواریخ کی تیسری جلد موسوم تذکرۃ النوشاھیہ کا بارہواں حصہ بنام طوالع الاظفار آج اتوار کے دن ۲ر ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ و ۱۲ر مارچ ۱۹۷۸ء - ۲۹ر پھاگن سمت ۲۰۳۴ ب کو عصر کے وقت ختم ہوا اور ترپین سال کے بعد یہ پوری کتاب اختتام کو پہنچی۔ اس میں میری کوئی خوبی نہیں محض کارساز مطلق کی تائید غیبی اور اولیائے کرام کی امداد روحانی میرے شامل حال رہی۔ اور یہ عظیم الشان کارنامہ جو میری بساط سے باہر تھا۔ ۱۳۴۵ھ سے شروع ہو کر ۱۳۹۸ھ کو پورا ہوا۔ فللہ الحمد فی الاولیٰ والاخرۃ۔

ترقیمہ

تمام شد کتاب طوالع الاظفار حصہ دوازدہم از تذکرۃ النوشاھیہ کہ جلد ثالث است از کتاب شریف التواریخ بدست مولف کتاب ہذا فقیر سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی برخورداری ساہنپالوی عافاہ اللہ تعالیٰ۔ در خانہ فرزند اصغر صاحبزادہ سید سعید الظفر نوشاہی مدظلہ مکان نمبر ۷۶ کوچہ مرزا شفیع محلہ شالامار لاہور بتاریخ مذکورۃ الصدر رقم نمودہ شد وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین ۰

خدایا بحق بنی فاطمہ — کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ

اگر دعوتم رد کنی ور قبول — من و دست و دامان آل رسول

Marfat.com

تعلیقات

متعلقہ سکندر شاہ بن رحیم شاہ بھکے صفحہ ۳۴

تاریخ مزار حضرت سکندر شاہ از زبان درخشان

حضرت مولانا حافظ محمد طفیل اللہ سموالی

سکندر شاہ مولانا عثمان ثانی — سوئے دار البقا از دار فانی

غلام محی دین گنبد بنا کرد — شریکش بود چون شاہ زمانی

سیوم تاریخ علی جامع محمد — ز تاریخ قبیلش بود عامل عانی

گلابی شاہ تاریخ چنین است — شنو از بلبل شاخ [illegible]

زمین سال بنائے گنبد او — چو پرسی از گل باغ جوانی

بگو ای باقوری [illegible] — ز تاریخ [illegible] دنیا [illegible]

١٢٩٠

١٢٩٤

تاریخ مرقد مذکور از زبان گوہر فشان اعنی جدی [illegible]

غلام تاریخ محی الدین جو دل — چو گل گنبد مزار پر ضیا کرد

بگفتم تا سر ہجری چو سالش — مزار شاہ سکندر نامضا کرد ١٢٩١

[illegible] ١٢٨٦

Marfat.com

جناب قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی صاحب ساکن مریدکے

حضرت شرافت نوشاہی کے نہایت قریبی اور مخلص مریدین میں سے ہیں اور حضرت شرافت
کیلئے علمی مہمات اور سرگرمیوں میں وہ اپنی بے لوث خدمات پیش کرتے رہتے ہیں
اور اب بھی کر رہے ہیں حضرت شرافت سے انکی اخلاص مندی تو بہت پرانی ہے لیکن
باقاعدہ بیعت وہ بعد میں ہوئے (شریف التواریخ جلد سوم حصہ یازدہم کی تالیف کے
بعد۔ جس میں مریدان حضرت شرافت کا ذکر ہے) اسلئے شریف التواریخ میں اہتمام کے
ساتھ انکا ذکر نہ ہو سکا اب انہوں نے اپنے جو حالات فراہم کئے ہیں وہ انہی کے الفاظ میں
تکملہ کے طور پر شامل کئے جا رہے ہیں۔ ع ر ف

شجرہ نسب۔ محمد اسلم سلیم نوشاہی ولد میاں اللہ رکھا بن نبی بخش بن شرف دین بن
فیض کریم بن ذوالفقار بن ادریس بن محمد علی بن محمد حسن بن نواب محمد رحمت اللہ جو اورنگ
زیب عالمگیر کے عہد میں بجواڑہ کا حاکم تھا اور کھوکھر راجپوتوں سے تعلق رکھتا تھا۔

ولادت۔ ۷ اگست ۱۹۳۷ء کو موضع بربیار نو تحصیل شاہدرہ (فیروزوالہ) ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے
والدین نے محمد اسلم اور قبلہ باباجی مولانا محمد اعظم نوشاہی میرعالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شہسوار نام تجویز فرمایا

تعلیم۔ ابتدائی دینی تعلیمات اپنے والد ماجد سے حاصل کیں اور قرآن پاک اپنے بڑے بھائی حاجی فقیر محمد
نوشاہی حفظہ اللہ سے پڑھا اسکے بعد زینت القراء قاری غلام رسول صاحب سے تجوید اور قرأت کے ساتھ
جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور سے قرآن مجید کا دور مکمل کیا ۱۹۵۷ء میں میٹرک اسلامیہ ہائی سکول مریدکے
ضلع سیالکوٹ سے سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا اور ۱۹۶۰ء میں بطور اکاؤنٹس کلرک ریلوے ہیڈ کوارٹر
جی۔پی۔ایف سیکشن میں تقرری ہوئی جو اب تک جاری ہے ملازمت کے چار پانچ سال بعد منڈی مریدکے
میں اپنا ذاتی مکان تعمیر کر لیا جو نوشاہی نسبت سے نوشاہی منزل نوشاہی سٹریٹ نوشہ بازار منڈی مریدکے میں ہے

طلب مرشد۔ ہمارے سارے خاندان کو حضرت قبلہ مولانا قبلہ باباجی محمد اعظم نوشاہی میرعالی
سے گہری عقیدت تھی اور سب انہی کے دامن ارادت سے وابستہ تھے مجھے بھی ان سے بے پناہ محبت تھی
مگر وہ میری اوائل عمری میں ہی اس جہان فانی کو خیرباد کہہ گئے مجھے آپ کے تعلق سے نوشاہی تعلیمات

Marfat.com

سے گہری دلچسپی پیدا ہو گئی تھی اور میں اسکے لیے زیادہ تر اپنے گاؤں میں حضرت حاجی حسین بخش
نوشاہی کے پاس حاضری دیا کرتا تھا آپ قبلہ باباجی پیرو والی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ اعظم تھے میں نے آپ
سے قرآن مجید با ترجمہ پڑھنا شروع کیا اور پہلے پارہ کی تکمیل آپ سے کی میرا دل آپکی طرف بہت راغب
تھا آپ نے مجھے یا حی و یا قیوم بطور وظیفہ پڑھنے کی اجازت دی انہی دنوں قریباً ۱۹۶۶ء میں مجھے
حکیم نذیر حسین صاحب مرداوی نوشاہی کی زبانی معلوم ہوا کہ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
کے موجودہ سجادہ نشین سید شریف احمد شرافت نوشاہی جو بڑے خدا رسیدہ صوفی منش اور علم
دوست بزرگ ہیں چند دنوں میں ساہنپال شریف سے مرید کے میں حاجی مستری محمد اسماعیل کے گھر تشریف
لانے والے ہیں مجھے آپ کو ملنے کا اشتیاق پیدا ہوا لہذا جب آپ مرید کے آئے تو میں نے آپ سے ملاقات
کی اور اگلے روز آپکو اپنے گھر لے آیا چند ملاقاتوں میں آپکی نوازشات میرے حال پر بلکہ میرے سارے خاندان پر
خصوصیت اختیار کر گئیں اور نوشاہیت جس کی عظمت کا میں پہلے ہی معترف تھا اب جنون کی حد تک میرے رونگٹے
رونگٹے پر اثر انداز ہو گئی اور میں نے اپنے تمام احباب دوستوں اور بزرگوں سے آپکا تعارف کرایا اور میں ہی
حضرت زائر نوشاہی صاحب سے آپکی ملاقات کا سبب بنا اور یہی وہ ملاقات تھی جو حضرت شرافت کی معرکۃ الآرا
تصنیف شریف التواریخ کے منظر عام پر آنے کا پیش خیمہ ثابت ہوئی اور اسی ملاقات کے نتیجہ میں حضرت نوشاہ
عالی جاہ کا منثور و منظوم کلام "مواعظ نوشہ پیر" اور "گنج شریف" بھی شائع ہوا انہی ایام میں ایک دفعہ
میرے ایما پر آپ ہمارے گاؤں موضع بریار تحصیل فیروز والہ ضلع شیخوپورہ میں حضرت قبلہ حاجی حسین بخش نوشاہی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملاقات کو تشریف لے گئے حاجی صاحب قبلہ ان دنوں صاحب فراش تھے دونوں بزرگوں کی بہت
اچھے حالات میں ملاقات ہوئی قبلہ حاجی صاحب مرحوم کو حضرت نوشاہ عالی جاہ کے اس فرزند عالی مرتبت کو دیکھ کر
وجد ہو گیا بعد میں حضرت شرافت صاحب نے بتایا کہ حاجی صاحب قبلہ مقام تسلیم و رضا پر حضرت ایوب
صابر علیہ السلام کے مقام صبر کے پرتو میں ہیں اسکے بعد میں گاؤں میں حضرت باباجی قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
کی خدمت میں حاضر ہو کر استفادہ کرتا رہا لیکن ۱۹۷۰ء میں انکا وصال مبارک ہو گیا بعد ازیں دل میں تشنگی
رہی کہ میں نے آپکی باقاعدہ بیعت نہیں کی لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ حضرت شرافت صاحب کی ملاقات بلا وجہ
نہ تھی اور اس میں یہ رمز ضرور موجود تھی چنانچہ جس وقت مجھے خوش قسمتی سے حج اور زیارت کی اجازت ملی تو میں نے آپ

Marfat.com

سے بیعت کیلئے عرض کی آپ نے بڑی خوشی اور محبت سے مجھے سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ میں منسلک کر
اور میرے بیٹے عبداللہ منصور اور بیٹی سعدیہ کو بھی داخل سلسلہ فرما لیا

وظائف - آپ نے مجھے درج ذیل وظائف عطا فرمائے

۱ - درود شریف ہزار ۵ - ۲ - کلمہ طیب ذکر نفی و اثبات ایک سو مرتبہ - لا الہ الا اللہ دو سو مرتبہ
الا اللہ - چار سو مرتبہ - اللہ آٹھ سو مرتبہ - ھو سولہ سو مرتبہ - ۳ - یا حی و یا قیوم ہر نماز
کے بعد ایک سو مرتبہ - ۴ - سبوح قدوس ربنا و رب الملئکۃ والروح روزانہ بعد نماز فجر اکیس گیارہ مرتبہ
۵ - یا حی و یا قیوم یا ذوالجلال والاکرام ۶ - مریدی لاتخف واشئ فانی - عزم کم قاتل عند الفتال چالیس بار بعد نماز
حضرت شرافت صاحب قبلہ سے بیعت کے بعد تعلقات کا سلسلہ بہت ہی قریب ہو گیا اور آپ نے زیادہ سے زیادہ
وقت مجھے دینا شروع کیا مگر اب آپکا بڑھاپا بہت تیزی سے آ رہا تھا آخر ایک دن رمضان المبارک ۳ - ۱۴ ھ میں مجھے
سہنپال شریف سے ۱۳ تاریخ کا لکھا ہوا نوازش نامہ ملا جسمیں آپ نے اپنی بیماری کا تذکرہ فرمایا میں نے اس
خط کی فوٹو نیچے چسپاں کر دی ہے کیونکہ یہ شائد آپکا آخری خط ہے - خط ملتے ہی میں ساہنپال شریف روانہ
ہو گیا ۱۶ تاریخ کو وہاں پہنچا طبیعت بہت ہی کمزور تھی میں آپکی خدمت کیلئے وہیں ٹھہر گیا لیکن اگلے روز ۱۷ رمضان
المبارک ۱۴۰۳ ھ بعد نماز ظہر آپ ہمیں الوداع کہکر جنت الفردوس کی طرف اپنے ہمیشگی کے گھر میں تشریف
فرما ہو گئے - میں نے آپکی تکفین و تدفین میں پورا حصہ لیا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے میں وہاں موجود تھا آپکے تین جنازے پڑھے
گئے میں ان سب میں موجود تھا میں اللہ تعالیٰ کے احسان کے سامنے سربسجود ہوں کہ اس نے اپنے فضل اور محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
کی نگاہ کرم کے طفیل مجھے ایسا رہنما عطا فرمایا جنکا نام سنکر آج بھی اہل دل اور اہل علم و دانش کے سر ادب سے جھک جاتے ہیں

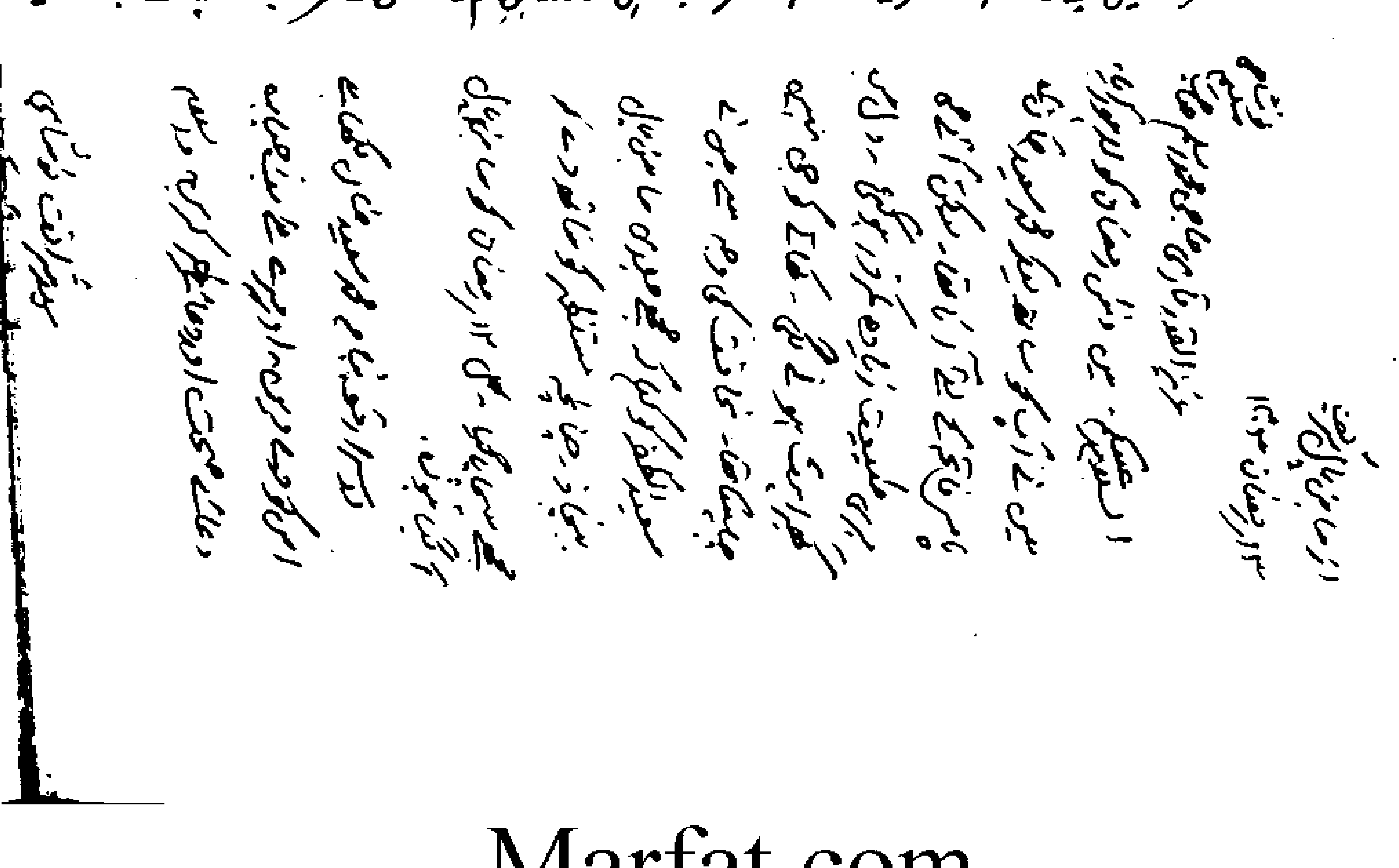

Marfat.com

محمد سعید بی۔ اے

چوہدری محمد سعید ولد چوہدری سردار محمد ۱۶؍ اپریل ۱۹۶۰ء کو چک نمبر ۲۹۱ ج۔ ب گٹالہ تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ارائیں خاندان کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی اسکے بعد گورنمنٹ ہائی سکول جانی والا سے میٹرک کیا اور گورنمنٹ کالج گوجرہ سے ایف۔ ایس۔ سی کرنے کے بعد ریلوے اکاؤنٹس آفس لاہور میں ملازمت اختیار کر لی اور دوران ملازمت بی۔ اے کیا انکا اپنا بیان ہے کہ ملازمت کے دوران ہی میری ملاقات دفتر کے ایک ساتھی قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی صاحب سے ہوئی جو بہت ہی ملنسار خوش اخلاق اور مرقعِ شرافت ہیں یہ ملاقات بہت جلد گہری دوستی میں تبدیل ہو گئی ایک دن قاری صاحب نے مجھے بتایا کہ وہ اپنے مرشد حضرت سید شریف احمد شرافت نوشاہی صاحب سے ملنے حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب کی دوکان ۵۵ ریلوے روڈ پر جا رہے ہیں میں بھی انکے ساتھ ہو لیا ہم جب وہاں پہنچے تو حکیم صاحب سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور (حکیم صاحب کے) ایک طرف حضرت صاحب جلوہ افروز تھے ہم آپ سے مصافحہ کر کے آپکے سامنے بیٹھ گئے آپ نے بڑے تپاک سے خیریت پوچھی اور ہمیں ساتھ لیکر راجگڑھ نوشاہی منزل مولوی محمد لطیف زار نوشاہی صاحب کے ہاں تشریف لے گئے وہاں پر بعد از نماز شام ختم شریف غوثیہ کی محفلِ پاک کا انعقاد ہونا تھا اس محفل پاک میں آپ کو ملنے وہاں کے معززین آئے آپ سب سے خندہ پیشانی سے ملے پروفیسر ڈاکٹر محمد ایمان مرزا اور مقبول انور داؤدی نوشاہی صاحب رات گئے تک آپ سے مختلف مسائل پر گفتگو کرتے رہے آپ قرآن و حدیث سے انکے مسائل کو حل کرتے رہے میں یہ سب کچھ دیکھتا رہا اور آپ کے متعلق رائے قائم کرتا رہا صبح کی نماز کے بعد میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں حضرت صاحب کا مرید ہو جاؤنگا میں نے اس بات سے قاری صاحب کو مطلع کیا انہوں نے حضرت قبلہ سے عرض کی آپ نے مجھے سوچنے کو کہا میں نے عرض کی کہ میں نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے اور پھر میں نوشاہی منزل راجگڑھ میں حضرت زار نوشاہی صاحب کے گھر پر ۲۲؍ اپریل ۱۹۸۱ کو حضرت قبلہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی صاحب کے مبارک ہاتھ پر سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ میں داخل ہو گیا آپ نے مجھے کلمہ شریف اور درود ہزارہ شریف پڑھنے اور نماز باقاعدہ ادا کرنے کی تلقین کی حسنِ حیات انکی مجھ پر خاص توجہ رہی آپکی رحلت پاک کے وقت میں ساہیوال شریف میں موجود تھا اور میں نے آپکی تکفین اور تدفین میں پورا حصہ لیا رب کریم ہمیں آپکی نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

شجرہ فقرائے پیر سید ملک علی شاہ سجادہ نشین پیر فقیر اللہ شاہ بادشاہ بدوملہی شریف

پیر فقیر اللہ شاہ بادشاہ کا ذکر شریف التواریخ کی جلد سوم حصہ ششم حقائق الاسرار میں نمبر ۸۱
صفحہ ۳۶ پر آ چکا ہے ایکے سجادہ نشین اور بڑے بیٹے پیر ملک علی شاہ صاحب کا ذکر حصہ ہفتم مناہج الآثار میں
نمبر ۱۰۶ صفحہ ۳۶۹ پر موجود ہے حضرت سید ملک علی شاہ صاحب کے ایک خلیفہ باوا صاحب نور الدین
المعروف سائیں کوڈے شاہ کا فقر تکیہ راجگڑھ شاہ چاہ میراں لاہور میں بہت تھا بعد وفات
انہیں قبرستان میانی صاحب میں دفن کیا گیا انکے ایک مرید صوفی محمد رفیق نوشاہی نے مجھے بتایا کہ سائیں کوڈے
شاہ کو ایصال ثواب کیلئے ہر گیارھویں شریف پر ایک دیگ دال [illegible] اور ہر بڑی گیارھویں پر ۶ دیگ پلاؤ زردہ
اور دال روٹی تقسیم کرتے ہیں سائیں کوڈے شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک بہت معروف خلیفہ صوفی
محمد شفیع المعروف **جی باواجی** بہت مشہور بزرگ تھے آپ ۱۸۶۲ء میں خیر دین چوہان راجپوت
نمبردار موضع گڑھ [illegible] باسی بھارت (انڈیا) کے ہاں پیدا ہوئے میٹرک کرنے کے بعد لاہور آ کر اسلامیہ کالج سے ایف اے
کرنے کے بعد بی۔ اے میں داخلہ لیا لیکن اسی دوران مرشد ارشد حضرت سائیں کوڈے شاہ صاحب سے ملاقات ہو
گئی اور آپ نے ایسی تاثیر دکھائی کہ ظاہری تعلیم کو ترک کر کے سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ میں انکی بیعت
کر لی اور ایک عرصہ روحانی مدارج طے کرنے لگے سکونت لاہور محلہ راجگڑھ میں اختیار کی مگر وقتاً فوقتاً
سیر و سیاحت میں گذارنے لگے اسکے بعد ۱۹۵۲ء میں بنگلہ دلووالہ چک نمبر ۳۳۹ ضلع ساہیوال میں
مستقل رہائش اختیار کر لی اور وہاں انکا سلسلۂ ارادت بہت پھیلا اور مریدوں کی تعداد ہزاروں
تک پہنچ گئی وفات شریف انکی ۱۱ نومبر ۱۹۷۶ کو ہوئی اس دن منگل کی پہلی تاریخ اسی تاریخ کو ہر سال ایصال ثواب
کیلئے ختم شریف ہوتا ہے اور عرس انکا ۵، ۶، ۷ [illegible] کو ہوتا ہے ان ایام میں انکی زندگی میں بھی عرس ہوتا تھا [illegible]
پیر [illegible] سلسلہ میں کسی کا ایام وصال ہو گا آپ زندگی بھر مجرد رہے انکے روضہ پر اب محمد ابراہیم ولد فضل دین
خادم درگاہ ہے باقی خواص مریدین کے نام یہ ہیں ۱۔ جلال الدین ولد شیر محمد ۲۔ امداد علی ۳ محمد یوسف ولد احمد دین
۴ محمد شریف ولد سردار محمد یہ سب بنگلہ دلووالا کے ہیں ۵ سید اقبال محمد [illegible] ۶ محمد اکرم [illegible]
۷ محمد ارشد ولد نیاز محمد [illegible] ۸ احمد نواز ولد غلام حمید پروفیسر [illegible] محمد یونس [illegible]
۱۰۔ محمد رفیق ولد [illegible] غلام [illegible] محمد شفیع [illegible]

Marfat.com